

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الغائبہ
فی

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

جلد ہفتم

نام کتاب	اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
نام مولف	علامہ ابن اثیر حنبلی قدس سرہ (م ۷۲۸ھ)
ترجمہ	مولانا عبد الشکور ناروٹی لکھنؤی
موضوع	سوانح و اذکار صحابہ رسول
نقش اول	۱۳۲۴ھ
نقش ثانی	۱۴۰۸ھ
مذکرہ صحابہ	سات سو چھ
ناشر	مکتبہ بوبہ، گنج بخش روڈ - لاہور
طابع	مکبات پرنٹرز لاہور
قیمت جلد ششم و ہفتم	

فہرست ترجمہ اُسد الغابہ جلد ہفتم

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۱	عک	۱۳	۱۸	علاء بن عمرو	۱۹
۲	عکاشہ بن ثور	۱۴		انصاری	=
۳	عکاشہ غنوی	=	۱۹	علاء بن مسروح	=
۴	عکاشہ بن محسن	=		حجازی	۲۰
۵	عکاف	=	۲۰	علاء بن وہب	=
۶	عکراش	=	۲۱	علاء بن یزید	=
۷	عکرمہ بن ابی جہل	۱۵	۲۲	علاشہ بن صحر سلیطی	
۸	عکرمہ بن عامر	=	۲۳	علاقہ بن صحر	۵۶
۹	عکرمہ بن عبید	=	۲۴	علباء	=
۱۰	علاء بن حارثہ	۱۶	۲۵	علباء بن اصمغ	=
۱۱	علاء بن حضرمی	=	۲۶	علباء سلمی	۵۷
۱۲	علاء بن خارجه	=	۲۷	علبہ بن زید	=
۱۳	علاء بن خباب	۱۷	۲۸	علس بن اسود کنزی	=
۱۴	علاء بن سیدع	=	۲۹	علس بن نعمان	۵۸
۱۵	علاء بن سعد	۱۸	۳۰	علسہ بن عدی	=
۱۶	علاء بن صحر سلیطی	=	۳۱	علقمہ بن اعور	=
۱۷	علاء بن عقبہ	=	۳۲	علقمہ بن ابواونی	=

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۳۵	عبداللہ بن عیاش	۱۹	۵۷	عبداللہ بن قیس بن سیم	۲۷
۳۶	عبداللہ بن غالب یولی	۲۰	۵۸	عبداللہ بن قیس بن صخر	۲۸
۳۷	عبداللہ بن غسیل	=	۵۹	عبداللہ بن قیس بن صرمہ	=
۳۸	عبداللہ بن غفاری	۲۱	۶۰	عبداللہ بن قیس منقی	=
۳۹	عبداللہ بن خنام	=	۶۱	عبداللہ بن قیس بن عکرمہ	۲۹
۴۰	عبداللہ بن فضالہ لثی	=	۶۲	عبداللہ بن قیس بن محرمہ	=
۴۱	عبداللہ بن فضالہ مزنی	۲۲	۶۳	عبداللہ بن قیس بنی وہب	=
۴۲	عبداللہ کنیت ابوقالبوس	=	۶۴	عبداللہ بن فظلی	=
۴۳	عبداللہ بن قارب	=	۶۵	عبداللہ بن ابی کرب	=
۴۴	عبداللہ بن قداذ حارثی	۲۳	۶۶	عبداللہ بن کمر لثی	۳۰
۴۵	عبداللہ بن قدامہ سعدی	=	۶۷	عبداللہ بن کمر بنہ	۳۱
۴۶	عبداللہ بن قرط ازدی	=	۶۸	عبداللہ بن کعب حمیری	=
۴۷	عبداللہ بن قیرہ	۲۴	۶۹	عبداللہ بن کعب بن زید	=
۴۸	عبداللہ بن قرہ بن نہیک	=	۷۰	عبداللہ بن کعب بن عمرو	=
۴۹	عبداللہ بن قراط زیدی	=	۷۱	عبداللہ بن کعب بن مالک	۳۲
۵۰	عبداللہ بن قمامہ سلمی	=	۷۲	عبداللہ بن کعب مرادی	=
۵۱	عبداللہ بن قنیع	=	۷۳	عبداللہ بن لبد ثعلبہ	=
۵۲	عبداللہ بن قیس سلمی	=	۷۴	عبداللہ بن لبثیہ ازدی	۳۳
۵۳	عبداللہ بن قیس انصاری	۲۵	۷۵	عبداللہ بن ابی لیلی	=
۵۴	عبداللہ بن قیس بن خالد	=	۷۶	عبداللہ بن ماعز تمیمی	=
۵۵	عبداللہ بن قیس خزامی	۲۶	۷۷	عبداللہ بن مالک	=
۵۶	عبداللہ بن قیس زایدہ	۲۷	۷۸	عبداللہ بن مالک بن بکینہ	=

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
٧٩	عبد اللہ بن مالک حجازی	٣٢	١٠١	عبد اللہ بن مسعود غفاری	٢٦
٨٠	عبد اللہ بن مالک عافقی	=	١٠٢	عبد اللہ بن مسلم	=
٨١	عبد اللہ بن مالک بن ابی قین	٣٥	١٠٣	عبد اللہ بن مسیب	=
٨٢	عبد اللہ بن مالک کنیت ابو کاهل	=	١٠٤	عبد اللہ بن مطر	٢٤
٨٣	عبد اللہ بن مالک ابن ابی عاصم	=	١٠٥	عبد اللہ بن ابی مطرف	=
٨٤	عبد اللہ بن مالک بن معتمر	=	١٠٦	عبد اللہ بن ازہر	٢٨
٨٥	عبد اللہ بن مالک خثمی	=	١٠٧	عبد اللہ بن مطلب	=
٨٦	عبد اللہ بن مبشر	٣٦	١٠٨	عبد اللہ بن مطیع	=
٨٧	عبد اللہ بن محمد بن مسلمہ	=	١٠٩	عبد اللہ بن منطعون	٢٩
٨٨	عبد اللہ بن محمد	=	١١٠	عبد اللہ بن منظر	=
٨٩	عبد اللہ کنیت ابو محمد	=	١١١	عبد اللہ بن معاویہ غاضری	٥٠
٩٠	عبد اللہ بن مجریز	=	١١٢	عبد اللہ بن معبد بن قیس	=
٩١	عبد اللہ بن مخرمہ	٣٧	١١٣	عبد اللہ بن معتب	=
٩٢	عبد اللہ بن مخمر	٣٨	١١٤	عبد اللہ بن معتمر	=
٩٣	عبد اللہ بن مربع انصاری	٣٩	١١٥	عبد اللہ بن معتم	٥١
٩٤	عبد اللہ بن مربع بن قبطلی	=	١١٦	عبد اللہ بن معرض	=
٩٥	عبد اللہ بن مرقع	=	١١٧	عبد اللہ بن ابی معقل	=
٩٦	عبد اللہ مہزنی	٤٠	١١٨	عبد اللہ بن معمر	٥٢
٩٧	عبد اللہ بن مہزین	٤٥	١١٩	عبد اللہ بن معیہ	=
٩٨	عبد اللہ بن ابی مسبقہ باہلی	=	١٢٠	عبد اللہ بن معقل	=
٩٩	عبد اللہ بن معدہ	=	١٢١	عبد اللہ بن مغنم	٥٣
١٠٠	عبد اللہ بن مسعود	٤١	١٢٢	عبد اللہ بن مغیث	=

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۱۹	عمرو بن عرار اکہ	۱۲۴	۱۲۰	عمرو بن بینا	۱۳۲
۱۲۰	عمرو بن ابی الاسد	=	۱۲۱	عمرو بن ثعلب	=
۱۲۱	عمرو بن اسود بن عامر	۱۲۵	۱۲۲	عمرو بن ثابت	۱۳۴
۱۲۲	عمرو بن اسود بن عنسی	=	۱۲۳	عمرو بن ثبی	=
۱۲۳	عمرو بن اسود سعید	=	۱۲۴	عمرو بن ثعلبہ بنی	=
	قریشی	۱۲۷	۱۲۵	عمرو بن ثعلبہ خفنی	۱۳۵
۱۲۴	عمرو بن اقیش	۱۲۸	۱۲۶	عمرو بن ثعلبہ بن دہب	۱۳۶
۱۲۵	عمرو بن امیہ	=	۱۲۷	عمرو ثمالی	۱۳۷
۱۲۶	عمرو بن امیہ بن خویلد	۱۲۹	۱۲۸	عمرو بن جابر	=
۱۲۷	عمرو بن امیہ ووسی	=	۱۲۹	عمرو بن حبیلہ	۱۳۸
۱۲۸	عمرو بن امیہ بن عبد اللہ	۱۳۰	۱۵۰	عمرو بن جلعان	=
۱۲۹	عمرو بن اوس ثقفی	=	۱۵۱	عمرو بن جراد	=
۱۳۰	عمرو بن اوس بن عتیک	۱۳۰	۱۵۲	عمرو بن جموح	=
۱۳۱	عمرو بن اتمم	=	۱۵۳	عمرو بن جندب	=
۱۳۲	عمرو بن ایاس	=	۱۵۴	عمرو	=
۱۳۳	عمرو بن ایفح	۱۳۱	۱۵۵	عمرو بن حم	۱۳۹
۱۳۴	عمرو بن بجاد	=	۱۵۶	عمرو بن حارث	=
۱۳۵	عمرو بن بداح	=	۱۵۷	عمرو بن حارث بن	=
۱۳۶	عمرو بن بعلک	۱۳۲		ابی ضرار	=
۱۳۷	عمرو بکائی	=	۱۵۸	عمرو بن حارث بن کندہ	
۱۳۸	عمرو بن بکر	=	۱۵۹	عمرو بن حارث بن مصطلق	
۱۳۹	عمرو بن بلال	۱۳۳	۱۶۰	عمرو بن حارث بن بہیشہ	

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۱۶۱	عمرو بن حبیب	۱۳۰	۱۸۲	عمرو بن ربیع	۱۳۸
۱۶۲	عمرو بن حجاج	۱۳۱	۱۸۳	عمرو بن ربیعہ	۱۳۹
۱۶۳	عمرو بن حریش بن عمرو	۱۳۲	۱۸۴	عمرو بن رباب	"
۱۶۴	عمرو بن حریش	"	۱۸۵	عمرو بن زایدہ	۷
۱۶۵	عمرو بن خزاعہ	"	۱۸۶	عمرو بن زرارہ	"
۱۶۶	عمرو بن خنم	"	۱۸۷	عمرو بن زرارہ لحنی	۱۴۱
۱۶۷	عمرو بن حسبان	۱۳۳	۱۸۸	عمرو البزرعہ	"
۱۶۸	عمرو بن ابی حسن	"	۱۸۹	عمرو بن زہیر	"
۱۶۹	عمرو بن حکم قضاعی	"	۱۹۰	عمرو بن سالم	"
۱۷۰	عمرو بن طماسی	۱۳۴	۱۹۱	عمرو بن سالم بن حنیرہ	۱۴۱
۱۷۱	عمرو بن صمام	"	۱۹۲	عمرو بن سالم	"
۱۷۲	عمرو بن حمزہ	"	۱۹۳	عمرو بن سبیح	۱۴۲
۱۷۳	عمرو بن حمق	۱۳۵	۱۹۴	عمرو بن سراقہ	۱۴۳
۱۷۴	عمرو بن حبہ	۱۳۶	۱۹۵	عمرو بن سراقہ	۱۴۳
۱۷۵	عمرو بن خارجہ	۱۳۷	۱۹۶	عمرو بن ابی سرح	"
۱۷۶	عمرو بن خارجہ	"	۱۹۷	عمرو بن سعد بن معاذ	۱۴۵
۱۷۷	اسدی	"	۱۹۸	عمرو بن سعد	"
۱۷۸	عمرو	۱۳۸	۱۹۹	عمرو بن سعد البکیشہ	"
۱۷۹	عمرو بن خزاعہ	"	۲۰۰	عمرو بن سعدی	"
۱۸۰	عمرو بن حلاس	"	۲۰۱	عمرو بن سعواء	"
۱۸۱	عمرو بن خلف	"	۲۰۲	عمرو بن سعید	۱۴۵
	عمرو بن رافع	"	۲۰۳	عمرو بن سعید بن عاص	"

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۲۱۱	عبدالرحمن بن خراش	۸۸	۲۳۳	عبدالرحمن بن سبره اشعری	۹۷
۲۱۲	عبدالرحمن خطمی	=	۲۳۴	عبدالرحمن بن سبره	=
۲۱۳	عبدالرحمن والد خلار	۸۹	۲۳۵	عبدالرحمن بن سعد بن زبارة	۹۸
۲۱۴	عبدالرحمن بن جنبش	=	۲۳۶	عبدالرحمن بن سعد بن قنذر	=
۲۱۵	عبدالرحمن خثیمه والد بن عبدالرحمن	۹۰	۲۳۷	عبدالرحمن بن سعید بن یزید لویع	=
۲۱۶	عبدالرحمن بن دریم کنزی	=	۲۳۸	عبدالرحمن بن سمره بن حبیب	=
۲۱۷	عبدالرحمن بن ولیم	=	۲۳۹	عبدالرحمن بن سمیرہ	۹۹
۲۱۸	عبدالرحمن البوراشد	=	۲۴۰	عبدالرحمن بن سند	۱۰۰
۲۱۹	عبدالرحمن بن یزید مع انصاری	۹۱	۲۴۱	عبدالرحمن بن سنتہ اسلمی	=
۲۲۰	عبدالرحمن بن ربیعہ	=	۲۴۲	عبدالرحمن بن سہل بن حنیف	=
۲۲۱	عبدالرحمن بن ربیعہ باہلی	=	۲۴۳	عبدالرحمن بن سہل بن زید	۱۰۱
۲۲۲	عبدالرحمن بن رشید	۹۲	۲۴۴	عبدالرحمن بن سبحان	=
۲۲۳	عبدالرحمن بن قیس	=	۲۴۵	عبدالرحمن بن شبلی	۱۰۲
۲۲۴	عبدالرحمن بن زبیر	=	۲۴۶	عبدالرحمن بن شریحیل	=
۲۲۵	عبدالرحمن زجاج	=	۲۴۷	عبدالرحمن بن شیبہ	۱۰۳
۲۲۶	عبدالرحمن بن زمعه	۹۳	۲۴۸	عبدالرحمن بن صبیحہ	=
۲۲۷	عبدالرحمن بن زبیر انصاری	۹۴	۲۴۹	عبدالرحمن بن صخر	=
۲۲۸	عبدالرحمن بن زید بن خطاب	=	۲۵۰	عبدالرحمن بن ابی صعصعہ	۱۰۴
۲۲۹	عبدالرحمن بن سابط	=	۲۵۱	عبدالرحمن بن صفوان	=
۲۳۰	عبدالرحمن بن ابی سارہ	۹۶	۲۵۲	عبدالرحمن بن صفوان بن قتارہ	=
۲۳۱	عبدالرحمن بن ساعدہ	=	۲۵۳	عبدالرحمن بن سہل	۱۰۵
۲۳۲	عبدالرحمن بن سائب	۹۷	۲۵۴	عبدالرحمن بن سیمان	۱۰۶

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۵۵	عبدالرحمن بن شبیل	۱۰۷	۲۷۷	عبدالرحمن بن عبید تمیزی	۱۱۷
۲۵۶	عبدالرحمن بن شریحیل	=	۲۷۸	عبدالرحمن بن عتاب	=
۲۵۷	عبدالرحمن بن شیبہ	=	۲۷۹	عبدالرحمن بن عتبہ	=
۲۵۸	عبدالرحمن بن صبیحہ	=	۲۸۰	عبدالرحمن بن عثمان بن عبید اللہ	۱۱۸
۲۵۹	عبدالرحمن بن صخر	۱۰۸	۲۸۱	عبدالرحمن بن عثمان بن مطعون	=
۲۶۰	عبدالرحمن بن ابی صعصعہ	=	۲۸۲	عبدالرحمن بن عدی	۱۱۹
۲۶۱	عبدالرحمن بن صفوان	=	۲۸۳	عبدالرحمن بن عدس	=
۲۶۲	عبدالرحمن بن صفوان بن قتادہ	=	۲۸۴	عبدالرحمن بن عربہ	=
۲۶۳	عبدالرحمن بن صفوان بن قدامتہ	۱۰۹	۲۸۵	عبدالرحمن بن عمیلہ	۱۲۰
۲۶۴	عبدالرحمن بن عائذ	۱۱۰	۲۸۶	عبدالرحمن ابو عقبہ	=
۲۶۵	عبدالرحمن بن عائذ بن معاذ	۱۱۱	۲۸۷	عبدالرحمن بن عقیل	۱۲۱
۲۶۶	عبدالرحمن بن عائش	=	۲۸۸	عبدالرحمن بن علقمہ	=
۲۶۷	عبدالرحمن بن عباس	۱۱۲	۲۸۹	عبدالرحمن بن علی حنفی	۱۲۲
۲۶۸	عبدالرحمن بن عبداللہ بن ثعلبہ	=	۲۹۰	عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ	=
۲۶۹	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عثمان	=	۲۹۱	عبدالرحمن بن عمر بن غربہ	=
۲۷۰	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عثمان	۱۱۳	۲۹۲	عبدالرحمن بن عمرہ	=
۲۷۱	عبدالرحمن بن والد عبداللہ	=	۲۹۳	عبدالرحمن بن عمیرہ	=
۲۷۲	عبدالرحمن بن عبد رب النصارى	=	۲۹۴	عبدالرحمن بن عوام	۱۲۴
۲۷۳	عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن	۱۱۴	۲۹۵	عبدالرحمن بن عوف بن عبد	=
۲۷۴	عبدالرحمن بن عبید	=	۲۹۶	عبدالرحمن بن عوف حبشی	۱۲۹
۲۷۵	عبدالرحمن بن عبد	=	۲۹۷	عبدالرحمن بن عویم	=
۲۷۶	عبدالرحمن بن عبید اللہ	۱۱۷	۲۹۸	عبدالرحمن والد عیاش	۱۳۰

مبشر شمار	نام	صفحہ	مبشر شمار	نام	صفحہ
۲۸۷	عمرو بن معبد	۱۹۰	۲۰۹	عمران بن فصیل	۱۹۷
۲۸۸	عمرو بن معدیکرب	=	۲۱۰	عمران بن ابی اللحم	=
۲۸۹	عمرو بن میمون	=	۲۱۱	عمیر بن احزم	=
۲۹۰	عمرو بن نضد	۱۹۱	۲۱۲	عمیر بن اسد	۱۹۸
۲۹۱	عمرو بن نعمان	=	۲۱۳	عمیر بن انصی	=
۲۹۲	عمرو بن یحسان	=	۲۱۴	عمیر بن امیہ	=
۲۹۳	عمرو بن طقیل دوسی	۱۹۲	۲۱۵	عمیر بن ادس	۱۹۹
۲۹۴	عمرو بن ہرم	=	۲۱۶	عمیر ابو بکر	=
۲۹۵	عمرو بن وائلہ	=	۲۱۷	عمیر ابو بکر	=
۲۹۶	عمرو بن وہب ثقفی	=	۲۱۸	عمیر بن ثابت	=
۲۹۷	عمرو بن یثربی	=	۲۱۹	عمیر بن ثابت بن نعمان	=
۲۹۸	عمرو بن یزید	۱۹۳	۲۲۰	عمیر بن جابر	۲۰۰
۲۹۹	عمرو بن یحییٰ ثقفی	=	۲۲۱	عمیر بن جدعان	۲۰۱
۳۰۰	عمرو انکا پہلے نام جعلی تھا	۱۹۴	۲۲۲	عمیر بن جودان	۲۰۲
۳۰۱	عمرو	۱۹۵	۲۲۳	عمیر بن حارث	۲۰۳
۳۰۲	عمران بن تیمیم	=	۲۲۴	عمیر بن حارث بن ثعلبہ	۲۰۴
۳۰۳	عمران بن حجاج	۱۹۶	۲۲۵	عمیر بن حارث بن کندیہ	=
۳۰۴	عمران بن حنظل	=	۲۲۶	عمیر بن حبیب	=
۳۰۵	عمران بن طلحہ	=	۲۲۷	عمیر بن حرام	=
۳۰۶	عمران بن عاصم	۱۹۷	۲۲۸	عمیر بن حصین	=
۳۰۷	عمران بن عمیر	=	۲۲۹	عمیر بن حمام	=
۳۰۸	عمران بن عویم	=	۲۳۰	عمیر بن رباب	=

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۲۲۱	عمیر بن زید	۱۰۴	۲۵۲	عمیر بن زید	۲۵۲
۲۲۲	عمیر بن سیدی	۱۰۵	۲۵۳	عمیر بن سیدی	۲۵۳
۲۲۳	عمیر بن سعد	۱۰۶	۲۵۴	عمیر بن سعد	۲۵۴
۲۲۴	عمیر بن سعد بن فہد	۱۰۷	۲۵۵	عمیر بن سعد بن فہد	۲۵۵
۲۲۵	عمیر بن سعید	۱۰۸	۲۵۶	عمیر بن سعید	۲۵۶
۲۲۶	عمیر بن سعید	۱۰۹	۲۵۷	عمیر بن سعید	۲۵۷
۲۲۷	عمیر بن سلمہ	۱۱۰	۲۵۸	عمیر بن سلمہ	۲۵۸
۲۲۸	عمیر بن سہارہ متقی	۱۱۱	۲۵۹	عمیر بن سہارہ متقی	۲۵۹
۲۲۹	عمیر بن شرمہ	۱۱۲	۲۶۰	عمیر بن شرمہ	۲۶۰
۲۳۰	عمیر بن صابی	۱۱۳	۲۶۱	عمیر بن صابی	۲۶۱
۲۳۱	عمیر بن عامر	۱۱۴	۲۶۲	عمیر بن عامر	۲۶۲
۲۳۲	عمیر بن عبید	۱۱۵	۲۶۳	عمیر بن عبید	۲۶۳
۲۳۳	عمیر بن مالک	۱۱۶	۲۶۴	عمیر بن مالک	۲۶۴
۲۳۴	عمیر بن مالک	۱۱۷	۲۶۵	عمیر بن مالک	۲۶۵
۲۳۵	عمیر بن مالک	۱۱۸	۲۶۶	عمیر بن مالک	۲۶۶
۲۳۶	عمیر بن مالک	۱۱۹	۲۶۷	عمیر بن مالک	۲۶۷
۲۳۷	عمیر بن مالک	۱۲۰	۲۶۸	عمیر بن مالک	۲۶۸
۲۳۸	عمیر بن مالک	۱۲۱	۲۶۹	عمیر بن مالک	۲۶۹
۲۳۹	عمیر بن مالک	۱۲۲	۲۷۰	عمیر بن مالک	۲۷۰
۲۴۰	عمیر بن مالک	۱۲۳	۲۷۱	عمیر بن مالک	۲۷۱
۲۴۱	عمیر بن مالک	۱۲۴	۲۷۲	عمیر بن مالک	۲۷۲
۲۴۲	عمیر بن مالک	۱۲۵	۲۷۳	عمیر بن مالک	۲۷۳
۲۴۳	عمیر بن مالک	۱۲۶	۲۷۴	عمیر بن مالک	۲۷۴
۲۴۴	عمیر بن مالک	۱۲۷	۲۷۵	عمیر بن مالک	۲۷۵
۲۴۵	عمیر بن مالک	۱۲۸	۲۷۶	عمیر بن مالک	۲۷۶
۲۴۶	عمیر بن مالک	۱۲۹	۲۷۷	عمیر بن مالک	۲۷۷
۲۴۷	عمیر بن مالک	۱۳۰	۲۷۸	عمیر بن مالک	۲۷۸
۲۴۸	عمیر بن مالک	۱۳۱	۲۷۹	عمیر بن مالک	۲۷۹
۲۴۹	عمیر بن مالک	۱۳۲	۲۸۰	عمیر بن مالک	۲۸۰
۲۵۰	عمیر بن مالک	۱۳۳	۲۸۱	عمیر بن مالک	۲۸۱
۲۵۱	عمیر بن مالک	۱۳۴	۲۸۲	عمیر بن مالک	۲۸۲
۲۵۲	عمیر بن مالک	۱۳۵	۲۸۳	عمیر بن مالک	۲۸۳

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۳۸۸	عبداللہ بن زید بن	۱۶۲	۴۱۰	عبد حبیب بن	۱۷۵
۳۸۹	عبداللہ بن سفیان	۱۶۳	۴۱۱	عبد بن خالد محارب	۱۷۶
۳۹۰	عبداللہ بن سہیل	=	۴۱۲	عبد بن حساس	۱۷۷
۳۹۱	عبداللہ بن سفیر	=	۴۱۳	عبد بن وحی	=
۳۹۲	عبداللہ بن ضمہ	۱۶۴	۴۱۴	عبد غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	=
۳۹۳	عبداللہ بن عباس	=	۴۱۵	عبد بن رفاذ بن رافع	۱۷۸
۳۹۴	عبداللہ بن عبد بن تہیان	۱۶۶	۴۱۶	عبد بن زید بن عامر	۱۷۹
۳۹۵	عبداللہ بن عدی	=	۴۱۷	عبد بن زید زرفی	=
۳۹۶	عبداللہ بن عمر بن خطاب	۱۶۷	۴۱۸	عبد	=
۳۹۷	عبداللہ بن فضالہ	۱۶۹	۴۱۹	عبد بن سلیم بن حضار	۱۸۰
۳۹۸	عبداللہ بن کثیر	=	۴۲۰	عبد بن سلیم بن طبع	=
۳۹۹	عبداللہ بن مالک	۱۷۰	۴۲۱	عبد بن شریہ	=
۴۰۰	عبداللہ بن محسن الفاری	=	۴۲۲	عبد بن صخر بن نودان	۱۸۱
۴۰۱	عبداللہ بن مسلم قریشی	=	۴۲۳	عبد بن عازب	۱۸۲
۴۰۲	عبداللہ بن مسلم	۱۷۱	۴۲۴	عبد بن عبد الرحمن	=
۴۰۳	عبداللہ بن عمر	=	۴۲۵	عبد بن عبد الغفار	=
۴۰۴	عبداللہ بن معیہ سوائی	۱۷۲	۴۲۶	عبد بن عبد	۱۸۳
۴۰۵	عبداللہ بن ملیکہ	۱۷۳	۴۲۷	عبد بن ابی عبد	=
۴۰۶	عبد بن ارقم	=	۴۲۸	عبد عرکی	=
۴۰۷	عبد انصاری	=	۴۲۹	عبد بن عمر بن صالح	=
۴۰۸	عبد بن اوس	=	۴۳۰	عبد بن عمرو بن کلابی	۱۸۴
۴۰۹	عبد بن تہیان	۱۷۴	۴۳۱	عبد بن عمیر بن قتادہ	=

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۴۳۲	عبیده قاری	۱۸۴	۴۵۴	عبیده بن خالد	۱۹۱
۴۳۳	عبیده بن قشیر	=	۴۵۵	عبیده بن عمرو	۱۹۲
۴۳۴	عبیده بن قیس	۱۸۵	۴۵۶	عبیده بن مالک	=
۴۳۵	عبیده بن مخمر	=	۴۵۷	عتاب بن اسید	=
۴۳۶	عبیده بن مراح	=	۴۵۸	عتاب بن سلیم	۱۹۳
۴۳۷	عبیده بن مسلم	=	۴۵۹	عتاب بن شمیر	=
۴۳۸	عبیده بن معاذ بن انس	=	۴۶۰	عتبان بن مالک	=
۴۳۹	عبیده بن ابی بن حاشه	=	۴۶۱	عتبه بن اسید	۱۹۴
۴۴۰	عبیده بن معاویه	۱۸۶	۴۶۲	عتبه بن ربع	۱۹۵
۴۴۱	عبیده بن ابن معی	=	۴۶۳	عتبه بن ربعیه	=
۴۴۲	عبیده بن معیه	=	۴۶۴	عتبه بن سالم	=
۴۴۳	عبیده بن ابن فضیل	۱۸۷	۴۶۵	عتبه بن ابی سفیان	=
۴۴۴	عبیده بن وهب	۱۸۸	۴۶۶	عتبه بن طویع	۱۹۶
۴۴۵	عتبه بن ابلوکی	=	۴۶۷	عتبه بن عائد	=
۴۴۶	عبیده بن حبابه	=	۴۶۸	عتبه بن عبداللہ بن صخر	۱۹۷
۴۴۷	عبیده بن حزن	=	۴۶۹	عتبه بن عبداللہ بن اسماعیل	=
۴۴۸	عبیده بن خالد	=	۴۷۰	عتبه بن عبداللہ بن ثمالی	۱۹۸
۴۴۹	عبیده بن ربعیه بن جبیر	۱۸۹	۴۷۱	عتبه بن عبدالمسلمی	=
۴۵۰	عبیده بن صیفی	=	۴۷۲	عتبه بن عمرو بن جروه	۱۹۹
۴۵۱	عبیده بن عمرو	=	۴۷۳	عتبه بن عمرو بن صالح	=
۴۵۲	عبیده بن مسهر	۱۹۰	۴۷۴	عتبه بن عویم بن ساعده	=
۴۵۳	عبیده بن حارث	=	۴۷۵	عتبه بن غزوان	=

متر شمار	نام	صفحه	متر شمار	نام	صفحه
۳۶۰	فراس بن نصر	۲۴۹	۳۸۱	فضاله غلام	۲۵۹
۳۶۱	فراس بن فراس	۲۵۰		رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۰
۳۶۲	فرزدق	=	۳۸۲	فضاله بن عبید	"
۳۶۳	فرقد عجل	۲۵۱	۳۸۳	فضاله لپٹی	۲۶۱
۳۶۴	فرقد	۲۵۲	۳۸۴	فضاله بن ہند اسلمی	"
۳۶۵	فردہ	۲۵۳	۳۸۵	فضل بن ظالم	"
۳۶۶	فردہ جہنی شامی	=	۳۸۶	فضل بن عباس	۲۶۲
۳۶۷	فردہ بن خراش	=	۳۸۷	فضل بن عبدالرحمن ہاشمی	"
۳۶۸	فردہ بن عامر	=	۳۸۸	فضل بن یحییٰ	"
۳۶۹	فردہ بن عمرو	۲۵۴	۳۸۹	فضل بن عائد	"
۳۷۰	فردہ بن تیس	=	۳۹۰	فضیل بن نعمان	۲۶۴
	ابو المخارق	=	۳۹۱	ملتان بن عاصم جرمی	"
۳۷۱	فردہ بن قیس	۲۵۵	۳۹۲	فتح و حرج	۲۶۵
۳۷۲	فردہ بن مالک اشجعی	=	۳۹۳	فدیک	۲۶۶
۳۷۳	فردہ بن مجالد	=	۳۹۴	فہم بن عمرو	"
۳۷۴	فردہ بن مسیک	۲۵۶	۳۹۵	فیروز و لمی	۲۶۷
۳۷۵	فردہ بن مسیک	=	۳۹۶	فیروز ہمدانی	"
۳۷۶	فردہ بن نعمان	۲۵۷	۳۹۷	قارب بن اسود	۲۶۹
۳۷۷	فردہ	=	۳۹۸	قاسم بن انصاری	"
۳۷۸	فضاله انصاری	=	۳۹۹	قاسم غلام صدیق اکبر	"
۳۷۹	فضاله بن عارثہ	۲۵۸	۴۰۰	قاسم بن ربیع	۲۷۰
۳۸۰	فضاله بن دینار ختاعی	=	۴۰۱	قاسم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	"

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۴۰۲	قاسم ابو عبد الرحمن	۳۷۱	۴۲۴	قتادہ بنید کی اولاد میں ہیں	۲۷۹
۴۰۳	قاسم بن محترمہ	۳۷۲	۴۲۵	قثم بن عباس	
۴۰۴	قاطع بن سبارق	"	۴۲۶	قدامہ بن جنطلہ	
۴۰۵	قیاس بن اشیم	۲۷۳	۴۲۷	قدامہ بن عبد اللہ	
۴۰۶	قبیصہ بن اسور	"	۴۲۸	قدامہ بن مالک	
۴۰۷	قبیصہ بجلی	۲۷۴	۴۲۹	قدامہ منطعون	
۴۰۸	قبیصہ بن براء	۲۷۵	۴۳۰	قدامہ بن ملحان	
۴۰۹	قبیصہ بن بزمہ	"	۴۳۱	قدامہ بن شاپین	
۴۱۰	قبیصہ بن جابر	"	۴۳۲	قداد بن عمار	
۴۱۱	قبیصہ بن دمون	"	۴۳۳	قداد بن حدوجان	
۴۱۲	قبیصہ بن ذویب	"	۴۳۴	قرہ بن نفاشہ	
۴۱۳	قبیصہ بن مخارق	"	۴۳۵	قرط بن جریازی	
۴۱۴	قبیصہ بن وقاص	۲۷۶	۴۳۶	قرط بن ربیعہ	
۴۱۵	قبیصہ وہب کی اولاد میں ہیں	"	۴۳۷	قرظہ بن کدب	
۴۱۶	قتادہ اسدی	"	۴۳۸	قرہ بن عیاش	
۴۱۷	قتادہ بن اعور	"	۴۳۹	قرہ بن حصین	
۴۱۸	قتادہ انصاری	۲۷۷	۴۴۰	قرہ بن عموص	
۴۱۹	قتادہ بن عیاش	"	۴۴۱	قرہ بن عتبہ	
۴۲۰	قتادہ بن قیس	۲۷۸	۴۴۲	قرہ بن ہیرہ	
۴۲۱	قتادہ بن لیثی	"	۴۴۳	قریط ابن ابی رمثہ	
۴۲۲	قتادہ بن ملحان	۲۷۹	۴۴۴	قرعہ بن کعب	
۴۲۳	قتادہ بن نعمان	"	۴۴۵	قس بن ساعدہ	

نمبر شمار	نام	صفحه	نمبر شمار	نام	صفحه
۵۶۴	عروه بن عیاض	۲۵۸	۵۸۶	عصمه بن سرح	۲۶۵
۵۶۵	عروه ابو غافره	"	۵۸۷	عصمه بن قیس	"
۵۶۶	عروه قشیری	۲۵۹	۵۸۸	عصمه بن مالک انصاری	"
۵۶۷	عروه بن مالک سلمی	"	۵۸۹	عصمه بن مدرک	"
۵۶۸	عروه بن مالک بن شداد	"	۵۹۰	عصمه اسدی	۲۶۶
۵۶۹	عروه بن مرادی	"	۵۹۱	عصمه اشجعی	"
۵۷۰	عروه بن مره	"	۵۹۲	عطارد بن ابراهیم	"
۵۷۱	عروه بن مسعود بن معتب	۲۵۹	۵۹۳	عطارد بن عبید الله	۲۶۷
۵۷۲	عروه بن مسعود غفاری	۲۶۱	۵۹۴	عطارد مزنی	"
۵۷۳	عروه بن مضر	"	۵۹۵	عطارد بن برز	"
۵۷۴	عروه بن معتب	۲۶۲	۵۹۶	عطارد بن حاجب	۲۶۸
۵۷۵	عریب ابو عبد الله	"	۵۹۷	عطیه بن لبر مازنی	"
۵۷۶	عریب بن عبد کلال	"	۵۹۸	عطیه بن حصین	"
۵۷۷	عس عذری	"	۵۹۹	عطیه بن سفیان	۲۶۹
۵۷۸	عسری بن مانع سکلی	۲۶۳	۶۰۰	عطیه بن عازب	"
۵۷۹	عسفس بن سلامه تیمیمی	"	۶۰۱	عطیه بن عامر	"
۵۸۰	عصام مزنی	"	۶۰۲	عطیه بن عروه	"
۵۸۱	عصمه بن ابیر	۲۶۴	۶۰۳	عطیه بن عقیف	۲۷۰
۵۸۲	عصمه اسدی	"	۶۰۴	عطیه بن عمرو بن حشم	"
۵۸۳	عصمه انصاری	"	۶۰۵	عطیه بن عمر برادر حکم	"
۵۸۴	عصمه بن حصین	"	۶۰۶	عطیه قرطی	۲۷۱
۵۸۵	عصمه بن ریاب	"	۶۰۷	عطیه بن نوری	"

مبشر شمار	نام	صفحہ	مبشر شمار	نام	صفحہ
۴۸۸	قیس بن دینار	۳۰۲	۵۱۰	قیس بن عبداللہ بن عدس	۳۱۱
۴۸۹	قیس بن زبیع	۳۰۲	۵۱۱	قیس بن عبداللہ	۳۱۱
۴۹۰	قیس بن رقاعہ	۳۰۲	۵۱۲	قیس بن عبداللہ بن قیس	۳۱۱
۴۹۱	قیس بن زید جہنی	۳۰۳	۵۱۳	قیس بن عبدالعزی	۳۱۲
۴۹۲	قیس بن زید بن جیا	۳۰۳	۵۱۴	قیس بن عبدالمنذر	۳۱۲
۴۹۳	قیس بن زید بن عامر	۳۰۳	۵۱۵	قیس بن عبد	۳۱۲
۴۹۴	قیس بن سائب	۳۰۴	۵۱۶	قیس بن عبید	۳۱۲
۴۹۵	قیس بن سعد	۳۰۵	۵۱۷	قیس بن عمرو	۳۱۳
۴۹۶	قیس بن حرمہ	۳۰۶	۵۱۸	قیس بن عمرو	۳۱۳
۴۹۷	قیس بن صعصعہ	۳۰۶	۵۱۹	قیس بن عمرو بن لبید	۳۱۳
۴۹۸	قیس ابن ابی صعصعہ	۳۰۶	۵۲۰	قیس بن عمیر	۳۱۳
۴۹۹	قیس بن صعصعہ بن وصب	۳۰۶	۵۲۱	قیس بن ابی غزہ	۳۱۳
۵۰۰	قیس بن صفی	۳۰۷	۵۲۲	قیس بن عزیہ	۳۱۴
۵۰۱	قیس بن صحاک	۳۰۷	۵۲۳	قیس ابو غنیم	۳۱۴
۵۰۲	قیس بن طریفہ	۳۰۷	۵۲۴	قیس بن قارب ضبی	۳۱۴
۵۰۳	قیس بن طلق	۳۰۸	۵۲۵	قیس بن قلیصہ	۳۱۴
۵۰۴	قیس بن ابی العاص	۳۰۹	۵۲۶	قیس بن قہد	۳۱۴
۵۰۵	قیس بن عاصم	۳۰۹	۵۲۷	قیس	۳۱۵
۵۰۶	قیس بن عاصم بن سنان	۳۱۰	۵۲۸	قیس بن ابی قیس	۳۱۵
۵۰۷	قیس بن عائذ	۳۱۰	۵۲۹	قیس بن کعب	۳۱۵
۵۰۸	قیس بن عباد	۳۱۱	۵۳۰	قیس بن کلاب	۳۱۵
۵۰۹	قیس بن عبداللہ	۳۱۱	۵۳۱	قیس بن مالک ارہبی	۳۱۶

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	صفحہ	نام	نمبر شمار
۳۲۳	قیوم البویجی	۵۵۴	۳۱۶	قیس بن محسن	۵۳۲
۳۲۴	کباتہ بن اوس	۵۵۵	=	قیس ابو محمد	۵۳۳
=	اکش بن ہودہ	۵۵۶	=	قیس محمد بن اشعث	۵۳۴
=	کثیر ازدی	۵۵۷	۳۱۷	قیس بن محرمہ	۵۳۵
۳۲۵	کثیر براء بن عازب	۵۵۸	۳۱۷	قیس بن مخلد	۵۳۶
=	کثیر بن زیاد	۵۵۹	=	قیس بن مسحر کنانی	۵۳۷
=	کثیر بن سائب	۵۶۰	۳۱۸	قیس بن معبد	۵۳۸
۳۲۷	کثیر بن سعد عبدی	۵۶۱	=	قیس بن مکتوم	۵۳۹
=	کثیر بن شہاب حارثی	۵۶۲	۳۱۹	قیس بن منتفق	۵۴۰
=	کثیر بن صلت	۵۶۳	=	قیس بن شبہ	۵۴۱
۳۲۸	کثیر بن عباس	۵۶۴	=	قیس بن نعمان	۵۴۲
=	کثیر بن عبد اللہ	۵۶۵	۳۲۰	قیس بن نعمان عبدی	۵۴۳
۳۲۹	کثیر بن عمرو سلمی	۵۶۶	=	قیس ابو ہبیرہ	۵۴۴
=	کثیر بن قیس	۵۶۷	۳۲۱	قیس بن شمیم	۵۴۵
۳۱۶	کثیر بن مرہ	۵۶۸	=	قیس بن دہرز	۵۴۶
"	کثیر بن ہاشمی	۵۶۹	۳۲۲	قیس بن یزید	۵۴۷
"	کثیر	۵۷۰	=	قیس بن یزید جہنی	۵۴۸
"	کدن بن عبد اللہ	۵۷۱	=	قیس	۵۴۹
"	کدیر خبی	۵۷۲	=	قیسی	۵۵۰
۳۱۷	کرامہ بن ثابت انصاری	۵۷۳	۳۲۳	قیسہ بن مکتوم	۵۵۱
"	کروم بن سفیان ثقفی	۵۷۴	=	قیظہ بن قیس	۵۵۲
۳۱۸	کروم بن ابی السائب	۵۷۵	=	قین اشجعی	۵۵۳

صفحہ	نام	منبر شمار	صفحہ	نام	منبر شمار
۳۲۷	کعب بن زید بن قیس بن مالک	۵۹۸	"	کردم بن قیس ثقفی	۵۷۶
"	کعب بن زید انصاری	۵۹۹	۳۱۸	کردوس بن عمر	۵۷۷
۳۲۸	کعب بن سلیم	۶۰۰	"	کردوس	۵۷۸
"	کعب بن سور	۶۰۱	۳۱۹	کردوس	۵۷۹
۳۲۹	کعب بن عاصم الاشعری	۶۰۲	۳۲۰	کوز بن اسامہ	۵۸۰
۳۳۰	کعب بن عامر	۶۰۳	"	کوز تمیمی	۵۸۱
"	کعب بن عجرة	۶۰۴	۳۲۱	کوز بن جابر	۵۸۲
"	کعب بن عدی	۶۰۵	"	کوز بن علقمة	۵۸۳
"	کعب بن عمرو	۶۰۶	۳۲۲	کوز بن دیرہ حارثی	۵۸۴
۳۳۲	کعب بن عمرو البوشریح	۶۰۷	"	کوز	۵۸۵
"	کعب بن عمرو عباد	۶۰۸	۳۲۹	کوز کرہ	۵۸۶
"	کعب بن عمرو عباد	۶۰۹	"	کزیب بن ابرہم	۵۸۷
۳۳۳	کعب بن عمرو الہدانی	۶۱۰	"	کزیب بنی کریم کے غلام	۵۸۸
"	کعب بن عمیر الغفاری	۶۱۱	۳۳۰	کریم بن اسامہ	۵۸۹
"	کعب بن عیاض	۶۱۲	"	کریم بن جزمی	۵۹۰
"	کعب بن عیاض ازنی	۶۱۳	۳۳۱	کریم بن حارث	۵۹۱
۳۳۴	کعب عیینہ	۶۱۴	۳۳۴	کشند جہنی	۵۹۲
"	کعب بن قطبہ	۶۱۵	"	کعب انصاری	۵۹۳
"	کعب بن مانع	۶۱۶	"	کعب بن جہاز	۵۹۴
۳۳۵	کعب بن مالک	۶۱۷	۳۳۵	کعب بن خداربہ	۵۹۵
۳۳۷	کعب بن مرہ	۶۱۸	"	کعب بن خنجر	۵۹۶
"	کعب بن یسار	۶۱۹	"	کعب بن زہیر	۵۹۷

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۶۲۸	کعب	۳۲۸	۶۵۰	کوز بن علقمہ	۳۲۸
۶۲۹	کعب	"	۶۵۱	کیسانہ	"
۶۳۰	کلاب بن امیہ	۳۲۹	۶۵۲	کیسان	۳۲۹
۶۳۱	کلاب بن عبد اللہ	"	۶۵۳	کیسان بن عبد اللہ	"
۶۳۲	کلثوم بن حصین	"	۶۵۴	کیسان بن عبد	"
۶۳۳	کلثوم بن علقمہ	۳۳۰	۶۵۵	کیسان مولی عتاب بن اسید	۳۵۰
۶۳۴	کلثوم خنعاخی	"	۶۵۶	لاحب بن مالک بلوی	"
۶۳۵	کلثوم بن ہرم	۳۴۱	۶۵۷	لاحق بن مالک باہلی	۳۵۱
۶۳۶	کلدة بن حنبل	۳۴۲	۶۵۸	لاحق بن مالک ملیلی	"
۶۳۷	کلیب بن تمیم	۳۴۳	۶۵۹	لاحق بن معد	"
۶۳۸	کلیب بن اساف	"	۶۶۰	لاشر بن حمیر	"
۶۳۹	کلیب بن جزی	"	۶۶۱	لبیدہ بن عامر	۳۵۲
۶۴۰	کلیب بن شہاب	۳۴۴	۶۶۲	لبیدہ بن کعب	"
۶۴۱	کلیب ابو کثیر	"	۶۶۳	لبیدۃ ابو النسابل	"
۶۴۲	کلاب ابو منفعة	"	۶۶۴	لبدة بن قیس	"
۶۴۳	کلیب	۳۴۵	۶۶۵	لبی بن لبی اسدی	"
۶۴۴	کلیب	"	۶۶۶	لبیہ ابو عبد الرحمن	۳۵۳
۶۴۵	کنانہ بن حصین	"	۶۶۷	لبید بن ربیعہ	"
۶۴۶	کنانہ بن عدی	۳۴۶	۶۶۸	لبید بن سہیل	۳۵۶
۶۴۷	کنذیرہ بن سعید	"	۶۶۹	لبید بن عطار و شیمی	۳۵۷
۶۴۸	کھمس ہلالی	"	۶۷۰	لبیدہ بن عقبہ تجنبی	"
۶۴۹	کھیل ازوی	۳۴۷	۶۷۱	لبیدہ بن عقبہ رافع لبید	"

ممبر شمار	نام	صفحہ	ممبر شمار	نام	صفحہ
۶۷۲	بحلاج بن حکیم	۳۵۷	۶۷۹	لقیط بن عامر	۳۶۱
۶۷۳	بحلاج الوالد عامری	۳۵۸	۶۸۰	لقیط بن عباد	"
۶۷۴	لصیب بن خثیم	۳۵۹	۶۸۱	لقیط بن عدی	"
۶۷۵	لقس بن سلمان	"	۶۸۲	لقیط بن عصر بلوی	۳۶۲
۶۷۶	لقیط بن ارطاه	"	۶۸۳	لہب بن خندف	"
۶۷۷	لقیط بن ربیع	۳۵۹	۶۸۴	لہب بن مالک	"
۶۷۸	لقیط بن صبرہ	۳۶۰	۶۸۵	لہب بن خنرمی	"

ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب العین والکاف

(سیدنا) عک (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ذو حیوان تھی۔ انکا ذکر روایت ذال میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکاشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن المغیر غوثی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مطرف سے مقام سکاسک اور سکون اور قبیلہ بنی معافر میں ہوکنہ کی ایک شاخ ہو مال تھے۔ انکو بسیف نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکا حال اسکے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔

(سیدنا) عکاشہ (رضی اللہ عنہ)

غوثی۔ انکا تذکرہ ابن شامین نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حفص بن میسرور سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عکاشہ بنیوی سے روایت کی ہے کہ انکی ایک لونڈی تھی جو انکی بکریاں چرایا کرتی تھی اس سے ایک بکری کھو گئی تو انھوں نے اس کے سنہ پاکہ طمانچہ مارا پھر اپنی یہ حرکت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اور عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ یہ بومر بن توفیق یا میں اسکو آزاد کر دیتا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تو مجھے جانتی ہو اسے کہا ہاں آپ خدا کے رسول ہیں آپ نے پوچھا پھر اللہ (کو جانتی ہے) کہاں ہے اس نے کہا آسمان میں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (عکاشہ سے) فرمایا اسکو آزاد کر دے بومر بن عکاشہ نے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ بنی مقرن کا ہے (عکاشہ کا) واللہ اعلم۔

۱۲۔ ہر شخص اپنی توجہ کے موافق مکانات ہوتا ہے وہ غیرت اس سے زیادہ نہ سمجھ سکتی تھی ورنہ حقیقت اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہیں ہے۔

(سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ)

ابن حسن بن خثمان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن وودان بن اسد بن خزیمہ سدی۔ بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ کنیت ابی محسن ہے۔ سرداران و بزرگان صحابہ سے تھے۔ بدر میں شریک تھے اور امین ان سے کار نمایان ظاہر ہے۔ اسدن ان کے ہاتھ میں ایک تلوار ٹوٹ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک لکڑی دی تھی وہ اسی وقت ان کے ہاتھ میں تلوار سہو گئی نہایت تیز بارود اور اور سات سوہ کی اسی سے یہ لڑے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عنایت کی۔ پھر برابر یہ اسی تلوار کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام مشاہدین شریک ہو گئے یہاں تک کہ واقعہ ردت میں شہید ہوئے اور یہ تلوار اس وقت بھی ان کے پاس تھی۔ اس تلوار کا نام عون تھا۔ اعدین اور خندق میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ قتال اہل ردت میں بعد حضرت ابو بکر صدیق شہید ہوئے انکو علیہ بن خویلد سدی نے قتل کیا تھا جو نبوت کا مدعی تھا یہ اور ثابت بن اقرم بزاخر کے دن شہید ہوئے تھے۔ یہ قول اہل سیر و تواریخ کا ہے اور سلیمان بنی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر قبیلہ بنی اسد کی طرف بھیجا تھا اس میں یہ بھی تھے پس انکو علیہ بن خویلد نے قتل کیا اور اسی نے ثابت بن اقرم کو بھی قتل کیا مگر یہ غلط ہے یہ غلطی صرف اسوجہ سے ہوئی کہ یہ حادثہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے قریب ہی گذرا ہے۔ عکاشہ کی عمر بوقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چوبیس برس کی تھی۔ یہ بہت ہی محیل و صمیم تھے۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ عکاشہ کے کان کو تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(سیدنا عکاف رضی اللہ عنہ)

ابن وداغہ ہلالی۔ بنی منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوطالب یعنی عبد الجبار بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن ولید نے معاویہ بن جکی سے انھوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انھوں نے لکھن سے انھوں نے غنیمت بن حارث سے انھوں نے عظیم بن بشر مازنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عکاف بن وداغہ ہلالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے۔ ان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاف تمھاری بی بی ہے انھوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ کوئی ہے انھوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ تم خدرست اور مالدار ہو انھوں نے عرض کیا ہاں خدا کا شکر ہے آپ نے فرمایا تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا تو تم رہبان نصاریٰ سے ہو یا وہ کیونکہ تم ان کے مثل ہو اور اگر میں رہنا چاہتا ہوں تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی کرو کما حقہ ہمارے ہاں ہے تم میں بدتر لوگ وہی ہیں جو مجھ و میں تم میں خراب موت ان لوگوں کی ہے جو مجھ و میں خرابی تمھاری لے عکاف نکاح کرو

(سیدنا) عکرمائش (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب تمیمی متقوی۔ ابن مندہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عکراش بن ذویب حرقوب
بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن سرہ بن عبید بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کی زکوٰۃ لیکر آئے تھے پوچھا
انہوں نے بھی ذکر نہیں کیونکہ عبید جو ان کے نسب میں آخری نام ہے بیٹے تھے مقاعس کے مقاعس کا نام حارث بن عمرو
بن کعب بن سعد بن زید مناد بن تمیم۔ جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ (زکوٰۃ آؤنٹون پر) داغ کرو پامائے۔

ہمیں اسمعیل بن عبد وغیرہ نے اپنی اسناد کو ابو عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہم سہم بن بشیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمار بن عبد الملک بن ابی نسویم یعنی ابو الہدیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبید اللہ بن عکراش بن ذویب نے اپنے والد عکراش سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے بنی مرہ بن عبید نے اپنے ملل کی زکوٰۃ

دیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا پس میں مدینہ پہنچا میں نے دیکھا کہ آپ مہاجرین اور انصار کے ساتھ بیٹھے ہو میں
 پس آپ سے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ہم سلم کے مکان پر لے گئے اور پوچھا کہ کیا کچھ کھانا ہے ہیں ہماری سامنے ایک طرف لایا گیا
 جوثریدا و چربی سے بھرا ہوا تھا پس ہم کھا نے لگے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے ہی سامنے سے کھاتے تھے اور میں سر طرف

اپنا ہاتھ ڈال دیتا تھا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے واسطے ہاتھ کو پکڑ لیا بعد اسکے فرمایا کہ اے عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ غیو
یہ ایک ہی کھانا ہے پھر ہمارے سامنے ایک طبق لایا گیا جس میں کئی قسم کے رطب یا تمر تھے پس میں اس طبق میں بھی
اپنے ہی سامنے سے کھانے لگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہر طرف سے کھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اے عکراش جس طرح سے

چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر بانی آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دھویا اور ہاتھ کی تری اپنے منہ اور کہنیوں کو ملا بعد اسکے فرمایا کہ اے حکمران آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر اس طرح وضو کرنا چاہئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ حکمران مشغری ہیں انکی غلطی ہے درحقیقت یہ سرور بن عبید کی اولاد سے ہیں

جو منقر بن عبید کے بھائی تھے دلیل اسکی وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا کہ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم بنی ہرو
بن عبید کی زکوٰۃ لیکر آئے تھے اور دیر اس زمانے کا دستور تھا کہ اگر اپنی ہی قوم کی زکوٰۃ لیکر آتے تھے غیر کی زکوٰۃ لیکر آتے تھے
واللہ اعلم۔

(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ انکی والدہ ام مجالدہ خاندان بنی ہلال بن عامر کی ایک خاتون تھیں ابو جہل کا نام عمرو تھا اور کنیت اسکی ابو الحکم تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے اسکو ابو جہل کہنا شروع کیا۔ یہ ہی کنیت اسکی مشہور ہوئی اور اسکا نام اور پہلی کنیت عکرمہ کی کنیت ابو عثمان تھے فتح مکہ کے کھوڑے ہی دنوں بعد اسلام سے آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے اور جو شخص اپنے باپ کے مثل ہے اسکو لوگ برا نہیں کہتے۔ یہ بڑے مشہور شہسوار تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو یہ وہاں سے بھاگ گئے اور یمن میں جا رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ماکہ کی طرف چلے تو آپ نے عکرمہ کے قتل کا حکم دیا اور انکے ساتھ اور بھی چند لوگوں کو دیا، یمن ابو الفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر خبر دے وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسباط بن نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے سدی نے مسعب بن سعد سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ جب مکہ فتح ہو چکا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیدیا سوا چار مردوں اور دو عورتوں کے کہ انکی بابت حکم دیا تھا کہ جہان پاؤ انکو قتل کرو اگرچہ انکو کعبہ کے پردہ میں لٹکا ہوا پاؤ انکے نام یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل و عبد اللہ بن خطل اور عقیس بن صبابہ اور عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح پس ابن خطل تو اس حالت میں پکڑ لیا گیا کہ وہ کعبہ کے پردہ سے لٹکا ہوا تھا پس سعید بن حریث اور غار بن یاسر انکی طرف بڑے سعید جو عمار سے زیادہ تیز تھے آگے پہنچ گئے اور انہوں نے اسکو قتل کر دیا اور یمن میں صبابہ کو لوگوں نے بازار میں گرفتار کر لیا اور وہیں قتل کیا اور عکرمہ کشتی میں سوار ہو کر بھاگ گئے اثنائے راہ میں ایک ساتر ہو اچلی کشتی والے چلائے کہ اے بھائیو اب تمہارا خدا کو پکارو اب اور تمہارے اس وقت کام نہیں آسکتے عکرمہ نے کہا کہ جب دریا میں اس کے سوا کوئی میرے کام نہیں آسکتا تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں آسکتا یا اللہ میں عہد کرتا ہوں کہ اگر تو مجھے اس مصیبت سے بچائے تو میں ضرور مجھ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤنگا اور اپنا ہاتھ انکے ہاتھ میں دے دوںگا اس وقت یقیناً میں انہیں بخشش کرنی والا اور بزرگی والا پاؤنگا۔ چنانچہ یہ راہ سفر صحیح عالم واپس آکر حاضر ہوئے اور املا لائے باقی ہے عبد اللہ بن سعد وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس جا کر چھپ گئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان انکو لیکر سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ عبد اللہ کی بیعت لیجئے حضرت نے اپنا مبارک اٹھایا اور یمن مرتبہ عبد اللہ بن سعد کی طرف دیکھا جو اسکے ان سے بیعت کر رہا تھا اسکے اپنے اصحاب کی طرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم میں کوئی سعادتمند ایسا تھا کہ جب مجھے دیکھا کہ میں اسکی بیعت میں شامل کیا فوراً اٹھتا اور اسکی گردن مار دیتا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن سعد کی بی بی ام جحیمہ جو انکے چچا حارث بن ہشام کی بیٹی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی خبر لیکر

انکے پاس میں کئی تھیں وہ اپنے شوہر سے پہلے فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی تھیں پس ام حکیمہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لائیں اور وہ اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا اور وہ نیک مسلمانوں میں سے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے معاف کیا اور فرمایا کہ مرجا ہو سوار رہا ہر کو جب یہ اسلام لائے تو مسلمان انکو کہا کرتے تھے کہ یہ دشمن خدا یعنی ابو جہل کا بیٹا ہے یہ بات انکو ناگوار گذرتی تھی لہذا انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ انکے باپ کو مرادت کو کیونکہ مردہ کو برا کہنا زندہ کو تکلیف دیتا ہے اور یہ بھی ممانعت کر دی کہ لوگ انکو عکرمہ بن ابی جہل نہ کہیں۔ اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و کثیر یہ خلق کیا اچھا اور کیا بڑا تھا۔ جب عکرمہ اسلام لائے تو انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے جنت رمال آپ کی ضرر رسانی میں خرچ کیا ہے اب اسی قدر میں اللہ کی راہ میں خرچ کرونگا۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بختہ الوداع کے سال میں ہوا زکے صدقہ وصول کرنے کیلئے مقرر کیا تھا۔ بہن ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے عبد بن حمید وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے موسیٰ بن مسعود نے سیفان سے انھوں نے ابو اسحاق انھوں نے مصعب بن سعد سے انھوں نے عکرمہ بن ابی جہل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مرجا بالراکب المہاجر یعنی امی سوار رہا ہر کو مرجا ہر قتال مرتدین میں لے لے بڑے کار نمایان ظاہر ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکو ایک لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عمان کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے پس یہ اپنی غالب آئے پھر حضرت ابو بکر نے انکو ان کی طرف بھیجا جب یہ مرتدین کے قتل سے فراغت پا کر مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ بعد حضرت ابو بکر بارادہ جہاد ملک شام کی طرف چلے جب مسلمانوں نے مقام حرت میں جو مدینہ سے دو میل ہی قیام کر دیا تو حضرت ابو بکر پوشیدہ طور پر انکے قیام گاہ اور لشکر کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے پہلے تو انھوں نے ایک بڑا شہہ دیکھا جسکے گرد آٹھ گھوڑے اور نیزہ اور عمدہ سامان ہوا تھا حضرت ابو بکر اس خیمہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہے حضرت ابو بکر نے ان کو سلام اور انکے لئے جزا سے خیر کی دعا مانگی اور ان سے کہا کہ تم بہت کچھ مدد لے لو حضرت عکرمہ نے کہا مجھے کچھ حاجت مدد کی نہیں ہے میرے پاس دو ہزار دینار موجود ہیں پس حضرت ابو بکر نے انکو دعائے خیر دی پھر حضرت عکرمہ شام کی طرف چلے گئے اور غزوہ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ یرموک میں اور بعض کہتے ہیں کہ واقعہ صفور میں چمن بہت ہے لوگوں نے کتابہ ابو انصاسم بن سمرقندی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یحییٰ بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن سیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سیف بن عمر نے ابو عثمان خسانی یعنی یزید بن اسد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عکرمہ

بنی ابی جہل نے یرموک میں رکفار سے مخاطب ہو کر بطور رجز کے، کہا کہ میں ہر جنگ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (جیسے
اشیخ الہشیمین) سے لڑ چکا ہوں تو کیا آج میں تم (جیسے بزدل) سے بھاگ جاؤں گا پھر بلند آواز سے (مسلمانوں سے مخاطب
ہو کر) کہا کہ کون ہی جو مجھے موت کے اوپر بیعت کرے پس اس کے چا حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور نے مع پارہ سواران
سلمین و شہسواران موہنین کے راسی شہر پر اسے ہیبت کی ان سب لوگوں نے حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر
قتال کیا یہاں تک کہ خوب زخمی ہو کر سب شہید ہو گئے سوا ضرار بن ازور کے۔

یزید بن ابی دلون نے بیان کیا کہ ہمیں ابوالقاسم نے نہر دمی وہ کہتے تھے بہن ابو علی بن مسلمہ نے نہر دمی وہ کہتے تھے ہمیں
ابو الحسن بن حمادی نے نہر دمی وہ کہتے تھے بہن ابو علی بن صواف نے نہر دمی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن علی بن قطان نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسامی بن عیسیٰ قطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں
محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کر کے نہر دمی نیز محمد بن اسحاق کہتے تھے مجھے ابن سمان نے بھی زہری سے روایت
کر کے نہر دمی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اسد بن ہنی یوم قتل (جنگ یرموک) میں بڑا کار نمایان کیا نیز دن کے اندر گھستے ہوئے
چلتے جاتے تھے یہاں تک کہ انکا سپہنہ اور چہرہ زخمی ہو گیا اسلئے کہا گیا کہ خدا اسے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو تو انھوں نے جواب
دیا کہ میں اپنی جان لائے و غزوی کے جہاد میں تو خدا کرتا تھا تو کیا اب میں اللہ و رسول سے اپنی جان بچاؤں نہیں خدا کی قسم
ایسا کہنی نہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر انکی تیزی اور بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔
یزید بن بہت سے لوگوں نے اجازہ نہر دمی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن ہلال بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمیں یوسف بن یعقوب بن احمد حصاص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مطالب بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زبیر بن
موسیٰ نے مصعب بن عبد اللہ بن ابی ایہ سے انھوں نے ام سلمہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے
بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے (خواب میں) ابو جہل کا ایک خوشہ جنت میں
دیکھا ہے چیر چب عکرمہ بن ابی جہل اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا کہ اس کو ام سلمہ ہی (اس خواب کی تعبیر) ہے حضرت عکرمہ کی کوئی
اولاد نہ تھی ابو جہل کی نسل صرف اسکی دختر ہی اولاد سے چلی۔ انکا تذکرہ یمنون نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عکرمہ (رضی اللہ عنہ)

بن عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصے قریشی عجمی۔ یہی ہیں جنھوں نے دار الندوہ (نامی مکان کو)
حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ روپیہ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ ان کا شمار موفقتہ القلوب میں تھا انکا تذکرہ
ابو عیسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید خولانی۔ انکا ذکر کتابہ میں کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابن مندو اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

باب العین واللام

(سیدنا) علاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد العزی بن غیر بن عوف بن ثقیف۔ سرداران ثقیف میں سے تھے مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص تھے۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنیمت سے سوا دس دیئے تھے۔ ابو احمد عسکری نے انکے والد کا نام جاریہ اور بعض لوگوں نے خارجہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علاد (رضی اللہ عنہ)

ابن حضرمی۔ حضرمی کا نام عبد اللہ بن عباد بن اکرم بن ربیعہ بن مالک بن غولیف بن مالک بن خزرج ابن ابی بن صدق تھا اور بعض لوگوں نے انکا نام عبد اللہ بن عمار بیان کیا ہے اور بعض نے عبد اللہ بن ضمار اور بعض نے عبد اللہ بن عبید بن ضمار بن مالک۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ مالوکی نے بیان کیا ہے کہ صحیح نام عبد اللہ بن عباد تھا اس میں تصحیف ہو گئی ہے۔ سب لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قبیلہ حضرت یونس سے تھے اور حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ دین تھے حضرت ابو بکر نے اپنی خلافت میں انکو قائم رکھا پھر حضرت عمرؓ نے بھی قائم رکھا۔ پھر حضرت عثمانؓ کی خلافت میں سلسلہ ہجری میں انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں سلسلہ میں جبکہ یہ بحرین کے عامل تھے انکے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ یہ علاد بن حضرمی وہی ہیں جنکا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا اور انکا ایک بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں کا پہلا شخص تھا جسکو ایک مسلمان نے قتل کیا تھا اور اس کا مال پہلا مال تھا جو پھر خمس کے اسلام میں آیا وہ یوم نخلہ کے واقعہ میں مارا گیا تھا۔ انکی والدہ صبیحہ بنت حضرمی تھیں جسے ابوسفیانؓ نے نکاح کیا تھا اور طلاق دی تھی ابوسفیانؓ کے طلاق دینے کے بعد اسے عبید اللہ بن عثمانؓ قیدی نے نکاح کیا جسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ قیدی پیدا ہوئے۔ یہ سبہ کلام ابن کلبی کا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاد (رضی اللہ عنہ) بحاب الدعوۃ تھے ایک مرتبہ یہ کچھ دعا پڑھ کر دریا میں کود پڑے تھے (غرق ہوئے) جب

بحرین میں انھوں نے مرتدون سے قتال کیا تو اکسس لڑائی میں لسنے کا رہنما بیان ظاہر ہوئے جنکو پہنے تیاری کا مل میں ذکر کیا ہے وہ واقعات انکے مشہور ہیں۔ انکا ایک بھائی میمون بن تھری بنی تھا جسے فرمانہ جاہلیت میں مکہ کی ہندی پر ایک کنوان کھودوا تھا جو اب ہرمیون کے نام سے مشہور ہے۔ بین ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے ہندی وہ کہتے تھے ہمے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے سیفان بن عیسیٰ نے عبد الرحمن بن حیدر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ علاء بن حضرمی سے مرفوٹا روایت کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا ہمارے بعد ادا سے ارکان حج کے کہ میں تین دن رہ سکتا ہوں۔ اس حدیث کو اسامی بن محمد بن سعد نے حیدر سے انھوں نے سائب سے انھوں نے علاء سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا، علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تھے ان سے عبد الملک بن یحییٰ نے روایت کی ہے وہی عبد الرحمن بن حرمہ سے انھوں نے عبد الملک بن یحییٰ سے انھوں نے علاء بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نسب کو استدر معلوم رکھو کہ جس سے اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم کر سکو صلہ رحم کر نیسے باہم عزیزوں میں محبت پیدا ہوتی ہے اور مال میں کثرت ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے۔ اس حدیث کو ہشام بن عروہ اور مسلم بن ابراہیم نے وہی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور مسلم بن خالد زکی نے اسکو عبد الملک بن یحییٰ بن علاء سے انھوں نے عبد اللہ بن یزید مولا ی ہنث سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن ہشام اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا، علاء (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب کوفہ میں رہتے تھے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن بن عابس نے روایت کی ہے سناک بن حرب نے عبد اللہ بن علاء سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹا رہے تو فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں (وقت پر) بیدار کر دیتا مگر اسنے چاہا کہ تمہارے بس۔ واللہ کے لئے یہ کام ہو جائے۔ انکی ایک حدیث اس کے کھانگی بابت بھی ہے۔ ابو عسمر نے کہا ہے کہ لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ انکا نام علاء بن خباب ہے اور بعض لوگ انکو عسلا بن عبد اللہ بن خباب کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵۔ یہ واقعہ شبِ تبریس کا ہے کہ اس دن تمام صحابہ سفر کی تکلیف میں ایسے خستہ ہو گئے کہ نماز پڑھنا ہو گئی سب بعد طلوع آفتاب بیدار ہوئے تھے کہ خود سسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی حالت ہوئی۔

(سیدنا) علو (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا، علما و (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا، علوہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ اور شک نیستا ہم صفت باہرے اعلیٰ بن او دیگر قیقا ہم سلیم پڑے اعلیٰ من را یکیش بن ارشد بن بکاؤد زکریا

حزم کی حدیث میں ہے انکو جعفر نے ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری صحابی ہیں حضرت علی کیساتھ صفین میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح جازمی۔ عمر بن تیمم بن عویم نے اپنے والد است انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ میری بہن ملیکہ اور بہرے قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام ام عقیف بنت مسروح تھا ہمارے قبیلہ کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس شخص کا نام حمل بن مالک بن نابغہ تھا اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ علاء بن مسروح نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اس بچہ کی دیت بھی دین چاہتے ہیں نہ کچھ پیا ہونہ کھایا ہونہ بولا ہونہ رویا ہو کیا ایسے بچہ کی دیت بھی آئے گی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم تو ایسی مقفے عبارت بولتے ہو جیسی زمانہ جاہلیت میں بولی جاتی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن محمد بن وہبان بن خباب بن جحیر بن عبد بن مخیس بن عامر بن لوی فتح قاصیہ میں شریک تھے حضرت عثمان نے حضرت معاویہ کو لکھا تھا کہ انکو جزیرہ کا عامل بنا دو چنانچہ انھوں نے بنا دیا تھا۔ انھوں نے زینب بنت عقبہ بن ابی معیط سے نکاح کیا تھا۔ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے تھے مقام رقبہ میں کچھ دنوں حاکم رہے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر انکو ابو عروہ اور ابو علی بن سعید نے جزیرہ کی تیاری میں ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ دونوں فن حدیث میں جزیرون کے امام ہیں۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن انیس فہری۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور مصر میں بعد اسکے فتح ہونے کے گئے تھے انکی اولاد بھی مصر ہی میں ہے۔ ابو الحارث یعنی احمد بن سعید فہری کے دادا تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا علاء رضی اللہ عنہ)

ابن صحار سلطی خارجہ بن صلت کے چچا ہیں ابن ابی خثیمہ نے ابو عبیدہ یعنی قاسم بن سلام سے نقل کر کے ایسا ہی بیان کیا ہے اس اختلاف کا ذکر علاء بن صحار کے نام میں ہو چکا ہے ضعیفی نے خارجہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ انکے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر

مجھے جب لو کر اپنے وطن جانے لگے تو انکا گزرا ایک اعرابی پر ہوا جو عجمون ہو گیا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لوگوں نے اسے کہا کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے اس عجمون کی دو اکریں آپ کے بنی کو بہت فائدہ کی چیزیں لائے ہوں انھوں نے کہا پھر کہتے تھے کہ میں نے اپنا سرور و فاتحہ پڑھ کر تین روز دم کی ہر روز دو مرتبہ پڑھتا تھا پس وہ عجمون اچھا ہو گیا تو ان لوگوں نے مجھ کو سو بکریاں دیں مگر میں نے انکو نہ لیا یہاں تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے بیان کیا آپ نے فرمایا تمہیں اس کے سوا اور کچھ بھی کہا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو اسکو خدا کا نام لیکر اپنے صرغ میں لاؤ۔ لوگ تو یہود و جھاڑ پھونک کے عوض میں کیا تے ہیں تمہیں تو ایک برحق بھارت چھوڑ کر کے عوض میں کیا یا۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علاقہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صحابہ کے متعلق علاقہ بن صحابہ کے نام میں گفتگو ہو چکی ہے۔

(سیدنا) علیہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی یہ ابو احمد عسکری کا قتل ہے۔ اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن بکر سے انھوں نے ابن جبریح سے انھوں نے ابو الزبیر سے انھوں نے علیہ اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ جب آپ سفر میں اپنے اونٹ پر بیٹھے تو تین مرتبہ کبیر پڑھتے اور فرماتے کہ الحمد للہ الذی یخرجنا ہذا و ما کنا لہ مقرون عسکری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور ہم سے ابو بکر یعنی محمد بن ریمان بن عثمان تبریزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا ہے اسے استاذ ابو القاسم قشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن احمد بن عبدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد نصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فرج ارزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن جبریح نے کہا کہ مجھے ابو الزبیر نے علیہ اسدی سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے لوگوں کو تعلیم دی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوں تو تین بیٹے تو تین بار کبیر کہتے تھے الی آخر اسی ریت عسکری نے ان علیہ اسدی کا تذکرہ بنی اسد بن خزیمہ میں کیا ہے مگر میرا خیال یہ ہے کہ یہ اسدی بسکون نہیں ہیں یعنی قبیلہ ازد سے ہیں اب عرب اکثر زے کو سپین سے بدل بیٹے ہیں ازدی بھی کہتے ہیں اور اسدی بھی کہتے ہیں عسکری نے انکو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر سمجھا کہ سین مفتوح ہے لہذا انھوں نے انکو بنی اسد بن خزیمہ میں داخل کر دیا۔ ایک شخص اسکا ہر علمائے ہند سے اس بات میں غلطی کر چکا ہے اسنے ابن لیبہ کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر کہہ دیا کہ یہ قبیلہ بنی اسد کا ایک شخص ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) علیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مہدی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ وفد بکر آئے تھے اسنے عباد بن جمہول سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ

نے ترجمہ شکر و اسد لکھنے تیار کر دیا اس کو ہمارا دینہ ہم اس کو قابو میں نہ لے سکتے تھے ۱۲

علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اپنے سنا آپ فرما ہے تھے کہ جب لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو انکی آخرت خراب ہو جائیگی اور جب ہر شخص اپنی خواہش نفسانی نو پسند کرنے لگیگا اور دین کو تنہا کر دیگا تو اللہ تعالیٰ کا غضب سب پر عام ہو جائے گا پھر لوگ دعا کریں گے اور وہ مقبول نہ ہوگی! انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علیاء (رضی اللہ عنہ)

سلی انکا شمار اہل مدینہ میں جو ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے، عیسیٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بخردی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن ثابت نے محمد بن جعفر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے علیاء سلی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص جس کا نام مجاہد ہوگا لوگوں پر حکومت کریگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صلی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارث بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اسی حارثی قبیلہ بنی حارث سے ہیں انکا شمار اہل مدینہ میں ہوا ان سے محمد بن ابی بکر نے روایت کی ہے یہ بھی بخوان لوگوں کے تھے جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی الذین تولواہ علیہم فیض من الدمع اور عبد الحمید بن ابی عیسیٰ بن جبر نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صدقہ کی ترغیب دی تو ہر شخص اپنی طاقت کے موافق صدقہ لایا علیہ بن زید نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہیں ہے جو صدقہ دوں یا اللہ میں اپنی آبرو صدقہ کرتا ہوں جو شخص قیری مخلوق میں سے اسکو چاہے لے لے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علس (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود کندی طبری نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بکر آئے تھے یہ اور ان کے بھائی سلمہ بن اسود دونوں اس وفد میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علس (رضی اللہ عنہ)

کلی سے کہا ہے کہ انکا نام ونسب یہ ہے علس بن لیثان بن عمرو بن عرقہ بن فاتک بن امراء القیس بن ذیل بن معاویہ بن حارث البرکندی بنی تمیم بنی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بکر آئے تھے یہ اور انکے دونوں بھائی جو اوریزیا سی وفد میں تھے میں نہیں جانتا کہ یہ جو لوگ روتے ہوئے لوٹ گئے کہ انکے پاس راہ خرچ نہ تھا (جسکو بیکرہا دین چاہئے) ۱۲

جانتا کہ یہ وہی ہیں جنکا ذکر طبری نے کیا ہو اور انکا نسب سو و تک بیان کیا ہو یا کوئی اور ہیں سمجھنے اسی کے موافق لکھ دیا ہو جو ہشام بھی نے بیان کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیۃ الرضوان کی تھی اور فتح مصر میں شریک تھے ان کے بیٹے ولید بن علقمہ نے اور موسیٰ بن ابی شعث نے روایت کی ہے۔ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اعمور سلمیٰ اور بعض لوگ انکو ابو علقمہ کہتے ہیں انکا شمار اہل مدینہ میں ہوا ہے ابن عباس نے روایت کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی کی مزامین آخر آخین مارنا شروع کیا تھا آپ جب غزوہ تبوک میں تھے تو بوقت شب آپ کے خیمہ کو علقمہ بن اعمور سلمیٰ نے نشہ کی حالت میں آکے گھیر لیا اور خیمہ کی کچھ سیان بھی انہوں نے کاٹ ڈالیں حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ علقمہ نشہ کی حالت میں ہیں پس حضرت نے حکم دیا کہ کوئی شخص تم میں سے انکو لٹکا ہاتھ پکڑ کر انکو ان کے مقام پر جا کر پہنچا آئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو اونی۔ اسلمی ہیں۔ انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی زکوٰۃ کا مال بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یا اللہ ابو اونی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ یہ علقمہ عبداللہ بن ابی اونی کے والد تھے اصحاب بیۃ الرضوان سے تھے ہمیں سمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل (بخاری) سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے شعبہ نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اونی سے روایت کر کے بیان کیا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوئی قوم اپنا صدقہ آپ کے پاس (تقسیم کیلئے) لاتی تو آپ دعا فرماتے کہ یا اللہ فلاں شخص کے خاندان پر رحمت نازل کر چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ آپ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ابو اونی کے خاندان پر رحمت نازل کر ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

امین جناد بن عبداللہ بن قیس ازدی ثم الجری صحابی تھے فتح مصر میں شریک تھے اور حیرین میں حضرت معاویہ کی طاعت سے حاکم تھے شہر جری میں وفات پائی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ احمد بن حنبل نے احمد بن ابی الحواری سے انھوں نے ابوسلیمان دارانی سے انھوں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن حارث سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا علقمہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے چھ آدمیوں کے ساتھ گیا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ بہت سے راویوں نے احمد بن حواری سے یہ حدیث روایت کی ہے اور انھوں نے بجا انکے سوید بن حارث کا نام لیا ہے (خلاصہ یہ کہ ان علقمہ کے صحابی ہونے میں کلام ہے) وہ روایت اوپر گزر چکی ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حجر۔ انکا تذکرہ علی عسکری نے لکھا ہے۔ حجاج بن ارطاء نے عبد الجبار بن وائل بن علقمہ بن حجر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (نماز میں) اپنی پیشانی اور ناک دونوں کے بل سجود کرتے تھے انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اسکو بہت لوگوں نے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

حضرت ابن قانع نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ کلثوم بن علقمہ حضرمی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں جاؤ نہ تم قید کئے جاؤ گے نہ روکے جاؤ گے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابن مندہ پر استدراک کر نیکی لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوشب غفاری۔ انکا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بروی نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے مگر جعفر نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حویرث بعض لوگ انکو علقمہ بن حارث کہتے ہیں غفاری بن یحییٰ بن محمود اصفہانی نے اجازۃ اپنی سند کے ساتھ ابوبکر یعنی احمد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے فضل بن سلیمان نے محمد بن سہب سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن حویرث غفاری صحابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھوں کی زبایہ ہے کہ نامحرم کی طرف نظر کیجائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ریشہ بلوی یہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیۃ الرضوان کی تھی۔ فتح مصر میں شریک تھے ایٹ بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے سوید بن قیس نجیب سے انہوں نے ریر بن قیس بلوی سے انہوں نے علقمہ بن ریشہ بلوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بحرین کی طرف بھیجا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود کسی لشکر کے ہمراہ تشریف لے گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر غنودگی طاری ہوئی جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اللہ عمر و پر رحم کرے پس ہم نے جس جس کا نام عمر و تھا اسکی تفتیش کی پھر دوبارہ آپ پر غنودگی طاری ہوئی تو آپ نے فرمایا پھر سہ بارہ ایسا ہی ہوا تو ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ عمر و کون آپ نے فرمایا عمرو بن عاص کلیم البشر کے بیان بہت بھلائی ہو نہ میر کہتے تھے جب فتنہ پھیلنا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس شخص کے ساتھ ہو رہا ہوں جس کے تسلیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ ثقفی بصرہ میں رہتے تھے انہوں نے سفیان وغیرہ نے روایت کی ہے ہیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم انصاری سے روایت کر کے جرودی وہ کہتے تھے مجھے عبد الکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علقمہ بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو تہذیب ثقیف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ہمارے لیے دو خیمہ نصب کرادیے میسرہ کے مکان کے پاس ہلال ہمارے پاس آتے تھے اور رمضان میں ہمیں افطار کراتے تھے۔ لاکہ خوب روشنی پھیلی ہوتی تھی اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے غنی بن عبد اللہ سے انہوں نے علقمہ بن سفیان بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور زیادہ بکائی نے ابن اسحاق سے انہوں نے علقمہ بن سفیان سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے ابن مندہ کا کلام تمہا! ورضاک بن عثمان نے عبد الکرم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے انکا نام علقمہ بن ہیل بیان کیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اس مقام پر علما کا سخت اختلاف ہے علقمہ صحابہ میں معلوم نہیں مجھے ہے انکا تذکرہ علقمہ بن سفیان کے نام میں کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابراہیم تھی! انکا تذکرہ ابن شاپہن نے لکھا ہے۔ اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے ابو یونس سے انہوں نے سماک بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں لے سٹلب یہ ہے کہ بعد غروب آفتاب کے سارا روزہ افطار کرتے تھے تاریکی شب کا انتظار کرتے تھے ۱۲۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیندرت میں تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو کہتا ہوا آیا الی آخر حدیث انکا تذکرہ ابوسہی سے لکھا ہوا درکما ہوا
کر یہ خطا ہو کیونکہ بندار سماک بن حرب سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد بن جبر سے روایت کرتے ہیں
اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہی خولانی صحابی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا
تذکرہ ابن مسعود اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن ابی طلحہ علقمہ بن طلحہ کے بھائی کا نام بھی تھا۔ انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہ اسلام لائے تھے اور صحابی تھے
یروشلم کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علاء بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔ قبیلہ بنی ربیعہ بن عامر کے
بزرگ لوگوں میں تھے مولفۃ القلوب سے تھے اپنی قوم میں سردار تھے عظیم سے عظیم تھے گزشتہ جیسی چاہیے انہیں نہ تھی
یہی بن جعفر بن عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب سے مخالفت کی تھی اور انکے سامنے اپنی فخریہ باتیں
بیان کی تھیں یہ دوڑوں کلابی تھے قصہ انکا مشہور ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے لوٹے تو علقمہ مرتد ہو کر
شام چلے گئے پھر آپ کی وفات کے بعد فدا یہ اپنے قبیلہ میں آئے اور لشکر جمع کیا پس حضرت ابو بکر نے لشکر انکی طرف
رواہ کیا اس لشکر سے علقمہ نے شکست کھائی مسلمان انکے گھر کے لوگوں کو کچا کر حضرت ابو بکر کی خدمت میں لے گئے
ان لوگوں نے کہا ہم علقمہ کی طرح مرتد نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابو بکر کو ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات خلاف
معلوم بھی نہ تھی پس حضرت ابو بکر نے ان سب کو چھوڑ دیا بن اسکے علقمہ بھی اسلام لائے اور حضرت ابو بکر نے انکا اسلام
قبول کر لیا اور انکا اسلام اچھا ہو گیا۔ انکو حضرت عمر نے مقام حورہ ان پر عامل مقرر کیا تھا وہیں انکی وفات ہوئی حطیبہ
ساعراہین کے پاس گئے تھے مگر قبل اسکے کہ انکے پاس پہنچیں انکی وفات ہو گئی تھی پس علقمہ نے انکے لے بھی اپنی
ولاد کی طرح وصیت کی تھی حطیبہ نے انکی مشائخ میں کچھ شمار کئے تھے جہین کا ایک شعر یہ ہے۔

فما کان بینہ و لقیحک سہاماً و بینہ و لقیحک سہاماً

یہ ترجمہ اگر میں تجھ سے نہ لڑا تو میرے اور رانداری سے درمیان میں صرف چند درہانے لڑے تھے۔

علقمہ کی والدہ بنت ابی سفیان بن ہلال تھیں جو قبیلہ نضج سے قید ہو کر آئی تھیں احوص کا نام رہیہ تھا لوگ انکو احوص اس سبب سے کہتے تھے کہ انکی آنکھیں چھوٹی تھیں اسنے ابوسید خدری نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فنوا۔ بعض لوگ انکو ابن ابی فنوا کہتے ہیں فنوا بیٹے تھے عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن رہبہ کے خزاہی تھے۔ صحابی تھے۔ مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ عمرو بن فنوا کے بھائی تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال دیکر ابو سفیان بن حرب کے پاس بھیجا تھا تاکہ اس مال کو فقرا قریش میں تقسیم کر دیں غزوہ تبوک میں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنما تھے۔ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عبد اللہ بن علقمہ بن فنوا سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کے لیے بیٹھے ہوتے تو اگر ہم آپ سے کچھ بات کرتے تو آپ جواب نہ دیتے اور اگر ہم سلام کرتے تو بھی اس کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ پھر اپنے گھر تشریف لے جاکر وضو کرتے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ سے بات کرتے ہیں تو آپ جواب نہیں دیتے اور اگر ہم سلام کرتے ہیں تو بھی جواب نہیں دیتے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذقتم اسے الصلوٰۃ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مجزہ بن اخور بن جعدہ بن معاذ بن عثارہ بن عمرو بن مدیح کنانی مدیحی۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی لشکر کا سردار مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن خذافہ بھی کو کسی سر (یعنی چھوٹے لشکر) کا سردار بنایا تھا۔ انکی طبیعت میں کچھ مذاق تھا ایک مرتبہ انھوں نے خوب آگ دہکائی بعد اسکے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں واجب ہے پس انھوں نے کہا تو اچھا اس آگ میں کود پڑو ایک شخص کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ آگ میں کودے یہ نہیں لگے اور کہا کہ میں تو صرف مذاق کرتا تھا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ جب تمہارے سردار اس قسم کی بات کریں تو اللہ کی معیت میں انکی فرمانبرداری مت کرو۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان علقمہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر حبش کی طرف بھیجا تھا یہ سب لشکر وہاں ہلاک ہو گیا تو علقمہ خدری نے ان کا مریسر ان شمار میں کیا تھا۔

سلسلہ ترجمہ صحیح مسلم از حبشہ کیلئے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور ہاتھ کنینوں تک مہو کیا کرو اور سر کو مسیح کرنا اور پیروں کو بخون تک دھو دھو ۱۲

ان السلام وحسن کل تحیتہ

تنبی و علی ابن مجسز و تروح

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ بن حارث بن کلثوم خزاعی ثم المصطلق۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر بڑھاپہ میں سکونت اختیار کر لی تھی
ہیں یحییٰ بن ابی الرحار نے اجازت اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمر بن شحاک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
یسقوب بن حمید نے یحییٰ بن حنظل بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن حارث خزاعی سے انھوں نے اپنے دادا علقمہ سے
روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولید بن عقیقہ کو ہمارے مال کی زکوٰۃ تحصیل
کرنے کے لیے بھیجا وہ گئے اور ہمارے قریب پہونچکر واپس آگئے ہم بھی انکے پیچھے ہی چل گئے اور اپنی کچھ زکوٰۃ بھی ساتھ
لی ولید ہم سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچ گئے اور انھوں نے (بھٹوٹ) کہہ کر یا کہ یا رسول اللہ میں جہان
کیا تھا وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ اسی جاہلیت کی حالت میں باقی ہیں لڑنے کے لیے تیار ہو گئے تھے اور زکوٰۃ ان لوگوں نے
نہیں دی اس بات کو شکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تردید فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین
آمنوا ان جارکم فاسق بنیافہینوا۔ انکا تذکرہ دینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضلہ بن عبد الرحمن بن علقمہ۔ کنانی اور بعض لوگ انکو کنندی کہتے ہیں۔ مکہ میں رہتے تھے عثمان بن ابی سلیمان نے
علقمہ بن فضلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر کی وفات ہو گئی اور مکہ کی زمین
اس وقت تک وقف سمجھی جاتی تھی جو محتاج ہوتا تھا وہاں رہتا تھا اور جب اسکی احتیاج دفع ہو جاتی تھی کسی دوسرے کو
اپنی جگہ ٹھہرا دیتا تھا۔ ان کا تذکرہ دینون نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے
مگر تابعین میں نہیں۔

(سیدنا) علقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص لمشی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا کلام
تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انے اٹکے بیٹے عمر نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں غزوہ خندق میں شریک تھا اور اس

سے ترجمہ بیشک سلام اور اچھی اچھے تحفہ ہر بے حسام ابن مجسز کے پاس آتے ہیں ۱۲

سے ترجمہ ہر سلام اگر کوئی فاسق تھا اسے کوئی خبر لائے تو تحقیق پرسیا کر دے ۱۲

وفد میں تھا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض مستخرمین
یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور حاکم ابو احمد اور نیز اور لوگوں نے انکو تابعیین میں ذکر کیا ہے انکی وفات بعد
عبدالملک بن مروان مدینہ میں ہوئی۔

(سیّدنا، علقمہ رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عمر بن سلمہ بن عقبہ بن ذہل بن عقیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح
بیان کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بگڑے تھے اور پھر یمن واپس گئے تھے فتح صدر بن خریب تھے اور حضرت
معاویہ کے زمانہ میں عقبہ بن ابی سفیان نے انکو اسکندریہ حاکم مقرر کیا تھا۔ اسکو ابو عقیل معافری نے روایت کیا ہے
یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیّدنا، علی رضی اللہ عنہ)

ابن الحکم سلمہ حضرت معاویہ کے بھائی تھے۔ کثیر بن معاویہ بن حکم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ کتب میرے
بھائی علی بن حکم کا ہیر ٹوٹ گیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے پس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے آپ نے
انکے پیروں پر ہاتھ پھرایا وہ اچھا ہو گیا۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ میں علی بن حکم پر در معاویہ
بن حکم کو سلمی خیال کرتا ہوں یہ دادا تھے جد جج بن سدر بن علی سلمی کے جو اہل قبا سے تھے۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے
میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے علی بن حکم کو سدر کا والد قرار دیا ہے مگر ابن مندہ ابو نعیم نے علی بن حکم کو معاویہ کا بھائی قرار دیا ہے
اور ان علی بن ابی علی کو جنکا ذکر آگے آیا سدر کا والد قرار دیا ہے پس ان دونوں نے اس نام کے دفعہ حاضر قرار دیے
ہیں اور ابو عمر نے ایک ہی رکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیّدنا، علی رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ قحطی۔ علی بن سعید عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ عمرو بن دینار نے یحییٰ بن جعد سے انھوں نے علی بن رفاعہ
سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جو اہل کتاب سے ایمان لائے تھے یہ دس آدمی
تھے اہل کتاب اپنی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے پس جب ان لوگوں کا گذران مجلسوں میں ہوتا تو وہ لوگ ان سے استہزاء
اور مسخرہاں کیا کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی اُولَئِكَ يُؤْتُونَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے
لکھا ہے پس اس روایت کی بنا پر انکے والد صیابی ہونگے (مخود یہ)

لہٰذا ترجمہ ان لوگوں کو انکا ثواب دو بار دیا جائے گا جو اسکے کہ انھوں نے صبر کیا ۱۲

(سیدنا علی رضی اللہ عنہ)

ابن رکابہ۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوئے انکے بیٹے محمد بن علی بن رکابہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ قریش قوم کا بھانجہ بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن منذہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا علی رضی اللہ عنہ)

ابن ثیبہ بن محمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزی بن سیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ یاسر بن سہتہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکر گئے تھے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے۔ ابو الفرج بن ابی الرجا نے کتاب اپنی سند کو ابو بکر بن ابی ماسم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہنسے ابو بکر بن ابی ثیبہ نے لازم بن عمرو حنفی سے انھوں نے عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے عبد الرحمن بن علی بن علی بن ثیبہ بن سے انھوں نے اپنے والد علی بن ثیبہ بن سے جو وفد میں سے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمیں آپ سے بیعت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ نے گوشہ حشم سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع سجود میں اپنی پیٹھ کو برابر رکھتا تھا پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانو جو شخص اپنی پیٹھ رکوع سجود میں برابر نہ رکھے اسکی نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث کو عبد الوارث بن سعید نے ابو عبد اللہ شمری سے انھوں نے محمد بن جابر سے انھوں نے عبد اللہ بن بدر سے انھوں نے عبد الرحمن بن علی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ یہ روایت میں اپنے والد سے کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا علی رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین بن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوج سید النساء فاطمہ زہراء

ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی بن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابو طالب کا نام عبد مناف تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابو طالب کا نام بھی تمھا اور ہاشم کا نام عمر تھا۔ حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں کنیت انکی ابو الحسن تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رچا زاد بھائی اور آپ کے داماد یعنی آپ کی صاحبزادی فاطمہ سیدہ النساء کے شوہر تھے اور آپ کے فرزندوں کے والد تھے۔ پہلے ہاشمی ہیں جو دو ہاشمیوں کے درمیان میں پیدا ہوئے اور پہلے خلیفہ ہیں بنی ہاشم میں سے ہوئے حضرت

وہ ایک ہی کوئی اس کا شریک نہیں اور لاث و عزری کا انکار کر دوا اور خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بری ہو چاؤ حضرت علی نے اس کو منظور کر لیا اور اسلام لائے حضرت ابوطالب کے خوف سے پوشیدہ طور پر آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے۔

حضرت علی پر خدا کا ایک انعام یہ بھی تھا کہ انھوں نے قبل از اسلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پرورش پائی یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے عبداللہ بن ابی بنجھ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجاہد روایت کرتے تھے کہ حضرت علی دس برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ جہن ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی بن محمد بن حمید بن ابراہیم بن مختار تک پہنچا کر خردی وہ شعبہ سے وہ ابو یوسف سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور ایسا ہی مقسم بھی ابن عباس سے روایت کی ہے۔ ابو یوسف کا نام یحییٰ بن ابی سلیم تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عباس سے مسلم طائی سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم در شعبہ کے دن مبعوث ہوئے اور حضرت علی وہ شعبہ کے دن اسلام لائے نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے اور ابن ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمر بن مرہ سے انھوں نے ابو حمزہ سے جو انصاریں سے ایک شخص تھے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے عمر بن مرہ کہتے تھے ہم سے اس کا ذکر ابراہیم بنی سے کیا تو انھوں نے اس کا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے حضرت ابو بکر اسلام لائے تھے چچن ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ بخاری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو ہاشم نفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے اجماع نے سلم بن کیل سے انھوں نے جہن بن جویں سے انھوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں اس امت میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے مجھ سے پہلے خدا کی پرستش کی ہو بیشک میں نے پانچ برس یا سات برس سب سے پہلے خدا کی پرستش کی اسکو اسماعیل بن ابراہیم بن ہمام سے سعید بن صفوان سے انھوں نے اجماع سے اسی طرح روایت کیا ہے ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد وریالی سے نقل کر کے خردی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلم بن کیل نے جبہ عزلی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی اور ہمیں ابو الطیب یعنی محمد بن ابی بکر بن احمد معروف بہ کلی صفہانی نے کتابہ خردی اور نیز مجھ سے عثمان

بن ابی بکر بن جلدک موصلی نے ابو الطیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں احمد بن عبد اللہ بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابن عبد اللہ بن علی صنغانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے سلمہ بن کھیل
 سے انھوں نے ابو صادق سے انھوں نے عکیم کندی سے انھوں نے سلمان فارسی سے روایت کر کے خبر دی وہ
 کہتے تھے کہ اس امت میں سب سے پہلے (بروز قیامت) جو اپنے نبی سے ملیگا وہ وہی ہوگا جو نبی سے پہلے اسلام لایا یعنی
 علی بن ابی طالب اس حدیث کو دیری نے جی عبد الرزاق سے انھوں نے ثوری سے انھوں نے قیس بن مسلم سے
 روایت کیا ہے۔ ہمیں ذاکر بن کامل خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم باقری نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یحییٰ بن محمد بن علی بن محمد بن یوسف مقرئ علان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی
 محمد بن جعفر بن خالد باقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن علی
 بن واصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن اسود نے محمد بن عبید اللہ بن عبد الرحمن
 بن مسلم انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابویوب انصاری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے میرے اور علی کیلئے سات برس تک دعا مانگا کئے اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں سوا علی کے
 کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ یہ یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے قراءہ بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہم سے عباس بن فضل اسقاطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے علی بن عزابہ بن یوسف بن مہیب انھوں نے ابن برید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی
 وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خدیجہ اسلام لائیں ان کے بعد حضرت علی اسلام لائے اور حضرت ابو ذر
 اور مقداد اور خطاب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہم کہتے تھے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام
 اسلام لائے اور یہ لوگ حضرت علی کو سب سے افضل کہتے تھے یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور مہر نے قراءہ سے انھوں نے حسن
 وغیرہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اور یہ لوگ حضرت
 علی کو اور لوگوں پر فضیلت دیتے تھے یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ اور مہر نے قراءہ سے انھوں نے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ
 وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت علی تھے اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کی
 تھی۔ اور محمد بن کسب باقری سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا حضرت علی یا حضرت ابو بکر انھوں نے کہا سبحان اللہ
 حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے لوگوں کو شبہ صرف اس سبب سے ہوا کہ حضرت علی نے اپنا اسلام ابوطالب سے لے لیا تھا

اور حضرت ابو بکر جو اسلام لائے تو انھوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ ہم عقیقہ کندی کی حدیث کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے انکے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں۔ اور ابوالاسود دینے تیم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی اور زبیر دونوں آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی اور نے بھی ایسا بیان کیا ہو۔ اور ایک جماعت نے علاوہ ان لوگوں کے جنکو ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر سب سے پہلے اسلام لائے واللہ اعلم۔

حضرت علی مرتضیٰ **کی ہجرت** **بہمن بعید المدین احمدی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت**
 کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپ بھی اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام آئیں اور آپ کو خدا کی طرف سے کہہ سے نکلنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم پہنچائیں یہاں تک کہ جب کفار قریش جمع ہوئے اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر سانی کی تدبیر شروع کی تو جبریل آپ کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ آج شب کو آپ اس مکان میں نہ رہیں جس میں رہتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور انھیں حکم دیا کہ آج تم میرے بستر پر سو رہنا اور میری ہی چادر سبزاؤڑھنا چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے اس حال میں نکلے کہ کفار آپ کے دروازہ پر جمع تھے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر اسکے بعد لوگ پی در پی ہجرت کرنے لگے اور سب کے آخر میں جو شخص ہجرت کر کے آیا اور جس نے اپنے دین میں ذرا بھی لغزش نہیں کھائی وہ علی بن ابی طالب تھے وجہ یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کہہ دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو رہو اور میں دن تک انکو وہاں رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جن جن لوگوں کے حقوق میرے اوپر ہیں وہ ادا کر دینا چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر ملے۔ یہیں محمد بن قاسم بن علی بن حسن بن جبرہ الدمشقی نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالاعز قرآئین بن اسعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن یزید نخعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معاویہ بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ابو رافع سے نقل کر کے بیان کیا نیز عبید اللہ بن حسن کہتے تھے مجھے محمد بن عبید اللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انھوں نے

۱۵ وہ حقوق یہ تھے کہ لوگ آپکے پاس امانت اکثر رکھایا کرتے تھے قبل از نبوت آپکی امانت پر سب کو وثوق تھا ۱۶

اس کے دادا ابو اسحق سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کے متعلق روایت کر کے بیان کیا کہ آپ نے حضرت علی کو پیچھے چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ آپ کے گھر والوں کو لیکر آئیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ جب قدر امانتیں اور ہتھکنڈیں آپ کے پاس ہیں ان کو ادا کر دینا چاہئے حضرت علی نے ایسا ہی کیا نیز جس شب کو آپ چلے آئے اس شب کو حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سوؤ اور فرمایا کہ جب تک تم میرے بستر پر رہو گے قریش مجھ کو تلاش نہ کرے چنانچہ حضرت علی آپ کے بستر پر لیٹ گئے قریش آپ کے بستر پر نظر لگائے ہوئے تھے حضرت علی کو اُسپر لٹایا ہوا دیکھ کر سمجھتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے ہیں یہاں تک کہ جب صبح ہو گئی اور اُٹھون نے حضرت علی کو اس بستر پر دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد اگر باہر گئے ہوتے تو علی کو ضرور اپنے ساتھ لے جاتے پس اسی خیال میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش سے باز رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ تم مدینہ میں آ کر مجھے ملنا چاہئے حضرت علی آپ کے گھر والوں کو لیکر چلے شب کو چلتے رہے اور دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آنے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ آپ کی طاقت نہیں رکھتے پس آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور اُنکو دیکھ کر لٹایا اور اُنکے پیروں کی جو حالت دیکھی کہ درم کر گئے ہیں اور کئے خون نیک رہا ہو تو آپ ازراہ محبت روئے گئے اُنکے آپ نے اپنا لباس پہن اپنے ماتھے پر لیکر اُنکے پیروں پر پا اور اُنکو عافیت کی دعا دی پس اس وقت سے کبھی اُنکے پیروں میں کوئی شکایت نہیں ہوئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے

حضرت علیؓ کی مرضی کا | ہمیں ابو جعفر بن یحییٰ نے اپنی سند کو یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن بدر وغیرہ میں شریک بنا | اسحاق سے اُن لوگوں کے نام میں جو قریش کے خاندان بنی ہاشم سے بدر میں شریک تھے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بھی انہیں تھے اور وہ پہلے شخص ہیں جو ایمان آئے تھے اور تمام مورخین اور محققین کا اس پر اجماع ہے کہ وہ بدر میں اور تمام مرثیہ اہل میں شریک تھے صرف وہ غزوہ تبوک میں شریک نہ تھے وجہ اُسکی یہ تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اس وقت اپنے گھر والوں کی خبر گیری کے لئے چھوڑ دیا۔ ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سید ایا فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل (بخاری) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور سلونی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسیم بن یونس نے اپنے والد سے اُٹھوان نے ابو اسحاق سے روایت کو کے بیان کیا وہ کہتے تھے زاکب بن زکریا نے براہ بن غازی سے پوچھا میں نے کہا کہ کیا علی بدر میں شریک تھے اُٹھوان نے

کہا مان خوب ظاہر اور کھلے ہوئے شرمگتھے ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو میرے چچا کے
 دادا ابو الفضل جعفر بن عبد الواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے چچا ابو طاہر اور ابو الفتح نے
 خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عروبہ نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن معروف ہجیمی نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم سے ابو عوانہ نے عمش سے اُفھون نے حکم سے اُفھون نے مصعب بن سعد سے اُفھون نے سعد سے
 روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے اُنکو یعنی حضرت علیؑ کو دیکھا کہ تلوار لئے ہوئے مشرکوں کے سر اڑاتے تھے اور
 بطور جزم کے یہ کہتے جلتے تھے ^{شیخ} اللیل کافی جی + ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحق یعنی محمد بن عبد الباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل
 احمد بن حسن بن صروان اور ابو طاہر احمد ابن حسن بن احمد باقلانی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حسن
 بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ بن
 سین بن علی بن ابی طالب کے سامنے یہ تحریر پڑھی گئی میرے دادا ابو الحسین یعنی یحییٰ بن حسن بن جعفر
 تھے کہ مجھے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ محمد بن جنید سے روایت کر کے لکھا ہو کہ وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن خدادہ
 نے یحییٰ بن سعید سے اُفھون نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوہ اُحُد میں
 حضرت علیؑ کے سولہ زخم لگے تھے اور ہر زخم اُنکو زمین پر گر ادیتا تھا پھر اُنکو حضرت جبریل علیہ السلام اُٹھاتے تھے
 پھر وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن عبد الوہاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن عیاش حمصی نے یحییٰ بن سعید سے اُفھون نے ثعلبہ
 بن ابی مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ سعد بن عبادہ ہر مقام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 سے جھنڈا لیتے تھے مگر جب لڑائی کا وقت آتا تو علی ابن ابی طالب جھنڈا لیتے تھے۔ ہمیں ابو الحسین بن فراء
 اور ابو غالب اور ابو عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں بنی ہاشم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن بکار
 نے بیان کیا کہ اسید بن ابی ایاس بن زبیر نے حضرت علیؑ کے متعلق یہ اشعار کہے تھے اس کا
 مقصود ان اشعار میں یہ ہے کہ مشرکین قریش کو عاز و ننگ دلا کر حضرت علیؑ کے قتل پر آمادہ کرے
 وہ اشعار یہ ہیں ۵

۵ ترجمہ: ات دوہی چلی جا رہی تھی گریا میں یہ وہ توڑ ٹاہوں ۱۲

فی کل مجمع غایۃ اخرکم قد تکرأحی الکرم وستی اعطوه خیرا و القوا بضریتہ فی المضلات این زین لایطع	جذع ابی علی المذاکی القرح ہذا ابن فاطمۃ الذی افتاکم فعل الذلیل وبعیتہ لم توج افتاہم فعضا وضر بالفری	مردور کم الماست کروا و بجاد قتلۃ قصبۃ لم تذبح این الکھول و این کل عامۃ بالسیف یعمل حدہ لم یصفح
--	--	---

ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسین مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن ثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مردان عقیلی نے عمارہ بن ابی حفصہ سے انھوں نے عکرمہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ غزوہ اُحد میں جب لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹ گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا میں نے ان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نپا پاس میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھاگنے والے نہ تھے لیکن اللہ کا غضب ہم پر نازل ہوا بسبب اُس حرکت کے جو ہننے کی پس اللہ نے بنی کو اٹھایا پس اب میرے لئے بہتر یہی ہو کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں لہذا میں نے اپنی تلوار کی بیان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا پس وہ لوگ میری طرف جھک پڑے تو میں نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے درمیان میں تھے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالشائر یعنی محمد بن فضیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حاتم یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن واقد نے عبد اللہ بن بریدہ سے انھوں نے اپنے والد سے

ترتیب ہر مجمع میں تین تین انہما درجہ ذیل کیا۔ اس نوجوان سے بزمہ گھوڑ پر سوار ہو کے آتا ہے خدا اٹھا رہا ہے کر کے کیا ٹکویہ ناگوار نہیں ہو کہ بزرگ قبیلہ کو کہیں کوئی بات ناگوار گذرتی ہو مگر وہ شرم نہ کرے اور یہ فاطمہ (زینب) کا بیٹا یعنی علی (ع) سے ٹکوتا کر دیا اسے ٹکڑے کر ڈالا اور اس شکار کی طرح مارا جو جلدی میں نہ ہو سکے اور اچھا اب اسکو خراج دے اور اسکی مارت پھر ذلیلوں کے مانند اور بیعت کر لے جو جس کی بھلائی ہوگی۔ کمان میں وہ پختہ ہو کر قوم نے جو مشکلات میں کام آئے تھے ان کے لئے اللہ کی نیت تھی سب کو فاطمہ کے بیٹے کو فدا کر دیا اور خوب ماری + اس میں تلوار سے ماری سبکی بار بار اس پر ماری ۱۲

غزوہ اُحد میں ابلیس حسین نے یہ شہور کر دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اس خبر کے مشہور ہوتے ہی مسلمانوں کے ہاتھوں اٹھ گئے اکثر صحابہ اس مصلحت سے دلتے ہوئے آئے کہ اپنی قوم کو تنہا ہم کر کے خیر آئیں غرض جان سے پہنچنے والوں کی بھی نیت خیر تھی ۱۲

روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب واقعہ خیبر پیش آیا تو حضرت ابو بکر نے جھنڈا لیا پھر جب دو سیرا دن ہوا تو حضرت عمر نے جھنڈا لیا اور بعض لوگوں نے کہا ہر کہ محمد بن مسلمہ نے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنقر بن جھنڈا ایسے شخص کو دو ننگا جو بغیر فتح نہ لوٹے گا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح پڑھ کر جھنڈا مانگا اور علی کو بلایا انکی آنکھوں میں درد تھا آپ نے انکی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا بعد اسکے جھنڈا اٹھین دیدیا اللہ نے انکے ہاتھ پر فتح دی حسین بن واقد کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ مر حب (نامی مشہور آفاق پہلوان خیبر) کے خریف حضرت علی ہی تھے حضرت علی کی اور اُسکی لڑائیوں کے واقعات بہت ہیں جنکو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے

حضرت علی مرتضیٰ کا علم | حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزیں روایت کی ہیں ان سے انکے صاحبزادوں حسن اور حسین اور محمد اور عمر

نے اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن زبیر اور ابو موسیٰ اشعری اور ابو سعید خدری اور ابو رافع اور صہیب اور زید بن ارقم اور جابر بن عبد اللہ اور ابوامامہ اور ابو سترکھ یعنی جلیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور سفینہ اور ابو جحیفہ سوائی اور جابر بن سمرہ اور عمر دین حدیث اور ابو لیلیٰ اور ہریرہ بن عازب اور عمارہ بن رویہ اور بشر بن سیم اور ابو الطفیل اور عبد اللہ بن ثعلبہ بن صفیر اور جریر بن عبد اللہ اور عبد الرحمن بن اشیم وغیرہ صحابہ نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور مسعود بن حکم زرقی اور قیس بن ابی حازم اور عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس اور اسعد بن یزید اور عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ اور احنف ابن قیس اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ اور ابوالاسود دلی اور زر بن حبیش اور شریح بن ہانی اور شعبی اور شقیق اور انکے علاوہ بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

ہمیں یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید یعنی محمد بن عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید یعنی محمد بن بشر بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الولید یعنی محمد بن ادریس شامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے عیش سے آنکھوں سے عمرو بن قرہ سے آنکھوں سے ابو البختری سے آنکھوں سے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بھیجا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے میں بھیجتے ہیں

اور لوگ مجھے مقدمات کا فیصلہ کرا لیں گے حالانکہ مجھے اسکا کچھ علم نہیں ہے حضرت نے فرمایا قریب آؤ میں قریب گیا پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا بعد اسکے فرمایا کہ اے اسد ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے قلب کو ہدایت کر پس قسم اُسکی جس نے دانہ سے درخت نکالا اور جان کو سید کیا اسکے بعد کبھی کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں

ہمیں زید بن حسن بن زید یعنی ابوالیمین وغیرہ نے کتابہ خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسفور یعنی زرارہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عسلی بن ثابت نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن رزق نے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن عبد الرحمن انباری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الصلت ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُفھون نے مجاہد سے اُفھون نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اُسکے دروازہ ہیں پس جو شخص علم کو چاہے وہ اُسکے دروازہ سے آئے اس حدیث کو ابو معاویہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ابو معاویہ پہلے اس حدیث کو روایت کرتے تھے مگر آخر میں ترک کر دیا۔ اور شعبہ نے ابو اسحاق سے اُفھون نے عبد الرحمن بن زید سے اُفھون نے علقمہ سے اُفھون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عمدہ فضا کا علم رکھنے والے علی بن ابی طالب ہیں اور سعید بن مسیب نے کہا ہر کہ علی ابن ابی طالب کے سوا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو کہ مجھے سوالات کروا دیکھی بن معین نے عمدہ بن سلیمان سے اُفھون نے عبد الملک بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عطار سے پوچھا کہ کیا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں علی بن ابی طالب سے زیادہ کوئی شخص عالم تھا عطار نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا اور ابن عباس نے کہا ہر کہ علی کو نو حصہ علم کے دے گئے تھے اور دسواں حصہ جو اور لوگوں کو ملا تھا اُس میں بھی وہ شریک تھے اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے عبد اللہ بن عیاش بن ابی رہیعہ سے پوچھا کہ اے چچا لوگ علی بن ابی طالب کی طرف کیوں جھک پڑے تھے اُفھون نے کہا اے میرے چچا علی کو علم میں بڑا کمال تھا اور معاشرت کے بہت اچھے تھے قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے اور احادیث کی سمجھ اور جنگ میں دلیری اور نفع عام کی اشیاء میں سخاوت انکی طبیعت میں تھی اور ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے اُفھون نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر اس شخص سے پناہ

مانگا کرتے تھے جبکہ (حل کر نیکی) لئے ابو الحسن نہون۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب کوئی بات ہمارے نزدیک حضرت علی سے ثابت ہو جاتی ہے تو پھر ہم اس سے عدول نہیں کرتے۔ اور یزید بن مارون نے قطر سے اُٹھون نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یہ تھا کہ اگر حضرت علی کے ایک فضیلت تمام مخلوقات پر تقسیم کر دی جائے تو سب فائدہ میں رہیں حضرت علی کے متعلق اس قسم کے اقوال بہت ہیں ہم اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں اور اگر ہم وہ مسائل ذکر کریں جو اُن سے صحابہ نے مثل حضرت عمر کے پوچھے تو بہت طول ہو جائے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا زہد و عدل ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی ہبہ الدین عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں

ابو طالب بن عیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد مزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے کہ یوسف بن اسباط کہتے تھے کہ دنیا ظالموں کے لئے آسائش کا گھر ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جو شخص دنیا میں کچھ لینا چاہے تو وہ کتوں کے ساتھ اختلاط کرنے پر اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن ہبہ الدین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن احمد بن محمد بن حسن بن نرسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن علی بن ابان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن صفیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ہشام غسانی نے علی بن جبر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو مریم سلوی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمار بن یاسر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ اگر علی اللہ عز و جل نے تمکو ایسی خوبی عنایت فرمائی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اپنے بندوں میں سے کسی کو نہیں دی وہ خبری کیا ہے دنیا کی طرف سے زائد (یعنی بے رغبت) رہنا تمکو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ تم دنیا سے کچھ لیتے ہو نہ دنیا تم سے کچھ لیتی ہے اور اللہ نے تمکو مساکین کی محبت عنایت فرمائی ہے۔ وہ تمکو اپنا پیشوا بنا کر خوش ہیں اور تم انکو اپنا پیرو بنا کر خوش ہو۔ پس خوشی ہو اُسکو جو تم سے محبت رکھے اور تم پر سچ بولے اور خرابی ہو اُسکو جو تم سے علی سے اور تم پر جھوٹ بولے جو لوگ تم سے محبت رکھتے ہیں اور تم پر سچ بولتے ہیں وہ (جنت میں) تمہارے گھر کے پردی اور تمہارے کے رفیق ہونگے اور جو لوگ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم پر جھوٹ باندھتے ہیں اللہ پر حق ہے

کہ انکو قیامت کے دن جھوٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑا کرے ہمیں عمر بن محمد بن عمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنائے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یعنی عبید اللہ بن عبد الرحمن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں امام حمزہ بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوہم یعنی جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیر المومنین مامون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ہارون الرشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبد اللہ نے عاصم بن کلیب سے انھوں نے محمد بن کعب قرظی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی وہ حالت بھی دیکھی کہ میں اپنے شکم پر ماسے بھوک کے پتھر باندھتا تھا اور یہ حالت بھی دکھتا ہوں کہ آج میرا صدقہ چار ہزار دینار نکلتا ہے۔ اس حدیث کو حجاج اصفہانی اور اسود نے شریک سے روایت کیا اور ان دونوں نے (بجای چار ہزار کے) چالیس ہزار بیان کیا ہے اور اس حدیث کو حجاج نے شریک سے روایت کیا ہے انھوں نے بھی چالیس بیان کیا ہے۔ تعداد بیان کرنے والوں کا مقصود یہ ہے کہ اس قدر صدقہ نکلتا تھا دفعہ دفعہ کر کے اس مقدار کو پہنچ جاتا تھا نہ یہ کہ یکمشت اس قدر نکلتا تھا کیونکہ سید المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کبھی مال جمع نہیں کیا اور دلیل اسکی انکے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا وہ کلام ہے جو ہم حضرت علی کے شہادت کے بیان میں ذکر کریں گے کہ حضرت علی صرف چھ سو دو سو چھوڑ گئے تھے جس سے انھوں نے ایک غلام مول لیا تھا مجھے فقیر ابو محمد یعنی ہبۃ الشریعہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے دادا ابو المعانی یعنی عمر بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن حسین نے خبر دی وہ انوں کہتے تھے ہم سے حافظ ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو قتیبہ یعنی سالم بن فضل آدمی نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو نعیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نے نہ کبھی اینٹ کے اوپر اینٹ رکھی اور نہ کبھی لکڑی کے اوپر لکڑی رکھی (یعنی کبھی کوئی عمارت نہیں بنائی) مدینہ سے آئے لے غلہ گھڑیوں میں آتا تھا۔ ہمیں سید ابو الفتح یعنی حید بن محمد بن زید علوی حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن جعفر دورستی نے موصل میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طاہر ابو عبد اللہ احمد بن عسلی بن معمر حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حسین بن عبد الجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مالک نے خبر دی وہ کہتے

تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ
 وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مشعر نے ابی بکر سے اخون نے اپنے کسی استاد سے وایت کر کے بیان کیا
 وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کے جسم پر ایک موٹی تہ بند دیکھی جسکی نسبت وہ فرما رہے تھے کہ میں پانچ درہم میں
 خریدا اور جو کوئی مجھے اس میں ایک درہم تلفع دیکھا میں اس کے ساتھ اسے بچاؤں گا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی
 کے پاس کچھ درہم بھیجے تھے دیکھے جنکی بہت اخون نے یہ کہا کہ یہ ہمارے خرچ سے بچ رہے ہیں جو صاحب
 ضرورت ہو وہ انکو لے لیتا۔ اور مجھ سے عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن یحییٰ از دی نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے مطیر بن ثعلبہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابوہریرہ
 پانچ فردش نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب میرے پاس آئے اور ان کے ہمراہ انکا ایک غلام بھی تھا
 اخون نے دو کرتے کپڑے خریدے پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ ان میں سے جو چاہے تو لے لے چنانچہ ایک اس نے
 لیا اور دوسرا علی نے لے لیا اور میں لیا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ جس قدر اس میں میرے ہاتھ سے
 رہی ہے اسکو کاٹ دو چنانچہ غلام نے کاٹ دیا پس اخون نے اس کو کہہ دیا کہ میں لیا اور چلے گئے۔ ہمیں عبداللہ
 بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو الحسن بن طلحہ نعال نے اجازہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن
 بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسماعیل بن محمد صفاس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن آدم نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جعفر بن زیاد احمر نے عبد الملک بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے قبیلہ ثقیف
 کے ایک شخص نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن ابی طالب نے مقام شاپور پر عامل مقرر کیا اور فرمایا کہ کسی
 شخص کو ایک درہم کی علت میں ایک کوڑا بھی نہ مارنا اور نہ کسی سے کچھ کھانے کو مانگنا نہ جاڑے یا گرمی کا کپڑا مانگنا
 نہ کوئی ایسا جانور مانگنا جس سے وہ لوگ کام لیتے ہوں اور نہ کسی شخص کو جو ایک درہم کی طلب میں پریشان ہووے
 میں نے کہا یا امیر المؤمنین اگر ایسا ہوگا تو میں جسیا جاتا ہوں ویسا ہی لوٹ آؤں گا حضرت علی نے فرمایا لوٹ (کچھ پرواہ نہیں)
 تیری خرابی ہونے میں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو مال انکی حاجت سے زائد ہو اسکو لینا حضرت علی مرتضیٰ نے یہ عمل
 کو واقعاً اس قدر میں کہ انکا پورے طور پر ذکر کرنا ناممکن ہو لہذا ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ | ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن عثمان بن ابی علی دزداری نے اپنی سند کیساتھ
 استاد ابواسحاق یعنی احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی مفسر سے نقل کر کے خبر دی
 وہ کہتے تھے میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کے فضائل

جب ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابی طالب کو مکہ میں اپنا قرض ادا کر نیکی لئے اور ان امانتوں کے واپس کر نیکی سے ہو
حضرت کے پاس خدین چھوڑ دیا تھا اور جس شب کو آپ غار کی طرنت پہلے ہیں اور مشر کون نے آپ کا کھڑکھیر لیا ہوئی
شب کو حضرت علی کو حکم دیا کہ میرے بستر پر سوؤ اور اسے فرمایا کہ میری جھڑمی چادر سبز رنگ کی اور وہ لپٹا انشاء اللہ تعالیٰ
کوئی تکلیف نہ ہو ان لوگوں سے نہ پہنچ سکیگی چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا ہیں اسٹونے جبریل و میکائیل صلی علیہما
الہ و آلہ بھیجی کہ میں تم دونوں کے درمیان میں مواخات کرادے اور ایک کی عمر نسبت دوسرے کے طویل کر دی سنے
اب بتاؤ تم دونوں میں سے کون ایسا ہی جو اپنے ساتھی کو اپنی زندگی دیدے مگر ہر ایک نے اپنی زندگی کو ترجیح دی پھر
اللہ عزوجل نے انہی دو بھیجی کہ کیا تم دونوں علی بن ابی طالب کے مثل بھی نہیں ہو مینے اُنکے اور اپنے نبی محمد کے درمیان
میں مواخات کرائی ہو (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علی محمد کے بستر پر لیٹے ہیں اور اپنی جان محمد پر فدا کرنے ہیں اور اُنکی زندگی کو
اپنی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اچھا زمین پر جاؤ اور دشمنوں سے اُنکی حفاظت کرو چنانچہ وہ دونوں زمین پر آئے حضرت
جبریل حضرت علی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے حضرت جبریل یہ ندا کر رہے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے
ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہو اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے تمہارا ذکر کرتا ہو پس اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر حکم دیا
مدینہ کی طرف جائے تھے حضرت علی کی شان میں یہ آیت نازل کی وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشِيرُ إِلَىٰ نَفْسِهِ بِتَفَارُهِ رِضَابِ السَّيِّئِ
وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشِيرُ إِلَىٰ نَفْسِهِ بِتَفَارِهِ رِضَابِ السَّيِّئِ یعنی احمد بن ابی الخیر مہینی نے
اور حسین بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بکری نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن جان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن مالک ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
محمد بن سہل جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الوہاب بن مجاہد نے
اپنے والد سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول الَّذِينَ يَتَّقُونَ أَصْوَافًا مِّنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً
کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی اُنکے پاس چادر دم تھے یا انھوں
نے شب کو راہ خدا میں دیا اور ایک دنگو اور ایک چھپا کر اور ایک علانیہ طور پر اس حدیث کو عفان بن مسلم نے وہاب
سے انھوں نے ابوب سے انھوں نے مجاہد سے انھوں نے ابن عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے ہمیں
اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کی تھی محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمیں قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حاتم بن اسماعیل نے بکیر بن مسمار سے انھوں نے عامر بن سعد
بن ابی وقاص سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ بن سعد سے پوچھا کہ ابو تراب

فرمایا کہ جو کوئی عدا میرے اوپر بھوٹ باندھتے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈھ لے۔ تیسرا اسماعیل بن علی کہتے تھے کہ
 ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عثمان برادر یحییٰ بن عیسیٰ دلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 اعمش نے عدی بن ثابت سے انھوں نے زبیر بن جیش سے انھوں نے حضرت علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے
 تھے مجھ سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے وہی شخص مجھت رکھے گا جو مومن ہوگا اور وہی شخص بغض رکھے گا
 جو منافق ہوگا نیز اسماعیل کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یسار اور یعقوب بن ابراہیم
 وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عاصم نے ابوالجراح سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر بن صبح
 نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ام ثمر اجل نے ام عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ایک لشکر (کسی طرف) بھیجا تھا جس میں علی بھی تھے تو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعائیں گئے ہوئے سنا
 کہ یا اللہ مجھے موت نہ دے تا وقتیکہ مجھے علی کو نہ دکھا دے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی مرتضیٰ کیسا تھ آپ کی مجت
 کس حد تک پہنچ گئی تھی رضی اللہ عنہ) ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالبرکات
 بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مزہبی نے خبر دی وہ
 کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مطرف باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن
 یعقوب ماجشون نے ابوالمنذر سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے عامر بن سعد سے انھوں نے حضرت سعید سے
 روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ر علی سے فرماتے تھے کہ تم میری طرف سے
 اس مرتبہ پہنچو سپر بارون موسیٰ کی طرف سے تمہارے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سعید کہتے تھے کہ مجھے اس بات کی
 خواہش پیدا ہوئی کہ خود بالمشافہ سعد سے اس حدیث کو پوچھوں چنانچہ میں اسے ملا اور میں نے اسے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے
 خود ہی کہی تو انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور کہا ہاں (انہیں کانوں سے سنی ہو) ورنہ یہ دونوں ہری
 ہو جاتے۔ ہمیں ابو بکر یعنی مسار بن عامر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن غالب
 بن طلحہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین المناطی نے خبر دی وہ کہتے
 تھے میں ابوطاہر خلیص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون حضرمی یعنی ابو حامد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 ابو ہشام یعنی محمد بن یزید بن رفاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے
 ابوالزبیر سے انھوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب غزوہ طائف پیش آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے علی کو بلا یا اور اسے بہت دیر تک راز کی باتیں کرتے رہے تو آپ کے بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے اپنے چچا زاد بھائی سے

بہت دیر تک سرگوشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اسے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے اسے سرگوشی کی دین
 اہم اہم بن محمد و غیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ مرندی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید رشک سے انھوں نے مطرف بن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت عمران بن حصین سے
 نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر علی بن ابی طالب کو سردار بنایا
 چنانچہ وہ اس لشکر کے ہمراہ گئے غنیمت میں سے ایک لوٹدی ملی اس سے حضرت علی نے خلوت کی یہ بات اور لوگوں کو
 بری معلوم ہوئی تو چار آدمیوں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ملیں گے تو آپ کو اطلاع دینگے اس فعل سے جو علی نے کیا اور (یہ دستور تھا کہ) مسلمان جب کسی سفر سے لوٹتے
 تھے تو سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ کو سلام کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جاتے
 تھے چنانچہ اس لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کو گئے تو ان چار میں سے ایک
 شخص کھڑا ہوا اور اسے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے تو علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس کو مال یا پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اسے بھی ایسا ہی کہا اپنے اسکو بھی مال دیا پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اور اسے بھی ایسا ہی کہا
 اپنے اسکو بھی مال دیا پھر چوتھا شخص اٹھا اور اسے بھی ایسا ہی کہا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی طرف متوجہ
 ہوئے اور غصہ کے آثار آپ کے چہرہ سے ظاہر ہوئے تھے اور اپنے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو تم
 علی سے کیا چاہتے ہو علی میرا بھائی اور میں علی کا بھائی ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہی ہیں ابو جعفر یعنی علیہ السلام نے
 اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن عبد اللہ بن
 ابی عمر نے یزید بن طلحہ بن یزید بن کاز سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا لشکر جو میں میں آپ کے ہمراہ تھا
 اس وجہ سے آپ ناراض ہوئے کہ آپ نے اپنی جگہ پر ایک شخص کو قائم مقام کر کے خبر بیان کر نیکی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس حاضر ہوئیں جلدی کی اس شخص نے کیا کیا کہ (مال جزیہ سے) تمام لشکر کو ایک ایک جوڑا کپڑا دیا جب لشکر کے لوگ
 (میں سے) قنوب آگئے تو حضرت علی ان کے استقبال کو تشریف لے گئے دیکھا تو سب لوگ وہی لباس پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ یہ کیا
 کیا لوگوں نے بیان کیا کہ آپ کے قائم مقام نے یہ لباس پہن دیا ہو حضرت علی نے اس شخص سے کہا کہ تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے حضور میں حاضر ہونے سے پہلے ایسا کیوں کیا وہ جو چاہتے کرتے پس حضرت علی نے وہ لباس سب کے اتروائے یہ بات
 سب کو ناگوار گزری تو جب وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی وجہ سے انھوں نے حضرت
 علی کی شکایت کی۔ اہل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر چکے تھے حضرت علی کو اپنے صرف مقررہ جزیہ وصول

کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تین ابوالفرج یعنی محمد بن عبد الرحمن بن ابی العلاء واسطی اور ابو عبد اللہ یعنی حسین بن ابی صلیح بن فتاح
 دیمی تکریتی نے خبر دی وہ محمد بن اسماعیل سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے قیثم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 یعقوب بن عبد الرحمن نے ابو حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے سہل بن سعد نے خبر دی کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جسکے ہاتھ پر اللہ فتح دے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا
 ہو اور اللہ و رسول اسکو دوست رکھتے ہوں پس سب لوگ رات بھر اس کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھے جھنڈا کس کو ملتا ہے
 رجب کو حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھوں میں درد ہو آپ نے
 فرمایا انکو بلو اوچنا چہ و آئے اپنے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور لٹکے لئے دعا کی وہ اچھے ہو گئے گویا کہ درد تھا ہی
 نہیں پھر آپ نے انکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں اسے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ ہمارے مثل
 ہو جائیں آپ نے فرمایا ٹھہر جب تم انکے مقابل پہنچنا تو انکو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خبر دینا اس حق کی جو اللہ تعالیٰ پر ہے
 اللہ کی قسم اگر اللہ تمھارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دی تو تمھارے لئے سچ اونٹوں سے بہتر ہے بین عقبہ ابو الفضل
 بن ابی عبید اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلیٰ یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں تو ایری نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت
 کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے (مقام) رجبہ میں حضرت علی کو دیکھا وہ لوگوں کو قسم دلا کر پوچھتے تھے کہ میں اللہ کی قسم
 دلاتا ہوں اس شخص کو جس نے غدیر خم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاه فعلی مولاه کہتے سنا ہو کہ وہ کھڑا
 ہو جائے عبد الرحمن کہتے تھے میں نے بارہ صحابی جوری کھڑے ہو گئے انہیں سے ایک شخص کی صورت اب تک میری نظر میں ہے
 وہ پانچواں پہنے ہوئے تھے ان سب لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم میں یہ فرماتے ہوئے
 سنا ہو کہ کیا میں سب مسلمانوں کا انکی جان سے زیادہ محبوب نہیں ہوں اور کیا میری ازواج انکی مائیں نہیں ہیں ہم سب
 لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو میں جس کا مولیٰ (یعنی محبوب) ہوں علی بھی اسکے مولیٰ (یعنی محبوب) ہیں
 یا اللہ نبوت کراس سے جو نبوت کرے علی سے اور دشمنی کراس سے جو دشمنی کرے علی سے۔ اسی قسم کی روایت ہمارے
 ہمارے بھی مروی ہے انھوں نے صرف اس قدر اور زیادہ روایت کیا ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ اے علی تم اب ہر مومن کے محبوب
 ہو گئے۔ حسین بن حسن بن محمد بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو امشاڑ یعنی محمد بن خلیل قیس نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی ابو العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن عامر
 بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ یعنی ابو الحسن طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

ہم سے سفیان نے منہ ورسے انھوں نے ہلال بن سیاف سے انھوں نے ابن ظالم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے پاس آیا اور اس نے کہا میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ ایسی کسی سے محبت نہیں رکھتا حضرت سعید نے کہا تم ایک ایسے شخص سے محبت رکھتے ہو جو اہل جنت میں سے ہے پھر انھوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوہ حرا پر تھے تو آپ نے دس آدمیوں کا جنتی ہونا بیان کیا ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیضہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی کسی دیوار کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ ایک یا شخص آنے چاہتا ہے جو اہل جنت میں سے ہے پس ابو بکر آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص آنے چاہتا ہے پس عمر آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت میں سے آنے چاہتا ہے اسوقت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنا سر مبارک دیوار کی طرف جھکائے ہوئے فرما ہے تھے کہ اگر تو چاہے تو اس آنے والے شخص کو علی کر دے پس علی آئے ہم سب نے انکو مبارکباد دی۔ بہن ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن قادم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن صالح بن حنی نے حکیم بن جبیر سے انھوں نے جمیع بن غمیتر سے انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی پس علی آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی مگر میری مواخات آپ نے کسی سے نہیں کرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت میں بہن ابوالفضل فقیہ خزوفی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابوخثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زبید سے انھوں نے شہر بن حوشب سے انھوں نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک کلمی اڑھائی بنائے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہیں یا اللہ انے ناپاکی کو دور کر اور انکو خوب پاک کرام سلمہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی انہیں سے ہوں آپ نے فرمایا تم (ان سے) اچھی حالت میں ہو اور بہن کئی آدمیوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حضرت سعد بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا نام مشہور روایت میں نہیں ہے بلکہ بجا انکو سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ کا نام ہے اور سعد بن یہ کا نام ہے محمد بن یحییٰ

خدا بن اسلم بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن شمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عون نے عبد اللہ بن عمرو بن ہند حلّی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی فرماتے تھے کہ میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو آپ مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ بیٹھا ہوتا تھا تو آپ مجھ سے ابتدا سے کلام کرتے تھے۔ نیز ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علی جہضمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے انھوں نے اپنے والد علی بن حسین (زین العابدین) سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھ تیرہ ہسین حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان دونوں سے اور ان کے باپ اور ان سے محبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابو ہریرہ بن عبدی سے انھوں نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم گروہ انصار نے منافقوں کی یہ پہچان رکھی تھی کہ وہ علی بن ابی طالب سے بغض رکھتے تھے۔ یہی فقیر منصور بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبد الملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عمر نے سدی سے انھوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دھنسا ہوا پرندہ رکھا ہوا تھا اس وقت اپنے یہ دعا کی کہ یا اللہ میرے پاس ایک ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ مجھے محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے پس ابو بکر آئے اپنے انکو واپس کر دیا پھر عثمان آئے اپنے انکو واپس کر دیا پھر علی آئے تو اپنے انکو اجازت دی۔ ابو بکر و عثمان کا ذکر اس حدیث میں نہایت غریب ہے یہ حدیث بہت سندوں کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اور حضرت انس کے علاوہ اور صحابہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

بہن ابوالفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن حسن بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا میں اس وقت موجود تھا سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن

اس مضمون کے کلمات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص جو ہم سے ملے لوگوں کے بوجہ جمعہ کو بھی احادیث میں فضائل الایام فرماتا ہے اور غرض کر ہی اگر یہ مطلب لیا جائے تو دونوں حدیثوں میں اختلاف پڑ جائیگا اسی طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص ان لوگوں میں جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲

۱۳ غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی طبقہ میں صرف ایک راوی کی روایت پر موقوف ہو ۱۴

سمیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ابی ایوب نے شعیب بن اسماعیل سے انھوں نے (امام اعظم) ابو حنیفہ سے انھوں نے مسعر سے انھوں نے حماد سے انھوں نے ابراہیم (نخعی) سے انھوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرند کسی نے دیکھا بھیجا آپ نے فرمایا یا اللہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو بھیج جو تمام مخلوق میں مجھے زیادہ محبوب ہو پس علی آئے اور انھوں نے اس پرند کو آپ کے ساتھ شریک ہو کر کھایا۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں شعیب امام ابو حنیفہ سے منقول ہیں۔ عیسیٰ بن محمد بن ابی الفتح بن حسن نقاش واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو روح یعنی عبد المعز بن محمد بن ابی الفضل بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زاہر بن طاہر حامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعید کجروندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم ابو احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن عمرو بن حسین اشعری نے (مقام) حمص میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصعب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر سعری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن سعد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے یمن حسن (بصری) سے سنا وہ کہتے تھے یمن انس بن مالک نے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پرند بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا یا اللہ کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو اللہ اور رسول دوست رکھتا ہو حضرت انس نے کہا کہ پھر علی آئے اور انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کام میں ہیں اور میری خواہش یہ تھی کہ یہ فضیلت انصار میں سے کسی کو ملے پھر علی نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا پھر سہ بارہ انھوں نے ایسا ہی کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس انکو آنے دو میں انہیں کو چاہتا تھا پس جب علی سامنے آئے تو حضرت نے فرمایا یا اللہ (انس) محبت کر یا اللہ (انس) محبت کر۔ اس حدیث کو حضرت انس سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے ہم سے حمید طویل اور ابو الہندی اور یحییٰ بن سالم نے بھی بیان کیا۔

حضرت علی مرتضیٰ | ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد کے ساتھ نقل کر کے کی خلافت | خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد الحمید بن ابی جعفر یعنی فرات نے اسرائیل سے انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں نے زید بن جریج سے انھوں نے حسرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ بنائیں حضرت نے فرمایا کہ اگر ابو بکر کو تم خلیفہ بناؤ گے تو انکو دنیا کی طرف سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو انکو صاحب قوت اور امین پاؤ گے وہ اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے مگر میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو گے تو انکو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد زچہ شہادت۔ ہجری میں خلیفہ کئے گئے اور اسے بیعت کی گئی نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذر پہنچا رہی سے انھوں نے ابن مسیب نقل کر کے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو لوگ دوڑتے ہوئے علی کے پاس گئے جنہیں اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے اور اور لوگ بھی تھے یہ سب لوگ کہتے تھے کہ مسلمانوں کے خلیفہ علی بن ابی طالب کہ یہ لوگ علی کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے کیونکہ آپ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں علی نے کہا خلیفہ بنانے کا اختیار تم کو نہیں ہے یہ اختیار اہل بدر کو ہے جس سے اہل بدر راضی ہو جائیں وہی خلیفہ (درحق) ہے پس جب سب لوگ علی کے پاس آگئے اور کوئی باقی نہ رہا اور سب نے کہا کہ ہم خلافت کا مستحق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں مانتے آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے ہم آپ سے بیعت کریں گے حضرت علی نے پوچھا کہ طلحہ اور زبیر کہاں ہیں پس سب پہلے جس نے زبانی بیعت کی وہ طلحہ تھے اور سب سے پہلے جس نے ہاتھ سے بیعت کی وہ زبیر بن ابی وقاص تھے جب حضرت علی نے یہ کیفیت دیکھی تو مسجد میں گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے (کہ اب جسکو کرنا ہو بیعت کرے) پس سب پہلے جس نے منبر کے پاس جا کر ایسے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور ان کے بعد زبیر نے بیعت کی نیز اور اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ ان سب سے راضی ہے۔ یہیں ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃ ہندی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن علی بن ابی ہاشم بن عثمان بن عقیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مروان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن موسیٰ بن حاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حارث نے اپنی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب حضرت علی کو فہ گئے تو ایک شخص حکماء عرب میں سے ان کے پاس گیا اور اس نے کہا والد یا امیر المؤمنین خلافت کو آپ سے زینت ہوئی آپ کو خلافت سے زینت نہیں ہوئی اور خلافت کا رتبہ آپ نے اپنے بلند کر دیا آپ کا رتبہ خلافت نے بلند نہیں کیا خلافت آپ کی طرف زیادہ محتاج تھی بہ نسبت اسکے کہ آپ کو اسکی ضرورت ہو یہیں ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس نے ابو بکر بن عیاش سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے ابو وائل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمن بن عوف سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے علی کو چھوڑ کر عثمان کی بیعت کس طرح کی عبد الرحمن بن عوف نے کہا ایک میرا کچھ قصور نہیں بیٹے تو پہلے علی ہی سے بیعت کرنا چاہی تھی اور پھر کہا تمھا کہ میں آپ سے اس شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور سیرت اہل بدر و عمر پر عمل کریں تو انھوں نے کہا جانتا تھا مجھ میں قوت ہوگی (ایسا ہی کرونگا) پھر میں نے یہی شرط عثمان سے بیان کی تو انھوں نے اسکو (بغیر کسی شرط کے) منظور فرمایا چونکہ اس وقت ایک سال ہو رہا تھا اور مالکین اس قسم کے الفاظ ملک دلاتے ہیں اس واسطے حضرت عثمان کو ترجیح دی گئی ۱۲

کر لیا جب حضرت علی کی بیعت سے چند صحابہ نے کہ منجھانکے ابن عمر اور سوا اور اسامہ وغیرہ تھے خلف کیا تو حضرت علی نے انکو
 مجبور نہ کیا بلکہ انہی نے پوچھا گیا کہ جن لوگوں نے آپ سے بیعت نہیں کی وہ کیسے ہیں حضرت علی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق سے
 بیٹھے اور باطل کی بھی مدد کی اور اہل خمام نے معاویہ کے ساتھ ہو کر اسے خلف کیا اور بیعت نہ کی بلکہ انہی نے اسے یہاں ابوالہکم
 یعنی محمد بن سعد بن بھی بن بوش نے کہا پھر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن یوسف نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ نے خبر دی وہ
 کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن طازاد موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین خواص نے عقیق بن سالم سے
 انھوں نے قطر بن خلیفہ سے انھوں نے ابوالطفیل سے انھوں نے ابوسعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ
 ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اوتھے آپ کی جوتی کا سمہ لٹ گیا تھا اسکو حضرت علی درست کر رہے تھے پھر رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ قرآن کی تاویل پر پڑے گا جس طرح
 میں اسکی تفسیر پر پڑا اس فضیلت کے سب متظر تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص یہ ہے جو جوتی ٹانگ
 رہا ہی پھر علی آئے تو ہم نے انکو اسکی بشارت دی وہ کچھ اس طرف متوجہ ہوئے گویا وہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سن چکے تھے۔ ہمیں ارسلان ابن بجان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالفضل یعنی اسمہ بن طاہر بن سعید بن ابی
 سعید یمنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن خلف ثیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم یعنی حافظ
 ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جعفر یعنی محمد بن علی بن دحیم شہبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 حسین بن حکم حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم
 ازدی نے ابو ہارون عبدی سے انھوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم ناکشیں اور قاسطین اور راقین سے لڑنے کا حکم دیا تھا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں آپ ان لوگوں سے
 لڑنے کا حکم دیتے ہیں تو ہم کس کے ساتھ ہو کے لڑیں اپنے فرمایا علی بن ابی طالب کے ساتھ اور انہیں کے ساتھ عمار
 بن یاسر شہید ہو گئے۔ نیز وہ کہتے تھے حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن ہشاد عدل نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسین بن دیرک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن خطار نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے حارث بن حصیر سے انھوں نے ابوصادق سے انھوں نے عقیق بن سلیم سے روایت
 کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (جب حضرت علی کی لڑائیاں مسلمانوں سے شروع ہوئیں تو ہم ابو یوب انصاری کے
 پاس گئے اور ہم نے کہا کہ آپ اپنی تلوار سے مشرکوں کا قتال کر چکے ہیں اب آپ مسلمانوں سے قتال کرتے ہیں

انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکشین اور قاسطین اور راقین کے قتال کا حکم دیا تھا۔ اور ہم سے ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن سہل نے سعید بن عبید سے انھوں نے علی بن ربیعہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو تمھارے اسی منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ناکشین اور قاسطین اور راقین سے لڑنے کی وصیت کر گئے ہیں۔ بہن ابو غانم یعنی محمد بن ہبہ المدین محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا ابو الجعد یعنی عبد المدین محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو الحسن یعنی علی بن عبد المدین محمد بن ابی جرادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفتح یعنی عبد المدین اسماعیل بن احمد بن اسماعیل بن سعید نے حلب میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاد ابو البتر یعنی حارث بن عبد السلام بن زغبان حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ یعنی حسن بن موسیٰ کو فی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت (عبد اللہ) ابن عمر کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انھوں نے فرمایا کہ میرے دل میں نیا کی طرف سے کوئی حسرت باقی نہیں ہو سوا اسکے کہ میں نے علی کے ساتھ ہو کر گرد باغی سے جہاد کیوں نہ کیا اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ بہت سارے لوگ اس واسطے کہ وہ ابی ثابت کے حسرت ابن عمر سے مروی ہو کہ انھوں نے کہا کہ کسی بات کی مجھے حسرت نہیں ہو سوا اسکے کہ میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ ہو کر گرد باغی سے قتال کیوں نہ کیا اور شبیہ نے کہا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کی جب وفات ہوئے لگی تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت علیؑ کے ساتھ نہ دینے کی توبہ کی۔

مسرت علی رضی اللہ عنہ سے قتال خوارج وغیرہ میں بڑے کار نمایان ظاہر ہوئے جو تواریخ میں مذکور ہیں اور ہم اپنی کتاب تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت | بہن نصر المدین سلامہ بن سالم تہیتی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن تہیتی اور انکا اپنی شہادت کی خبر دینا | ابو الفضل یعنی محمد بن عمر بن یوسف ارموی نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن

ابو النعمان یعنی عبد السمہ بن علی ناموں نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن حلفہ علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن یحییٰ بن زاہر بن یحییٰ یازمی نے بصرہ میں خبر دی وہ کہتے تھے مجھے احمد بن محمد بن زیاد قطان راہی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن زاہر بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے

مجھے میرے والد نے اعمش سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے ابوسنان دہلی سے انھوں نے حضرت علی سے
 روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ تم نہ مرو گے یہاں تک کہ ایک
 ضرب تمھاری اسپر اشارہ داڑھی اور سر کی طرف فرمایا بار بجائے گی اور اس امت کا عسقی عزیم کو قتل کرے گا جیسا قبیلہ
 ثمود کے فلاں فستقی ترے خدا کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے۔ علی بن عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث بروایت اعمش عن زید بن
 اسلم عن ابی سنان عن علی غریب ہوا اسکی روایت میں عبداللہ بن زہرا سے والد سے منفرد ہیں گر میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو
 عبداللہ بن جعفر نے زید سے انھوں نے ابوسنان سے بہ نسبت اسکے زیادہ کامل روایت کیا ہے۔ یحییٰ ابو الفضل خزومی نے اپنی
 سند کے ساتھ احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسرائیل نے سنان سے انھوں نے
 عبدالملک بن اعین سے انھوں نے ابو حرب بن ابی الاسود سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت علی سے روایت
 کر کے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے عبداللہ بن سلام میرے پاس اسوقت آئے جب میں اپنا پر رکاب میں (وہ عزم سفر کو نہ)
 رکھ چکا تھا انھوں نے مجھے کہا کہ آپ عراق نہ جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہاں تلوار آپ کے لگی ہوئی حضرت علی سے کہا خدا کی قسم
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسکی خبر دی ہے ابوالاسود کہتے تھے میں نے خدا کی قسم اس دن کے سوا کسی روز نے اسے
 نہیں دیکھا کہ وہ اپنے متعلق یہ خبر بیان کرے نیز وہ کہتے تھے یحییٰ احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یحییٰ نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے اعمش سے انھوں نے سلمہ بن کیل سے انھوں نے سالم بن ابی ایوب سے انھوں نے
 عبداللہ بن سبیح سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک شخص روایت کرتا ہے علی بن ابی طالب نے اپنے کھڑے
 ہوئے اور اس میں بیان کیا کہ قسم اسکی جسے وہ کو پھاڑا اور اس میں سے رخت نکالا اور جان پیدا کی کہ میری یہ راز تھی اس
 یعنی سر کے خون سے رنگین کیا گئے گی ایک شخص نے کہا واللہ جو شخص ہم میں سے ایسی حرکت کرے ہم اسکی نسل مٹا دیں گے
 حضرت علی سے فرمایا میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں کہ میرے عوض میں سوا میرے قاتل کے اور کوئی
 قتل نہ کیا جائے۔ یحییٰ ابو الفرج اپنی عبدالمنعم بن عبد الوہاب بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے یحییٰ ابو یحییٰ بن مبارک
 بن حسین بن احمد بن علی بن مسری غسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 ابو یحییٰ یعنی محمد بن حسین بن کاس نے کو قہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس بن علی نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم سے عبداللہ بن یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسحاق بن عبداللہ بن کیسان نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے مجھے میرے والد نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ علی سے بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے غزوہ اہل بیت سے شہادت انصیب خودی اور بہت سے لوگ شہید ہوئے

فرمایا تھا کہ شہادت تو تمہارے پیچھے ہی پس تم کیونکر صبر کرو گے جب تمہاری داڑھی تمہارے خون سے رنگین کی جائے گی تو یا رسول اللہ اگر میری یہی حالت قائم رہی جو اب ہو تو وہ وقت صبر کرنے کا نہوگا بلکہ خوش ہونے اور بزرگی حاصل کرنے کا وقت ہوگا۔

ہیثم ابو المنصور بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن ثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سوید بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے راشد بن سعد نے یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد سے انھوں نے عثمان بن صہیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ مجھے فرمایا تم جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا۔ میں نے کہا وہ شخص جسے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کے پیر کاٹنے سے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اچھا بتاؤ اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہوئے گا یا رسول اللہ اس کا علم مجھے نہیں ہے حضرت نے فرمایا وہ شخص جو تمہارے داغ پر (تلوار) مارے گا حضرت علی (زناہیت شوق کی حالت میں) یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ تمہارا شقی اسے اور میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگین کر دے۔

ہیثم ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن محمد بن حسنہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیثم ابو القاسم یعنی موسیٰ بن عیسیٰ بن عبد اللہ میراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم عبد اللہ بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم اسحاق بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سلیمان نے قطر بن خلیفہ سے انھوں نے ابو الطفیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ لوگوں کو بیعت کے واسطے جمع کیا پس عبد الرحمن بن بجم مرادی (انکا قاتل) آیا آپ نے دو مرتبہ اس کو واپس کیا بعد اسکے فرمایا کہ اس امت کے فتنی ترین شخص کو کون چیز روک رہی ہو خدا کی قسم یہ ڈاڑھی اس (سر کے خون) سے رنگین کی جائے گی بعد اسکے انھوں نے یہ شعر پڑھا۔

فان الموت لا قبیح

الشد و حیا زیمک للموت

اذا حل۔ لوادیک

ولا تجزع من القتل

ہیثم ابو یاسر نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم ابو بکر یعنی محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم ابو محمد

جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم ابو عمر بن حیو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیثم احمد بن معروف نے خبر دی

لہ ترجمہ احوال موت کے لئے لہجہ سامان دے کر ہے کہ موت مجھے ملنے والی ہے پھر اور قتل سے ہر انسان نہوگا

جب وہ میرے سامنے آجائے ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن مخلد اور محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سرجع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ محمد بن حنفیہ (فرزند علی مرتضیٰ) کہتے تھے ابن ابی حمزہ بن ہارث سے پاس آیا اس وقت ہم اور حسن اور حسین حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ آیا تو حسین اس سے سخت کدھر ہوئے اور دونوں نے کہا کہ کھلو کس نے جرات دلائی کہ ہمارے پاس چلا آیا میں نے کہا کہ اب اس کو چھوڑ دیجیے خدا کی قسم اس سے زیادہ خفگی کا خیال اس کو آپ کی طرف نہ ہوگا پھر جب وہ دن آیا کہ وہ (بجرم قتل علی مرتضیٰ) گرفتار ہو کر آیا تو ابن حنفیہ کہتے تھے کہ میں اس کو اسی دن خوب پہچان گیا تھا جس دن یہ حمام میں ہمارے پاس گھس گیا تھا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ قیدی ہر اس کی مہمانی اچھی طرح کرو اور اس کی خوب عزت کرو اگر میں زندہ رہوں گا تو مجھے اختیار ہو خواہ قتل کروں یا معاف کروں اور اگر میں مر جاؤں تو تم لوگ اس کو قتل کر دینا مگر قتل میں (اُسپر) زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

پہن ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی محمد بن عبداللہ بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل بن خیرون نے اور ابو طاہر یعنی احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہ روایت ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سانسے پڑھی گئی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے دادا ابو الحسن یعنی یحییٰ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن زوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نعیم یعنی فضل بن دکیں نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الجبار بن عباس نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علیؑ ایک غائب کو حسن کے یہاں ایک شب عبید اللہ بن جعفر کے یہاں کھانا کھانے لگے مگر تین لقون سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ (میں چاہتا ہوں کہ مجھے) موت اس حال میں آئے کہ میں بھوکا ہوں اب میری موت میں صرف ایک شب یا دو شب باقی ہیں نیز وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زید بن علی بن عبید اللہ بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علیؑ نماز فجر کے لیے نکلے تو بطین ان کے سامنے بیٹھے لیکن ہم لوگ ان کو ہٹانے لگے حضرت علیؑ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ رومی ہیں اور آپ ہر چلے گئے اور زنی ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ وہ سال وہ مہینہ وہ شب جانتے تھے جس میں وہ شہید ہوں گے واللہ اعلم۔

ہمیں خطیب ابو الفضل یعنی عبدالمدین احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نقیب طراد بن محمد نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابواسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالمدین ابی الدنیا
 نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبدالرحمن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن باشم حسینی نے حکا سہ لہو بن
 ابو عمرو ثقفی سے انعمون نے ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علی نے کہا کہ حضرت
 علی فرماتے تھے شب کو میرے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی
 امت سے میرے بہت تکلیف اور رحمت اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم ان کے لیے بددعا کرو پس میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے ان کے
 عوض میں ایسے لوگ دے جو اسے بہتر ہوں اور انکو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو مجھے بہتر ہو پھر حضرت علی باہر نکلے
 انکو اس شخص نے ماز اس روایت میں حسین بن علی کا نام ہے حالانکہ صحیح حسن ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبہ المدین عبدالوہاب
 نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہمیں ابو عمر بن حیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن سے تین شخص باہم متفق ہو گئے عبدالرحمن بن ہجم مرادی
 جو قبیلہ ہمیر کا ہے اور بنی مراد میں انکا شمار ہو بنی جلد کے حلیف تھے جو کندہ کی ایک شاخ ہے اور برک بن عبداللہ تمیمی اور عمر بن
 بکیر تمیمی یہ تینوں آدمی کہ میں جمع ہوئے اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ان تین شخصوں کو ضرور قتل کرنا چاہیے علی بن ابی طالب کو
 اور معاویہ کو اور عمرو بن عاص کو اور ہندکان خدا کو ان تینوں سے نجات دینا چاہیے ابن ہجم نے کہا میں علی کو قتل کر دوں گا
 برک نے کہا میں معاویہ کا کام تمام کر دوں گا عمرو بن بکیر نے کہا عمرو بن عاص کے لیے کافی ہوں اور خوب مضبوطی کے ساتھ
 سب سے معاہدہ کیا کہ کوئی شخص اپنے نامبروہ کے قتل سے باز نہ رہے یا قتل کرے یا خود مارا جائے سترھویں رمضان کی شب کو
 ان لوگوں نے یہ معاہدہ کیا اور ہر شخص اپنے اپنے نامبروہ کے شہر کی طرف چلا عبدالرحمن ابن ہجم کو فہ آیا اور اپنے خارجی
 دوستوں سے ملا گراٹے ظاہر نہیں کیا کہ میں اس (طلحون) ارادہ سے آیا ہوں یہ برابر ان کی ملاقات کو جاتا تھا اور وہ اسکی
 ملاقات کو آتے تھے ایک روز بنی تیم رباب کی کچھ لوگوں کی ملاقات کو گیا وہاں اسے ایک عورت کو دیکھا جس کا نام
 نظام بنت سنجہ بن عدی بن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم رباب تھا حضرت علی نے اس عورت کے
 باپ اور بھائی کو نہروان میں قتل کیا تھا یہ عورت ابن ہجم کو پسند آئی اور ابن ہجم نے اس سے نکاح کی درخواست کی وہ
 کہنے لگی میں تیرے ساتھ نکاح نہ کروں گی تا وقتیکہ تو میرا مہر نہ مقرر کرے ابن ہجم نے کہا تو جو مانگی گے میں دوں گا اس عورت
 نے مہر بڑا دیا اور علی بن ابی طالب کا قتل میں چاہتی ہوں (اسوقت) ابن ہجم نے کہا کہ میں تو یسار علی بن

ابنی طالب ہی کے قتل کے لیے آیا ہوں اپنا جو تو مانگتی ہو بیٹہ تجھے دیا پھر ابن بطیم شیب بن بجرہ سے ملا اور اسکو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو جا اس بخت نے اسکو منظر کر لیا جس شب کی صبح انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قتل کا ارادہ تھا اس شب کو رات بھر ابن بطیم شیب بن قیس لندی سے سرگوشی کرتا رہا تاکہ کہ فجر طلوع ہونی اور اشعث نے اس سے کہا کہ دیکھ صبح ہو گئی پس ابن بطیم اور شیب بن بجرہ دونوں اٹھے اور اپنی توابین لے لے ہوئے اس فریوڑی کے مقابل آکر بیٹھ گئے جس سے حضرت علیؓ نکلا کرتے تھے حضرت حسن بن علیؓ فرماتے تھے کہ میں اس دن بہت ٹریکے اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ کے حضور میں گیا اور انکے پاس بیٹھ گیا مجھے فرمایا کہ آج رات ہم یمن میں اپنے گھر والوں کو جھگڑا مارا کچھ دیر بے اختیار بیٹھے ہی بیٹھے نہ آگئی بیت دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شریف رکھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کی امت سے یہ یہ تظلیفیں اٹھائیں حضرت نے مجھے فرمایا کہ تم انکے لیے بدعا کرو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے انکے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور انکو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو انکے حق میں مجھے بہتر ہو اسی حالت میں ابن تیاح موزن آگئے اور انھوں نے کہا نماز تیار ہو پس ابن تیاح (حضرت والد ماجد کے) آگے آگے چلے گئے اور میں انکے پیچھے چل رہا تھا جب دو دروازہ سے نکلے تو الصلوۃ الصلوۃ پکارنے لگا اسی طرح ہر دروازہ پر گئے اور اپنے ساتھ اپنا دروازہ بکرا نکلا کرتے تھے لوگوں کو جگہ سے جاتے تھے پس اثنائے راہ میں دو شخص ملے اور تلوار کی چپک معلوم ہوئی اور کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر علیؓ پیر اسلام نہیں ہو گا حکم اللہ ہی کا ہو اسکے بعد میں دوسری تلوار دیکھی ان دونوں نے ایک ساتھ تلواریں ماریں گراں بطیم کی تلوار انکی پیشانی پر لگی جو ابروی مبارک تک اتر آئی اور دماغ تک پہنچ گئی اور شیب کی تلوار سب کی محراب پر پڑی پھر حضرت علیؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ خبردار یہ شخص جانے نہ پائے اور لوگ طرف سے ان دونوں پر دوڑ پڑے مگر شیب بھاگ گیا اور ابن بطیم کڑا کر حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اسکو عمدہ کھانا دے اور نرم فرشل پر سلاؤ اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہو چاہوں گا مضاف کروں گا چاہوں گا تنصا ص لوٹا اعدا گر میں مر گیا تو اسکی بھی مجھے ملا دینا میں رب العالمین کے یہاں اس سے جھگڑوں گا ام کلثوم بنت علیؓ کہنے لگیں کہ امیر دشمن خدا تو نے امیر المؤمنین کو قتل کر دیا وہ (بے شک) بولا نہیں بیٹے تو تمھارے باپ کو قتل کیا جو ام کلثوم نے کہا خدا کی قسم میں اسے بکھیتی ہوں امیر المؤمنین کو اس زخم سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اس کی بخت اس نے کہا پھر تم کیوں مٹی ہو پھر اسے کہا خدا کی قسم میں اس تلوار کو ایک حید تک زہر میں بکھلایا جو اگر اسے بھی یہ بھگدو ہو کہ دگنی تو اللہ اس کو غارت کرے اور اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو اسی دن جب حضرت علیؓ زخمی ہوئے بھیجا کہ اسے دیکھ آو

امیر المومنین کی کیا حالت ہو چنانچہ قیس دیکھنے گئے اور لوٹ کر کہا کہ میں نے دیکھا اُنکی دونوں آنکھیں سر میں گھس گئی ہیں اُنھیں نے
 کہا خدا کی قسم دماغ میں صدمہ ہو چکا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دن اور ہفتہ کے دن زندہ رہا اور شب یکشنبہ انیسویں رمضان
 سنہ ۴۰ تک زندہ رہا اس کے بعد وفات پائی المدینہ منورہ کی رستہ میں اپنا نازل ہوا۔ انکو حسن اور حسین اور عبدالمدین جعفر نے
 غسل دیا اور تین کپڑے کفن میں بیٹھ گئے جن میں قمیص نہ تھا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ملجم قید میں تھا جب
 حضرت علی کی وفات ہو گئی اور انکو دفن کر کے تو حسن بن علی نے ابن ملجم کو قتل کرنے کے لیے نکل دیا پس سب لوگ
 جمع ہو گئے اور روغن اور چٹائیاں اور آگ لے آئے کہ ہم اسکو جلایں گے عبدالمدین جعفر اور حسین بن علی اور محمد بن حنفیہ
 نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو ہم اپنے دونوں کو ٹھنڈا کر لیں چنانچہ عبدالمدین جعفر نے اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پر کاٹ ڈالے
 مگر وہ کچھ نہ بولا پھر انھوں نے اسکی آنکھوں میں گرم سلائییاں پھیریں اور وہ کچھ نہ بولا اور کہنے لگا کہ تو پیر چاکی یعنی میری آنکھوں میں آسلائییاں
 پھیلاؤ اور قرآن مجید پڑھنے لگا آخر تک پڑھ گیا اور اسکی آنکھیں بہتی جاتی تھیں بعد اس کے عبدالمدین جعفر نے
 حکم دیا تو اسکی زبان پکڑ لی گئی تاکہ کاٹ لی جائے پس فریاد کرنے لگا اس سے کہا گیا کہ اے دشمن خدا ہمتے تیرے ہاتھ
 اور پر کاٹ ڈالے اور تیری آنکھوں میں سلائی کر دی اور تو نہ چلایا مگر جب ہم تیری زبان کی طرف متوجہ ہوئے تو تو
 چلانے لگا اسے جواب دیا کہ یہ چلانا صرف اس سبب ہے کہ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ دنیا میں اس خال میں رہوں
 کہ اللہ کو یاد نہ کروں پھر لوگوں نے اسکی زبان کاٹ ڈالی اور اسکو ایک چٹائی میں رکھ کر آگ میں جلا دیا۔ عباس
 بن علی اسوقت چھوٹے تھے تھوڑے ہی دنوں کے بعد بالغ ہوئے۔

ابن بطریق نے رنگ تھا اسکی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم
 بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احسین بن بشران نے خبر دی
 وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الدنیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے
 ہارون بن ابی یحییٰ نے قریش کے ایک شخص سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی کی جب ابن ملجم نے مارا تو انھوں نے
 کہا کہ قسم ربا کعبہ کی میں اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن سلمان نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن خیردین نے اور احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
 ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ علوی کے سامنے پڑھا گیا وہ کہتے تھے مجھے
 میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسامیہ بن ابان ازدی نے

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے فضیل بن زبیر نے عمروی مر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اُس
(نامہ راہ کی) ضرب زخمی ہوئے تو میں انکی خدمت میں حاضر ہوا انکے سر میں ایک پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا کہ یا
امیر المومنین مجھے اپنا زخم دکھائیے چنانچہ انھوں نے زخم کو کھولا میں نے کہا خفیف زخم ہے کچھ ہے نہیں فرمایا میں تم لوگوں کو جھوٹا
چاہتا ہوں پس ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگیں حضرت علی نے انے فرمایا کہ چپ رہو اگر تم وہ دیکھتیں جو میں دیکھ
رہا ہوں تو ہرگز نہ دو تین میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ کیا دیکھ رہے ہیں فرمایا یہ فرشتے آئے ہیں اور یہ انبیاء ہیں اور
یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اے علی خوش ہو کیونکہ تم جس حالت کی طرف رجوع کرنے والے ہو وہ اس حالت سے
بہتر ہے حسین تم ہو۔ یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقادر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید مہر نے اور ابو علی حداد نے اجازت
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابولعیم یعنی احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر زاد خطیب نے بیان کیا وہ کہتے
تھے عمر بن زرارہ حاکمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فیاض بن محمد رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن
عبس النصارمی نے ابو مخنف سے انھوں نے عبدالرحمن بن حبیب بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت
کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اپنی وصیت ختم کر چکے تو فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ بعد اسکے سو لا الہ الا اللہ
کے سوا کچھ کلام نہ کیا یہاں تک کہ اللہ نے انکی روح قبض کر لی۔ اللہ کی رحمت اور اسکا رضوان اُپر ہو۔

حضرت علی کو غسل انکے دو وزن صاحبزادوں رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن جعفر نے دیا اور نماز حضرت حسن نے پڑھائی نماز میں چار تہبیریں کہیں اور کفن میں تین کپڑے دیے جنہیں قمیص نہ تھا اور سویر سے صبح کے وقت دفن کئے گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت علی کے پاس کچھ مشک تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بیچ رہا تھا انھوں نے وجہ سے کی تھی کہ وہی مشک انکے حنوط میں دیا جائے

حضرت علی کی عمر میں اختلاف ہو محمد بن شقیہ سے سند حجاز یعنی ششہ میں بیان کیا کہ اسے میری عمر پندرہ برس کی تھی
اور میری عمر میرے والد کی عمر سے زیادہ تھی ہر میرے والد کی عمر چھبیس وہ شہید ہوئے تیرہ برس کی تھی واقعہ میں نے
کہا کہ یہ روایت ہمارے نزدیک صحیح ہے اور اگر برقی سے کہا ہو کہ ششہ میں حضرت علی کی وفات ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے
کہا ہو کہ ششہ میں نہیں دن کم پانچ سال خلافت کی اور بقول بعض چار سال اور نواد اور چھ دن اور بقول بعض تین دن محمد بن
علی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت علی کا رنگ گندمی تھا آنکھیں بڑی اور کشادہ تھیں شکم پر بال نہ تھے میانہ قد تھے

خضاب نہ لگاتے تھے ابواسحاق بلعی نے بیان کیا ہو کہ سینہ حضرت علی کو دیکھا ہوا اس کے سر اور وارثی کے بال سفید تھے اور کبھی وہ اپنی وارثی میں خضاب لگایا کرتے تھے۔ ابوربیع عطار دسی نے کہا ہو کہ سینہ حضرت علی کو دیکھا ان کا قد میانہ تھا پیٹ بڑا تھا وارثی بڑی تھی کہ اس نے ان کے سینہ مبارک کو بھر لیا تھا پیٹ پر بال نہ تھے بالکل صاف تھا۔ محمد بن سعد نے ابو نعیم یعنی فضل بن دین سے انھوں نے زمام بن سعدی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت علی کا حلیہ اس طور پر بیان فرماتے تھے کہ قد ان کا میانہ سے کچھ زیادہ تھا دونوں شانے پر گوشت تھے وارثی لمبی تھی جب ان کو تم (وہ سے) دیکھو تو کہو کہ کھلتا ہو اگر گندمی رنگ تھا اور اگر قریبیہ دیکھو تو کہو کہ گندمی رنگ سے کچھ دبا ہوا رنگ ہو اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہو کہ ہم سے عفان بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوانہ نے میسرہ سے انھوں نے قدامہ بن عتاب سے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا شکم مبارک بڑا تھا اور شانے پر گوشت تھے اور کہنیاں پر گوشت تھیں ہڈ لیاں بھی پر گوشت تھیں یہ ان کو جاڑے کے زمانے میں خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک قمیض اور ایک قطری پہنے ہوئے تھے اور کسی ایسے کپڑے کا جو تھارے یہاں بنا جاتا ہو عمامہ باندھتے ہوئے تھے ابن ابی الدنیائے کہا ہو کہ مجھے ابو ہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مرکب بنی ابوالجراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے یہ حضرت علی کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا رہا تھا سینہ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کی صورت خوب گرد گردہ کے بنائی گئی ہو سفید بالوں کا رنگ وہ نہ بدلتے تھے بہت ہلکی چال چلتے تھے و انھوں نے پرسکراہٹ رہتی تھی۔

المختصر کے مناقب بہت بڑے بڑے ہیں ہم یہاں اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں جسکو زیادہ شوق ہو تو ہم نے ایک جامع کتاب میں ان کے مناقب بیان کر دیے ہیں و الحمد للہ رب العالمین۔

لوگوں نے اس کے مرثیہ بہت کچھ کہے ہیں منجملہ اس کے وہ جو ابوالاسود ولی نے کہا ہو اور بعض لوگ اس کو ام ہشیم بنت عریان نخعیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ یہ ہو۔

الایا عین و یحکک اسعدینا	الاتبسکے امیر المؤمنین	تبسکے ام کلثوم علیہ	بمیر تھا و قدرات الیقینا
الاقل للخوارج حیث کانوا	فدا قرین یون الشاقینا	انی الشہرا سلم فجمعونا	بیر الناس طرا جمیعنا
تلمتہ خیر من ركب المطایا	فذلہا ومن ركب السفینا	ومن لبس النعال ومن حذاہا	ومن قر المثنائی والمبینا

سہ مرثیہ امیر آئمہ کچھ جا رہی مدد کر دے تو امیر المؤمنین کے لیے کیوں نہیں روتی؟ ام کلثوم اس کے لیے روتی ہیں اپنی آنکھوں و دین کے لیے روتی ہیں؟ ان کا وہ جو خوارج سے کہہ دجہان وہ ہوں؟ جو تو کئی آنکھ میں ٹھنڈک نہ پڑے؟ کہ تم نے ماہ حرام میں عین داغ دیا؟ اس شخص کی (مخافت) کا جو سب سے بہتر ہے؟ قتل کر دیا اس شخص کو جو نام سوار ہو کر دیکھتا ہے؟ بہتر تھا؟ اور جو کشتی میں رہتا ہے؟ بہتر تھا؟ جو جوتی پہنے والے ہیں؟ (یعنی تمام آدمیوں کے فضل تھا) ان کے منافی زمین (یعنی زمین و آسمان) پر تھے

وکل منا قہد الخیرات فیہ	وہ رسول رب العالمین	لقد علمت قریش شجرتنا	بائیک خیر باحساب و دینا
اذ استقبلت وجہ ابی حنین	رایت البدر راق الناطقین	وکننا قبل مقتلہ غیثہ	ترتی سولی رسول اللہ فیدنا
یقیم الحق لا یرتاب فیہ	وبعدل فی العدا ولا قربینا	ولیس بکاتم علمنا لدیہ	نظم مخلوع من المتجربین
کان الناس اذ فقدوا علیا	نعام حارسہ بلد سینا	فلما شمت معاویہ بن حرب	فان اقیۃ اختلفت فیمننا

فصل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے بھی انکا مشیہ کہا ہے وہ یہ ہے۔

ما كنت احب ان الامر منک	عن ہاشم ثم منہا عن ابی حسن	البر امل من مسلمہ لتقبلت	واعلم الناس بالقرآن والسنن
فاخر الناس عدا بالنبی ومن	جبریل عون لہ فی الغسل والکفن	من فیہ انہم لا یتمرون	ولیس فی القوم ما فیہ من الحسن

اور اسماعیل بن محمد حمیری نے کہا ہے۔

سائل قریشا ہ ان کنت ذی ائمہ	من کان اثبتہا فی الدین او تاد	من کان اقدم اسدا واکثرہا	علما والہمرا بالاداء والاوانہ
من وحد اللہ اذ کانت مکذبة	تدعو من اللہ او ثمانا وانداد	من کان یقدم فی السجاد انکاد	غنها وان یبنوا فی ازمہ جادا
من کان اعدا لہا حکما ولسطحا	کفا واعد قہاد عدا وایعاد	ان یصد قوک فلن یجد احسن	ان انت لم تلحق للابرار حسا و
ان انت لم تلحق اقواما ذوی صیغہ	وذا عباد یحمن اللہ محسدا و		

تمام نیکیاں اسین جمع تھیں اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا اور اسی علی مرتضیٰ تمام قریش اس بات کو جانتے ہیں کہ تم ان سب میں بہتر ہو سب میں بھی دین میں بھی (اور مومن) جب تو حسین کے والد کا چہرہ مبارک دیکھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا بچہ جو دیکھ کر کسی نے خوش کر رہا ہو ہم انکی شہادت سے پہلے تھی مائیں بچے رسول اللہ کے محبوب کو پہنے میں موجود دیکھتے تھے جو حق کو قائم رکھتا تھا اور اسکو شک بہہ نہ ہوتا تھا اور اپنے پہلے سب حق میں نیک تھا اور ہوشیار تھا اس کا چہرہ مبارک تھا اور ضرور روگوئیں سے نہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایہ توالی حالت مثل ان ترمز غوی تھی جو کبھی پر سالہا سال سرگردان ہیں (اور شخص) اب عادیہ بن حرب کے بڑے کہ (نیت بجا) کیونکہ وہی ہم میں خلفا کی بارگاہ ہیں (و انکاح) انکا سامنا بھی شواہد ہے۔ **۵** میں نہیں خیال کرتا تھا کہ انفرقاں جائیگا کہ خاندان ہاشم سے اور ہاشم بن ابی اسد علی مرتضیٰ سے جو نیکو کا بھی اور جنوں سے سب سے پہلے کھڑا رہا ہے اور جو قرآن و حدیث کا علم سب سے زیادہ دیکھتے تھے اور جو نبی کے سب سے آخری کھینے والے تھے اور رشتہ سے غلبہ و نفوذ میں پہلے سے تھے وہاں سے جو نیکو کہ جو فدا اور زمین و دین بھی تھے تم میں شک نہیں کر سکتے کہ جو خوبیاں ان میں تھیں وہ اور زمین تھیں **۶** (اور شخص) اگر کچھ خود نصرت نہ تو قریش سے جو چہ بزرگوں میں سب سے زیادہ مضبوط کون تھا اسلام میں سب سے قدیم کون تھا انہم میں سے زیادہ اور بلی بیچ سے زیادہ پکڑ دے گا کہ ایک سے کہا جب لوگ تکذیب کرتے تھے اور خدائیشا تو کوئی نہ کر سکتے تھے میرا دین نرم میں کرن جانا تھا جہاں لوگ سست ہو جاتے تھے اور جب لوگ بھول جاتے تھے تو کون سخاوت کرتا تھا حکومت کس نے زیادہ دینا والی اور سخاوت کس نے بڑی ہوئی اور دین و حید کا سب سے زیادہ پڑاؤ تھا اور وہ لوگ جو بولیں گے تو وہ ابوالحسن (یعنی علی مرتضیٰ کے) کسی کو ان اوصاف کا نہ بتا سکیں گے یہ بتا سکیں گے کہ تم ایسے لوگوں سے نہ ملو جو لوگوں کے حاسد ہوں یا نیت و ہونہ سے ملو جو حق خدا کے دشمن اور منکر ہوں۔

حضرت علی مرتضیٰ کے مناقب اور ان کے مرثیٰ بہت ہیں اللہ ان سے راضی ہو ہم بیان اسی (قدر قلیل) پر اختصار کرتے ہیں راہل ایمان کیلئے یہی کافی ہو اللہ کا شکر ہو اور سلام ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا۔

ضمیمہ از مترجم عفا اللہ عنہ

حضرت علی مرتضیٰ کی فضیلت میں یہ اور اسی قسم کی بہت سی حدیثیں مرفوعہ ہیں جن سے اہل باطل احتجاج کرتے ہیں بعض ان میں سے ان احادیث سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی ہی مستحقِ خلافت تھے اور یہ کہ حضرت علی کے ہوتے کسی دوسرے کی خلافت صحیح نہیں ہو سکتی اور جتنی خلافتیں ان سے پہلے ہوئیں وہ ناجائز تھیں اور بعض ان میں سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالتے مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل تھے۔ یہ دونوں فرقہ گراہ ہیں اول شیعہ تبرائی اور دوسرے شیعہ تفضیلی کے نام سے موسوم ہیں۔ لہذا اس مقام پر ایک مختصر تقریر ان طہات کے ازالہ کے لیے کرنا چاہتا ہوں اور اس تقریر کو دو نکتوں کے ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا نکتہ جس چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہو اور جس کے متعلق کوئی واقعہ درپیش ہوتا ہو لوگوں کے طبائع فطرۃً اس طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں اور جو باتیں متعلق ہوتی ہیں وہ زیادہ محفوظ رہ جاتی ہیں اور ان کا چرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے یہ ایک عام قاعدہ ہے جس کے نظائر کثرت موجود ہیں لہذا چونکہ شارع علیہ السلام معلوم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہو کہ لوگ علی مرتضیٰ سے مخالفت کریں گے اور ان سے لڑیں گے اور ایک فتنہ عظیم مسلمانوں میں برپا ہوگا اس وجہ سے حضرت مرتضیٰ کے فضائل زیادہ بیان میں آئے اور جب انکی مخالفت شروع ہوئی اور وہ فتنہ درپیش ہو گیا تو ان فضائل کا چرچہ ہوا اور اہل حق نے ان کی اشاعت میں کوشش کی تدوین حدیث کے زمانے تک چونکہ علی مرتضیٰ کی مخالفتوں کا قوی اثر قائم تھا اس وجہ سے محدثین نے بھی ان کے فضائل خوب جمع کئے اور انکی ترویج میں کوشش کی اور چونکہ فضائل کی حدیثوں میں زیادہ جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

اسی لئے ان فضائل کے راویوں پر چند ان التفات کیا گیا حالانکہ ان راویوں میں بہت سے منفری کذاب شیعہ مذہب کے شامل تھے جو حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل میں جو بیچ کے اور بے گہرائی کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں ان میں بہت جمع ہو گئے ہیں مگر تنقید کے وقت ان میں صحیح بہت کم نکلیں۔ حضرت علی مرتضیٰ کا صاحب فضائل اور کثیر المناقب ہونا ایک سنت کا مسلمہ و کلمہ آنجناب کی محبت سنی ہونے کی علامات میں شمار کی جاتی ہے اور سچ پر چھوڑنا کہ ابون نے حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کو اصل سے منہدم کرنا چاہا تھا علماء اہل سنت انکی کوششوں کا حق تعالیٰ اچھا بدلہ دے یہ بعض انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل کا ایک معقول و غیرہ جو ہر طرح قابلِ ایمان ہے نہایت محفوظ طریقہ ہے۔ لہذا تاہم مزید وجود اس لئے کہ حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت تھی کہ جو کچھ بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے تھے اور جنہیں کے فضائل بیان کرنے کی اسوقت ایسی ضرورت تھی کیونکہ ان کے فضائل ہر مسلمان کے دل پر نشتر تھے اور کوئی مسلمان انکا مخالف نہ تھا پھر بھی حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل انہیں سے زیادہ نہیں ملے فرق استعد ہو کہ علی مرتضیٰ کے فضائل کی روایتیں باسانید مشکوٰۃ مروی ہیں اور انہیں سے اکثرین ضعیف ہوا و شیخین کے

بقیہ حاشیہ (صفحہ ۵۴)

فضائل میں جو روایتیں ہیں انکے اسانہ میں گودہ کثر نہیں ہو کر صحت و قوت کا وصف غالب ہے۔

انہا اہل سنت کا سلف سے لیکر آج تک اس پر اجتماع ہو کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر و برتر ابو بکر صدیق ہیں انکے بعد عمر فاروق انکے بعد عثمان ذو النورین انکے بعد علی مرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور چنانچہ جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے وہ دائرہ اہل سنت سے خارج اور گمراہ ہونے کا خطر ہے۔ اور کہ حضرات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک اسکے خلاف ہو اور وہ حضرت علی مرتضیٰ کو خلیفہ نبوی رضی اللہ عنہم سے افضل جانتے ہیں بڑے بڑے اسکے صوفیہ نے اپنے کلمات میں اسکی تشریح کر دی ہے۔

دوسرا نکتہ جو امر باریفیت ہو سکتے ہیں وہ جس اعلیٰ مرتبہ کیساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی ذات میں بیان فرمائے گئے ہیں اس سے زیادہ علی مرتضیٰ کی ذات میں نہیں ارشاد ہو سکتا۔ **مثلاً ایک صفت علم** ہے حضرت علی کو شہر علم کا دروازہ فرمایا گیا اگر شیخین کو اس سے زیادہ مرتبہ عنایت ہو ابو بکر صدیق کی نسبت سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے میرے پسے میں ڈالا تھا وہ میرے ابو بکر کے پسے میں ڈالا یا اس سے معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیق بچانے خود شہر علم تھے یا حضرت عمرؓ جب خواب میں اپنے خواب میں دیکھا جو بیرون ملک تھی تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ علم ہے معلوم ہوا کہ وہ سزا کا علم تھے! اور مثلاً حضرت علی کو محبت محبوب خدا ہونے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق میں صلاحیت خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور ہاں فضل خلیل بنانے کا یہ خبر بیان فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو میں خلیل نہیں بنا سکتا مگر وہ ابو بکر صدیق کی محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس مرتبہ جاگزین تھی کہ اس سے زیادہ سوا اللہ کی اور کسی سے محبت نہ تھی۔ اور **مثلاً** حضرت خدیجہ بنت ابی لہب سے زیادہ مہربان ہیں حضرت علی کا واجب الحجۃ ہونا ان کے مولیٰ بن محبت میں ہونے سے ظاہر کیا گیا اس طرح کہ انیاں حضرت صدیق کا واجب الحجۃ ہونا انکے ارحم الامۃ ہونے سے بیان فرمایا گیا۔

یا مثلاً حدیث منزلت میں حضرت علی مرتضیٰ میں مرتبہ بارونی کی صلاحیت ارشاد ہوئی تو حضرت فاروق میں نبوت مطلقہ کی استعداد بیان فرمائی گئی کہ لو کہ بعد ہی بنی لکان عمر بنی اگر میرے بعد کوئی بنی ہوتا تو عمر ہوتے۔ علاوہ اس کے آیات قرآنیہ سے جو فضائل شیخین کے ثابت ہوتے ہیں انکے فضائل و احوال سے جو تہہ انکا ظاہر ہوتا ہو اس میں کسی اور کو انکے ساتھ نسبت ہی نہیں دی جا سکتی۔ یہ بحث بہت طویل ہو اگر کسی کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو کتاب ازانہ آفسا و قرۃ العینین دیکھے۔

تیسرا نکتہ احادیث فضائل میں کوئی بات ایسی نہیں جو بالافراد حضرت علی مرتضیٰ کے مستحق نہ ہو بلکہ انکے علاوہ اور صحابہ کے لئے بھی احادیث سے ظاہر ہوتا ہو مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت امین الامۃ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے مطلقاً تحقیق کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ حضرات خلیفہ بنائے جائیں تو انکی خدشات حقہ و راستہ ہوگی۔ بشرط اختصار اس مقام پر اسی قدر لکھا جاتا ہے ۱۲

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن طلح بن منذر بن قیس بن عمرو بن عبد العزی بن سحیم بن مرہ بن وذل حنفی اسے مسلم بن سلام نے روایت کی جو وہ کہتے تھے یہیں اسحاق بن علی بن بلید وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند محمد بنی ہرندی تک پہنچا کر خبر دیتے تھے وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یحییٰ اور نبار سے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے عامر احوں سے انھوں نے عیسیٰ بن حطان سے انھوں نے مسلم بن سلام سے انھوں نے طلق بن علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اسے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سے کوئی شخص جنگل میں ہوتا ہے اور اسکی ریح خارج ہو جاتی ہے وہ غلوٹ جاتا ہے اور اپنی اسبے پاس کم ہوتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے ریح خارج ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور غورتوں کے یہاں خلاف وضع فطرت بہت ساری ہے کیا کروا لے سچ بات سے شرم نہیں کرتا انکا تذکرہ میں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن ریح بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عیشی۔ ان علی کی والدہ زینب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں یہ بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی امامہ بنت ابی العاص کے جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت نازکود میں اٹھالیا تھا انھوں نے قبیلہ بنی عامرہ میں دودھ پیا تھا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکو اپنی کفالت میں لے لیا اور انکے باپ اس زمانہ میں مشرک تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مشرک ہو میری اولاد میں تو بھگاؤ سپر اس سے زیادہ شیخ جو (یعنی میری دشتری اولاد پر انکے والدین سے زیادہ بھگوا اختیار ہے) اور جو کافر کسی مسلمان کا کسی چیز میں مشرک ہو تو مسلمان اس سے زیادہ اس کا حقدار ہے اور جب سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے دن داخل ہوئے تو ان علی کو اسے پیچھے اپنی سواری پر بیٹھا لیا تھا انھوں نے سن بلوغ کو پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں وفات پائی اسکا تذکرہ میں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن عبید اللہ بن حارث بن رضہ بن عامر بن رواحہ بن جحر بن عیص بن عامر بن لوی عامری قریشی ان علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں اور فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے ابو عمر نے اس کو روایت کیا ہے اور زبیر بن بکارس نے بھی انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے علی بن عبید اللہ بن حارث بن رضہ بن عامر بن رواحہ

اسے غالباً اسوقت تک تیمم کی آیت نازل نہ ہوئی تھی

بن حجر بن عسیر بن عامر بن لوی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے زبیر نے ان علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ذکر نہیں کیا حالانکہ اس میں شرک نہیں کہ قریش کے جو لوگ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی تھی واللہ اعلم

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن عدی بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف حضرت عثمان بن عفان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو کہہ کا حکم کیا تھا جنگ جمل میں شہید ہوئے اس کا ذکر ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ میری نزدیک ان علی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی روایت مجھ کو معلوم ہے اور یہی ان کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ اپنے شہر لری ہے کہ ان لوگوں کا ذکر کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مکہ یا مدینہ میں مسلمان والدین سے پیدا ہوئے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

بن ابی علی سلمی ان کی کنیت ابو سدرہ ہے عبد اللہ بن کثیر نے بدیع بن سدر بن علی سے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبا میں جب کا نام اب سقیاء ہوا تو اسے وہاں پانی نہیں تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بنی نفار کے چشموں کی طرف بھیجا جو قبا سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے بیچ میں اوس درہ میں جس میں مسجد ہوا تو اسے اور (تفکر کی حالت میں) لکڑیوں کو ہاتھ سے کریدنے لگے اوس میں تری تھا ہر بولی پھر آپ بیٹھ گئے اور زیادہ بے حس کیا وہاں پانی کا پتہ نکل آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پانی پیا اور بتسام اپنے ہمراہیوں کو اچھی طرح پلایا اور فرمایا کہ یہ سقیاء ہے بیان اللہ تعالیٰ نے تم کو پانی پلایا ہے اسی وقت سے اس مقام کا نام سقیاء رکھا گیا اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ)

ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی امناؤں کے ساتھ عائد بن ربیع بن قیس نیری سے انھوں نے علی بن فلان نیری سے روایت کی انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو فرمایا کہ سنا کہ سلمان بھائی ہے مسلمان کا جب کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی مسلمان سے ملے اور سلام کرے تو چاہیے کہ اس سے ہرگز جواب دے اور باغوں کو نہ سنبھالے کہ وہ اپنے عہد میں کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اولاد پانی اور شل اسکے اور چیزیں

سیدنا علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)

سنیان بن عینیہ نے علی بن ابی طالب سے انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بیماری کی حالتیں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہانے تھیں وہ رونے لگیں تھے کہ اونکی آواز بلند ہوئی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھ کر فرمایا ای میری بیماری فاطمہؓ کیون روتی ہو انھوں نے عرض کیا اسیلئے کہ آپ کے بعد مجھ کو اپنے برباد ہو جانے کا خوف ہے فرمایا ای میری بیماری کس کا جھکونہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے تمام اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا تو انہیں سے تیری باپ کو پسند کیا پھر دوسری بار متوجہ ہوا تو تیرے غموں کو پسند کیا اور میری طرف وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح اون سے کروں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اسکو ذکر کیا ہے

سیدنا علی (رضی اللہ عنہ)

بن ہبار۔ انکی اسناد میں نظر ہے ہشیم نے ابی معشر سے اونھوں نے یحییٰ بن عبد الملک بن علی بن ہبار بن اسود سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار علی بن ہبار کے گھر کی طرف گزرے تو وہاں دفت کی آواز سنی آپ نے پوچھا کیا ہے لوگوں نے کہا علی بن ہبار نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا نکاح ہے نہ کہ زنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور اس حدیث میں علی بن ہبار کے ذکر کی کوئی اصل نہیں ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو محمد بن سلمہ حرانی اور محمد بن عبید اللہ غدری نے عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن ہبار بن اسود سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان دونوں نے علی کا ذکر نہیں کیا۔

باب العین وایم

سیدنا عمار (رضی اللہ عنہ)

ابن حمید ابو زہیر ثقفی۔ ابو بکر بن ابی زہیر کے والد ہیں۔ انکی اسناد میں اس طرح مذکور ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انکا نام معاذ ہے۔ حاکم یسینی ابو احمد میثاقوری نے اسی طرح بیان کیا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

سیدنا عمار (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد قرظ موذن۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ان سے ابو امامہ بن سہل نے اور محمد اور حفص اور سعد نے جو خود انکے بیٹے تھے روایت کی ہے۔ عبد الرحمن بن سند نے عمر بن حفص بن عمار بن سعد سے انھوں نے اپنے

والد سے انھوں نے انکے دادا عمار بن سعد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز پڑھنے اس راستہ سے جاتے تھے جو ہشام کے گھر کی طرف سے گیا ہو یہ ابن مندہ کا قول تھا مگر ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عمار صحابی نہیں ہیں انھوں نے احادیث کی روایت اپنے والد سعد سے کی ہو اسکو بہت لوگوں نے ابن کاسب کے نقل کر کے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن محمد بن عمار بن سعد سے اور عمر بن سعد کو ان سبھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے سعد قرظ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیچہ برسے کی حالت میں مغرب اور عشا کی مسازا ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن عبید غنمی اور بعض لوگ انکو عمارہ کہتے ہیں شمار انکا اہل شام میں ہوان سے داؤد بن ابی ہند نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں پانچ فتنے ہونگے اس حدیث کو حبان ابن ہلال سے سلیمان ابن کثیر سے انھوں نے داؤد سے روایت کیا ہو (عمار کا نام چھوڑ دیا ہو) حالانکہ یہ غلط ہو صحیح وہی ہو جو محمد بن سلمہ نے اور جراح بن منہال نے داؤد سے روایت کیا ہو اور انھوں نے عمار سے روایت کی ہو جو اہل شام میں سے ایک شخص اور قبیلہ خثعم سے ایک بزرگ تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن غیلانی بن سلمہ ثقفی یہ اور انکے بھائی عامر اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے عامر نے طاعون عمار اس میں وفات پائی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ عمار کی وفات کب ہوئی۔

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن کعب بن ابی الیصر النصارى۔ انکا ذکر حاتم مین کیا گیا ہو مگر صحیح نہیں ہوان سے انکے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن معاذ بن زرارہ بن عمر بن غنم بن علی بن حارث بن مرہ بن ظفر النصارى اوسى ظفرى کینت انکی ابو سلمہ بھی غزوہ بدر میں شریک تھے۔ ابن ابی داؤد نے انکا نسب سی طرح بیان کیا ہو مگر اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہو۔ یہ اپنی کینت سے مشہور ہیں عنقریب کینت کے باب میں انکا ذکر کیا جائے گا۔ ان کی حدیث یہ ہو کہ اہل کتاب جو کچھ تم سے

۱۲ حنفیہ کے نزدیک یہ حدیث متروک السیل ہوئے نزدیک سوازدلفہ اور فاقہ کسی حدیث تمام اوقات میں دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہوا اس لئے کہ یہ فقہ میں مذکور ہیں

بیان کریں اور اسکی تصدیق نہ کرو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا نام عمارہ تھا چنانچہ ہم عمارہ کے نام میں بھی انشاء اللہ تالی
انکا ذکر کریں گے۔ انکا تذکرہ تیون سے لکھا ہے۔

(سیدنا عمار رضی اللہ عنہ)

بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وذیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر بن یام بن عس بن
مالک بن اود بن زید بن شعیب مذحجی کننی ابوالیقظان تھی۔ یہ اول لوگوں میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے
اسلام کی طرف ہفت کی تھی قبیلہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ انکی والدہ ہمیہ تھیں اور وہ پہلی خاتون ہیں جو ابصرہ و جبل کی
راہ میں شہید کی گئیں۔ اور انکے والد ابوالیقظان و والدہ سہا سابقین میں سے تھے حضرت عمار میں سے کچھ زمانہ آدمیوں کے
بعد اسلام لائے تھے۔ یہ اول لوگوں میں سے ہیں کہ جو اسد کی راہ میں بے حد متاثر ہوئے۔ عاصی و غیرہ علماء و مشہور
تاریخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کے والد یاسر عربی قحطانی تھے جو قبیلہ عس کی ایک شاخ ہو کر حضرت عمار بنی مخزوم کے
غلام تھے وجہ اسکی یہ تھی کہ اسکے والد نے قبیلہ بنی مخزوم کے کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کیا تھا حضرت عمار اس سے پیدا
ہوئے تھے لہذا اس لوٹدی کے مالک نے انکو بھی اپنا غلام بنالیا حضرت یاسر کے مرنے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اور اون کے
دو بھائی جنکا نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے گمشدہ بھائی کی تلاش میں نکلے۔ تلاش کرنے کے بعد حارث اور
مالک تو میں لوٹ گئے مگر یاسر کہہ ہی میں رہ گئے اور انھوں نے ابو حذیفہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے
صلی کی دوستی کر لی اور انسی کی لونڈی سے نکاح کر لیا جنکا نام نامی ہمیہ تھی حضرت عمار انسی سے پیدا ہوئے ان کے
پیدا ہونے کے بعد ابو حذیفہ نے انکو آزاد کر دیا اسلوجہ سے عمار بنی مخزوم کے غلام کہے جاتے ہیں مگر دراصل انکے والد قبیلہ
عزیمہ سے تھے جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔ حضرت عمار اسوقت اسلام لائے تھے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں
پوشیدہ تھے یہ اور صحیب بن سنان دونوں ایک ہی وقت میں اسلام لائے۔ حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے صحیب بن
سنان کو ارقم کے دروازہ پر دیکھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تھے میں نے صحیب سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑے
ہو صحیب نے کہا تم کیوں آئے ہو میں نے کہا میں یہاں ہوتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤں اور انکی باتیں
سنوں صحیب نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں چنانچہ ہم دونوں سردار و دو عالم کے حضور میں گئے آپ نے ہمیں اسلام کی ترغیب
دی ہم فوراً اسلام لے آئے۔ اہل و نون بزرگوں کا اسلام میں سے کچھ زمانہ آدمیوں کے بعد ہوا تھا یحییٰ بن یحییٰ نے اسمعیل
بن مالہ سے اور انھوں نے بحالیہ سے اور انھوں نے بیان سے اور انھوں نے دبرہ سے اور انھوں نے ہام سے روایت کی ہے وہ
کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اسلام لانے کے بعد دیکھا تو

آپ کے ساتھ صرف چلیج غلام اور دو غوز تین اور ابو بکر صدیق تھے۔ چنانچہ بیان کیا کہ جبکہ پہلے بن لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا وہ سات آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر صدیق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کی والدہ سمیہ انہی ہجرت حبشہ میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں بہت ستائے گئے ہیں ابو جعفر یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ مکریتی نے اپنی سند کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن متوہ تک پہنچا کر اللہ عزوجل کے اس قول میں کفر باللہ من بعد ایماۃ الامن اکروہ قلبہ مطمئن بالایمان کے متعلق خبر دی کہ یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی ایک مرتبہ انکو مشرکوں نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہ چھوڑا یہاں تک کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی بیان کی اور ان کے یہودوں کی تعریف کی اور سوقت کا فرون نے انکو چھوڑ دیا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم یہی خبر دی ہیں اسوقت اس سبب زندہ پکڑ آیا کہ میں نے آپ کی برائی بیان کی اور امن کے یہودوں کی تعریف کی حضرت نے پوچھا تم اپنے دل کی کیا کیفیت پاتے ہو انھوں نے عرض کیا کہ دل تو ایمان پر قائم ہو حضرت نے فرمایا کہ پھر کچھ مضائقہ نہیں اگر اب وہ تم سے ایسا کریں تو تم پھر ایسا ہی کرنا۔ ہیں ابو جعفر یعنی عبداللہ بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھوں نے کہا کہ مجھے عمار بن یاسر کی اولاد میں سے چند لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمار کی والدہ سمیہ کو نبی میسرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے لوگوں نے اسلام پر مارنا شروع کیا اور وہ کسی طرح اسلام سے انکار نہ کرتی تھیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے انکو مار ڈالا۔ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر عمار اور انکی والدہ اور والد کی طرف ہوا وہ لوگ کہہ کے مقام رمضان میں مارے جا رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ احوال یا سربر کر تمھارے آرام کی جگہ جنت ہی ہے ابو جعفر کہتے تھے کہ ہم سے یونس نے عبداللہ بن عون سے انھوں نے محمد بن سیرین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا وہ دور سے تھے اور انہی آنکھیں مل رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا حال ہے کیا کا فرون نے تمھیں پکڑ کر لے لیا ہے یا نہیں میں نے اسے گھبراہٹ میں اور اس مسئلہ کی شاعت جو بالکل کھن ہوئی تھی مگر انکو نظر نہ آتی تھی جب ان کو بتائی گئی تو ہر طرف سے لاپرواہ ہو کر کہنے لگے کہ تھو خود سنیوں کے یہاں بھی جائز ہے اور اس جواز کے ثبوت میں آپ کریمہ الامن اکروہ اور جعفر صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل حضرت عمار بن یاسر نے فرمایا کہ پھر کرتے ہیں مگر دشمنان عقل و دین اتنا نہیں سمجھتے کہ مسئلہ تقیہ میں ہمارا اور انکا اختلاف کیا ہے۔ ہمارے یہاں تقیہ رخصت ہے اور ان کے یہاں نہ رخصت اور نہ میت بھی اس درجہ کی کہ تمام فرائض سے اور سکا درجہ بڑھا ہوا ہو اسکی تارک پر خروج از ایمان کی وجہ سے یہ کہ یہاں رخصت کے موضوع بتیوں کے یہاں مواضع تقیہ کے متلا بہ کے رائی پر فوض رخصت اور نہ میت میں جو فرق ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے رخصت کے فاعل کو کسی قسم کے ثواب کا استحقاق نہیں ہوتا بلکہ خلاف غریب کے اللہ رخصت پر عمل کرنا پشیمان دین اور ایمان شریعت میں کے لیے قلعاً نا جائز ہے جاسکے معصومین یشیم الصلوۃ والسلام کما لہ بہت بہ الزادۃ ۱۳۱ منہ

پانی میں غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا اگر اب پھر وہ ایسا کریں تو تم پھر ایسی کہدینا نیز ابو جعفر بیان کرتے تھے کہ ہم سے یونس نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے حکیم جبیر نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین مسلمانوں کو ایسا ستائے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے انھوں نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے بھوکھا رکھتے تھے پیاسا رکھتے تھے کہ اوٹھ کر بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اور سکو منظور کرو اور کہو کہ لات اور عزی ہمارے معبود ہیں اللہ ہمارا معبود نہیں ہے جب وہ ایسا کہتے تو چھوڑے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اس طرف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہے اللہ تیرا معبود نہیں جان بچانیکے لئے اسکا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا حضرت عمار نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔

جسید السدونی احمد بن علی نے اپنے استاد کے ساتھ ہجو خردی انھوں نے یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے اور ان لوگوں کے ناموں کی بابت روایت کی جو بنی مخزوم سے مدینہ شہید ہوئے کہ ان میں عمار بن یاسر بھی تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر بدر اور احد وغیرہ میں شریک تھے۔ یونس ابو البرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خردی وہ کہتے تھے یونس ابو العشاء یعنی محمد بن خلیل بن فارس نے خردی وہ کہتے تھے یونس فقیہ ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خردی وہ کہتے تھے یونس ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خردی وہ کہتے تھے یونس ابو الحسن یعنی غوثہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی سفیان قنسرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یوسف نے عراقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے ربیع بن خراش کے غلام سے انھوں نے حضرت حذیفہ بن یان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ امی لوگو میرے بعد ابو بکر و عمری قمتہ اکر و اور عمار کی روش سیکھو اور ابن ام عبد (یعنی عبد اللہ ابن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔ یونس ابو یاسر بن ابی حبیب نے اپنی سند عبد السدونی احمد بن حنبل تک پہنچا کر خردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید ابن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوام بن جوثبہ سلمہ بن کھیل سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان میں کچھ گفتگو ہوئی ہے اور انکو کوئی سخت بات کہی پھر عمار میری شکایت کرنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اسکے بعد میں بھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اسوقت میری شکایت کر رہے تھے وہاں بھی بیٹے انکو کچھ سخت باتیں کہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے عمار روئے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ خالد کی

حالت نہیں دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھے جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس کو اپنا مبغوض بنا دے حضرت خالد کہتے تھے اس وقت مجھ کو دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جاوے چنانچہ میں وہاں سے نکل کر عمار سے ملا (اور ان سے معافی مانگی) پس وہ راضی ہو گئے۔

ہیں عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابو اسحق سے انھوں نے ہانی بن ہانی سے اونھون نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمار (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آگے کی اجازت مانگی حضرت نے اونکو یہ الفاظ کہرا جازت دی مرحبا بالطیب الطیب (ترجمہ جگہ بہت کشادہ ہو اس پاک اور پاکیزہ کے لیے) ہیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن دینار کو فیہ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے عبد العزیز بن سیاہ سے انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انھوں نے عطاء بن یسار سے اونھوں نے عائشہ صدیقہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمار کے سامنے جب کبھی دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جنہیں رشد زیادہ ہو۔ نیز محمد بن ابراہیم کہتے تھے ہم سے ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اونھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اسی عمار خوش ہو تم کو گروہ باغی قتل کرے گا اسی مضمون کی روایت حضرت ام سلمہ سے اور عبد اللہ بن عمر بن عاص سے اور حذیفہ سے مروی ہے اور شعبہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا کہ اسی کیلئے سلام؟ حضرت عمار نے کہا میرے کان کی خبر اس قدر مشہور ہو گئی ہے شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کا کان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں کٹ گیا تھا مگر یہ شعبہ کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ کان ان کا جنگ یسارہ میں (بعد حضرت صدیق) شہید ہوا تھا۔

حضرت عمار کے مناقب

یہ پہلے مسلمان ہیں جنھوں نے مسجد بنائی ہیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ سے وہ حکم بن عتیق سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

جب مدینہ کشرین لائے تو بوقت چاشت وہاں پہنچے تھے حضرت عمارؓ نے کہا بڑی ضرورت ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی جگہ ایسی بنادیں جہاں آپ دوپہر کو سایہ میں بیٹھیں اور وہیں آپ نماز پڑھیں چنانچہ چند چھتر جمع کئے اور مسجد قبائلی بنیاد ڈالی پس یہ سب پہلی مسجد بنائی گئی اور حضرت عمارؓ نے اسکو بنایا۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن یحییٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علیؓ نے دے دئے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن قتادہ سے اور انھوں نے عمروہ سے اور انھوں نے سعید بن عبد الرحمن بن ابیہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عمار بن یاسر سے روایت کر کے بیان کیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمارؓ کو حکم دیا تھا کہ تم میں صرف چہرہ اور ہتھیلیوں پر مسح کرنا چاہیے۔

حضرت عمارؓ کی کذاب کی لڑائی میں شریک تھے نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمار بن یاسر کو جنگ یمامہ میں ایک بلند چھتر پر کھڑے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانو! کیا جنت سے بھاگتے ہو یہاں آؤ یہاں آؤ میں عمار بن یاسر ہوں میرے پاس آؤ حضرت ابن عمرؓ کہتے تھے میں اس کے کان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اسی وقت مارا گیا ہوا لٹک رہا تھا اور وہ اسی طرح سرگرم قتال تھے۔

حضرت عمارؓ کے مناقب بہت مروی ہیں مگر اہم بیان اسی مقدار پر قناعت کرتے ہیں۔ انکو حضرت عمر بن خطابؓ نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ اما بعد فانی قد بشت الیکم عمارا امیرا و عبدلہ بن مسعود وزیرا و محمدا و ہما من نجباء اصحاب محمد فاتموا بہما ترجمہ بعد ولعت کے معلوم ہو کہ میں نے عمار کو تمہارا حاکم بنا کر اور عبدلہ بن مسعود کو انکا وزیر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہے یہ دونوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں پس تم سب ان دونوں کی پیروی کرو جب حضرت عمرؓ نے حضرت عمارؓ کو اس عہدہ سے معزول کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اس معزول کرنے سے تم کچھ ناخوش ہو گئے ہو انھوں نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے ناخوش ہوئے تھے معزول ہوئے سے ناخوش نہیں ہوئے بعد اوسکے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے جن میں انھوں نے بڑے کار نمایاں کئے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے رہتے دیکھا کہ جس طرف عمارؓ تھکتے تھے تمام اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمارؓ ان سب کے رہنما ہیں ہم نے اس دن عمارؓ سے یہ بھی سنا وہ ہاشم بن عقیبہ بن ابی وقاصؓ سے کہہ رہے تھے کہ اے ہاشم تم جنت سے بھاگتے ہو دیکھو جنت تلوار کی بارہ کے نیچے ہے آج میں جا کر اپنے دوستوں سے ملوں گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا اور ان کے دوستوں (یعنی ابو بکر و عمر و عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم) سے ملوں گا واللہ اگر یہ لوگ ہمارے ہیں

اور مقام ہجرت تک بارہ تھے ہوئے چلے جائیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ ابو بختری نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر نے جنگ صفین میں کہا کہ کوئی چیز پینے کی میرے واسطے ہے آؤ چنانچہ لوگ درودہ لے گئے حضرت عمار کہنے لگے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرما گئے ہیں کہ تمہارا آخری شہریت دنیا میں درودہ ہوگا بعد اسکے کہ انھوں نے لڑنا شروع کیا اور شہید ہو گئے اس وقت انکی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہر ۹۳ سال کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی۔

عمارہ بن خزمیہ بن ثابت نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ خزمیہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک تھے گراؤ انھوں نے تلواریں سے نہیں نکالی اور صفین میں بھی شریک تھے مگر وہ لڑے نہیں اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہ ہو جائیں۔ گھمیں نہ لڑو لنگاہیں دیکھ لو ان کو کون قتل کرتا ہے کیونکہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عمار اگر گردہ باغی قتل کرے گا چنانچہ جب حضرت عمار شہید ہو گئے تو خزمیہ نے کہا کہ اب مجھ کو گمراہی (مخالفت) کی نظر ہو گئی اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار زخمی ہوئے تو انھوں نے یہ وصیت کی کہ مجھ کو انہی کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا میں انہی کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤں گا اس کے قاتل کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکو ابو الدیہ مزی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ مارا تھا جس سے یہ گر گئے جب یہ گر گئے تو ایک دوسرے شخص نے آکر سر کاٹ لیا وہ دونوں آدمی باہم لڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا حضرت عمر بن عاص نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونوں دوزخ کے لیے لڑ رہے ہیں (یعنی وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں) اس وقت آرزو کرتا ہوں کہ کاش آج سے میں بیس پہلے میں مر گیا ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عقبہ بن عامر جہنی اور عمر بن حارث خیلائی اور شریک بن سلمہ مرادی نے ملکر انکو قتل کیا ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۵ھ میں یہ واقعہ پیش آیا حضرت علی نے انکو انہی کپڑوں میں دفن کیا اور غسل بھی نہیں دیا اور اہل کوفہ نے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے انکی نماز جنازہ بھی پڑھی شہید کے متعلق اہل کوفہ کا مذہب یہی ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت عمار کا رنگ گندم گون تھا قد کچھ لاٹھا تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں سینہ کشادہ تھا بال سفید ہو گئے تھے اور یہ انکا رنگ بدلتے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس کے سر پر بال نہ تھے صرف چند بال اس کے سر کے آگے واسے حصہ میں تھے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب نے اور حضرت ابن عباس نے اور ابو موسیٰ نے اور جابر نے اور انو اباسر نے اور ابو الطفیل نے اور نیز اور صحابہ نے اور خلفاء تابعین نے ان کے بیٹے محمد بن عمار نے اور ابن مسیب نے اور ابو بکر بن عبد الرحمن نے اور محمد بن حنفیہ نے اور ابو دآل نے اور علقمہ نے اور زبیر بن جہش نے اور نیز اور لوگوں نے احادیث کی

روایت کی ہر انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عمارہ بن احمر مازنی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں انکا ذکر کیا ہے۔ قبیلہ بنت جمیع نے یزید بن حنفیہ سے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہر اونھوں نے کہا میں نے عمارہ بن احمر مازنی کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں نے مجھ پر حملہ کیا اور اونٹ ہانک لے گئے تقسیم کرنے کے پہلے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے واپس کر دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

من اوس بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ انصاری ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر کیا ہے اور تھویل قبلہ کی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمارہ بن اوس بن یزید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری۔ گراول زیادہ صحیح ہے اور یہ کافی ہیں زیادہ بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو الفضل محمّد بن قتیبہ نے اپنی اپنا ابی یعلیٰ موصلی تک پہنچا کر بکھر دیا وہ کہتے تھے ہم سے بھی بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا انھوں نے زیادہ بن علاقہ سے انھوں نے عمارہ بن اوس سے روایت کی۔ اور انھوں نے دونوں قبلوں کی طرف ہمارے پڑھی ہر انھوں نے کہا میں اپنے مقام میں تھا کہ بیت سنا ایک منادی دروازہ پر زنگ رہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ تمہیل کر دیا پس میرے سامنے آیا اور مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے بیت المقدس کی طرف بھی مساز پڑھی اور کعبہ کی طرف بھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن ثابت انصاری۔ بھائی بن خزیمہ بن ثابت کے انکا نسب انکے بھائی کے ذکر میں پہلے مذکور ہو چکا ان سے ان کے بھائی کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے یونس نے نہری سے اونھوں نے ابن خزیمہ سے اونھوں نے اپنے چچا عمارہ سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے خواب میں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں خزیمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر لو پس اونھوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا اور ابویہان نے شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اون کے چچا نے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سے سچے اس کو اسی طرح اور اسے بیان کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزم بن زید بن لؤذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی پھرنی بجائے سے بھائی بن عمرو بن حزم کے اور انکی ماں خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لؤذان ہیں۔ یہ سب لوگوں کے نزدیک اون ستر لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عوف بن نفلہ کے درمیان اخوت کرادی تھی۔ یہ جنگ یرین شریک ہوئے ہیں گرانے بھائی عمرو بن شریک ہوئے اور یز عمارہ احد اور خندق اور تمام جہادوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور فتح مکہ میں نبی مالک بن نجار کا علم انکے ساتھ تھا اور خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے جنگ یرامہ میں فہید ہوئے ابن ابیہ نے بزیہ بن محمد سے روایت کی اولھوں نے زیاد بن نعیم سے اولھوں نے عمارہ بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ہیں جو شخص اوپر عمل کریگا مسلمانوں میں سے ہوگا اور جو شخص ایک بات بھی اون میں سے چھوڑ دیگا تو تین باتیں اوسکو نفع نہ کریں گی۔ میں نے عمارہ سے پوچھا وہ کون چار باتیں ہیں اولھوں نے کہا اُس ازکوۃ رمضان کے روزے اور حج انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حزن بن سیدطان باہلی۔ انھوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ ان سے انکے بیٹے ابی بن عمارہ نے روایت کی ہے ابو بکر اسماعیلی نے انکا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ خالد بن سنان کی حدیث و نارا الحدیثان روایت کرتے تھے انکی روایت سے اس حدیث کو ابو سعید نقاش نے عجائب میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن ابی حسن انصاری مازنی۔ صحابی تھے انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ اور ابو احمد نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ یہ صحابی اور عقبی مدنی ہیں ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اسکو ذکر کیا ہے اور اوہمیں نظر ہے اور ابو عمر نے کہا عمارہ بن ابی حسن مازنی انصاری دادا بن عمرو بن یحییٰ مازنی کے جو امام مالک کے شیخ تھے۔ صحابی ہیں اور انکی روایت ہے اور انکے باپ ابو حسن عقبی مدنی تھے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور ابن سید الشہداء ہیں انکی ماں خولہ بنت قیس بن فہد بن مالک بن نجار ہیں حضرت حمزہ کی کنیت انہی کے ساتھ مشہور تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمزہ کی

کنیت اونکے بیٹے یعلیٰ کے ساتھ تھی حضرت حمزہ کی کوئی یادگار نہیں ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی حمزہ کے دونوں بیٹوں عمارہ اور یعلیٰ کے بھائی بھی تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں سے کوئی ولایت بمعہ معلوم نہیں ہو۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن راشد بن مسلم جعفر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے انکا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور انکی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے اہل شام اور اہل مصر نے روایت کی ہے۔ تابعین میں سے ہیں انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن رویہ ثقفی قبیلہ بنی حشیم بن ثقیف سے ہیں کوئی ہیں اون سے اونکے بیٹے ابو بکر اور ابو اسحاق سیسی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابو سیسی سلمیٰ تک پہنچا کر بکونجہروی دے دیتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حصین نے بیان کیا وہ کہتے تھے جبکہ بشر بن مروان نے خطبہ پڑھتے وقت دعائیں پڑھاؤں گے تو عمارہ کو فہم نہ ہونے لگا کہ اس سال ان دونوں کوتاہ ہاتھوں کا ہر کرے بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے اور یہ زیادتی نہ کرتے تھے کہ اس طرح کہتے۔ اور ہشیم نے سہابہ سے اسکا ذکر کیا۔ انکا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن زکریا کنہی۔ انکا شمار شامیوں میں ہے انکی کنیت ابو عدی ہے لڑنے عبدالرحمن بن عائد وغیرہ نے روایت کی ہے ابو اسحاق بن محمد نے اپنی اسناد مجاہد بن عیسیٰ تک پہنچا کر بکونجہروی دے دیتے تھے ہم سے ابو الولید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیض بن معدان نے بیان کیا انھوں نے ابو دوس کعبی کو بیان کرتے سنا انھوں نے ابن عائد کعبی سے انھوں نے عمارہ بن زکریا سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے۔ اے میرے غلام میرا غلام وہ ہے جو مجھکو یاد کرے اور وہ اپنے مالک کے پاس ہو۔ انکا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن زیاد بن سکن بن رافع انصاری اشہلی۔ انکا نسب انکے باپ کے ذکر میں پہلے بیان ہو چکا۔ یہ بنگ احدین شہید ہوئے

ابو ہریرہ بن سہم نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکر سے روایت کر کے بھگو خبر دی اور انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھے حصین بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور انھوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جنگ احد میں جب قوم کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا کہ کون ہو جو اپنے کو میرے لئے فدا کرے پس زیاد بن سکن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمارہ بن زیاد بن سکن پانچ انصاریوں میں سے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک سے ایک لڑنے لگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لڑ رہے تھے سب آخر میں زیاد یا عمارہ بن زیاد نے مقابلہ کیا جسے کہ رخمی ہو کر گر پڑے پھر مسلمانوں کے ایک گروہ نے آکر ان کو کفاروں سے چھڑایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ لوگ ان کو آپ کے پاس لے گئے آپ نے اپنے قدم سے ان کے تکیہ لگا دیا پس ان کی وفات ہو گئی اور ان کا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر تھا۔ ان کا ذکر شہیدانِ جہنم میں نہیں کیا گیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ عمارہ بن زیاد بن سکن جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے باپ زیاد بن سکن جنگ احد میں والہ اعظم ان کا تذکرہ تہذیب نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

بن سعد یا سعد بن عمارہ ابو سعید زرقی۔ ان کا ذکر تہذیب نے سعد بن عمارہ کے بیان میں اسی طرح بطور شک کے کیا ہے اور یہاں ان کا تذکرہ نہیں کیا اور ابو موسیٰ نے ان کو ابنِ مند سے معلوم کیا اور ہم ان کا ذکر صرف سین میں کر چکے ہیں۔

(سیدنا) عمارہ رضی اللہ عنہ

ابن شیبہ سہائی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ عمارہ ابو عبدالرحمن جبلی نے روایت کی ہے اور وہ اہل مصر سے ہیں مجھے بہت لوگوں نے اپنی اسناد ابو یسیٰ سنی تک پہنچا کر روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا اور انھوں نے جراح ابی بکر سے انھوں نے ابو عبدالرحمن جبلی سے انھوں نے عمارہ بن شیبہ سہائی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد بھیجی ہو میت وہو علی کل شئی قدیر مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے جو جنت میں لیجانے والی ہوں اور اس کے دس گناہ ہلک معاف کر دیتا ہے اور اس کو دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ ترمذی نے کہا ہے کہ عمارہ بن شیبہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا بھگو معلوم نہیں ہے۔ سہائی سین حملہ اور بار موحہ کے ساتھ منسوب ہے سہابی طرف۔

(سینا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

رسیدنا، غمبارہ (رضی اللہ عنہ)

(سیدنا) محمد (رضی اللہ عنہ)

(اسید نام) عمارة (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

کیا جاتا ہے۔ اسی میں یہ اختلاف انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جاسکے گا۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ کیا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابو غراب۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہے اور کہا انکا ذکر یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور اوکی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ وہ
حیرین سے ایک شخص ہیں اور کہا کہ وہ تابعین میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن مخلد بن حارث اور بعضوں نے کہا عامر بن خالد جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابو موسیٰ بن عقیلی نے ابن
شہاب سے روایت کر کے بیان کیا۔ اور یہ انصار میں سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

بن معاذ بن زرارہ انصاری ابو نکرہ۔ بعضوں نے کہا یہ اونکا نام ہے۔ صحابی تھے۔ یہ ذکر ابو حاتم ہستی نے کیا۔ اور ابن ابی
خنیسہ نے کہا کہ انکا نام عمار ہے۔ اور انکا ذکر ہم کر چکے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمارہ (رضی اللہ عنہ)

ابو سک بن عمارہ۔ ان سے ابے بیٹے مرک کے سوا کسی نے خلوق والی حدیث نہیں روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بیعت نہیں لی یہاں تک کہ اونھوں نے اس سے اپنے ہاتھ دھو ڈالے انکا شمار اہل
بصرہ میں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں ابو عمر کو اوس میں وہم ہو گیا ہے اس لیے کہ مرک بیٹے ہیں عمارہ
بن عقبہ بن ابی معیط کے۔ اور نیز انکا تذکرہ ابو عمر نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ اونھوں نے یہاں کوئی حدیث
اون سے نہیں روایت کی اور نہ اون کے بیٹے مرک کا ذکر کیا تاکہ یہ معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور حالانکہ یہ
دونوں ایک ہی ہیں اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں جو حدیث اون کی لکھی ہے وہ اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمارہ سلمیٰ (رضی اللہ عنہ)

در بعضوں نے کہا کہ ہنسی بدون نسبت کے ان کا ذکر حضرمی نے وحدان میں کیا ہے۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے
چچا قاسم سے روایت کی اونھوں نے وکیع سے انھوں نے اپنے چچا مبارک سے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے
یزید بن نعیم سے اونھوں نے جہنیہ کے ایک شخص سے جس کو عمر کہا جاتا تھا روایت کی کہ وہ سلام لائے بعد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے جسے ایام جاہلیت کے اپنے بیٹے کو بچانا تو اس کے

معاوضہ میں ایک غلام ہر ایک غلام دیکر اوس کو چھڑا لے۔ اس کو سفیان بن دکیج نے اپنے ہاتھ اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عمر اسلمی نے اسلم کے ایک شخص کی جس کا نام عبید بن عمیر تھا ملازمت کی اور اوسکی لونڈی سے رنایا وہ حاملہ ہو گئی اور لڑکا جنی جس کو حمام کہا جاتا تھا۔ یہ واقعہ جاہلیت میں ہوا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپ کے اپنے بیٹے کی بابت ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک تجھے ہو سکے اپنے بیٹے کو چھڑا لے پھر وہ اپنے بیٹے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے اور اوسکے مولا کو ایک غلام دیدیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بیٹے کو پایا تو اوس کا معاوضہ ایک غلام ہر ایک غلام دیکر اوس کو چھڑا لے۔ یہ تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

جمعی۔ انکا نام ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح نام انکا عمرو بن حنظل ہے۔ بقیہ بن ولید نے بکر بن سعد سے اونھوں نے خالد بن معدان سے اونھوں نے جبیر بن نفیر سے اونھوں نے عمر جمعی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اوس سے کچھ کام لیتا ہے تم لوگ جانتے ہو کہ کیونکر کام لیتا ہے سنو اوس کو کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے قبل اسکے کہ وہ مرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو علی حسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ نام انکا عمر جمعی ہے۔ اور ابو علی نے مالک بن سلیمان السانی سے اونھوں نے بقیہ سے اونھوں نے ابن ثوبان سے اونھوں نے کحل سے اونھوں نے جبیر بن نفیر سے اونھوں نے عمر جمعی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اوسکو مرے سے پہلے پاک کر دیتا ہے اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں یہ حدیث اس طرح ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوۃ ابن فریح نے اور یزید بن عبد ربہ نے بیان کیا۔ یہ دونوں کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یحییٰ بن سعد نے خالد بن معدان سے اونھوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ عمر جمعی کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو مرے سے پہلے اس سے کچھ کام لینا ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ کس طرح کام لیتا ہے آپ نے فرمایا اوس کو عمل صالح کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جب اوس عمل صالح میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں اوسکی روح قبض کر لیتا ہے اس حدیث کی روایت میں جو کچھ اختلاف پڑا ہے وہ بقیہ نامی راوی کی وجہ سے ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم سلمیٰ امام مالک بن انس نے ہلال ابن اسامہ سے اونھوں نے عطاء بن یسار سے اونھوں نے عمر بن حکم سلمیٰ سے

روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک لونڈی میری بکریاں چرا لے کر تھی میں ایک روز چراگاہ گیا تو ایک بکری نے کم پائی اوس سے پوچھا تو اوس نے کہا کہ اوسے بھڑایا گیا مجھے بہت رنج ہوا اور آخر میں بھی آدمی تھا میں نے اوس لونڈی کو ایک طمانچہ مار دیا اور میں نے ایک (مسلمان) غلام آزاد کرنے کی نذر کی تھی۔ کیا اس لونڈی کو آزاد کر دوں (تو وہ نذر پوری ہو جائیگی)۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی کو بٹا کر پوچھا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے کہا آسمان میں پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں اوس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں پس آپ نے عمر بن حکم سے فرمایا کہ یہ مومن ہے اس کو آزاد کر دو۔ اس کے بعد پھر راوی نے کاہنوں کا اور فال بد کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان عمر کی وفات شہ ۳۷۰ میں ہوئی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس روایت میں امام مالک سے غلطی ہو گئی صحیح نام ان کا معاویہ ابن حکم ہے۔ ابن مندہ نے ۱۶ اور بخاری وغیرہا کا بھی یہی قول ہے۔

رسیدنا عمر (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

ابن خطاب بن لیث بن عبد العزی بن ربیع بن عبد المذنب قرطبن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی کنیت ادنیٰ ابو حفص تھی والدہ انکی خنتم بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبد المذنب عمر بن مخزوم تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ خنتم بنت ہشام بن مغیرہ تھیں اس دوسری روایت کی بنا پر یہ ابو جہل کی حقیقی بہن ہو جائیگی اور پہلی روایت کی بنا پر وہ ابو جہل کی چچا زاد بہن ہونگی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے خنتم کو بنت ہشام لکھا ہے اوسے غلطی کی ہے کیونکہ اس صورت میں ابو جہل اور حارث فرزندان ہشام کی حقیقی بہن ہو جائیگی حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابو جہل اور حارث کی چچا زاد بہن ہیں ہشام اور ہاشم فرزندان مغیرہ دو بھائی تھے ہاشم خنتم کے والد تھے اور ہشام ابو جہل اور حارث کے والد تھے۔ ہشام کو جد مخزوم الریحین کہتے ہیں۔ اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی والدہ ابو جہل کی حقیقی بہن تھیں اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہشام کی بیٹی تھیں جو ابو جہل کی بہن کا بیٹا تھا (یعنی ابو جہل ہشام کا مامون تھا) ابونعیم نے اس کو اسحاق سے روایت کیا ہے بریر نے بیان کیا ہے کہ خنتم ہاشم کی بیٹی تھیں اسد وہ ابو جہل کی چچا زاد بہن ہوئیں جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ ہاشم کے کئی لڑکے تھے مگر سب لسلین نہیں چلین۔

۱۷ دو الریحین کے معنی دو نیزہ والا شاید وہ لڑائی میں دو نیزہ لیے پاس رکھتے ہوں ۱۲

حضرت عمر اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما کا سب فیصل میں جا کر ملتا تھا ہر حضرت عمر کی ولادت واقعہ قبل کے ۱۲- برس بعد ہوئی خود حضرت عمر سے روایت ہر وہ کہتے تھے واقعہ فجر اعظم کے چار برس بعد میں پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمر اثرات قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں سفارت کا عہد والھی کو ملتا تھا قریش کا دستور تھا کہ جب اون میں باہم کوئی لڑائی ہوتی یا کسی غیر قوم سے جنگ درپیش ہوتی تو حضرت عمر ہی کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے اور جب کسی غیر قوم کا کوئی شخص مفاخرت یا مفاخرت کے مضامین بیان کرنا تھا تو حضرت عمر ہی کو اس کے مقابلہ میں بھیجا کرتے تھے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر نہایت سخت تھے پھر کچھ لوگوں کے اسلام لانے کے بعد اسلام کو قبول کیا۔ ہلال بن سیاف نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) چالیس مرد اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور بعضوں نے کہا ہر کہ ۳۹ مرد اور ۲۳ عورتوں کے بعد اسلام لائے پس ان سے مردوں کی تعداد چالیس پوری ہو گئی۔ ہم کو ابو محمد عبد اللہ بن علی بن سویدہ تکرینی نے اپنی اسناد ابو الحسن علی بن احمد بن سوہب تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد بن احمد اسفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبد اللہ بن محمد بن جعفر حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن مغلس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن خلیفہ نے ابو ہشام رمانی سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سعید بن مسیر سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۳۹ مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا آپ کے بعد عمر اسلام لائے تو وہ چالیس آدمی ہو گئے پس جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا یہ قول لیکر نازل ہوئے یا ایہا النبی جسک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (ترجمہ می نبی تجھ کو اللہ تعالیٰ اور وہ مومنین کافی ہیں جنھوں نے تیری پیروی کی) اور عبد اللہ بن ثعلبہ بن صفیر نے کہا کہ حضرت عمر ۵۵ مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور سعید بن مسیر نے کہا کہ حضرت عمر نے چالیس مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا پھر حضرت عمر کے اسلام لانے کے بعد کہ میں اسلام ظاہر ہوا۔ اور میر نے کہا کہ ارقم کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد اور چالیس یا چالیس کے کچھ زائد مردوں اور عورتوں کے مسلمان ہوئے کے بعد حضرت عمر نے اسلام قبول کیا۔ آئندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے کہ امی خیرا و شخص عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام یعنی ابو جہل میں سے جو تجھ کو پسندیدہ ہو اس سے اسلام کو طلب کرے۔ ہم کو ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی اسناد عبد اللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میسرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن عبد بن یانیکا

وہ کہتے تھے عمر بن خطابؓ کہا کہ اسلام لانے کے قبل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعرض کر نیکی کے لئے نکلا تو پہلے آپؐ کو
اسعد بن ہارثؓ آپ کے پیچھے گھرا ہو گیا آپؐ سورہ اٹھاتے پڑھنا شروع کیا مجھ کو قرآن کی تالیف سے تعجب ہوا اور میں نے کہا واللہ یہ شاعر
ہیں جیسا کہ قریش کہتے ہیں آپؐ پڑھا نہ لقول رسول کریمؐ وما ہو بقول شاعر قلیل ما تو منون (ترجمہ: یہ بزرگ رسول کا قول ہوا
شاعر کا کلام نہیں تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو) میں نے کہا یہ کاہن ہیں آپؐ پڑھا تو بقول کاہن قلیل ما تذکرون تنزیل
من رب العالمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل لانہ نامنہ بالیین ثم لقطعنا منہ الومین فاسکم من احد عنہ حاجزین اخیر سورہ تک
ترجمہ اور نہ کاہن کا کلام ہر تم لوگ بہت کم نصیحت پکڑتے ہو رب العالمین کی طرف سے اس کا نزول ہوا اور اگر تم پر کوئی
بات افتر کرتا تو ہم اس کو دانت سے پکڑ لیتے پھر اس کی رگ قلب کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی اس کا بچا بیوالا
نہو سکتا) پس اسلام میرے دل میں بخوبی اتر گیا۔

ہم کو عبد ابوالقاسم حسین بن ہبہ اللہ بن محفوظ بن مصری ثعلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف نقیب ابوطالب علی
بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد نے خبر دی اس طرح کہ ان کے ساتھ حدیث پڑھی جاتی تھی اور
میں سن رہا تھا وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فضیلہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء مصیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو
ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عوف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو
سفیان ثانی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے اسحق بن ابراہیم حنفی کے سامنے یہ حدیث پڑھی انھوں نے کہا اسامہ
بن زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے اس کو بیان کیا انھوں نے ان کے دادا اسلم سے روایت کی وہ کہتے تھے
ہم سے عمر بن خطابؓ کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو بتاؤں کہ میرے اسلام کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ حضرت
عمرؓ نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سب لوگوں سے زیادہ شدت کرنا والا تھا ایک روز سخت گرمی کے دنوں میں
دو پھر کے وقت کہ کی ایک کٹی میں جا رہا تھا کہ قریش کا ایک شخص مجھے لگا اور پوچھنے لگا اے ابن خطابؓ کہاں جاتے ہو
تم اپنے کو ایسا یعنی سخت مخالف اسلام خیال کرتے ہو حالانکہ یہ امر (اسلام) جو وہ تمھارے گھر میں آچکا ہے کہا ہے کیا
اوسے کہا کہ تمھاری بہن نے تبدیل مذہب کر دیا یعنی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا) میں غضبناک ہو کر لوٹا اور سوچتا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ ایک ایک دو در مقلس (آدیون کو جو مسلمان ہو جاتے تھے کسی ایسے شخص
کی کفالت میں کر دیتے تھے جس کو قوت ہو وہ اس کی کفالت میں رہتے اور اسے کھانے میں سے کھاتے تھے چنانچہ
میری بہن کے شوہر کی کفالت میں بھی دو آدمی کر دیئے تھے میں نے وہاں آکر وہ دیکھا کھانا یا (اندسے) کسی نے پوچھا
کون ہے یہ؟ لہذا ابن الخطابؓ اور (مکان کے اندر) کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ایک صحیفہ میں قرآن پڑھ رہے تھے میری

آواز سکر جلدی سے منتشر ہو گئے اور (گہرا ہٹ مین) وہ صغیفہ بھی چھوڑ دیا یا بھول گئے پھر میری بہن نے دروازہ کھولا یا
 میں نے جو کچھ میرے ہاتھ میں آیا اوٹھا کر اس سے اس کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کے خون بہنے لگا جب اس نے خون
 دیکھا تو رونے لگی اور کہا ای ابن خطاب تم جو کچھ کر سکتے ہو کرو میں تو مسلمان ہو چکی۔ میں اسی غصہ کی حالت میں ایک
 تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور مکان کے ایک طرف ایک کتاب دیکھی میں نے پوچھا یہ کون کتاب ہے مجھ کو دے اس نے کہا میں
 تم کو یہ کتاب نہ دوں گی کیونکہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ ظاہر ہوتے ہو اور اس کتاب کو پاک
 لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا میں اُن سے جھگڑتا رہا حتیٰ کہ اُنھوں نے مجھ کو وہ کتاب دیدی۔ اوسین بسم اللہ الرحمن
 الرحیم میں نے پڑھی تو بخود ہو گیا اور کہتے اب ہاتھ سے پھینک دی جب میرا دل قابو میں آیا تو اوسین آیہ سجد للہ ما فی السموات
 والارض و ہوالعزیز الحکیم دیکھی اور جب میں اللہ عزوجل کے ناموں میں سے کسی نام پر پوچھتا تو بے خود ہو جاتا پھر آپے میں
 آتا یہاں تک کہ آیہ آمنو باللہ ورسولہ والفقوا ما حکم مستخلفین فیہ انکمتم مومنین تک پہنچا پس میں نے کہا اشدان لا الہ الا اللہ و اشد
 ان محمد رسول اللہ پھر لوگ نکل آئے اور میری بات سکر بوجہ خوشی کے تکبیر کہنے لگے اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر کہا ای ابن خطاب
 تم کو بشارت ہوا میں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبیلہ کے دن یہ دعا کی تھی کہ ای اللہ و شخصوں میں سے ایک سے یعنی
 عمرو بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے اسلام کو قبلہ دے اور ہم امید کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تمھارے ہی لیے تھی
 پس ہم تم کو بشارت دیتے ہیں جب دن لوگوں نے میرا صدق جان لیا تو میں نے اُن سے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام
 بتا دو اُن لوگوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ صفا اور صفوۃ کے نیچے ایک مکان میں ہیں میں وہاں آیا اور دروازہ کھٹکٹایا کسی نے
 پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب چونکہ وہ لوگ میری سختی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جانتے تھے اور میرے اسلام لانے کی اوکو
 جہز تھی اسوجہ سے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرات نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھولو و اگر اللہ تعالیٰ اوکے
 ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اوکو ہدایت کر دیا لوگوں نے دروازہ کھولا یا اور دو آدمیوں نے میرے بازو پکڑ لئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 قریب آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوکو چھوڑ دو اُنھوں نے مجھ کو چھوڑ دیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کرتا پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کھینچا اور فرمایا ای ابن خطاب سلام ہے آؤ ای اللہ کو ہدایت دے میں نے کہا اشدان لا الہ
 الا اللہ و انک رسول اللہ پھر مسلمانوں نے تکبیر کہی ہو کہ کی گلیوں میں سنی گئی (یعنی مسلمانوں نے تکبیر ایسی بلند آواز سے کہہ کہ کہ کی تمام
 گلیاں گونج اٹھیں) حالانکہ اسکے پہلے مخفی طور پر کہتے تھے اسکے بعد میں چلا آیا اور میرا یہ حال ہوا کہ میں کسی مسلمان کو کفاروں کے
 ہاتھوں مار کھاتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے دیکھا تو پھر بھی پسند کیا کہ جو مصیبت مسلمانوں کو پہنچتی ہے وہ مجھ کو بھی پہنچے پس
 میں اپنے ناموں کے پاس جو کفاروں میں شریف تھے گیا اور دروازہ کھٹکٹایا اُنھوں نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب وہ

میرے پاس آئے میں نے اون سے کہا تم کو معلوم ہو کہ میں اسلام میں داخل ہو گیا اولھون نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے کہا ہاں اولھون نے کہا ایسا نہ کرو میں تو کر چکا اولھون نے کہا نہیں ایسا نہ کرو اور مجھ کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا میں نے کہا یہ کچھ نہیں اور وہ سب قریش میں سے ایک شخص کے یہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اسے پوچھا کون ہے کہا عمر بن الخطاب وہ میرے پاس آیا ہے کہا تم کو خبر ہو کہ میں اسلام لے آیا اسے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے کہا ہاں اسے کہا ایسا نہ کرو میں تو کر چکا اسے کہا نہیں ایسا نہ کرو پھر وہ اونٹن پر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا جب میں یہ دیکھا تو میں لوٹ آیا مجھے ایک شخص نے کہا کیا تم اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں اسے کہا جب لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوں تو تم فلاں شخص کے پاس جو راز کو نہیں چھپاتا ہو جاؤ اور اس سے چپکے سے اپنا مسلمان ہو جانا کہہ دو وہ غل مچا دیگا اور تمھارے مسلمان ہو جانے کا اعلان کر دیگا پس جب لوگ کعبہ میں جمع ہوئے تو میں اسی شخص کے پاس گیا اور اس سے چپکے سے کہا کیا تم کو معلوم ہو کہ میں مسلمان ہو گیا اسے بتاؤ دروازہ بند نہ کرنا شروع کیا کہ لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ عمر بن خطاب اسلام میں داخل ہو گئے پس لوگ مجھ کو مارنے لگے اور میں بھی اون کو مارنے لگا میرے ماموں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابن الخطاب وہ ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور آستین سے اشارہ کر کے کہا میرے لوگو میں اپنے بھائی کو پناہ دیتا ہوں لوگ مجھے الگ ہو گئے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ (کفاروں کے ہاتھ سے) کسی مسلمان کو مار کھاتے دیکھوں گے مجھے دیکھتا پڑتا تھا اور میں دہرایا جاتا تھا میں نے کہا یہ کچھ نہیں ہے کہ مجھ کو بھی وہی تکلیف ہو چکی جو مسلمان پر ہر میں خاموش تھا جب کہ لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوئے میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا میں نے اولھون نے کہا کیا سنو میں نے کہا آپ کی پناہ کو میں واپس کرتا ہوں اولھون نے کہا او میرے بھائی ایسا نہ کرو میں نے کہا نہیں ایسا ہی ہو گا اولھون نے کہا تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو اس کے بعد میں بار بار دروازہ کھٹکھٹاتا رہا تاکہ اسلام کو خدائے غالب کر دیا۔

ہم کو ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن کثیر سے روایت کر کے خبر دی اولھون نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ قریش نے عمر بن خطاب کو جبکہ وہ مشرک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتار کرنے سے پہلے لے بیٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے نیچے ایک گھر میں تھے۔ عمر کو زبردستی منہ پر اسلام لایا چپکے سے یہ یحییٰ بن عبد اللہ بن اسید بن اسید بھائی بن بنی عدی بن کعب کے عمر تلوار لٹکا سنے ہوئے تھے تمام نے پوچھا اسی عمر کا نکاح ابادہ بن عمر نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرے جاتا ہوں جسے قریش کے دشمنوں کو بے عقل بتایا اور ان کے مہبودوں کو گالیاں دیں اور ان کی جماعت کی مخالفت کی تمام نے کہا اسی عمر قسم ہے خدا کی تم بہت برسے راستہ چل رہے ہو اور سخت نادانی کر رہے ہو۔ آخر عمر کو عمر نے کہا میں حال کر رہا ہوں کہ تو بھی اسلام میں داخل ہو گیا اور اگر مجھے یقیناً تیرے مسلمان ہونا معلوم ہو جائے تو میں تمھیں سے امداد کروں (یعنی پہلے تجھی کو قتل کر دوں) تمام نے جب دیکھا کہ عمر باز آئندے نہیں تو کہیں

تم کو خبر دیتا ہوں کہ تمھارے اعمام مسلمان ہو گئے اور تم کو اور تمھارے طریقہ ضلالت کو چھوڑ دیا جب عمر نے یہ سنا تو پوچھا کہ وہ کون کون لوگ ہیں عمام نے کہا کہ تمھاری بہن اور ان کے نواسہ اور تمھارے چچا کے بیٹے عمروان سے چلا اور اپنی بہن کے یہاں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے وصیت والوں کو حاجت مندوں کا تکفل کر رہے تھے اور جناب بن اربث کو عمر لی بہن کے نواسہ ہر سید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کفالت میں کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے طہ مانزلنا علیک لقرآن لتشتقی نازل کی تھی اسکے بعد رماوی نے اسی واقعہ کے مثل ذکر کیا جو پہلے بیان ہو چکا اور اوس میں کچھ زیادتی اور سی ہر ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عمر نے اسلام لاکر کہا خدا کی قسم جیسا ہم کفر کی حالت میں کفر کا اظہار کرتے تھے اوس سے زیادہ اب اسلام کی حالت میں ہم اسلام کے اظہار کا حق ہو پھر اگر ہماری قوم ہم پر ظلم و تعدی کرنا چاہیگی تو ہم اوس سے لڑیں گے اور اگر ہماری قوم انصاف کرے گی تو ہم قبول کرینگے پھر حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی مسجد میں آکر بیٹھے اور جب قریش نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام دیکھا تو بہت پریشان ہوئے ابن اسحاق نے کہا مجھے نفع نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر بن الخطاب اسلام لائے تو لوگوں سے پوچھا کہ اہل مکہ میں سے کون شخص سب سے زیادہ بات کو شائع کر دینے والا ہو لوگوں نے کہا جمیل بن عمر حضرت عمرؓ سے چلے اور میں ہی ان کے پیچھے پیچھے چلا اور میں (اوس وقت) لڑکا تھا (مگر) جو کچھ دیکھتا اوس کو سمجھتا تھا۔ حضرت عمر جمیل بن عمر کے پاس آئے اور کہا اے جمیل تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام لے آیا خدا کی قسم آپ اور کچھ نہ کہنے پائے تھے نہ جمیل کھڑا ہو گیا اور چادر پھیلتے ہوئے چلا حضرت عمرؓ بھی اوس کے پیچھے پیچھے چلے اور میں بھی اپنے باپ (یعنی عمرؓ) کے ساتھ تھا جمیل مسجد کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے چلا کر کہنے لگا اے گروہ قریش عمر زین ہو گیا حضرت عمرؓ نے اوس سے کہا تو جھوٹھ کہتا ہے میں تو اسلام قبول کیا پھر لوگوں سے حضرت عمرؓ پر قیور فاش کی اور ان کو مارنے لگے اور حضرت عمرؓ بھی لوگوں کو مارنے لگے حتیٰ کہ آفتاب سردن پر آگیا (یعنی دوپہر ہو گئی) حضرت عمرؓ تھک گئے اور لوگوں نے اوپر حملہ کیا حضرت عمرؓ نے لگے جو کچھ تم سے ہو سکے کہ قسم ہے خدا کی اگر ہم تین سو ہوتے تو کعبہ کو یا تم ہمارے لئے چر رہے ہوتے یا ہم تمھارے لئے

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جسے حضرت عمرؓ کو پناہ دی وہ عاص بن وائل ابو عمرو بن عاص بھی ہیں اور حضرت عمرؓ نے ان کو پناہ دیوں اسوجہ سے کہ ان کی ماضیہ ہاشم بن میسرہ کی بیٹی ہیں اور ختمیہ کی ماضیہ بنت عبدیس بن سعد بن ہاشم سکیمہ ہیں اور ماضیہ کے لوگ سب مامون ہوتے ہیں سی بی بی صلی اللہ علیہ وسلم سے سعد بن ابی وقاص کی نسبت فرمایا تھا کہ یہ میرے مامون ہیں کیونکہ وہ زہری تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی زہری تھیں اس طرح حضرت عمرؓ کے دوسرے مامون کی نسبت بہت حضرت عمرؓ کو مامون لکھ کر دروازہ بند کر لیا تھا جو یہ قول ہے کہ وہ ابو جہل تھا پس اون لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ کی والدہ ابو جہل کی بہن ہیں ابو جہل حضرت عمرؓ کا قبیلہ مامون ہو گا اور ان لوگوں کے قول کی بنا پر

جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی والدہ ابو جہل کی چچا کی بیٹی ہیں ابو جہل حضرت عمرؓ کا دوسرا بیٹا ہے مامون جو کا جیسا اوپر بیان ہوا یعنی مامون کے سب مامون ہوتے ہیں حضرت محمد بن سعد کا قول ہے کہ عمرؓ کا اسلام لانا کشتہ میں ہوا۔

ہم کو کئی آدمیوں نے اجماعاً خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو حسن ابن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حزرہ یعقوب ابن مجاہد نے بیان کیا انھوں نے محمد بن ابیہم سے انھوں نے ابی عمر و ذکوان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کا نام فاروق کسے رکھا عائشہؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزدہ حارہ مصلحہ کو زہرا و زوارہ محمدؐ ساکن اس کے بعد راہ مصلحہ پھر نکلا۔

ہکو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن محمد ارتقی مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن حسن نے ابوب بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے زبان و دل پر حق کو قائم کر دیا اور وہ فاروق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے حق و باطل میں تفریق کر دی۔ ابن شہاب نے کہا ہکو خبر ہو چکی ہے کہ سب پہلے اہل کتاب نے حضرت عمرؓ کو فاروق کہا۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبہ السدین محفوظ بن مصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو شریف ابوطالب علی بن حیدر بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین ابن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحییٰ بن انخی ہناد بن سری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے فائل بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے یزید ابیہی سے روایت کی وہ کہتے تھے زبیر بن عوام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے ہکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو ہشیم عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابوسعد و سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مرویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد السم بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون اور یحییٰ بن عبد الوہاب بن فضل بن دکین نے بیان کیا یہ سب کہتے تھے ہم سے مسر بن قاسم بن عبد الرحمن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے

عبدالسد بن مسعودؓ کہہ کہ عمر کا اسلام لانا ایک نسخہ تھا اور انکی ہجرت ایک نصرت تھی اور انکا امیر ہونا رحمت تھا اور ہم لوگ کعبہ میں نماز پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے اور کافروں سے لڑے تب کافروں نے ہمارے چھوڑا اور ہم کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔ کہا ہم سے ابن مزدویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن علی حمیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن عبد بن سید سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے مسروق سے انھوں نے منصور سے انھوں نے ربیع سے انھوں نے حذیفہ سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو اسلام مثل ایک آئینہ کے تھا کہ اس سے ثبوت ہی زیادہ ہوتی جاتی تھی پھر جب حضرت عمرؓ شہید ہو گئے تو اسلام مثل ایک جانے والے شخص کے ہو گیا کہ اس سے دوزخی زیادہ ہوتی تھی حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ | ہمارے ابوہبہ السد دقاق نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمدؓ کی ہجرت کی خبر اب اتنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بطور اذن کے بیان کیا

کی ہجرت

وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن علی بن احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو روق احمد بن محمد بن بکر ہزانی نے بصرہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر بن محمد بن خالد عثمانی نے مصر میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالسد بن قاسم آملی نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عقیل بن خالد سے انھوں نے محمد بن علی بن عبدالسد بن عباس سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے عبدالسد بن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ مہاجرین میں سے کسی نے چھپر ہجرت نہ کی ہو مگر عمر بن خطابؓ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو تلوار لے کر گئے اور کمان و دوش پر لگائی اور چڑھا تھ میں نے اور نیزہ بند کئے ہوئے کعبہ کے پاس گئے حالانکہ قریش کا گروہ کعبہ کے گردا گرد موجود تھا مگر حضرت عمرؓ نے تمکین کے ساتھ سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیمؑ میں آکر اطمینان سے نماز پڑھی پھر ایک سب کے دروازہ پر گئے اور ایک ایک دروازہ پر پڑھتے ہو کر لوگوں سے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسکی ما اور کور وئے اور اس کا بیٹا ماتم کرے اور اسکی زوجہ بیوہ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اس وادی کے اس پار ہم سے ملے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے ساتھ صرف وہی لوگ ہوئے جو ضعیف اور کمزور تھے انکو اپنے تعلیم اور حیثیت کی اور ہجرت کر گئے۔ ہمارے ابوہبہ السد بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکر سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے نافع بن عبدالسد بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے اپنے باپ عمر بن خطابؓ سے روایت کی انھوں نے کہا جب ہم لوگ ہجرت کے لئے جمع ہوئے تو ہم نے اور عیاش

بن ابی ریحہ اور ہشام بن عاص بن وائل نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ بنی غفار کے پشیمہ کے پاس ہم سب لیجی اور خنسل بن
 آدے تو اس کے ساتھی اس کو چھوڑ دیں پس ہم اور عیاش بن ریحہ وہاں آئے اور ہشام ایک شہر جو ثلثہ میں ہے
 اور ہم لوگ مدینہ چلے آئے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ عمر بن الخطاب اور عمر بن سراقہ اور عبداللہ بن سراقہ اور ثنیس بن خذافہ
 اور سعید بن زید بن عمرو بن نوفل اور واقعہ بن عبداللہ اور غولی بن ابی خولی اور ہلال بن ابی خولی اور عیاش بن ابی ریحہ
 اور خالد بن کبیر اور ایاس بن کبیر اور عاقل بن کبیر یہ سب لوگ قبیلہ بنی عمرو بن نوفل بن رعاہ بن خذافہ کے یہاں اترے
 ہکو ابو الفضل عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر احمد بن علی بن ہرمان نے خبر دی وہ کہتے تھے
 ہم کو ابو محمد حسن بن علی فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر قطیبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبد اللہ بن احمد نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عمرو بن محمد خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے
 باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل بن ابی اسحاق سے
 روایت کر کے بیان کیا انھوں نے براہین عازب سے روایت کی انھوں نے کہا کہ ہاجر بن مین سے سب سے پہلے ہمارے
 پاس مصعب بن عمیر بنی عبداللہ کے بھائی تھے پھر ابن مکتوم آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے پھر عمر بن الخطاب موارمی رقبہ
 ہم نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا انھوں نے کہا ہمارے پیچھے آ رہے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ
 جہاد وین شریک ہونا

حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر۔ احد
 خندق۔ بیتہ الرضوان۔ خیبر فتح۔ حنین وغیرہ میں شریک ہوئے حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کفاروں پر سب سے زیادہ سخت تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں حضرت عمر کو اہل کر کے
 پاس بھیجا چاہا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے ساتھ جو سنت عداوت مجھ کو بی و قریش کو
 معلوم ہو اس لئے اگر وہ موقع پائیں گے تو مجھ کو قتل کر ڈالیں گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو نہیں بھیجا
 بلکہ حضرت عثمان کو (اہل مکہ کے پاس) روانہ فرمایا۔

ہکو ابو جعفر بن سیمین نے اپنی اسناد یونس بن کبیر تک پہنچا کر خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے بار تشریف لیجانے کی بابت روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عداویہ کی طرف سے علی
 تھوڑی دور جا کر اتر پڑے اور آپ کو خبر ہو گئی کہ قریش اپنے قافلہ کو چانے کیلئے آ رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے لوگوں سے مشورہ لیا ابو بکر نے ایک عمدہ تقریر کی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور ایک عمدہ تقریر کی اور پوری خبر کا ذکر کرنا اور

حضرت عمر ہی نے بدر کے قیدیوں کو قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا جس کا قصہ مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور دیگر اہل باب میر نے کہا ہے کہ
 بنی عدی بن کعب بن سہل جو نوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے بنجر اوٹے عمر بن خطاب بن نفیل بنی بن اسیم کچھ اختلاف
 نہیں کیا گیا اور حضرت عمر بن خطاب شریک ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ہم کو عبد اللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکر سے روایت کر کے خبر دی اونھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی
 وہ کہتے تھے ہم سے زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے جب ابوسفیان نے لوٹ جانے کا
 ارادہ کیا تو پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے لگا کہ لڑائی بدر کے دن ہوگی اسی ہل عالی ہو یعنی اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب سے فرمایا اے عمر! اٹھو اور اس کا جواب دو حضرت عمر نے (سفیان کے جواب میں) کہا کہ اللہ
 سب سے بزرگ اور برتر ہو اور اس کے سوا کوئی نہیں چاروں طرف کے مقتول خست ہیں اور تمھاری طرف کے مقتول و زنج
 میں حضرت عمر نے ابوسفیان کو یہ جواب دیا تو ابوسفیان نے کہا اے عمر! اٹھو پاس آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے
 فرمایا جاؤ دیکھو کیا کتا ہے حضرت عمر و سب سے پاس گئے ابوسفیان نے حضرت عمر سے کہا اے عمر! تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ محمد کو
 مقتل میں لاؤ حضرت عمر نے کہا نہیں وہ میری بات اس وقت سن رہے ہیں ابوسفیان نے کہا تم میرے نزدیک ابن قیس سے زیادہ
 سچے ہو کیونکہ ابن قیس نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم اہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبد الکریم بن
 احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے
 تھے ہم سے ابو بکر بن مردیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الاعداس سلام بن سلیم نے اعمش سے روایت
 کر کے بیان کیا اونھوں نے ابی وائل سے روایت کی وہ کہتے تھے ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے
 ایک پل میں رکھا جائے اور تمام آدمیوں کا علم دوسرے پل میں تو حضرت عمر کا علم بھاری ہوگا میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو اونھوں
 نے کہا خدا کی قسم عبد اللہ نے اس سے بڑھ کر کہا ہے میں نے پوچھا کیا تھا تو اونھوں نے کہا جب حضرت عمر کی وفات ہو گئی تو علم کے
 دس حصوں میں سے نو حصے جانتے رہے۔ ہکواکھیل بن علی بن عبید وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے
 تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے زہری سے اونھوں نے
 حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اونھوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا
 کہ میں نے روایا میں دیکھا کہ ایک پیالہ دو دھکا بھگو دیا گیا۔ میں نے وہ میں سے پایا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا صحابہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ اسکی کیا تاویل ہو چکی ہے فرمایا علم۔ ہو ابو محمد بن ابی القاسم حافظ نے اجازت خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن محمد بن فضل بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن میری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسائب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قریش کے ایک شیخ کو سنا وہ عبد الملک بن عمیر سے روایت کر کے بیان کرتا تھا اوٹھون نے فیصلہ بن جابر سے روایت کی وہ کہتے تھے نہ اکی قسمیت ابو بکر مدیق سے زیادہ کسی کو قسمیت پر حیم اور دم دل نہیں دیکھا اورہ عمر بن خطاب سے زیادہ کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الہی میں فقیہ اور حدود الیہ کا قائم کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالنے والا دیکھا اورہ عثمان بن عفان سے زیادہ کسی کو با حیا دیکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد و تواضع ابو ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازت خردی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر بن مرزوقی نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن بن حندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن عمر بن محمد حرجلی نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید ماتم بن حسن شافعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کر کے بیان کیا اوٹھون نے قیس بن ابی تارم سے روایت کی اوٹھون نے کہا طلحہ بن عبید اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نہ اسلام لانے میں ہم سے مقدم تھے نہ ہجرت کرنا میں لیکن وہ ہم سے زیادہ عیسائی دنیا میں اور ہم سے زیادہ زاعب تھے آخرت کے۔ لکھا اور ابو خردی ہمارے باپ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابو علی مرقی نے کہا بھائی کیا اور ابوسعید اصبر ہانی نے اون سے روایت کر کے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم حافظ نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید بن حریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن مغزو سی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا اوٹھون نے کہا سعد بن ابی وقاص کہتے تھے وہم ہی خدا کی حضرت عمرؓ ہم یہاں ہجرت میں مقدم نہ تھے مگر ہم کو معلوم ہو گیا جس چیز سے او کو ہم فضیلت تھی وہ دنیا میں ہم سے زیادہ زیادہ تھے ہم کو ابن ابی جبہ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابوغالب بن نباس نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن جوہری نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن جویہ اور ابو بکر محمد بن اسماعیل بن عباس نے خردی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن المبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یحییٰ بن میسرہ نے ثابت سے روایت کر کے خردی کہ عمر نے ایک مرتبہ پانی مانگا پس ایک پیالہ شہد کا لایا گیا آپ اوس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہنے لگے کہ اگر میں اس کو پنی لوٹتا تو اسکی حلاوت نہ جاتی رہی مگر اسکی پاؤں باقی رہی اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر وہ شہید ایک شخص کو پیدا دے اور اسکو پی لیا۔

والد یا حضرت عمر نے فرمایا ایک پیالے میں دو سالن؟ میں اسکو ہرگز نہ کھاؤں گا یہاں تک کہ خدا کے پاس چڑھاؤں (یعنی مرے وقت تک) ہم کو عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیوہ نے اور ابو بکر بن اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے سینہ حضرت عمر کے دونوں مونڈھے کے درمیان کرتے ہیں چارہ پوند دیکھے۔ اور ہکو کئی آدمیوں نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن بنانے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو الفضل بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منذر ابن ولید بن عبد الرحمن جارودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شعبہ نے سعید جری سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابی عثمان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں عمر بن خطاب کو دیکھا رہی جمرہ کرتے اور ایک ازار پہنتے تھے جس میں چہرے کا پونڈ لگا ہوا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ہکو ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن سراہ بن علی نقیہ اور ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی العزا اور ابو عبد اللہ حسین بن ابی صالح بن قناسہ و تکریتی وغیرہ سے اپنی اسناد و محمد بن اسماعیل جہش تماک پوچھا کہ خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عقیل بن ابی شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو سعید بن مسیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا خواب میں میں نے اپنے اپنے کو جنت میں رکھا مانگا دیکھا ہوں کہ ایک عورت ایک قصر کی طرف وضو کر رہی ہو میں نے پوچھا یہ قصر کس کے واسطے ہے اس نے کہا عمر کی واسطے میں عمر کی غیرت یاد کی اور تپنے لگا اس واقعہ کے سننے سے حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر میں غیرت کرؤں گا۔

کہا اور ہم سے محمد بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابی سلمہ سے انھوں نے صالح سے انھوں نے کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے ابی امامہ بن سہل سے روایت کی انھوں نے ابو سعید خدری کو سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا خواب میں میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کے جاتے ہیں وہ لوگ میرا ہن پست ہوئے ہیں کسی کا پیرا ہن سینہ تک پہنچا اور کسی کا اس سے کہہ کر ابو عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کے گئے ان کا پیرا ہن اس قدر لمبا تھا کہ زمین پر ٹوٹنا تھا سنا ہن پوچھا یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا پیرا ہن سے مراد دین ہی

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبد اللہ بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن عبد البر بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبد الجبار عطار دی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عاصم حریف نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے علیہ سے انھوں نے ابو سعید خدری سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعلیٰ درجات کے لوگ نیچے درجے والوں کو ایسے دکھائی دینگے جیسے روشن ستارہ آسمان کے افق میں دکھائی دیتا ہو اور بیشک ابو بکر اور عمر انہی عالی درجہ لوگوں میں سے ہیں اور ان پر انعام کیا گیا ہے۔

ہم کو ابو البرکات حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو العشاء عمر بن خلیل ابن فارس قمیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیہ ابو القاسم علی بن محمد بن علی مہمسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن خثیمہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو قلابہ رقاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن زکریا نے نصرانی عمر خرائی سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرا سے جب دو ہلے لگا فرمایا ٹھہر جا کیونکہ کچھ نبی اور صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور علیہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد اور سعید رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

کہا اور ہم کو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف طائی اور ابو یحییٰ بن ابی ہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جابر بن عبد الملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن ابی سلیم نے بجا سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر ہیں جبریل اور میکائیل اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ہیں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

کہا اور ہم کو خثیمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابراہیم بن ابی غیس قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یونس بن ابی اسحاق نے بھی سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابو بکر اور عمر آتے ہوئے دکھائی دیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے سوا تمام اولیاء اور آخرین میں سے پیران اہل جنت کے سردار ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو اسکی خبر نہ کرنا

ہم کو ابواسحاق ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بخیر زنی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن
بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خاربہ بن عبد اللہ نے مانع سے روایت کر کے
بیان کیا اونھوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے
حق کو عمر کی زبان اور دل پر قائم کر دیا۔ اور ابن عمر کہتے تھے کہ لوگوں کو کوئی ایسا امر ہرگز نہیں پیش آیا کہ اوہین و گون نے مشورہ
دیا ہو اور عمر نے بھی مشورہ دیا ہو مگر یہ کہ اوہین حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق قرآن نازل ہوا جیسا کہ تیران بدر کی لہت جب
عمرؓ نے قتل کر دینے کا مشورہ دیا اور اوہین نے فدیہ لینے کی رائے دی (اور فیدیہ یون کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت نازل کی **لَوْ لَاكُنَا مِنْ السَّابِقِينَ لَكُنَّا نَخْذَمُ فِيهِ عِلَابًا عَظِيمًا**۔ اسی طرح حجاب اور شراب کی بابت حضرت عمرؓ کی رائے
کے موافق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم نازل کیا۔

کہا اور ہکو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خمیر بن داؤد اسلمی ابو محمد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن انحی محمد بن منکر سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت
کی وہ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے ابوبکر سے کہا یا خیر الناس بعد رسول اللہ (یعنی از بہترین انسان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)
ابوبکر نے فرمایا تم یہ کہتے ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہوں کہ عمرؓ سے بہتر کسی شخص پر آفتاب نہیں طلوع ہوا
(یعنی عمرؓ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے)۔

کہا اور ہکو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مقری نے حیو بن ثمر سے
روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے بکر بن عمرو سے اونھوں نے مسدد بن عمار سے اونھوں نے غنیم بن غامر سے روایت
کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوگا تو عمر بن خطاب ہوگا۔

کہا اور ہکو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حمید سے
روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (و دیا ہوں) جنت
میں داخل ہونا ناگاہ میں ایک محل سونے کا دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا قصر ہے فرشتوں نے کہا قریش کے ایک جوان کا بیٹا
نیاں کیا غالباً وہ جوان میں ہی ہوگا پس میں نے پوچھا وہ جوان کون ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب۔

کہا اور ہکو ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریش نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن حسین بن داؤد نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہم سے ہار سے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن بربہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمدان بن ہمدان

ترجمہ اگر خدا کی طرف سے کتاب نہ ہوتی تو کچھ نہیں لیا ہوا زمین تھا اس سے یہ مذاہب پیدا ہوتے۔

وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک جیشیہ لونڈی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف بجا دوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے نذر کی تھی تو بجائے ورنہ نہیں اس لونڈی نے دف بجانا شروع کیا اتنے میں ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمر آئے تو اس لونڈی نے دف نیچے رکھ لیا اور اسی پر بٹھ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہو میں بیٹھا تھا اور وہ بجاتی رہی پھر ابو بکر آئے اور وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر اے عمر جب تم آئے تو اسے دف کو چھپا لیا۔

کہا اور ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن عجلان سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سعد بن ابراہیم سے انھوں نے ابی سلمہ سے انھوں نے عائشہ سے روایت کی وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگلی امتوں میں محدث ہو کرتے تھے اور میری امت میں اگر محدث ہو گا تو عمر بن خطاب بن - ہکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو مسعود سلیمان بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سفیان بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جاسع بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہم بن سلیمان نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے قریش مدینہ کی ایک قوم میں نکاح کا پیغام بھیجا دن لوگوں نے نامنطور کیا اور خیرہ بن ثعبہ نے جو اس قوم میں نکاح کا پیغام دیا تو ان کے ساتھ نکاح کر دیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ایسے شخص کو نامنطور کیا جس سے بہترین پر کوئی نہیں ہے۔

کہا اور ہکو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبدالرحمن بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن ہارون بن فرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ابن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بن خیرہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے سمید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر کا ذکر بہت کیا کر و کیونکہ جب ان کا ذکر کرو گے تو عدل کا ذکر کرو گے اور جب عدل کا ذکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو گے۔

کہا اور ہم کو ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر صالح نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد مروسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حراث بن سائب نے میون بن مہران سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے ابن عمر سے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن والی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے خطبہ میں چلا کر کہا ساریہ بن حصن اجبل اجبل من استری الذب ظلم ایمنہ ہزار کی طرف آجاو جسے بھیرنے سے نگہانی چاہی اوسے ظلم کیا یہ منکر سب لوگ ایک دوسرے کی طرف منسوب دیکھنے لگے حضرت علی نے کنا عمر کا کلام سچا ہوتا ہوا خدا کی قسم جو کچھ عمر نے کہا ہوا اوس سے کچھ نہ کچھ ضرور نتیجہ نکلیگا جسے ہمارے غارغ ہو چکے تو حضرت علی نے حضرت عمر سے پوچھا کہ خطبہ پڑھتے وقت آپ کو کیا ظاہر ہوا تھا حضرت عمر نے کہا یہ کیا حضرت علی نے کہا یہ جو آپ نے کیا تھا یا ساریہ اجبل اجبل من استری الذب ظلم حضرت عمر نے تعجب سے پوچھا کیا بیٹے یہ کیا تھا حضرت علی نے کہا ہاں کیا تھا اور مسجد کے تمام لوگوں نے سنا جو حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ مشرکین نے ہمارے مسلمان بھائیوں کو ہریت دیں گی جو پس جھسے وہ کلام نکل پڑا جو میں نے اس واقعہ کے ایک ماہ بعد فتح کی بشارت لیکر قاصداً آیا اوسے بیان کیا کہ اوسی جمعہ کو اوسی وقت ایسا آواز سنی جیسے حضرت عمرؓ کہتے ہیں یا ساریہ بن حصن اجبل اجبل من استری الذب ظلم کیا یہ آواز منکر ہلوگ ہزار کی طرف پھرنے لگے پس اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔

کہا اور ہم سے ابو بکر بن فضال بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن منذر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عتاب سہل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مختار بن نافع نے ابی حمان ثبی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اپنے باپ سے روایت کی اونھوں نے علی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ رحمہ کر کے اونھوں نے اپنی بیٹی کا نکاح ہم سے کر دیا اور ہکو دار الہجرۃ میں لگا اور بچے مال سے بلال کو آزاد کرایا اور اللہ تعالیٰ عمر بن خطابؓ پر رحم کرے کہ وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کسی فتح معلوم ہو۔

کہا اور ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسمعیل ترذبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سعید زشتی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن بشیر نے حرب بن خطاب سے روایت کر کے بیان کیا اونھوں نے روح سے اونھوں نے ابی سلمہ سے اونھوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک شخص بیل پر سوار ہو گیا بیل (جگمگاتی) بولا کہ خدا کی قسم میں سواری کے لیے پیدا ہوا ہوں نہ یہ کہ کھیتی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں لوگوں نے (بیل کے بولنے پر تعجب کر کے) کہا یہ جان اللہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (خدا کی اس قدرت پر شہادت دیتا ہوں اور ابو بکرؓ کو ابی نیت ہیں حالانکہ جس وقت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا حضرت ابو بکرؓ در علم اوس جگہ موجود نہ تھے۔

کہا اور ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد النبی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمن صنعانی نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے عطا سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن تمام لوگوں پر عموماً فخر کرتا ہے اور عزیز خطاب پر خصوصاً فخر کرتا ہے۔

ہم کو ابو الفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جعفر بن حسین برہان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن خلیل برہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نصر مسعودی نے ابو ہنشل سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابی دآل سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ عمر بن خطاب کو لوگوں پر چار فضیلت ہیں اولیٰ کہ بدر کے قیدیوں کی بابت کہ حضرت عمر نے اونکے قق کا مشورہ دیا اور اسی کے موافق خدا نے یہ آیت نازل کی لولا کتاب من اللہ سبق لکم فیما اخذتم عذاب عظیم دوسرے حجاب کے متعلق حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر وہ میں رہیں اسپر زینب نے کہا اے ابن خطاب تم ہم پر حکم کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر میں آتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی واذا سالتموهن متاعا فاسالوهن وراہن حجاب (ترجمہ جب ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پر وہ کے پیچھے سے مانگو) اور حضرت عمر کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی اللہم اید الہ اسلام بعمر (اے اللہ عمر سے اسلام کی تائید کر) اور حضرت عمر کی رائے حضرت ابو بکر کی خلافت کی بابت ہوئی۔ ہم کو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو طالب علی بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو الحسن علی بن حسن بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علانی یعنی محمد بن زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن جحر شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر دارمی نے حسن بن عمار سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے منہال سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں شیعوں کی ایک قوم پر گزرا وہ لوگ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو برا کہہ رہے تھے اور انکی منقصدت بیان کرتے تھے میں علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین میں شیعوں کے ایک گروہ پر گزرا جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو گالیان دیتے اور برا کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ یہ نہ جانتے کہ آپ کے دل میں حضرت ابو بکر اور عمر کی برائی ہے تو ہرگز انکو یہ جرات نہ ہو سکتی تھی حضرت علی نے فرمایا معاذا اللہ میرے دل میں ابو بکر اور عمر کی سوا کچھائی کے نہ رہی نہیں ہے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو حضرت عمر اور ابو بکر اور ابھی بُرائی میں سے کچھ اسکے بعد حضرت علی روتے ہوئے اٹھے اور نماز کے لئے منادی کی لوگ جمع ہوئے اور حضرت علی منبر پر بیٹھے

اور آپ کے استفسار سبب جباری تھے کہ آپ کی داڑھی تر تھی پھر آپ کھڑے ہو گئے اور نہایت بلند خطبہ پڑھا پھر کہا کہ وہ لوگ کیسے ہیں جو میری نسبت ایسی بات کہتے ہیں جس سے میں بری اور ہزار ہوں بلکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اور ہر سزا میں کوتاہی ہوں قسم یہ خدا کی ابو بکر اور عمر کو ہر ایک مومن متقی و دوست رکھتا ہے اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو ناجائز اور بدکار ہوگا ابو بکر اور عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اور وزیر تھے۔

کہا اور ہم کو ہارسے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو الحسن حلی بن احمد بن منصور فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر خلیفہ سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن عبد الجبار بن خیر و ابو سہل کھو دابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یونس قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح بن عباد نے عونت سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت بن خطاب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا اے عمر خیرات کرو اسکی جزا جنت ملیگی میرے کھانے اور کپڑے کا سامان کرو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ضرور ایسا کر دینگے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا ہوگا اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں اسی طرح گزار دوں گا حضرت عمر نے فرمایا پھر کیا ہوگا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تم سے میری بابت سوال ہوگا اور جس سے سوال کیا جائیگا وہ یا جنت میں جائے گا یا دوزخ میں پس حضرت عمر نے اپنے گئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپ نے اپنے غلام سے کہا کہ اسکو میرا کر تا دیدے اور فرمایا قسم یہ خدا کی اس کرتے کے سوا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب ایک رات کو گشت کرنے کے لئے نکلے ناگاہ ایک مکان کی طرف گزے دیکھا کہ اس مکان میں ایک عورت ہے اور اسکے گرد چند لڑکے رو رہے ہیں اور ایک ہانڈی جبین پانی بھرا ہوا ہے آگ پر رکھی ہوئی ہے حضرت عمر بن خطاب دروازہ کے قریب گئے اور اس عورت سے کہا اے العبد کی بندی یہ لڑکے کیوں رو رہے ہیں اس عورت نے جواب دیا کہ بھوکہ سے رو رہے ہیں پھر آپ نے پوچھا کہ ہانڈی آگ پر کیوں رکھی ہے اس عورت نے کہا اس ہانڈی میں پانی بھر کر جوش دیتی ہوں اور ان لڑکوں سے یہ حیل کرتی ہوں کہ اسپن آٹا اور روغن ہو لیٹنی کھانا پک رہا ہے یہاں تک کہ یہ لڑکے سو جاتے ہیں حضرت عمر بیٹھ گئے اور رونے لگے پھر دارالصدقہ میں آئے اور ایک بوری لیکر اوس میں کچھ آٹا اور روغن اور چربی اور کھجور اور کپڑے اور کچھ دھرم بھر کر کہا اے اسلم بھرا دو ٹھکانے میں عرض کیا یا امیر المومنین میں اسکو اٹھا کر لپٹاؤنگا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اے اسلم اسکو میں ہی لپٹاؤنگا کیونکہ آخرت میں بھی سے باز پرس ہوگی پھر آپ اسکو اپنے کندھے پر اٹھا کر اس عورت کے گھر میں لائے اور اوس میں سے کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کھجور ہانڈی میں ڈال کر رکھنے لگے اور اسکو ہاتھ سے چلاتے جاتے تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ پھونکتے جاتے تھے اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی داڑھی بڑی تھی

سینے دیکھا کہ آگ چوٹے میں دھوان آگئی وارتھی کے درمیان سے نکلتا تھا الغرض جب کھانا تیار ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے اپنے ہاتھ سے اون لڑکوں کو کھلایا یہاں تک کہ آسودہ ہو گئے پھر آپ اون لڑکوں کے سامنے لیٹ گئے اور میں خوف سے کچھ کہہ نہ سکتا تھا جب دوڑ کے کھینے اور کھینے لگے تو آپ دراز سے اٹھ اٹھے اور مجھے پوچھا اے اسلام تم جانتے ہو کہ میں کیوں اون لڑکوں کے سامنے لیٹ گیا ہے کہ نہیں آپ فرمایا میں اون لڑکوں کو دیکھا تھا پس میں نے نہیں پسند کیا کہ اون لڑکوں کو ہفتا پر دیکھے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں اسوجہ سے کہ یہاں کیا اور جب وہ کھینے لگے تو میرا دل خوش ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فی خلافت ہجو محمد بن محمد بن سراہا وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالمعین میر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن سالم نے سلم سے روایت کر کے بیان کیا ابو بکر نے عبدالمعین عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک چاہ پر ایک ڈول جو لکڑی پر لٹکایا ہوا ہی کھینچ رہا ہوں پھر ابو بکر آئے اور انھوں نے ایک یا دو ڈول آہستی سے کھینچا اور خدا کی مغفرت کرے پھر عمر بن خطاب آئے اور دو ڈول بہت بڑا ہو گیا (اور عمر نے اس قدر ڈول کھینچے کہ) یہ کسی قوی آدمی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر پانی کے کناہہ بیٹھ گئے یہ اس طرح شاہد ہو جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں شہر و دیہات پر فتح دی اور مسلمانوں کو کفاروں سے استغناء بکثرت مال غنیمت ملا کہ تمام مسلمان آسودہ حال ہو گئے۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ اگر تم لوگ عمر بن خطاب کو خلیفہ بناو گے تو انکو امر الہی اور نہی امر دنیا میں نہایت قوی پاؤ گے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی۔ احمد بن عثمان نے کہا ہجو ابو رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید و سلیمان نے خبر دی اور ہجو ابو بکر بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہاشم بن مروت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو صالح فرار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسحاق فزارعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سلم بن کیل سے روایت کر کے بیان کیا ابو بکر نے ابی زرعیہ بن یزید بن وہب سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ سوید بن غفلہ جعفی حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں اوٹے پاس آئے اور کہا امیر المومنین میں کچھ لوگوں کے پاس گئے راہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ادنیٰ شان کے خلاف باتیں ذکر کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ وفات قریب آیا تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں سات روز تک نماز پڑھائی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے وفات دی تو پچھ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے تمام صحابہ اس پر راضی ہو گئے لیکن ابو بکر صدیقؓ نے انکار کیا اور

کہا اور ہم کو محمد بن عبد اللہ بن علی نے اپنی نصرت سے روایت کر کے خبر دی اور انھوں نے عبد اللہ بن علی سے روایت کی کہ جب ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ پہنچا تو غبارِ رحمت یعنی ابن عوف کو بلایا اور ان سے عمر بن خطاب کا حال پوچھا عبد الرحمن نے کہا آپ ہم سے
 وہ بات پوچھتے ہیں جو آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے پھر ابو بکر صدیق نے عثمان بن عفان کو بلایا اور ان سے حضرت عمر کا حال
 پوچھا حضرت عثمان نے کہا آپ کو خود ہم سے زیادہ معلوم ہے لیکن اس قدر مجھے معلوم ہے کہ حضرت عمر کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہے
 اور ہم میں ان کے مثل کوئی نہیں ہے پھر ابو بکر نے سعید بن زید اور ابوالاعور اور اسید بن حنظلہ وغیرہ کو بلا کر مشورہ لیا اس پر انہوں نے کہا
 کہ میں حضرت عمر کو آپ کے بعد سب سے بہتر جانتا ہوں اور ان کا باطن اس کے ظاہر سے بہت اچھا ہے پھر جب دیگر صحابہ نے عبد الرحمن
 اور عثمان کا ابو بکر صدیق کے پاس خلوت میں جانا سنا تو وہ لوگ بھی ابو بکر کے پاس آئے اور ان میں سے کسی نے کہا ای ابو بکر جب
 خدا سے تعالیٰ تم سے عمر کے خلیفہ بنانے کی بابت سوال کر لگا تو کیا جواب دے گا کیونکہ عمر کی سختی تم دیکھ رہے ہو ابو بکر نے کہا مجھ کو اٹھا کر
 بیٹھا اور لوگوں نے آپ کو بیٹھا یا تو آپ نے فرمایا کہ لوگ مجھ کو خدا کا خوف دلائے ہیں خدا سے کہہ دیا کہ اس پر دروغا رہنے ایسے شخص کو
 خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر تھا یہ کہ حضرت ابو بکر لیٹ گئے اور عثمان بن عفان کو بلا کر کہا کہ اللہ و اللہ عبد الرحمن انہیں یہ وہ عہد ہے جو ابو بکر بن
 علیؓ نے دینا سے دارا آخرت کی طرف جاتے وقت لکھا بیشک پیٹنے کے بعد عمر بن خطاب کو تم لوگوں پر خلیفہ بنایا تم سب لوگ
 ان کا حکم سناؤ اور اطاعت کرو اگر وہ عدل کریں تو ان کے ساتھ میرا ہی خیال ہو اور اگر بے عدل بن جائیں تو ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کریں
 اور میں نے تو بہتری ہی کا ارادہ کیا ہے اور میں غیب کی خبر نہیں دیکھتا اور تم لوگوں پر سلام اور خدا کی رحمت ہو یہ لکھ کر حضرت ابو بکر نے
 دو سپر مہر کر دی حضرت عثمان وہ مہری تحریر لیکر باہر آئے اور ان کے ساتھ عمر بن خطاب اور اسید بن سعید قرظی بھی تھے حضرت عثمان
 کے لوگوں سے کہا کیا تم لوگ اس شخص کی بیعت کرو گے جس کا نام اس تحریر میں ہے سب لوگوں نے کہا ہاں اور بعض لوگوں نے یہ
 بھی کہا کہ میں اس شخص کو جان لیا اب میں نے اس کے لئے سے کہا کہ وہ عمر بن الخطاب کو سب لوگوں نے اقرار کیا اور
 راضی ہو گئے اور سبھان نے بیعت کر لی اس کے بعد حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کو خلوت میں بلایا اور کچھ وصیت کرنا تھا وصیت کی
 پھر حضرت عمر باہر نکلے اور حضرت ابو بکر باٹھ اٹھا کر یہ دعا کہنے لگے اے میرے پیارے دوست یہ کام مجھے لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا ہے لکھو
 لوگوں پر فتنہ کا خوف ہوا ایسے میں ان میں وہ کام کیا جس کو تو خوب جانتا ہے اور میں نے سب سے بھلا لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ بنایا
 جو سب سے بہتر اور تمام لوگوں کی اصلاح چاہنے والا ہے۔

صلح بن کیسان نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انھوں نے پہلے باپ سے روایت کی وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس
 مرض موت میں آئے اور سو قضا آپ کو کچھ افاقہ تھا عبد الرحمن نے کہا جیسا کہ آپ کو صحت ہو ابو بکر نے فرمایا تم ایسا خیال کرتے ہو انھوں نے
 کہا ان ابو بکر نے فرمایا اس حالت میں بھی بچھا نہایت شدید درد ہے اور اگر وہ مہاجرین جو صدر مدینہ لوگوں سے بچھا پوچھا ہے وہ اس

میرے دوسرے بھی زیادہ سخت ہو کیونکہ تمہارا ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو تم سب سے بہتر ہے لیکن تم میں سے ہر شخص میرے اس کام سے سخت ناراض اور دشمنانگ ہو اور یہ چاہتا ہے کہ خلافت اسی کو ملے تم لوگ یہ دیکھتے ہو کہ دنیا آ رہی ہے لیکن وہ آتی رہیگی یہاں تک کہ تم لوگ حریر کا فرش اور دیبا کی مسند بنا کر شروع کر دو گے اور تم لوگوں کو صوف پر لیٹنے سے ایسی تکلیف ہوگی جیسے بھول کے کانٹوں پر لیٹنے سے ہوتی ہے۔

ہم کو ابو محمد بن ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالملک بن حمید بن ابی عینیہ نے صلت بن بہرام سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے یسار سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹا ہوئے تو ایک روز مکان کے روزن سے جھانک کر فرمایا اے لوگو میں نے ایک عہد لکھا ہے پس کیا تم سب اوپر راضی ہو جاؤ گے سب لوگوں نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہم لوگ راضی ہیں حضرت علی نے فرمایا ہم تو اوسیدہ راضی ہو گئے جب عمر بن خطاب (خلیفہ) ہوں۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن مہبہ المدنی بن محفوظ بن مصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان ابن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن عبدالحمید ہمرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبدالغفار بن داؤد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن بن عبدالقادی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سلیمان بن ابی خثیمہ سے انھوں نے اپنی دادی غنفا سے روایت کی۔ یہ غنفا اول ہجرت کر نیوالیوں میں سے ہیں اور حضرت عمرؓ جب سوق میں آئے تو ان کے پاس ضرور جاتے تھے ابی خثیمہ نے کہا کہ میں نے اپنی دادی غنفا سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کب سے لکھا گیا انھوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے عراق کے عامل کو لکھا کہ دو دشمن اور ہوشیار آدمی ہمارے پاس بھیج دو تاکہ میں ان سے لوگوں کے حالات دریافت کروں عامل عراق نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا یہ دونوں آئے اور اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر مسجد میں داخل ہوئے اور عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ ہمارے واسطے امیر المومنین کے حضور میں حاضر ہونے کی اہمادت طلب کرو عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ سے کہا

خدا کی قسم تم نے حضرت عمرؓ کا بہت اچھا نام رکھا کیونکہ وہ امیر ہیں اور ہم لوگ مومنین ہیں پھر میں حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا امیر المومنین جب حضرت عمرؓ نے اس کے بابت دریافت کیا تو میں نے کہا یا امیر المومنین عراق کے عامل نے عدی بن حاتم اور لبید بن رباح کو یہاں بیجا وہ دونوں جب یہاں پہنچے تو اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھا کر میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ بارسے واسطے امیر المومنین کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کر دو میں نے کہا کہ تم نے بہت اچھا نام رکھا کیونکہ حضرت عمرؓ امیر ہیں اور ہم سب لوگ مومنین ہیں۔ اس کے پہلے (فرمان و نامہ وغیرہ میں) یہ لکھا جاتا تھا میں عمر خلیفہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر اسی دن سے یہ لکھا جانے لگا من عمر امیر المومنین۔ بعضوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کو یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا تھا اور مجھ کو یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا تھا۔ اس میں طوالت ہی تم سب لوگ مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں (لہذا امیر المومنین کہنا نہایت مناسب ہی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمرؓ کو امیر المومنین کہا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت حضرت عمرؓ کو فتوحات بہت ہوئیں اور آپ نے بہت قسم آباد کئے عراق شام مصر حیرہ۔ دیار بکر۔ آرمینیا۔ آذربایجان۔ آرمینیا۔ بلخ و جبال۔ بلاد فارس اور خوزستان وغیرہ سب آپ ہی نے فتح کئے عراق کی بابت اختلاف ہی بعض کا قول ہے کہ اسکو بھی حضرت عمرؓ ہی نے فتح کیا تھا مگر آپ نے بعد نکل گیا پھر حضرت عثمانؓ نے فتح کیا اور بعضوں کا قول ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسکو نہیں فتح کیا تھا بلکہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں فتح ہوا اور یہی صحیح ہے حضرت عمرؓ تمام لوگوں پر عطا و بخشش کرتے اور اپنے کو بیت المال میں شل اجیر کے سمجھتے تھے اور اپنے کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔ ہر قسم کے دفتر مرتب کئے اور ہر شخص کو اس کے درجہ کے موافق تہہ دیا پس اہل بیت کو آپ کے پاس جانے میں سب لوگوں پر اولیت تھی اور اہل بدر میں سے حضرت علیؓ کو اولیت تھی اور یہی ترتیب عطا میں بھی تھی اور جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تھے جیسے بنی ہاشم اور بنو ابی طالب۔ ان کے پہلے درج کے تھے پھر ان کے بعد ان لوگوں کے نام تھے جو بہ نسبت بنی ہاشم کے کچھ کم قربت رکھتے تھے و علی بن ابی طالب۔

ہم کو قاسم بن علی بن حسن نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو فاطمہ بنت حسین بن حسن بن فضالہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر احمد بن خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر حیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے

عثمان بن عفان کے شمار سے روایت کی دیکھتے تھے ہر ایک مرتبہ سخت گرمی کے دنوں میں حضرت عثمان کے پاس ایک مکان میں تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کے دوپٹے پر بیٹھا ہے ہمارا ہوا اور پیش کیوجہ سے زمین پر اس کے پیر چلے جاتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا دیکھو یہ کون شخص جو سیتا دیکھا ہر شخص کیا ایک شخص چادر سر میں لپیٹے ہوئے اونٹ کے دوپٹے پر بیٹھا ہوا پھر جب وہ شخص او قریب آیا تو حضرت عثمان نے فرمایا اب دیکھو کون شخص جو سیتا دیکھا تو حضرت عمر بن خطاب تھے یہ حضرت عثمان سے عرض کیا یہ تو امیر المؤمنین ہیں حضرت عثمان کھڑے ہو گئے اور دیکھنے کے لیے دروازے سے سر نکالا مگر گرم ہوا کی تکلیف سے پھر سر اندر کر لیا جب حضرت عمرؓ سامنے آئے تو حضرت عثمان نے اون سے پوچھا کہ آپ اس وقت کیوں لگے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ چرائی کے لیے یہ آگے چلے گئے اور اون کے یہ دوپٹے پیچھے پھوٹ گئے یہ پناہ کا انکو چراگاہ میں اونٹوں کے پاس پہنچا دوں کیونکہ ٹھکاوٹ ہو کر اگر یہ دونوں بچے ضائع ہو گئے تو مجھے اللہ تعالیٰ باز پرس کریگا حضرت عثمان نے کہا کہ امیر المؤمنین آپ سایہ میں ٹھہریں ہم آپکا کام کر دینگے حضرت عثمان نے کہا یا امیر المؤمنین آپ پانی کے قریب سایہ میں آکر ٹھہریں ہم آپکا کام کر دینگے حضرت عمرؓ نے فرمایا تم سایہ میں بیٹھے رہو اور اس کے بعد چلے گئے حضرت عثمان نے کہا جو شخص قوی این کو دیکھنا چاہتا ہو وہ انکو دیکھے۔

سری بن جی نے روایت کی کہ ہم سے یحییٰ بن مصعب بکلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن نافع ثقفی نے ابو بکر عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے ساتھ صدقہ کے وقت آیا حضرت عثمان سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت علیؓ اون کے پاس کھڑے ہو کر وہ باتیں اون سے کہتے جاتے جو حضرت عمرؓ کہتے تھے اور حضرت عمرؓ باوجود سخت گرمی کے دن میں بیٹھ گئے اور آپ کے پاس دو سیاہ چادریں تھیں ایک کی تہہ باندھ لی تھی اور ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقہ کے اونٹ حانیہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور اونکی عمر میں لگتے تھے حضرت علیؓ نے حضرت عثمان سے کہا کہ کتاب اللہ میں تین حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی کا یہ قول سنا جو ان نے اپنے شوهر سے کہا کہ اے اللہ میں نے تیری بیٹی کو بیٹا بنا دیا ہے اور تو ہی امیر المؤمنین ہے حضرت عمرؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ وہی قوی این ہیں۔

جھکاؤنی آدمیوں نے ابی زید ابو غالب بن ہاشم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو علی حسن بن محمد بن محمد بن خلف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن احمد بن حماد موسلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الحسن محمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ محمد بن یحییٰ نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت علیؓ ابن ابی طالب رمضان کے مہینہ میں سجدوں پر گئے اور اون سجدوں میں محمد بن یحییٰ نے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ

کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ اونھوں نے ہماری مسجد میں روشن کر دین۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی اونھوں نے نبیہ السدین عامر بن ربیعہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ معظمہ چلے گئے قیام کے لئے کہیں کوئی خیمہ نہیں تھا سب کرایا بلکہ چھبیا اور ترے تھے تو کسی درخت پر چادر یا چرسہ تھان دیا جاتا اوس کی مایہین ٹھہرتے تھے۔

سوی بن ابراہیم مروزی نے فضیل بن عیاض سے اونھوں نے لیث سے اونھوں نے مجاہد سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے ایک مرتبہ حج کیا اور اوسین مدینہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک اسی درہم خرچ کے اس پر بھی افسوس کرتے تھے اور ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اپنے خلیفہ نہیں بنائے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں امرات کرین۔

ہم کو محمد بن ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہارس باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو غالب بن نبائے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیوہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہکو یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابن المہاک نے الہک بن مغول سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو خبر ملی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا ہوں کہ اپنے نفسوں کا غائبہ کرو قبل اسکے کہ تم سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بہت آسان ہو اور اپنے نفسوں کو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیا جاوے اور قیامت کے لئے سامان مہیا کر لو اس دن خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمھارا کوئی راز مخفی نہ رہیگا۔ حضرت عمر کی سیرت میں نہایت عجیب باتیں ہیں جنکی احادیث اوس شخص کو ہو سکتی ہیں جس کو اللہ تعالیٰ توفیق دے اللہ تعالیٰ اذن سے راضی ہو اور اپنے احسان و کرم سے اونکو راضی کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہکو ابو البرکات حسن بن محمد بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو العنشاؤر محمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو القاسم علی بن محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو الحسن حلیہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن حسن ہاشمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی عروہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے انس سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد پہلے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاسے مہاک اور سپر مارا اور فرمایا اے احد چھہ جایو کہ چھہ بنی اور صدیق اور وہ شہیدوں کے سوا کوئی اور نہیں ہوگا ہکو محمد بن علی بن حسن سے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہارس باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو قاسم

بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن طاووس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو طراد بن محمد نے خبر دی اور نیز ہکو بسند عالی ابو الفضل عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو طراد بن محمد نے بطور اجازہ کے اگر سماع نہوا ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو انس بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو علی بن سفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر بن ابی دینار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے یحییٰ بن سعید بن سب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب جب (مقام) منیٰ میں گئے تو اہل یمن میں پھرتے اور وہاں کنکڑوں کا ایک تودہ بنا کر اپنی چادر کا ایک گوشہ پٹھا دیا اور اس پر سر رکھ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں بوڑھا ہوا اور میری قوت خفیف اور میری عقل سست ہو گئی پس اے اللہ تو مجھ کو اپنے پاس اٹھا لے اسکے بعد دی الجحہ کا بیٹہ بھی نہیں گذرا کہ آپ زخمی کئے گئے اور آپنی وفات ہو گئی۔

ہکو ابو محمد بن ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن النکانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عبد العزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو تمام بن محمد اور عبد الرحمن بن عثمان اور عقیل بن عبد اللہ نے خبر دی کہا اور ہکو ابو محمد بن الکفالی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو عبد اللہ محمد بن عقیل بن کریم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد بن ابی نصر سمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن قاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو ریح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو شیبہ زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے ہمراہ اوس حج میں تھا جو اپنے آخر میں کیا ہم لوگ جبل عرفہ پر ٹھہرے تھے ایک شخص نے روست چا کر یا خلیفہ کہا پس ایک شخص قبیلہ لب کا جو قبیلہ از دشنہ کی ایک شاخ ہے کہنے لگا ہکو کیا ہو گیا ہو خدا میری آواز قطع کرے خدا کی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد اس پہاڑ کبھی نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں اوس پہی سے لڑنے لگا اور سینہ اوس کو گالیاں دیں دوسرے دن جب لوگ رمی کر رہے تھے اور حضرت عمر بھی رمی جا رہے تھے کہ ناگہ ایک کنکری آپ کے سر میں آکر لگی اور خون بہنے لگا ایک شخص نے کہا قسم جو رب کہہ کی کہ اس سال کے بعد حضرت عمر کبھی اس جگہ نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ہمارے جو اوس کہنے والے شخص کو دیکھا تو وہ وہی پہی شخص تھا جسے جبل عرفہ پر حضرت عمر کی نسبت کہا تھا کہ خدا کی قسم حضرت عمر اس سال کے بعد کبھی اس پہاڑ پر نہ ٹھہریں گے۔

ہکو ابو الفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی یعلیٰ سے روایت کر کے خبر کی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم بکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خباب بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا اوھوں نے سالم بن ابی جعد سے اوھوں نے معدان بن ابی طلحہ عمیری سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے

خطہ چڑھا اور یہ فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک دوپٹے میں اس کی تصویر کھینچ لی تھی کہ میری موت
 قریب ہے پس اگر میری موت پہلے آجائے تو فلاں وقت اورں چھ آدمیوں میں بطور شوری کہہ دینا چاہیے کہ میں نے اس سے
 علی السہیلہ وسلم وفات کے وقت تک داخل کئے۔

ہکوا حسین عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو حشیرہ عبد اللہ بن احمد بن سہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو مسعود سلیمان
 بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکوا ابو بکر بن مردہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہم سے عبد بن جہم سمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا محمد بن بشر نے
 مسمر بن کدام سے روایت کر کے خبر دی انھوں نے عبد الماکل بن عمیر سے انھوں نے عسقر بن عبد اللہ سے انھوں نے عروہ
 سے انھوں نے عایشہ سے روایت کی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے تین دن قبل جن روتے
 تھے پھر حضرت عایشہؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

البعید بالمدینۃ صحبتہ الالاض تتر العضاو باسوت جزی المدنیر من ایہ روایت ہذا المدنی ذاک المادیم المرقی
 فمن یسع او یکب جناحی نعامة یتفصیت امور اثم غارت بعدا ۛ بوائق فی الکماہا لم یفتن ۛ فکانت انشیہ ان یکن ممساة ۛ
 بکفہ شتر اخضر العین مطرق ۛ کہا گیا ہے کہ یہ اشعار شملخ کے یا اس کے بھائی مزد کے ہیں۔

ہکوا مساد بن عمر بن عویس نیار نے اور ابو عبد اللہ حسین بن ابی صلح بن قناتہ نے وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسمعیل تک پہنچا کر
 خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکوا ابو عوانہ نے حسین سے روایت کر کے خبر دی اور
 انھوں نے عمر بن یحییٰ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو اونکے مجروح ہونے کے چند روز
 پہلے مدینہ میں دیکھا کہ انھوں نے حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن عفیف سے فرمایا کہ تم نے کیسا کیا تم کو کیا اس بات کا خوف ہے کہ میں نے
 زمین پر ایسا بار ڈالا جسکی او سکوطاقت نہیں ہے اورں دونوں نے کہا نہیں ہم نے زمین پر ایسا بار ڈالا جسکی او سکوطاقت ہی پھر
 حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر خدا نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں غرات کے محتاجوں کو ایسا کر دوں گا کہ میرے بعد کسی طرف
 حاجت نہ لیجاوین اس کے بعد جو تھا دن نہیں گزرا تھا کہ آپؐ زخمی کئے گئے۔ کہا جس صبح کو آپؐ زخمی ہوئے میں جماعت میں کھڑا تھا اور

لہ ترجمہ کیا مدینہ میں ایک مقتول کے بعد کوئی بہتری ہو جس کے غم میں زمین کا یہ حال ہوا کہ تمام مٹی کو چوں میں ٹھانیں پتی تین خدا تعالیٰ امیر المؤمنین
 کو جزا دیتے اور خدا کا ہاتھ اس میں شہدین پر بہت بابرکت ہے (ای امیر المؤمنین) جو کچھ آپؐ کل کر چکے ہیں اس کے حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی شخص باپ یا
 یا سواری پر بھی دڑے تو پیچھے رہ جائیگا (یعنی آپؐ کے تربہ پر کوئی شخص کسی طرح نہیں پہنچ سکتا) امیر المؤمنین آپؐ بہت کام انجام دیئے پھر اس کے بعد آپؐ کے
 بہتے فتنے (آپؐ کے سامنے اٹھا ہوا) کے پس منظر کو یہ خوف نہ تھا کہ ان کی وفات ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوگی جو دراز سر بڑا تلوارا سست نظر دے گا۔

میرے اور آپ کے درمیان میں عبداللہ بن عباس تھے جب آپ صف میں آتے تھے تو لوگوں سے کہتے تھے کہ صف برابر
 کر لو جب صف برابر ہو جائی تو آپ آگے جاتے اور تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورہ یوسف یا نحل یا اسکے مثل پڑھتا
 کرتے تھے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔ آپ نے فقط تکبیر کہی تھی کہ بیت آپ کو یہ کہتے سنا کہ ہجھکو ایک بندہ صلت نے یا مجھ کو کسی
 رشتہ خوب نے زخمی کر دیا پھر ایک غلام چودہ لوگوں والا خنجر لے ہوئے تھا چپ و راست لوگوں کو زخمی کرنے لگا تھا تک
 کہ تیراؤ۔ آدمیوں کو زخمی کر دیا پھر جب ایک مسلمان نے اوپر لبا دہ ڈال دیا اور اسے دیکھا کہ اب وہ پکڑ لیا جائیگا تو اسے
 خود کشی کر لی حضرت عمر نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کے نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا۔ جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے
 انھوں نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اور لوگوں کو کچھ نہیں معلوم ہوا سوائے اسکے کہ جب اون لوگوں نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی
 تو سبحان اللہ! خان اللہ کہنے لگے پس عبدالرحمن نے اونکو جلدی جلدی نماز پڑھائی جب نماز ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے
 فرمایا اے ابن عباس دیکھو کسے بجگو مجروح کیا ابن عباس ہر طرف تلاش کرتے ایک ساعت کے بعد مسجد میں آئے اور کہا
 کہ میرا بن شہبہ کے غلام نے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہی کارگر غلام ابن عباس نے کہا کہ ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ و سکر
 ہلاک کرے میں نے تو اسکو ایک اچھی بات کا حکم دیا تھا خیر اللہ کا شکر ہو کہ اسے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر مقدر
 نہیں کی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو ابن عباس تم اور تمھارے والد دونوں کو اس بات کی خواہش تھی کہ مدینہ میں غلاموں کی
 کثرت ہو جاوے چنانچہ ایک مرتبہ جب انھوں نے پیشگوئی سنی کہ ایک غلام مجھے قتل کریگا تو انھوں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں
 تو ہم غلاموں کو قتل کر دیں میں نے کہا یہ رائے اچھی نہیں ہے جب وہ لوگ تمھاری زبان بولنے لگے اور تمھارے قتل کی طرف نما پڑھنے
 لگے اور تمھاری طرح حج کرنے لگے تو قتل کرنا چاہے معنی اس کے بعد حضرت عمر اپنے گھر میں اٹھا کر لائے گئے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم
 سب لوگ اون کے ساتھ چلے لوگوں کی کیفیت تھی کہ گویا اس سے پہلے اون پر کبھی کوئی مصیبت نہ پڑی تھی کوئی کہتا تھا کہ کچھ حرج
 (امیر المؤمنین اچھے ہو جائینگے) کوئی کہتا تھا کہ مجھے اندیشہ ہی (غرض کہ کسی کی عقل بجا نہ تھی) پھر نبی (وہ پانی جس میں کھجور تر کی گئی ہو)
 لائی گئی اور حضرت عمر نے اسکو پیاتے ہی پیٹ کے زخم سے نکل گئی پھر دودھ لایا گیا وہ بھی انھوں نے پیادہ بھی پیٹ کے
 زخم سے نکل گیا اسوقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب اخیر حالت ہو ہم سب لوگ اون کے قریب گئے اور لوگوں نے اونکی
 تہنیت کرنا شروع کی ایک نوجوان آیا اور اسے کہا کہ امیر المؤمنین آپ کو خدا کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ قدیم الاسلام ہیں جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ بہت
 انصاف کیا ان سب پر مزید یہ کہ آپ کو شہادت کا رتبہ ملا حضرت عمر نے کہا کہ میں تو یہ آرزو کرتا ہوں کہ (قیامت کے دن) برابر برابر
 اوپر جاؤں نہ میرے اوپر عذاب کیا جائے نہ بھگو ثواب دیا جائے جب وہ نوجوان اٹھ کر جانے لگا تو دیکھا گیا کہ اسکی ازار زمین سے

مس گھر ہی ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس تو جوان کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا امی میرے پیچھے ازاراؤ پھی پھنا کر واسمین صفائی
 بھی ہو اور پرہیزگاری بھی ہو بعد اسکے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ امی عبداللہ حساب کرو میرے اوپر کس قدر قرض ہو چنانچہ
 حساب کیا گیا معلوم ہوا کہ چھیا سی ہزار روپیہ قرض ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میرا مال اسکے لئے کافی ہو جائے تو یہ قرض
 میرے ہی مال سے ادا کیا جائے ورنہ نبی عری سے سوال کرنا اگر وہ نکال مال بھی کافی نہ ہو تو تمام قریش سے سوال کرنا اور
 کسی سے سوال نہ کرنا یہ قرض میرا داکر و اور ام المومنین عائشہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمرؓ آپ کو سلام عرض کرتا ہوں
 میرے نام کے ساتھ امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر بن خطاب اس بات کی اجازت
 مانگتا ہو کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے پناچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہوں
 جب انہوں نے تو دیکھا کہ ام المومنین بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہوں
 اور اس بات کی اجازت پناہتا ہو کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جگہ میں اپنے واسطی رہی
 تھی مگر میں ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں یہ خوشخبری لیکر حضرت ابن عمرؓ اپنے والد کے پاس پہنچے تو لوگوں نے کہا
 دیکھئے عبداللہ بن عمرؓ آگے حضرت عمرؓ نے فرمایا بھلاؤ کھانا چنانچہ ایک شخص نے ان کو اپنا سہارا دیکر اٹھایا حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا
 خبر لائے ہو ابن عمرؓ نے کہا وہی جو آپ چاہتے تھے ام المومنین نے اجازت دیدی حضرت عمرؓ نے کہا الحمد للہ اس وقت مجھے
 کوئی آنہ نہ ہو آں سہو زیادہ نہ تھی دیکھو جب میری روح مفارقت کر جائے تو مجھے لیجانا اور ام المومنین سے سلام عرض کرنا اور
 کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہو اگر اس وقت بھی وہ میرے لئے اجازت دیدیں تو مجھے راوس بروضہ مقدسہ میں
 داخل کر دینا ورنہ جہان اور مسلمانوں کی قبریں جہن و بان مجھے بھی دفن کر دینا اسی اثنا میں ام المومنین حفصہؓ مع حسنہ
 عورتوں کے آگئیں ہلوگ ان کو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ آئے وہ گئیں اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں اتنے میں اور مرد آگئے اور
 اور انھوں نے اجازت مانگی وہ پردہ میں چلی گئیں ہلوگ ان کے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے لوگوں نے کہا کہ
 امیر المومنین کچھ دیر سے کیسے کسی کو خلیفہ بنا جائے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں خلافت کا مستحق ہوں لوگوں سے زیادہ کسی کو
 نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راضی گئے اسکے بعد انھوں نے علیؓ کا اور عثمانؓ کا اور ہر کا و طلحہؓ کا اور
 سعدؓ کا اور عبدالرحمن بن عوفؓ کا نام لیا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی تمھاری خدمت میں حاضر رہا کریگا مگر خلافت میں اس کا
 کچھ حق نہیں ہو اگر سعد خلیفہ بنائے میں تو نہ ہوں اور نہ جو شخص خلیفہ بنایا جائے اس کو چاہیے کہ سعد سے مدد لے کیونکہ میں نے
 سعد کو ناقابلیت یا ثبات کی وجہ سے معزول نہیں کیا یہ حدیث پوری حضرت عثمان بن عفان کے تذکرہ میں
 ہو چکی ہے

ساک بن حرب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے نواسہ زادے عبداللہؓ سے کہا کہ میرا ترکہ یہ ہے
اور تارک زمین پر رکھ دو شاید اللہ میرے اوپر رحم کرے عمرؓ کی خرابی اور عمرؓ کی الہی خرابی اگر اللہ عز و جل اوپر رحم نہ کرے جب میں
مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے متوسط درجہ کا کفن دینا اگر اللہ کے یہاں میرے لیے کچھ بھلائی ہو تو مجھ سے
بہتر لباس عنایت کر لگا اور اگر کوئی دوسری حالت ہوتی تو یونہی چھن جائیگا اسکے بعد یہ شعر پڑھنے لگے۔

فلم یتلف غمراۃ مسلم
اسیۃ الصلوۃ کلھا و اعموم

بہن ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے عین المہجبتی علویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے عین المہجبتی
سائے ابراہیم بن مستور نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہن ابو محمد بن مقرئ نے خبر دی وہ کہتے تھے بہن ابو یعلیٰ نے خبر دی
وہ کہتے تھے بہن ابو ہبائش ابن بشری نے خبر دی وہ کہتے تھے عین جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
ثابت نے ابو رافع سے نقل کیا کہ بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو لؤلؤؓ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عیسیٰ بن ماریہؓ نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ
ادس سے چار درم لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ابو لؤلؤؓ حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیر المومنینؓ میرے بچے حضرت بھاری
روزینہ باندھ دیا ہے آپ ان سے کہتے کہ کچھ تحفہ کر دین حضرت عمرؓ نے ادس سے کہا خدا سے ڈرو اور اپنے آقا کے ساتھ
ایک سلوک کر مگر حضرت عمرؓ کا ارادہ یہ تھا کہ میرے بچے کا روزینہ سے بگاڑ دے کہ ہر روز میں کریم لیکن ادس بدبخت کو غصہ آگیا اور
کہنے لگا کہ عمرؓ کا عدل سب لوگوں پر پھیلا ہوا ہے سو میرے اوپر قوت سے اس کے دل میں امیر المومنینؓ کے قتل کا ارادہ پیدا
ہو گیا اس نے آپ کے لئے ایک بھڑ بنا یا جس میں دو نوکین تھیں اور اس کو خوب تیز کیا اور ہر ہفت روزہ میں بٹھا یا بعد اس کے ہر مزان کے
پاس گیا اور اس سے کہا کہ دیکھو یہ بھڑ کیسا ہے ہر مزان کے کہا کہ میرے نزدیک یہ بھڑ کیسا ہے کہ جس کو مارو گے مر جائے گا پس
ابو لؤلؤؓ حضرت عمرؓ کی گھات میں رہنے لگا چنانچہ ایک روز صبح کی نماز میں حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا اور حضرت عمرؓ کے پیچھے
ٹھٹھا ہو گیا حضرت عمرؓ کی عادت تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے کہ صفین برابر کرو عادت کے موافق اونٹوں
نے اوسر ف بھی کہا بعد اس کے کہ میرا بھڑ کسی تکیہ پر تھی ہی ابو لؤلؤؓ نے وہ بھڑ اس کے پیلو میں مار دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ چھ
زخم اس نے لگائے حضرت عمرؓ گر گئے ادس بدبخت نے اپنے بھڑ سے تیرا دیوں کیا اور زخمی کیا جنہیں سے سات مر گئے اور
بچھا چھ ہو گئے بعد اس کے حضرت عمرؓ کو اٹھا کر گھر میں لائے گئے۔

بہت لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابو لؤلؤؓ سے کہا تھا کہ میرے لئے ایک چکی بنا دے اور اس سے جواب دیا کہ
بہت خوب میں آپ کے لئے ایسی چکی بنا دوں گا کہ تمام شہروں میں اس کا چرچا ہوگا حضرت عمرؓ اس کی اس بات سے چونک

۱۷

اوتھے اور حضرت علی بھی اونکے ساتھ تھے حضرت علی نے کہا اسی امیر المومنین وہ آپ کو قتل کی دھمکی دیتا ہے۔

کہا اور ہکو ہا سے باپ نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو بکر محمد بن عبدالباقی نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو محمد جو ہری نے خردی وہ کہتے تھے ہکو ابو عمر بن حیوہ نے خردی وہ کہتے تھے ہکو احمد بن معروف نے خردی وہ کہتے تھے ہکو حسن بن محمد نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل بن یونس سے روایت کر کے خردی اونھوں نے کثیر النوا سے اونھوں نے ابو عبید مولیٰ ابن عباس سے اونھوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ تھا کہ یکایک "ہائے عمر" کی آواز سنی پس حضرت علی کھڑے ہو گئے اور میں بھی اونکے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اوس گھر میں آئے جہیں حضرت عمر تھے حضرت علی نے پوچھا یہ کیسی آواز تھی ایک عورت نے کہا کہ طیب نے حضرت عمر کو بنید پلائی وہ نکل گئی پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا اور طیب نے یہ کہا کہ مجھے آپ کے لئے شام کی بھی امید نہیں ہے لہذا جو کچھ کرنا ہو کر لیجئے یہ سنکر ام کلثوم و اعمر (ہائے عمر) کمر روتے لیکن اونکے ساتھ کچھ عورتیں اور بھی تھیں وہ بھی روتے لیکن اور تمام مکان رونے کی آواز سے گونج اٹھا حضرت عمر فرمانے لگے کہ خدا کی قسم اس وقت اگر مجھے تمام روے زمین کی چیزیں مل جائیں تو میں اوس ہولناک منظر پر جو پیش آئی والا ہو نہ یہ کر دوں ابن عباس نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کو کوئی ہولناک منظر نہ دیکھنا پڑے گا سولے اُس مقدس کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّ مِنْكُمْ لَا وَاْرِدَہَا جَانْحٰک ہمارا علم ہے آپ امیر المومنین اور امین المومنین اور سید المومنین ہیں کتاب اللہ کے موافق آپ فیصلہ کرتے تھے اور برابری کی تقسیم کرتے تھے ابن عباس کہتے ہیں کہ میری یہ بات حضرت عمر کو اچھی معلوم ہوئی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اسی ابن عباس کیا تم میرے لئے اسکی گواہی دیتے ہو ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے اسکو پورے وثوق کے ساتھ بیان کیا حضرت عمر نے میرے شانہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گواہ رہنا میں نے کہا ہاں ضرور گواہ رہوں گا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روح مقدس مفارقت کر گئی تو حضرت صہیب نے اونکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور جنازہ جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

ہکو عبد الوہاب بن ہبہ المدین ابی حبیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خردی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہکو علی ابن اسحاق نے خردی وہ کہتے تھے ہکو عبد اللہ نے خردی وہ کہتے تھے ہم کو

۱۱ فرمایا ہے اسے کر کے رد نامنوع ہے لیکن بسا اوقات آدمی شدت غم میں سلوب القتل ہو جاتا ہے اور تکلیف فریاد اس سے مرتفع ہو جاتی ہے

حضرت ام کلثوم کی اس وقت یہ کیفیت تھی کہ بوجہ فرط غم کے سلوب القتل ہو گئی تھیں ورنہ ایسا نہ کہیں ۱۲ منہ۔

۱۳ ترجمہ تم میں سے کوئی بھی نہیں ہو جسکو جہنم پر عبور نہ کرنا پڑے مراد اس سے پہلے صراط کا عبور نہ ہو ۱۴ منہ۔

علی ابن سید ابن ابی حسین نے ابن ابی ملیک سے روایت کر کے خبر دی اور مھون نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمرؓ کا جنازہ تیار ہوا تو لوگوں نے اونکو گھیر لیا اور دعائے رحمت کرنے لگے میں بھی اون لوگوں میں تھا کیا ایک ایک شخص نے آکر تجھے سے میرا شانہ پکڑ لیا میں دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے اور مھون نے حضرت عمرؓ کیلئے دعائے رحمت کرنے کے بعد کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کسی کو ایسا نہیں چھوڑا کہ اوسکے جیسے نامہ اعمال کی میں خواہش کروں بیشک میں اکثر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں کہ گویا میں اور ابو بکر اور عمر اور انھما میں اور ابو بکر اور عمر رفرغ ہر کام میں تم دونوں کو اپنے ساتھ ضرور شریک کرتے تھے میرا پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تم کو بھی اون دونوں کے پاس ہی بجائے استراحت عنایت فرمایا گا جب حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھی گئی اور جس چار پائی پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ دگیا تھا اسی پر اونکا جنازہ بھی گیا اور غسل اونکو اونکے بیٹے عبداللہ نے دیا تھا اور اونکی قبر میں اونکے بیٹے عبداللہ اور عثمان بن عفان اور سعید بن ربیعہ اور عبدالرحمن بن عوف اور سے تھے ابو بکر بن امیئل بن محمد بن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کی چھبیسویں تاریخ ۳۲ھ کو چار شنبہ کے دن (صبح کی نماز میں) زخمی کئے گئے اور حرم کی پہلی تاریخ ۳۳ھ کو یکشنبہ کے روز دفن کئے گئے حضرت عمرؓ کی خلافت کی مدت دس سال پانچ مہینہ اور اکیس دن تھے عثمان بن محمد تمیمی نے کہا یہ غلط ہے حضرت عمرؓ کی وفات چھبیس ذی الحجہ کو ہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر انہیں ذی الحجہ کو دو شنبہ کے دن بیعت کی گئی اور ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کو ابو لؤلؤ نے چھبیسویں ذی الحجہ کو دو شنبہ کے دن زخمی کیا تھا اسکے بعد وہ تین روز زندہ رہے پھر وفات ہو گئی اور حضرت صہیب نے اسکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیقؓ کے پاس دفن کئے گئے انکی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ پانچ دن تھی بوقت وفات انکی عمر ۶۳ سال تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اونکی عمر پچیس سال تھی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحنا بن اتویہ بن نعمان بادر دی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے فضل بن محمد بن عبد الواحد بن عبد الرحمن بن ابی الصہبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو القاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو القاسم علی بن احمد بن محمد خزاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو سعید ہشیم بن کلیب بن شریح بن معقل شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عیسیٰ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے فسید سے روایت کر کے بیان کیا اوکھون نے ابی اسحاق سے اوکھون نے عباس بن سعد سے اوکھون نے بریر سے انھوں نے معاویہ سے روایت کی کہ میں نے امیر معاویہ کو غلبہ پڑھتے وقت یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ۶۳ ہجری کی عمر بن ہوئی اور ابو بکر اور عمر اور ہماری عمر بھی ۶۳ برس کی ہوئی قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ چار قبیلہ کو زخمی ہوئے اور

پنچشنبہ کو اونکی وفات ہو گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھوں سے کیساں کام کرتے تھے اسی طرح ہاتھیں ہاتھ سے بھی کام کرتے تھے اور اونکی پیشانی پر بال نہ تھے آپ کا قد استقامت والا تھا کہ آپ سب لوگوں سے ایسے بلند معلوم ہوتے گویا آپ سواری پر بہن۔ واقعہ یہ کہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا جس پر عمری غالب تھی اور وہ اپنی وارثی میں زور رنگ کا خضاب لگا کر تے تھے اور نکاز رنگ عام الرادہ نام قحط سالی کا مین سیاہ ہو گیا تھا وجہ اسکی یہ تھی کہ اونھوں نے نام زراہ قحط سالی کے لیے کھی اور وہ گواہ ہے اس پر تمام کر لیا تھا اور صرف زور و عنایت کی تھی اور سنا کہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی رفتار ایسی تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چیز پر سوار ہیں شباہت اونکی قبیلہ بنی سعد سے ہے۔ مٹی تھی۔ رین حبش نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں سے کیساں کام کرتے تھے رنگ گندمی تھا مگر واقعہ یہ ہے کہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کے رنگ کا گندمی ہونا ہمارے نزدیک غیر معروف ہے شاید اونکو کسی نے زمانہ قحط میں دیکھا ہوگا (اوپر سے اونکو گندمی رنگ بیان کیا ہے) ابو عمر نے لکھا ہے کہ زراہ حبش وغیرہ نے حضرت عمر کا رنگ شدت کے ساتھ گندمی بیان کیا ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مشہور ہے حضرت انس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر خالص منہدی کا خضاب لگا کر تے تھے حضرت عمر کے لیے شخص بن جبین نے درہ ہاتھ میں رکھنا شروع کیا اور وہ پہلے شخص بن جبین نے نماز تراویح کی ترویج کی اور وہ پہلے شخص بن جواہر المومنین کے لقب ملقب ہوئے شہر اسے اونکے مرثیہ بہت موزون کے منجملہ اون کے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا مرثیہ یہ ہے

ثلاث شہر ہر دو بقیہ سلم	نفسہ سلم رہم اذا نشر و	فیفس من مومن لا بصر
منک فیفس سلم اذا ذکر و	عاشوا بلایہ سلم اتوا ثلاثہم	واجتمعوا فی الممات اذ قبر و
اور عائکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے جو حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ ہیں یہ مرثیہ کہا ہے		
عین جود سے بعیرۃ و نجیب	لا تفسد عیت الامام النجیب	تجمعن للنبون بالفارسیں
المسلم یوم یحیی الجلیب	غصتہ الناس والمین علی	الدمرویت المثناب المروپ

۱۔ ترجمہ میں آدمی تھے جو اپنے فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ترو تارہ رکھا اونکو اونکے پروردگار نے جبکہ وہ ظاہر ہوئے کہ کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہو سکتا تینوں کے فضائل کا منکر ہوگا یہ تینوں زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے اور موت کے بعد قبر میں پھر ملے ۲۔ اسی آئندہ عبرت اور سختی کے ساتھ آنسو بیاہام ہرگز دیدہ کیلئے رہنے میں تاخیر نہ کر دے اور شخص تو نے مجھ کو اس کی ہر عمر ہستانی جس کی تلوار ملک فارس میں چلتی تھی اور میدان کا رزار کا وہ معلم تھا کہ لوگوں کے لیے جاسے پناہ اور مسائب۔ ہر پر لوگوں کی اعانت کرنا والا اور آفت و ریسہ و ان کا فریاد رس تھا۔ ۱۲

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم خزاعی اور بعض لوگ انکا نام عمرو بتاتے ہیں یہ قبیلہ خزاعہ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حکم بن عقیقہ نے مقسم سے اونھوں سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر ابن سالم خزاعی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا۔

لاہلکم انی ناشد محمداً ۛ حلف ابیہ وابیہ الا لہ

اسکے ساتھ اور شعر بھی تھے ہم اونکو عمرو بن سالم کے نام میں انشاء اللہ تجالے ذکر کریں گے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام عمرو بتایا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم ہی کا قول صحیح ہے اور ابن مندہ کے قول میں غلطی ہو گئی ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرقہ بن عمر بن ہاشم قرظی غزوی غزوہ بدر میں یہ اور اس کے بھائی عبداللہ بن سراقہ دونوں شریک تھے اور مصعبی بیان کیا ہے کہ انکا نام عمر بن سراقہ ہے انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن اسحاق وغیرہ نے بہت سندوں کے ساتھ انکا نام عمر بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمر ہی کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد انباری کہتے ہیں ابونعیم نے انکا شمار ابن شام میں ہوائی نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے عمر بن سعد بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمر اور بعض نے عمرو بن سعد۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ آئندہ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ انکا تذکرہ پینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدی طین نے انکا تذکرہ وہما بن عین لکھا ہے اور اس میں اعتراض ہے کہ ابونعیم نے کہا ہے۔ ہکو ابو موسیٰ حافظ ابی سند ساتھ خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمزہ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہما سے باپ نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا اور انھوں نے ہما سے زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے زیاد بن عمر بن سعد سلمیٰ کو سر وہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہتے تھے میرے باپ اور دادا نے جو جنگ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بیان کیا ہے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور

دیت کا قصہ بیان کیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبدالمدین عمر بن خزوم قرشی خزومی۔ اسود بن سفیان کے بھائی اور ابی سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں اُن مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابو ابی سلمہ بن عبدالاسد درسی خزومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے کیونکہ انکی والدہ حضرت ام سلمہ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ انکا تذکرہ اسکے قبل اسکے باپ عبدالمدین عبدالاسد کے ذکر میں ہو چکا۔ انکی کنیت ابو حفص ہے سلسلہ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن یہ نو برس کے تھے اور غزوہ خندق میں یہ اور ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علیؑ کے ساتھ فرمایک ہوئے۔ حضرت علیؑ نے انکو ہجر بن اور فارس کا عامل مقرر کیا تھا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں حبشہ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں انہوں نے روایت کیں ان سے سعید بن مسیب اور ابوامامہ بن سہل ابن خنیس اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔

ہکو اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہکو عبدالاسد بن صباح ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ نے سہم سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے آؤ اور کھاؤ اور اپنے پاس سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر نسبی۔ انہوں نے ایک مسالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا انے سلمہ یعنی ابو عبد الحمید نے روایت کی ہے۔ محمد بن احمد بن سلام نے بھی بن وروہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن فضل نے عثمان بنی سے انہوں نے عبد الحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عامر سلمیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق کچھ پوچھا تو آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ چکنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سنگوں کے ساتھ طلوع کرتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی پھر دوپہر تک نماز

رئیسہما عمر رضی اللہ عنہما

سیدنا محمد رضی اللہ عنہ

(اسبق) عمر زرخس السعفه

اسید: عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر بن عبد بن زبانی - انصار مکی سلمیٰ ثعلبہ بن غنیمہ بن عدی بن زبانی اور نجاش بن عامر بن عدی کے چچا زاد بھائی ہیں۔

چند غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مندرجہ لکھا ہے۔
(سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن عوف نخعی بعث لوگوں نے انکا نام عمر و بیان کیا ہے انکا تذکرہ محمد بن اسمعیل نے صحابہ میں لکھا ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا
مالک بن عامر نے ابن سعدی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت کا حکم مسلمان تک قائم رہیگا جب تک
کہ کفار لڑتے رہیں گے۔ معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عوف نخعی اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کر کے عبادت کی طرف رجوع کرے دوسری
ہجرت یہ ہے کہ اپنا وطن چھوڑ کر اللہ و رسول کی خدمت میں آئے انکا تذکرہ یمنون نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے
انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انکا نام عمر بیان کیا ہے مگر اس میں کلام ہے
ابو نعیم نے وہ حدیث بھی ذکر کی جو ابن مندہ نے بیان کی ہے اور ابو نعیم نے بھی ہجرت والی حدیث لکھی ہے اور بجا سے عمرو بن
عوف کے عبدالرحمن بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس بارہ میں راویوں کا اختلاف ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن سائب کلثبی نے ابو صالح سے
انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمر بن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور
نہض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے چھوہاروں کی خریداری کا معاملہ کیا اور اس کو اپنے گھر بلا یا جب وہ آئی
اور تنہائی میں مجھے ملی تو میں نے سوا جلع کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کیا کیا انھوں نے
کہا پھر میں نے غسل کیا اور نماز پڑھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوٰۃ طریقی النہار عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ میرے لیے
خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے آپ نے فرمایا تمام لوگوں کے لیے ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے
یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمر بن عمرؓ انصاری بیعت عقبہ کے شریکین سے ہیں اور انھوں نے حدیث مذکور کی روایت میں انکا نام
بجائے عمر کے عمرو روایت کیا ہے اور حق بھی یہی ہے ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ عمرو کے نام میں کیا ہے مگر یہاں اسے غلطی ہو گئی
عمر اور عمرو میں اشتباہ ہو جاتا ہے۔

(سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ

ابن احسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابی تھے۔ انہیں حسن بن ابی احسن نے روایت کی ہے کہ عورت کی شرمگاہ مس کر نیے

مسلمہ حاصل مطلب پوری آیت کا یہ ہے کہ نماز سے گناہ ممانعت ہو جاتا ہے۔ ۱۲

وضو کی ضرورت نہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عقبہ بن نوفل۔ نہ ہری۔ فتح۔ دمشق میں شریک تھے اور فتح جزیرہ انھیں کے ہاتھوں پر ہوئی۔ اس سے زیادہ انکا حال معلوم نہیں۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور فتح دمشق میں شریک تھے اور فتوحات جزیرہ میں بھی شریک تھے سیف بن عمر نے ابو عثمان سے انھوں نے خالد اور عبادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے فتح و دمشق کے بعد حضرت ابو عبیدہ کے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ سیف نے کہا اور طلب اور عمر اور سعید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب ہاشم بن عقبہ جلولا سے مائن واپس آئے اور اس وقت اہل جزیرہ ہرقل کی مدد بمقابلہ اہل حمص کرنے کیلئے لشکر جمع کر رہے تھے تو حضرت سعد نے اس حال کی اطلاع امیر المومنین حضرت عمر کو دی انھوں نے لکھا کہ عمر بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف کو کچھ لشکر دیکر ادھر بھیجو چنانچہ وہ لشکر لے کر گئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے انکا تھا عمرو کہ لیا ہا تھا کہ وہ لوگ جزیرہ دینے پر رضی ہوئے پھر وہ مقام قریہ میں گئے وہاں کے لوگوں نے بھی جزیرہ پر مدد مانگ کر لی۔ یہ سب حال حافظ ابو القاسم دمشقی نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری۔ مصر میں رہتے تھے۔ انکا ذکر طبرانی وغیرہ نے کیا ہے یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں بنی ہاشم غلام بن علی اور عبدالکریم بن علی اور ابو بکر محمد بن احمد بن ابی القاسم قرانی اور ابو غالب احمد بن عباس بن خدیجی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زید نے خبر دی۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سهل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابی جریج سے انھوں نے ابی جریج سے روایت کی ہے کہ انھوں نے عمر بن مالک انصاری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں تمھیں تین باتوں حکم دیتا ہوں اور میں باتوں سے منع کرتا ہوں میں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی ایک فریک نہ کرو اور سب مکر خدا کی امت کرو یہاں تک کہ تمھیں موت آجائے اور جو لوگ تم پر حاکم ہوں خدا کے حکم سے انکی خیر خواہی کرو اور منع کرتا ہوں بے فائدہ گفتگو سے اور سوال کرنا اور مال کے ضائع کرنا سے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور عمر بن محمد بن اسدی نے

اپنے والد سے انھوں نے نصر سے انھوں نے علی بن زید سے انھوں نے زرارہ بن ادنیٰ سے انھوں نے عمر بن ابی بکر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بناتا ہے۔ اس حدیث کو سفیان نے علی بن زید سے روایت کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مالک مالک بن عمرو ہے۔ اور مشہم نے علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے انھوں نے انکا نام عمرو بن مالک بیان کیا۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ غاضری۔ انکی حدیث میں اختلاف ہے انے ابن عائد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھٹنے سے گھٹنا ملائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا نبی اللہ آپ اس شخص کے ہاتھ میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ مال نہ ہو اسے نبی بیل اللہ جہاد کرنیکی توت ہو وہ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے جہاد کرتے ہوئے صدقہ دیتے ہوئے دیکھتا ہے مگر خود کچھ نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا وہ اچھی بات کیا کرے اور بدگوئی چھوڑے اللہ اسکو اسی سے ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کریگا۔ انکا تذکرہ ابن ہند نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ خزاعی کہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور آپ کی یہ حدیث انکو یاد تھی کہ قبیلہ آسم کو خدا ہر آفت سے سوا موت کے بچائے اور قبیلہ غفار کو اللہ بخشدے اور کوئی قبیلہ انصار کے قبیلہ سے افضل نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ہامانی۔ ابن قانع کا قول ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انھوں نے عمر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں یمن کا رہنے والا ایک شخص تھا قریش سے میری حلف کی دوستی تھی مجھے ابوسفیان نے قاصد بنا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا مجھے اسلام بہت پسند آیا چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابو عالی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ایچہ بن جراح۔ انصار زنی۔ اسی نسب کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے ان لوگوں میں لکھا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے انھوں نے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے اسے عبداللہ بن علی بن مسکن نے روایت کی ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اسلئے کہ عمرو بن ایچہ انخیانی بھائی ہیں

عبدالمطلب بن ہاشم کے کیونکہ ہاشم بن عبدمناف کے نکاح میں سلمیٰ بنت رقیعہ بن جویہ بن عدی بن نجار سے تھیں جب ہاشم کا انتقال ہوا تو سلمیٰ سے اجمہ بن جراح نے نکاح کیا اسے عمرو بن اجمہ پیدا ہوئے لہذا یہ عمرو بن اجمہ عبدالمطلب کے خیا فی بھائی ہوئے پس یہ امر قرین قیاس نہیں ہو کہ جو شخص حضرت کے دادا کا معاصر ہو وہ آپ سے یا حضرت خزیمہ سے روایت کرے ممکن ہو کہ یہ شخص عمرو بن اجمہ کے بیٹے ہوں اور انکا نام بن عمرو ہو اور اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیے گئے ہوں ورنہ ابن ابی حاتم نے جو کچھ لکھا ہے وہ یقیناً غلط ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن الخطب کنیت انکی ابو زید بھی انصار می ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزیمہ سے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ ذادوس سے نہ خزیمہ سے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ابکا تذکرہ پور لکھیں گے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوہ کئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو خوبصورتی کی دعا دی تھی ہیں خطیب عبداللہ بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیب طراد بن محمد نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابوالجیش بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو خثیمہ یعنی زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن بن حقیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو نیک ازوی نے عمرو بن الخطیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے لیے پانی مانگا تو میں پانی لایا اس میں بال پڑا ہوا تھا سینے و د بال نکال لیا اور پانی آپ کو دیا آپ نے فرمایا اللہ اس کو جہاں عنایت کر۔ ابو نیک کہتے تھے (اس دعا کا اثر یہ تھا کہ) میں انکو ترانے پر سے زیادہ کی غز میں دیکھا انکے سر میں اور ڈاڑھی میں کوئی بال سفید نہ تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی عمر سو سے تجاوز ہوئی تھی اور انکے سر اور ڈاڑھی میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ عمرو داؤد بن عزرہ بن ثابت کے لئے انس بن سیرین نے انسا ابو الخلیل نے اور علی بن احمد نے اور حمیم بن حویس وغیرہم نے روایت کی ہے انھوں نے خاتم نبوت کی زیارت کی تھی کہتے تھے وہ ایسی تھی جیسے سیاہ گھنڈی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اراکہ بعض لوگ انکو ابن ابی اراکہ کہتے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عمرو بن اراکہ زیادہ کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اس کے ساتھ آیا جس نے جھوٹی گواہی دی تھی زیادہ نے کہا اللہ کی قسم میں تیری زبان کاٹ ڈالوں گا عمرو نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شہ کی

مانعت کرتے ہوئے اور صدقہ کا حکم دیتے ہوئے سنا انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

امین ابی الاسد حسن بن سفیان اور بخاری وغیرہا نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ یمن ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے یمن ابو علی سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن حرب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن عمر نے ابن عباس سے انھوں نے عمرو بن ابی الاسد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس چادر کے دونوں سرے اپنے اپنے شانوں پر ڈال لئے تھے اس حدیث کو عیاض مروزی نے اور غلی بن حرب نے اور ابو کریب نے محمد بن بشر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اسیم بن محمد بن بشر سے غلطی ہو گئی ہے صحیح دہی ہے جو ابواسامہ وغیرہ نے عبید اللہ سے انھوں نے ہری سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھوں نے انکا نام عمرو بن اسود بیان کیا ہے اور محمد بن بشر کی سی بیٹ انکے متعلق روایت کی ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن عامر ہنگامہ میں فہید ہوئے۔ ابن دبلغ نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود - عسلی - ابن ابی عاصم - یمن عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے ابو الیمان نے ابو بکر بن ابی مریم سے انھوں نے حکیم بن عمر اور ضمیر بن حبیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے فرمایا جس شخص کو اس بات کی عواہل ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اپنی آنکھوں سے دیکھے اسکو چاہیے کہ عمرو بن اسود کی روش کو دیکھے لے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عمر و صحابی نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اور تابعین سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو ہے مگر بعض لوگ عمر بن اسود کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو عیاض ہے اور بعض لوگ ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں قبیلہ عسلی کے اور شہر حمص کے رہنے والے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے مقام داریا میں سکونت اختیار کی تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انھوں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبادہ اور ابن مسعود وغیرہم سے روایت کی ہے اسکے بعد انھوں نے حضرت عمر کا قول انکی بابت بیان کیا ہے جو ہم لکھ چکے ان کا تذکرہ ابن

ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے۔

رسیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن اسود سید قریشی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے فریح بن عبیدہ حضرمی نے حارث بن حارث سے انھوں نے عمرو بن اسود ابو امامہ سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قریش کے پیشواؤں میں سے جو لوگ اچھے ہونگے وہ تمام دنیا کے پیشواؤں سے بہتر ہونگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کتابوں کہ یہ مینوں تذکرہ میں لکھ چکا ہوں مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ مینوں ایک ہیں یا جدا جدا ان مینوں تذکرہ کو ابو نعیم نے ذکر کیا ہے لیکن انھوں نے کوئی نسب ذکر کیا ہے اور کوئی چیز ایسی بیان کی جس سے کوئی فیصلہ نہ لکے ایک یا جدا جدا ہونے کا ہوسکے باقی رہیں ہر تذکرہ کی حدیثیں تو ممکن ہر ایک شخص سے کہی گئی حدیثیں مروی ہوں واللہ اعلم

رسیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن قیش بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے ان سے حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ پوچھا تھا یہ بنی ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو اذوت روایت کر کے نہرومی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے نہرومی کہ عمرو بن قیش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے وہاں جاہلیت میں انکے گھرانے میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا تھا لہذا یہ قاتل سے انتقام لینے بغیر اسلام لانا پسند نہ کرتے تھے پس یہ احد کے دن (مدینہ آئے اور پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں انھوں نے لازم لکیر پوچھا فلاں فلاں لوگ کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں پس انھوں نے اپنا لباس پہنا اور گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف روانہ ہوئے جب روانہ ہوئے اور مسلمانوں نے انکو دیکھا تو انکو کافر سمجھا کہ انکو ای عمرو ہم سے الگ رہا انھوں نے کہا میں ایمان لے آیا ہوں پس انھوں نے قتال شروع کیا یہاں تک کہ زخمی ہو گئے اور گھر میں انھار کے لائے گئے حضرت سعد بن معاذ انکو دیکھ گئے تو انھوں نے انکی بہن سے پوچھا کہ ان سے پوچھو کہ محض جاہلیت کی وجہ سے انھوں نے قتال کیا یا ان لوگوں کی کسی بات پر انکو غصہ آگیا تھا اس سبب لڑے یا محض اللہ و رسول کے لئے انھوں نے جہاد کیا (چنانچہ انکی بہن نے ان سے پوچھا انھوں نے کہا میں محض اللہ و رسول کیلئے لڑا اسکے بعد انکی وفات ہو گئی یہ ایسے خبیث ہیں کہ انھوں نے ایک وقت کی بھی باز نہیں رہی انکا تذکرہ ابن کثیر

رسیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن امیہ بن حارث بن اسد بن عبد العزیز بن قحطی بن کلاب قریشی اسدی۔ والدہ انکی رزین بنت لعلہ بن

عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ یہ زبیر کا قول ہے انھوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خویلد بن عبد المطلب بن ایاس بن عبید بن ناشر بن کعب بن جدی بن ضمیر بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ کنانی مشہری کنیت انکی ابو امیہ ہے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) تنہا کفار قریش کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا چنانچہ یہ وہاں سے حضرت حبیب کی نعش مبارک بھی اُس لکڑی سے اتار کر لے آئے تھے پھر انھیں صلیب دی گئی تھی اور (ایک مرتبہ) آپ نے انھیں نجاشی کے ہاں دیکھل بنا کر بھیجا تھا چنانچہ انھوں نے وہاں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ کر دیا تھا۔ اسلام لکا قیہم تھا پہلے انھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی بعد ازاں مدینہ کی طرف ہجرت کی سب سے پہلا غزوہ انکا یہ مودہ تھا۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکوں کی طرف شریک تھے اور احد میں جب مشرک لوٹ کر جانے لگے تو یہ اسلام لے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو اکثر کاموں پر متعین فرمایا کرتے تھے یہ عرب کا شریعت اور جو امور دلوگوں میں سے تھے۔ سب سے پہلا غزوہ انکا یہ مودہ تھا اسی غزوہ میں اعلا و عامر نے انکو گرفتار کر لیا تھا پس عامر نے (انے) کہا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ضروری تھا لہذا تم کو بہن انکی طرف سے آندا کرتا ہوں اور اسے انکی پیشانی کے بال کتر لیتے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس دعوت اسلام کے لئے ستمہ ہجری میں بھیجا تھا اور ایک خط بھی نجاشی کے نام لے کے ہاتھ بھیجا تھا پس نجاشی اسلام لائے نجاشی سے انھوں نے یہ بھی کہا کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیجئے اور انکو اور نیز تمام مسلمانوں کو جو آپ کے ایک میں ہیں حضرت کیند متین بھیج دیجئے۔ انے انکے بیٹوں یعنی جعفر اور فضل اور عبد اللہ نے اور انکے بھتیجے زہر قان بن عبد اللہ بن امیہ نے امداد کی روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی اسماعیل بن ابی الحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسلم یعنی محمد بن علی بن ہریر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے دایون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن عیسیٰ بن حمدان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن شہاب نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد بغیر وضو کئے ہوئے نماز پڑھی۔

انکی وفات حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں قبل سنہ ہجری کے ہوئی انکا تذکرہ میمون نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ۔ دوسی۔ جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ زیاد و بکائی نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ عمرو بن امیہ دوسی نے کہا میں کعبہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھے قریش کے کچھ لوگ ملے اور انھوں نے کہا کہ جس دروازہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملتا اور انکی بات نہ سننا ورنہ تم انکے فریب میں آ جاؤ گے اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قصہ عمرو بن طفیل کے نام سے مشہور ہے۔
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابو امیہ بن عبد اللہ کے دادا تھے یعقوب بن محمد مدنی نے ابو امیہ بن عبد اللہ بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے مجھے ہر سہ نامی ایک مرکب عذابنا کر کھلائی جس سے میری قبر میں قوت زیادہ ہوگئی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اسحاق بن علی بن طاہر بن خرویش تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے انکے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہے مگر صحیح عمرو ہے۔ ولید بن مسلم نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن علی بن طاہر سے انھوں نے عثمان بن عمرو بن ادس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تھا حضرت روزانہ بوقت شب چار می فرود گاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے ایک روز وقت معمول سے کچھ دیر کر کے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرا وطن دیر میں ختم ہوا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ادس بن عتیک بن عمرو بن عبد اللہ بن عامر بن زعور ابن حثم بن حارث ابن حزر ج بن عمرو بن مالک بن ادس انصاری۔ اوسے زعور عبد اللہ بن عتیک بن حارث اور عمرو مالک اور حارث فرزندان ادس کے بھائی تھے۔ احاد و جندق اور اسکے بعد کے غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے جسبرانی عبید کے واقعہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمرو لکھا ہے۔
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن اہتم۔ اہتم کا نام سنان بن سکی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ نام انکا حارث بن عمرو بن کعب

ابن سعد بن زید مناہ بن تمیم بھی منقری بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص اہتم کے بیٹے نہیں بلکہ خود اہتم بن نام اہتم کا سنان
 بن خالد بن سمی تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیس بن عاصم نے سنان کو کمان ماری تھی جس سے انکا منہ ٹوٹ گیا تھا
 اس سبب لوگ انکو اہتم کہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ نہیں بلکہ اسکے دانت ٹوٹ گئے تھے قیس بن عاصم نے
 جوا و نکو مارا اسکا واقعہ یوں ہے کہ قیس قبیلہ بنی سعد بن زید مناہ بن تمیم کے سردار تھے انکے اور اہتم کے درمیان میں
 عبدغوث بن وقاص بن صلاہ حارثی کی بابت جبکہ عصمہ بنی انکو قید کر کے لائے کچھ اختلاف ہوا پس قیس نے
 اہتم کو مارا۔ انکی والدہ قذلی بن عبد کی بیٹی تھیں کنیت انکی ابو بکر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم بنی تمیم
 کے سرداروں کے ساتھ سلمہ بصری میں وفد بکر آئے تھے اس وفد میں زبرقان بن بدر اور قیس در عاصم وغیرہ بھی تھے
 یہ سب لوگ اسلام لائے۔ زبرقان نے کچھ کلمات فخریہ کہے کہ یا رسول اللہ میں قبیلہ بنی تمیم کا سردار ہوں اور میں میرا اثر چاہتا ہوں
 میں بہت آدمی و جاہت ہوں اخذ و منع کا اختیار مجھے حاصل ہے اور یہ عمر بن اہتم اس بات سے واقف ہیں عمر نے
 کہا یا رسول اللہ یہ شخص بڑا جھگڑالو ہے اپنی بات کی وجہ بہت کرتا ہے زبرقان نے کہا یا رسول اللہ کی قسم یہ جھوٹا ہے
 یہ حاسدانہ گفتگو کر رہا ہے عمر نے کہا راہی زبرقان میں تیرے اوپر حسد کرونگا خدا کی قسم میرا ماننا ہے کہ اہتم ہی تو نو دولت ہے
 تیرے لئے سب احمق ہیں تیرے خاندان کے لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں خدا کی قسم میں نے پہلی بات بھی جھوٹ نہ کہی تھی اور دوسری
 بات بھی سچ کہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر کے مثل ۲ ہوتا ہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس وفد میں شریا
 انسی آدمی تھے اقرع بن حابس بھی اسی وفد میں تھے انھیں لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے پیچھے سے
 آواز دی تھی ان کا قصہ بہت طویل ہے۔ یہ لوگ مدینہ میں ایک مدت تک قرآن اور دین کا علم حاصل کرتے رہے بعد اسکے
 اپنی قوم کے پاس گئے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نقد بھی دیا اور کپڑے بھی دیئے بعض لوگوں کا قول ہے کہ عمر و اسی وقت
 بہت کمسن تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وفد کے لوگوں کو انعام دیا تو پوچھا کہ اب تو کوئی شخص تم میں کا باقی نہیں
 رہ گیا یہ عمر اس وقت وہاں موجود تھے بلکہ فرد گاد میں تھے قیس بن عاصم نے چونکہ ہم قبیلہ تھے اور اسے کچھ رنج رکھتے تھے کہا
 یا رسول اللہ اب کوئی شخص باقی نہیں ہے سوا ایک نو عمر لڑکے کے تو میں اسکو دینا مناسب بھی نہیں جانتا مگر رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے انکو بھی اسقدر دیا جسقدر اور لوگوں کو دیا تھا۔ عمر و کو جب قیس کی یہ گفتگو معلوم ہوئی تو انھوں نے ان کی
 ہجو میں یہ اشعار موندون کئے۔

۱۔ اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان الذین یتادونک من وراء الحرات چونکہ یہ فصل خلاف ادب تھا لہذا
 اس آیت میں اسکی ممانعت ہے ۱۲

اُطْلُوتُ مَفْتَرِشَ الْعِلْيَا شَقْنِي ۝ عِنْدَ نَبِيٍّ لَمْ تَصْدُقْ وَلَمْ تَنْصَبْ ۝ اَنْ يَغْضُوْنَا فَاَنْ الرُّومَ اَصْلَحُ ۝ وَالرُّومَ لَا يَكْلُكُ الْبَغْفَارُ وَالْعَرَبُ
نَهَانِ سُوْدُوْنَا عُوْدُوْ سُوْدُوْكُم ۝ مَوْخَرٌ عِنْدَ اَصْلِ الْحَبِيبِ الذَّنْبُ ۝

یہ عمر و ان لوگوں میں تھے جنہوں نے سجالح (نامی عورت) کی جب سنے دعوت نبوت کیا پیروی کی تھی پھر یہ اسکے
یہ نائب ہوئے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہو گیا۔ بہت عمدہ خطبہ پڑھنے والے اور ادیب تھے بوجہ حسن و جمال کے لوگ
انکو کھل کہا کرتے تھے شاعر تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے انکے اشعار کی لوگ یہ مثال دیتے تھے کہ گویا خلد پھیلا دیئے گئے۔
اپنی قوم میں شریف تھے یہ کلام انہیں کا ہے۔

وَقَدْ نَبِيٍّ فَاَنْ الْبُخْلُ يَأْمُرُ بِالْقِسْمِ ۝ نَصْلُ اخْلَاقِ الرِّجَالِ سَرُوقٌ ۝ لَعْنُكَ مَا ضَاقتْ بِلَا دِيَارٍ لَهَا ۝ وَلَكِنْ خِلَاقِ الرِّجَالِ تَضْيِيعُ
ہم کی اولاد میں سے خالد بن صفوان بن عبد المذہب بن عمرو بن اہتم تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن زید بن جشم۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یمن کے ایک شخص تھے انصار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک
تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن ایاس بن ربیع بن ایاس کے بھائی تھے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن منذرہ اور ابو نعیم نے
کہا ہے کہ عمرو بن ایاس قبیلہ بنی لوزان سے ہیں انکے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن قسما بت اُن لوگوں کے نام میں
جو خاندان انصار سے شریک بدر ہوئے عمرو بن ایاس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند
کے ساتھ یونس بن کبیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شریکے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی لوزان بن غنم
سے عمرو بن ایاس بھی تھے جو اس قبیلہ کے حلیف تھے یمن کے رشتہ دارے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن الفج بن کربہا عظمیٰ۔ بی صحابی علیہ السلام پاس حاضر ہونے۔ مالک بن الفج کے بھائی تھے یہی طبری کا قول ہے۔ یہ دونوں بھائی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بنکے حاضر ہوئے تھے اور انکے ساتھ اس کے بھتیجے مالک بن حمزہ بن
الفج بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بکاء کہتے انکی ابو انس تھی۔ اقصیٰ بن۔ عمرو بن عبد اللہ بن عمران بن ابی انس نے نہایت عمارت

ترجمہ (اسی نمبر) تو ہمیشہ کئی کیا کہ مجھ کو نبی کے سامنے باریک نظر اور دور رس نظر تھا جس نے مجھ کو یہاں لایا اور روم بھی لایا۔ اہل
عرب کا جو نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے سردار کی مثال اس لڑکی کی جو کچھ دیکھتی ہے سب کچھ دیکھ لیتی ہے۔ اور جو کچھ کہتی ہے سب کچھ کہ لیتی ہے۔ اور جو کچھ کرتی ہے سب کچھ کر لیتی ہے۔
ترجمہ (اسی نمبر) ہمیشہ کئی کیا کہ مجھ کو نبی کے سامنے باریک نظر اور دور رس نظر تھا جس نے مجھ کو یہاں لایا اور روم بھی لایا۔ اہل
عرب کا جو نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے سردار کی مثال اس لڑکی کی جو کچھ دیکھتی ہے سب کچھ دیکھ لیتی ہے۔ اور جو کچھ کہتی ہے سب کچھ کہ لیتی ہے۔ اور جو کچھ کرتی ہے سب کچھ کر لیتی ہے۔

ابن ابی انس نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ابوالانس سے جبکا نام عمرو بن بکاد شمری ہو روایت کی ہو کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے یہاں صحابہ (یعنی اہل بیت) کا نام عنان ہو اور وعدہ (یعنی گرج) ایک فرشتہ کی
آواز ہو جو صحابہ کو ڈانٹتا ہو اور برق (یعنی بجلی) ایک فرشتہ کی چمک ہو انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن براح قیس۔ انکا ذکر مشمر بن خالد کی حدیث میں ہے۔ علی بن حجر سعدی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے
میرے والد نے بیان کیا کہ میرے دادا مشمر بن خالد کہتے تھے ہم قبیلہ عبدالقیس کے وفد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور میں حاضر ہوئے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر عنایت فرمائی اور ایک کنواں جو جنگل میں تھا
دیا علی بن حجر کہتے ہیں کہ میں قبیلہ بنی عوف کی ایک بوڑھی سے سنا وہ کہتی تھی کہ مشمر بن خالد سے ہجرت کر گئے اور
وہ کنواں اپنے ایک چپا کے بیٹے عمرو بن براح کے لیے چھوڑ گئے جگہ بسے میں شاعر کا یہ شعر ہے
والی لختار الجہاد و تارک ۛ عمرو بن براح کتب الفوارس

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض شاخین نے انکو ذکر کیا ہے مگر انکا نام اسلام معلوم ہے نہ صحابی ہونا صرف
ایک شعر میں انکا ذکر آیا ہے اور وہی شعر ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے۔
(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن لبک کینت انکی ابوالسناہل ہے۔ ان کا تذکرہ کینت کے باب میں انصار اللہ تعالیٰ پورا آئے گا۔
ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

بکائی صحابی ہیں شمار انکا اہل شام میں ہے۔ بنی بکال بن دیمی بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید بن
کلمان سے ہیں۔ خلیفہ نے صحابہ میں انکا تذکرہ اسی نسب کے ساتھ کیا ہے کینت انکی ابو عثمان تھی۔ انے ابو تمیم
بیمیم نے روایت کی ہے۔ ابو تمیم کہتے تھے کہ میں شام کی طرف گیا تو دیکھا کہ جو حق لوگ ایک شخص کی زیارت کیلئے جا رہے ہیں پوچھا
کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا جو صحابہ اب باقی رہ گئے ہیں یہ ان سب کے زیادہ علم رکھتے ہیں انکا نام عمرو بکالی ہے
وچنانچہ میں بھی ان کی زیارت کو گیا، میں نے دیکھا کہ انکی انگلیاں کٹی ہوئی تھیں میں نے پوچھا کہ انگلیاں کیسے کٹیں معلوم
ہوا کہ واقعہ یرموک میں ملک شام میں بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ انگلیاں کٹ گئی تھیں۔ انھوں نے

ترجمہ میں جہاد کو اختیار کرنا پڑا ہوں اور سب مال و متاع عمر میں ہاں سردار خسار میں کیلئے چھوڑنا پسند کرتا ہوں ۱۲

تو تم لوگوں کو اس کے پیچھے نہ مار پڑھنا جائز ہو اور انکا بزرگنا پیر حرام ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے ان کا نام
عمر بن سفیان بکالی بیان کیا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر جعفر نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ابو الجعد صمری کا ہے قبیلہ بنی ضمہ بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ بن قبیلہ بنی سمرہ بن انکا
ایک گھر تھا خلیفہ نے بھی انکا نام اور نسب سی طرح لکھا ہے ابو حاتم بن حبان نے انکا نام اور بیان کیا ہے۔ ابو جعد صمری
نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو الجعد بیٹے بن جواد بن مراد بن عبد کعب بن ضمہ بن بکر بن عبد مناف کے۔
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال بن ہیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عمرو بن عیمر بن کنیت انکی ابویانی تھی انصاری ہیں اس کے نام
میں اختلاف ہے بعض لوگ داندکتے ہیں اور بعض لوگ سفیان اور بعض لوگ یسار اور بعض لوگ اوس اور بعض لوگ ہلال
انکا تذکرہ کنیت کے باب میں اور عمرو بن عیمر کے نام میں انکار اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ آئے گا آئندہ میں اور اس کے بعد کے
عزوات بن شریک مکے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ دن کلہی نے بیان کیا ہے کہ یہ ہاجرین سے
تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہنیہ جعفر نے کہا ہے کہ اس کے بیٹے صاحب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں مہوک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہو تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن تغلب۔ عسری۔ قبیلہ عبد القیس سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بکر بن وائل سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بکر بن
قاسط بن مہب بن اُحسی بن دحی بن ہدیہ بن اسد بن ربیعہ بن زرارہ سے ان کے نسب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب کا
منہی اسد بن ربیعہ پر ہوتا ہے پس یہ بہر حال بھٹی ہیں بصرہ میں رہتے تھے سب سے حسن بصری نے روایت کی ہے بن خطیب
ابو الفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد جیسا سی تک نہرو دی وہ کہتے تھے ہیں مبارک بن فضالہ نے حسن بن
عمرو بن تغلب سے نقل کر کے نہرو دی وہ کہتے تھے کہ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک روز ایک بات ایسی
فرمائی جو مجھے نیر او تھون سے بھی زیادہ پسند آئی ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے

بعض لوگوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور فرمایا کہ ہم بعض لوگوں کو محض اس خیال سے دیتے ہیں کہ انکو دیا جائے گا تو وہ بخیرہ ہونگے اور صبر نہ کر سکیں گے اور بعض لوگوں کو محض اس بھروسہ پر نہیں دیتے کہ اللہ نے انکے دلوں میں ایمان قائم کر دیا اور منجملہ ایسے لوگوں کے عمرو بن تغلبہ بن اور آئے فرمایا کہ علامات قیامت سے یہ تو کہ تجارت کی کثرت ہو جائے گی اور قلم ظاہر ہوگا مطلب یہ ہے کہ مال منبت بڑھ جائے گا جسکے باعث سے تاجروں کی کثرت ہو جائے گی اور لکھنے والے زیادہ ہو جائیں گے کتابت کا رواج اس وقت عرب میں بہت کم تھا۔ قتادہ سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل سے چار آدمیوں نے ہجرت کی تھی دو آدمی بنی سعد سے تھے اسود بن عبداللہ اور بشیر بن حصاصیہ اور عمرو بن تغلبہ اور فرات بن حیان۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابن قتادہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عمرو واحدین اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین شریک تھے۔ عدوی نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا عمرو بن تغلبہ کوئی کوئی واقف ہو۔ ابن دبلغ سے انکا تذکرہ ابو عسہ ہر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

وسیدنا عمرو رضی اللہ عنہ

ابن ثابت بن قش بن زعبہ بن زعمرا بن عبدالاشہل انصاری ادنیٰ اشہلی۔ مکہ میں ثابت کے بھائی اور عباد بن بشر کے چچا کے بیٹے تھے۔ عمرو کا لقب اصیرم بنی عبدالاشہل زیادہ مشہور ہے۔ یہ خلیفہ بن یان کے بن تھے۔ سب سے احد کے دن شہید ہوئے انھیں کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ اسے خلیفہ بن جھینون نے ایک وقت کی بھی نماز میں پرہی یہ طبری کا قول ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی احمد نے اپنی سدا کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے جردی وہ کہتے تھے مجھے حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاویہ ابو ثقیف مولای ابن ابی احمد سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے جردی کہ وہ اکثر لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون تھیں؟ جس سے اللہ کیلئے ایک وقت کی بھی نماز نہ پڑھی ہو جب لوگ نہ بتا سکتے تو خود ہی جواب دیتے کہ وہ اصیرم بنی عبدالاشہل یعنی عمرو بن ثابت بن قش تھے انکا واقعہ یوں ہے کہ یہ اسلام کی طرف کسی طرح راغب نہ ہوئے تھے مگر جب غزوہ احد پیش آیا تو خود بخود اسلام بیعت رغبت پیدا ہوئی اور اسلام لائے بعد اسکے انھوں نے اپنی تلوار اٹھالی اور جہاد شروع کر دیا زخمی ہو کر گر گئے جب بنی عبدالاشہل نے اپنی قوم کے لوگوں کو حرکت میں تلاش کرنا شروع کیا تو انکو دیکھا کہ مقتولوں کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں اور کچھ جان باقی ہیں لوگوں نے انکو دیکھا ہی کہا کہ دیکھو یہ عمرو پڑے ہوئے ہیں یہ بیان کیوں آئے؟ یہ تو کافر تھے پس لوگوں نے اسے پوچھا کہ ای عمرو تم کیوں یہاں آئے؟ کیا تم اپنی قوم کی حفاظت کیلئے آئے تھے یا اسلام کی طرف راغب ہو کر آئے تھے؟ انھوں نے کہا میں اسلام کی طرف راغب ہو کر آیا ہوں میں مسلمان ہو کر قتال کرنے لگا یہاں تک کہ یہ حالت ہو گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔

اسکے بعد ہی انکی وفات ہو گئی لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ یقیناً اہل جنت میں سے ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ میرے نزدیک اس قول میں اعتراض ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے انکا نسب س طرح بیان کیا ہے عمرو بن ثابت بن قیس بن اصرم بن عبد الاشمل مگر یہ نسب صحیح نہیں کیونکہ اصیرم عمرو کا لقب ہے لہذا کا نام نہیں ہے علاوہ اسکے عمرو کے دادا کا نام اس نسب میں نہیں ہے کیونکہ اصیرم اور عبد الاشمل کے درمیان سے زعمہ یا زعواریہ صحیح ہے جو جوہر نے بیان کیا ابن مندہ نے ایک تذکرہ اور لکھا ہے اور اس میں عمرو بن انیش کا نام قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور آپ سے مسائل پوچھتا تھا ابن مندہ نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے مگر یہ وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ابو داؤد سجستانی نے روایت کی ہے اور وہ حدیث یہی تھی جو اوپر گزر چکی ہے دونوں قصہ ایک ہی ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثبی سیف بن عمر نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نعمان بن مقرن کو جبکہ انہوں نے اہل اہل سے مشورہ لیا تھا اہل ہذا وزیر شکر کشی کی اسے دی تھی۔ عمرو بن ثبی اس وقت عمر میں سب سے زیادہ تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ - جنہی انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ یعقوب بن محمد ہرثمی نے وہب بن عطاء بن یزید جنہی سے انہوں نے وصاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جنہی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے انہیں اسلام کی ترغیب دی وہ اسلام لائے پس حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا انکی عمر سو برس سے زیادہ مگر جس مقام پر حضرت نے ہاتھ پھیرا تھا اس مقام کے بال سفید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ - حششی۔ ابو ثعلبہ کے بھائی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لائے تھے اس کو ابن دباغ نے ابو عمرو پر استدراک کر نیکی سے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ کنیت انکی ابو حکیم یا ابو حکیمہ ہے اصاری حوزی بن پھر بنی عدی بن نجار سے ہوئے۔ ابن شہاب نے ذکر کیا ہے کہ یہ ہر میں غریک تھے۔ ہمیں علیہ السلام کی حدیث

اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے عمر کا سہ ہر کے ناموں میں لکھا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ بھی تھے۔
اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ غزوہ احد میں بھی یہ شریک تھے۔ یہ ابونعیم اور ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ انصاری
ہمدانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ انکی حدیث یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء سے انھوں نے
وضاح بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن ثعلبہ انصاری سے روایت کی ہے عمرو بن ثعلبہ کی عمر سو
برس کی ہو گئی تھی مگر ان کے سر میں جس مقام پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا بال سفید نہ ہوئے تھے
ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن کثیر ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن ثعلبہ جنہی کے تذکرہ میں لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا کہ وہ ہمدانی شریک تھے
اور انکا شمار اہل عجم میں ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھوں نے وہب بن عطاء سے
انھوں نے وضاح بن سلمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن ثعلبہ جنہی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام سیال میں ملا اور اسلام لایا حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ابن
مندہ نے اس دوسرے تذکرہ میں بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے کہ انھوں نے اس ایک واقعہ کو دو کیوں بنایا۔
صحیح وہی ہے جو ابونعیم اور ابو عمر نے بیان کیا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ثمالی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ثانی۔ انکی حدیث شہر بن حوشب نے اسے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے میرے ہمراہ کچھ ہی قربانی کے لئے بھیجی تھیں اور فرمایا تھا کہ اگر انہیں سے کوئی جانور ہلاک ہوئے لگے تو اس کو مباح
کر دینا اور اس کے پیروں کو اس کے خون سے رنگ دینا اور اس کے منہ پر بھی ایک چھاپہ خون کا مار دینا اور اس قربانی کو دین
پھوڑ دینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ قوم جن سے تھے۔ یعنی انکا تذکرہ محض حافظ ابو موسیٰ کی پیروی کرنے کے لئے لکھ دیا ورنہ ہم نہ کہتے۔ ہمیں
ابو موسیٰ نے امارۃ خردی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی محمد بن رجاء نے خردی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی القاسم
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
سلم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن نیمان عہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابویسیٰ سلام نے

اس صحت اس میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہذا کا ہذا ہے اسکا گوشت غیر مستحقین کو دینا چاہیے ۱۲

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن معطل سلمیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ حج کے لیے جا رہے تھے جب ہم مقام مہجہ میں پہنچے تو ہم لوگوں نے ایک سانپ کو دیکھا جو ٹپ رہا تھا تھوڑی سی دیر کے بعد وہ مر گیا ہم میں سے ایک شخص نے ایک کپڑا نکالا اور اس سانپ کو اس میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا پھر جب ہم کہ پہنچے تو ایک روز ہم کعبہ میں گئے کہ ایک شخص آیا اور اُسے ہم لوگوں سے کہا کہ عمرو بن جابر کو تم میں سے کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے اسے کہا اس سانپ کو کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا اس شخص نے اسے کہا اللہ تمہیں جزا دے خیر ہے وہ قوم جن کے ان لوگوں میں سے ایک شخص تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قرآن سننے کیلئے حاضر ہوئے تھے اس وقت قوم جن کے مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہو رہی تھی اسی لڑائی میں وہ شخص مارا گیا تھا پس اگر تم لوگ چاہو تو اس کپڑے کے عوض میں دوسرا کپڑا تمہیں دین ہم لوگوں نے کہا نہیں ہم معاوضہ نہیں دیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جبہ بن وائل بن قیس۔ ابن کلبی نے اور ابو عبید نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد کے حاضر ہوئے تھے۔ ابو عبید نے بیان کیا ہے کہ سیدنا برش کلبی جو ہشام بن عبدالمکک کے صاحب تھے انہیں کی اولاد سے تھے۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جدهان۔ سید مہری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن جدهان سے فرمایا کہ اے عمرو بن جدهان جب تم کپڑا مول لو تو اسکو جانچ لیا کرو اور جب جوگی مول لو تو اسکو بھی جانچ لیا کرو اور جب تم کسی عورت سے نکاح کرو تو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد۔ ربیع بن ہریرہ نے اپنے والد سے انھوں نے عمرو بن جراد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو بلاؤ یہی مناسب ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جوح بن ریح بن حرام بن کعب بن سلمہ۔ الصاری سلمیٰ۔ بنی جضم بن عزراج سے ہیں نہایت عقیدہ اور مدبرین شریک تھے مگر ابن اسحاق نے انکو فرمایا ہے کہ یہ زمین فکر میں کیا۔ اہل کے دن مسید ہوئے تھے اور یہ اور عبد اللہ بن عمرو بن

اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا جب عمر و اسلام سے آئے اور اللہ کی معرفت انکو حاصل ہوئی تو انھوں نے یہ اشعار غم کے
جنمیں اس نبت کا بھی ذکر ہوا اور خدا کا شکر بھی اس رشد و ہدایت پر لکھا ہے۔

تَالِئِذْ لَوْ كُنْتَ الْهَالِكُمْ لَكُنْ بِأَنْتَ وَكَلَيْتَ سَطْرِي فِي قَرْنٍ ۖ أَفَلَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْهَالِكِ بَيْنَ الْإِنِّ فَلَمْ تَشَاكْ مِنْ سَوْدِ الْغَيْنِ
فَالْمَدْرُ لَعَلَّ ذِي الْهِنِّ ۖ الْوَاهِبُ الرِّزْقِ وَدِيَانِ الْهِنِّ ۖ هُوَ الَّذِي أَنْقَذَنِي مِنْ قَبْلِ أَنْ ۖ أَكُونَ فِي ظِلِّ قَبْرِ مَرْتَحِنٍ ۖ
ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمر بن جرح سب انصار کے بعد اسلام لائے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو غزوہ
بدر کی ترغیب دی تو انھوں نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا مگر انکے بیٹوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پر
انکو روکا وجہ یہ بھی کہ انکے پرین لنگ تھا مگر جب غزوہ احد پیش ہوا تو انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگوں سے مجھے
غزوہ بدر میں شریک نہ ہونے دیا لیکن اب غزوہ احد کی شرکت سے مجھے نہ روکا انکے بیٹوں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو غزوہ
کیا ہے آپ ارادہ شرکت نہ کیجئے پس یہ رسول خدا صلی علیہ وسلم کے حضور پہنچے اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے
بیٹے آپ کے ہمراہ غزوہ احد میں چاہیے روکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے اسی لشکر سے جنت میں
جنت میں چلون گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تجھیں معذور کیا ہے جہاد تمپر غرض نہیں ہوا اور ان کے
بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اگر انکو منع کرو تو کچھ ہرج نہیں شاید اللہ انکو شہادت نصیب کرے پس انھوں نے اپنے ہتھیار اٹھائے
اور یہ کہتے ہوئے چلے گئے یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر اور زامرا دہنا کر پھر مجھے اپنے گھر کی طرف واپس نہ کر چنانچہ جب حد کے
دن پہنچے شہید ہوئے تو انکی بی بی ہند جو حضرت جابر کی چھوٹی بہن تھیں آئیں اور انھوں نے انکی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمر
بن حرام کی نعش اٹھائی اور دونوں ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم
میں انکو جنت میں اسی طرح لنگرے گا کہ ساتھ چلتے ہوئے دیکھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عمر بن جرح کے چاہنے
تھے اور وہ چاروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ احد کے دن جب مسلمانوں کا لشکر
ناکل ہوا تو انھوں نے اور انکے بیٹے خلافت کافروں پر ایک سخت حملہ کیا تھا اور دونوں ساتھ ہی شہید ہوئے
انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن جناب و داعی کینت ای او علیہ بھی علی عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ سقیان سے

شرعیہ اللہ کی قسم اگر توبہ نہ ہو تو کبھی کتے کے ساتھ ایک کنوئیں کے اندر رہتا ہے کیا بری جگہ تو پڑا ہوا ہے ہم تجھے تک کہہ رہے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے

برہنہاں کر رہا ہے اور دونوں یہ بتا رہے ہیں اسی نے مجھے مرنے سے پہلے اس گمراہی سے نجات دی ۱۲

انھوں نے علی بن اقر سے انھوں نے ابو عطیہ و داعی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے ساتھ کچھ عورتوں کو دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم گنہگار ہو گی تم کو ثواب نہ ملے گا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ تابعی ہیں حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

قوم جن سے تھے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں اور کہا ہو کہ طہرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہو بعض لوگوں نے بیان ہو کہ یہ طارق کے بیٹے ہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہو۔ احمد بن حنبل بن ابی مریم نے عثمان بن صالح سے انھوں نے عمرو بنی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ نے سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ عثمان بن صالح مصری کہتے تھے میں نے عمرو بن طارق بنی کو دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو انھوں نے کہا ہاں بلکہ میں نے آپ سے بیعت کی تھی اور اسلام لایا تھا اور آپ کے پیچھے نماز بھی پڑھی تھی حسین آپ نے سورہ حج پڑھی تھی اور اس میں دو سجدہ کئے تھے۔ انکا تذکرہ چوگذا ابو موسیٰ نے لکھا تھا لہذا کہتے ہیں کہ یہ لوگ قوم جن کے لوگوں کو صحابہ میں ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا نام کسی صحیح منقول نہیں ایسا ہی ہو تو جبریل و میکائیل کو صحابہ میں کیوں نہیں ذکر کرتے بلکہ نام ایسی سند کے ساتھ منقول ہیں جن میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جهم بن عبد شریل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ اور انکے بھائی خزیمہ اور انکے والد جهم سزین حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور (مع اور مہاجرین کے) دو کشتیوں میں سوار ہو کر مدینہ واپس آئے تھے جعفر نے اس حدیث کو ابن اسحاق سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا جو لوگ حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے ان میں قبیلہ عبد الدار بن قصی سے جهم بن قیس بن عبد شریل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار اور ان کے بیٹے عمرو بن جهم بھی تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن زبیر بن خدا بن ربیع بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری کہ میں بہت پہلے اسلام لائے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ انکا نام عامر تھا اور کنیت ابونافع تھی حبش کی طرف انھوں نے ہجرت کی تھی۔ یہ ابن اسحاق اور واقفی کا قول تھا۔ گرا بن عقبہ نے اور ابو معشر نے انکو مہاجرین حبش میں ذکر نہیں کیا ہاں موسیٰ

ابن خثیمہ نے انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بھی انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے مگر انھوں نے انکے نسب کی بعض باتوں میں اختلاف کیا ہے اور زہیر کے بعد انکا نسب یوں بیان کیا ہے: ابن ابی شہاد بن ربیعہ بن ہلال بن ازیب بن خثیمہ۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا، عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ابی ضرار بن عاذ بن مالک بن خزیمہ۔ ان خزیمہ کا دوسرا نام مصطلق ہے بیٹے تھے سعد بن کعب بن عمرو کے خزاعی مصطلق ہیں۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے انسے ابو دائل اور ابو اسحاق جیسے روایت کی ہے۔ ابو حذیفہ نے زہیر سے انھوں نے ابو اسحاق جی سے انھوں نے عمرو بن حارث سے جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی زنڈی چھوڑی اور نہ کوئی عتلا م اور نہ کوئی اور چیز اپنے سر سے ایک سفید نچر چھوڑا تھا اور کچھ پیچھا را اور ایک زمین جو بطور صدقہ کے تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ان کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر ابو موسیٰ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بس اس سے زیادہ نسب انھوں نے نہیں بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا خیال ہے کہ یہ عمرو بن حارث بن مصطلق کے علاوہ کوئی اور شخص ہیں جنکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ہم انشاء اللہ اسکے بعد انکا تذکرہ لکھنے کے ابو موسیٰ نے انسے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے کہ قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے تو اسکو چاہیے کہ ابن مسعود کے اہجہ میں پڑھے اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ علی عسکری نے ان عمرو اور عمرو بن حارث بن مصطلق کے درمیان میں فرق نکالا ہے مگر یہ دونوں ایک ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم دونوں نے صرف عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ام المومنین جویریہ کے بھائی ہیں اور وہ دونوں حدیثیں بھی لکھی ہیں جو ابو موسیٰ نے روایت کی ہیں اس میں شک نہیں کہ ان کو دو گنا غلطی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے نسب سے حارث اور مصطلق کے درمیان کے نام نکال ڈالے ہیں ممکن ہے کہ ابن مندہ کو کوئی غلط نسخہ ملا ہو جس میں یہ نام نہ ہوں اور ابو نعیم نے انکی متابعت کی ہو اور خود غور نہ کیا ہو مگر تعجب یہ ہے کہ ابو نعیم نے حضرت جویریہ کا نسب بالکل ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا اور عمرو بن حارث بن مصطلق کی بہن بھی انکو بیان کیا ہے ابن مندہ نے حضرت جویریہ کے متعلق ایک عجیب بات لکھی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوہ اوطاس میں کافر قیدیوں کے ساتھ پایا تھا پھر انکو آزاد کر کے آپ کے انستے شہباز شہ میں نکاح کیا حالانکہ غزوہ

او طاس فتح مکہ کے بعد ششہین ہوا ہوا پس ضرور ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبل قید ہونے کے نکل
کیا تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن کندی بن عمرو بن ثعلبہ - انصاری - بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے - یہ ابن اسحاق کا قول ہے -

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مصطلق - ام المومنین جو یہ کہ بھائی تھے - انکا شمار اہل کوفہ میں ہے - یہ ابن مندہ اور ابولعیم کا قول ہے
اور ان دونوں نے روایت کی ہے کہ عمرو بن حارث مذکور نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور اپنے
کوئی ورہم و دیار نہیں چھوڑا نیز ابن مسعود کی قرأت الی حدیث بھی روایت کی ہے - ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبد الوہاب
بن عبد اللہ بن علی انصاری اور ابو محمد یعنی عبد العزیز بن ابی طاہر برکات بن ابراہیم شوعی وغیرہما سے روایت کر کے
خبر دی وہ کہتے تھے ہیں علی بن حسن بن ہبہ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابوالقاسم بن سمرقندی او یا ابو عبد اللہ
یعنی محمد بن طلحہ بن علی بن یوسف رازی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن محمد بن ہزار مرد
حضرت ابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں ابوالقاسم یعنی عبد اللہ بن محمد بن اسحاق بن جبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں
ابوالقاسم نجومی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہیں علی بن حمزہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہیں زہیر بن ابوالاسحاق سے انھوں نے
عمرو بن حارث خزاعی سے جو حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خدا کی قسم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑ گئے نہ کوئی درہم نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی
اور چیز سوا اپنے ایک سفید مادہ نچر کے اور اپنے ہتھیار کے اور ایک زین جو صدقہ تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور
ابولعیم نے لکھا ہے اور اسکی بحث عمرو بن حارث بن ابی ضرار کے نام میں ہو چکی ہے وہیں اسکو دیکھنا چاہیے -

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہبشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک - غزوہ احد میں یہ اور انکے بھائی عبد اللہ بن حارث
شریک تھے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ عدوی نے واقعہ سے نقل کیا ہے -

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن جبب بن عبد شمس بعض لوگ انکو عمرو بن سمرہ قطع کہتے ہیں - یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انھوں نے عمرو بن ثعلبہ سے
انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ

یہ رسول اللہ ﷺ چوری کی ہو یہ حدیث پوری ہم ثعلبہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں بعض لوگ انکا نام عمرو بن ابی حبیب اور بعض عمرو بن جندب بیان کرتے ہیں۔ انکا شمار اہل قسام میں ہے۔ انکو حسن بن سفیان نے ذکر کیا ہے صفوان بن عمرو نے ابو رباحہ سے انھوں نے عمرو بن حبیب سے روایت کی ہے کہ انھوں نے سعید بن عمرو سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بندہ نامراد ہو جسکے دل میں اللہ نے بشر پر رحمت نہ رکھی ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مسعود اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن جراح زہدی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اسلام لائے تھے۔ جب حبشہ کے لوگوں نے اسلام سے مرتد ہو جانے کا ساذہ کیا تو انھوں نے بہت اچھا کام کیا ان لوگوں کو اتار دے منع کیا اور اسلام پر قائم رہنے کی ترغیب دی۔ عمرو بن فہل انہیں کا نام ہے۔ یہ ابن دبلغ کا قول تھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حرث بن عمرو بن عثمان بن عبد اللہ بن عمرو بن فخر دم قریشی مخزومی کنیت انکی ابو سعید ہے۔ انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا یہ سعید بن حرث کے بھائی تھے۔ یہ اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام عبد اللہ بن جاکر بنحاشے ہیں۔ یہ عمرو کوفہ میں رہتے تھے وہیں انھوں نے ایک گھر بنایا تھا۔ یہ پہلے قریشی ہیں جنھوں نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے جب آپ کی وفات ہوئی تو انکی عمر بارہ برس کی تھی اور بعض بولوں کا بیان کہ غزوہ بدر کے سال میں یہ اپنی والدہ کی شکم میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور انکو خرید فروخت میں برکت کی دعادی تھی چنانچہ انھوں نے بہت مال کمایا اور کوفہ میں یہ سب سے زیادہ مالدار تھے سب لوگ انکے پاس آیا کرتے تھے اور ان پر اعتبار رکھتے تھے اور ان سے محبت رکھتے تھے جنگ فادسیہ میں فریبک تھے اور وہ ان سے بڑے کار نمایاں ہوئے یہیں ابو الفرج بن ابی المر جاز نے اجازۃ اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا ہے۔ ہمدانی وہ کہتے تھے یہیں حسن بن علی نے ہمدانی وہ کہتے تھے یہیں حمالی نے نصر یعنی ابو عمر حجاز سے انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے انھوں نے عمرو بن حرث سے روایت کر کے ہمدانی وہ کہتے تھے میرے بھائی سعید بن حرث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے گئے اسوقت آپ سونا تقسیم کر رہے تھے چنانچہ ایک ٹکڑا آپ نے مجھے بھی دیا میں نے اسے دل میں لیا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھ دوں گا اس میں برکت ہو جائے گی چنانچہ آخر آخر میں میں نے وہ سونا اسی گھر میں رکھ دیا یہیں تقسیم ہوا افضل ہمدانی سے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر ہمدانی وہ کہتے تھے یہیں محمد بن یسیر نے ہمدانی وہ کہتے تھے

ہیثم بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن حرث کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رزق کی دعا دی انکی وفات ششمین ہوئی۔ انکی اولاد کوفہ میں تھی۔ انکا تذکرہ یمون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حرث۔ ابو یعلیٰ موصی نے انکا تذکرہ عمرو بن حرث مخزومی کے بعد لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو یثیمہ نے انکو ذکر کیا ہے اور اسے دو حدیثیں بھی روایت کی ہیں کہا ہے کہ ہم سے ابو یثیمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے ابن دورق یعنی احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حرث نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خادم سے خدمت لینے میں جب قدر تخفیف کرو گے اس کا ثواب تمہاری ترازوی اعمال میں ہوگا۔ ابو یعلیٰ کہتے تھے کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیو نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ہانی یعنی حمید بن ہانی بخولانے خبر دی کہ انھوں نے عمرو بن حرث نے ابو عبدالرحمن جلی اور عمرو بن حرث وغیرہا کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) فرماتے تھے کہ عنقریب تم ایسے قوم کے پاس جاؤ گے جنکے بال گھونگھروالے ہونگے تم انکے ساتھ عمدہ سلوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت بازو ہونگے اور حکم خدا دشمن کے سامنے تمہاری کامیابی کا ذریعہ بنیں۔ مراد آپ کی اس قوم مصر کے قبیلے تھے۔ ابو یثیمہ اور ابو یعلیٰ نے جو دیکھا کہ ان عمر سے اہل مصر فضائل مصر میں حدیثیں روایت کرتے ہیں تو انھوں نے انکو عمرو مخزومی کے علاوہ دوسرا شخص سمجھا ہے کیونکہ عمرو بن حرث مخزومی کوفہ میں رہتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حنابلہ بن نعیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ نعیم بن مطرف بن معروف کے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا معروف بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد عمرو بن حنابلہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے لوٹے تو وہ دودھ پیتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مسددہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حزم بن زید بن لؤذان بن عمرو بن عبد شمس بن عثیم بن الکلب بن ہمار۔ الصاری مخزومی ثم البخاری۔ بعض لوگ

انکا نسب مالک بن بزم بن حزم کے خاندان میں اور بعض قبیلہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد عارظ بن مالک کے خاندان سے بیان کرتے ہیں۔ انکی والدہ قبیلہ بنی ساعدہ کی تھیں۔ کینت انکی ابو ضحاک تھی سب سے پہلا غزوہ انکا خندق تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اہل بحران پر عامل بھی بنایا تھا اسوقت انکی عمر ستر و سال کی تھی اسے پہلے آپ خالد بن ولید کے اہل بحران کے پاس بھیج چکے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے آپ نے ان لوگوں کو ایک تحریر بھیجی تھی جس میں فرمائش اور نصیحتات و دیات کا بیان آپ نے کیا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازت اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن عارض نے بکر بن سوادہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ زیاد بن نعیم نے عمرو بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اترو اور اس قبر واسے کو مکلفیت دو انکی وفات مدینہ منورہ میں شدہ اور بقول بعض شہید ہوئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انھوں نے بھاغلافت حضرت عمر بن خطابؓ مدینہ میں وفات پائی صحیح یہ ہے کہ شہید کے بعد انکی وفات ہوئی کیونکہ محمد بن سیرین نے اسے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضرت معاویہ سے بہت سخت گفتگو کی تھی جب انھوں نے یریر کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر (جنگ صفین میں) شہید ہوئے تو انھوں نے حضرت عمرو بن عاص کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا۔ اسے انکے بیٹے محمد اور نضر بن عبد اللہ سلمیٰ اور زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان۔ انکا تذکرہ سب کے نام میں گذر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسن انصاری۔ سید نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن یحییٰ بن عمار سے انھوں نے اپنے چچا عمرو بن ابی حسن سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور امین ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم قضاعی ثم اتمینی۔ انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قین پر عامل بنایا تھا جب قضاہ کے عامل مقرر ہوئے

تو عمرو بن حکم اور امرا انقیس بن اسحاق ان لوگوں میں تھے جو اپنے دین پر قائم رہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ انکا تذکرہ غیر محفوظ ہے سنیان نے ابن ابی ذئب سے انھوں نے حارث بن حکم سے انھوں نے عمرو بن حلاس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بیچ شرک پر نہ چلنا چاہیے ورنہ مرنے کے ساتھ اختلاط ہوگا بلکہ انکو یکسو ہو کر چلنا چاہیے اس حدیث کو ذکیع نے ابن ابی ذئب سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث نے حکم سے انھوں نے عمرو سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ اور کہا ہے کہ بقول بعض اہل کثرت ابو عمرو بن حلاس ہی اور یہی مشہور ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام بن جوح۔ البصاری۔ قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے یہ ان کے والدین میں تھے جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتُوكَ لِتَحْمِلْهُمُ تَحْلِفُ لَا أَجِدُ مَا أَحْكُمُ عَلَيْهِ تَوَدُّ أَوْ لِيُنْفِضَ مِنْكَ مَعِ حُوتًا الْأَبْجَدُ وَالْأَفْثَقُونَ۔ یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے۔ یہ لوگ بہت سے تھے۔ اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند سے ساتھ لیا ہے اسحاق سے نقل کیا ہے۔ اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ احمد کے ذیل شہید ہوئے اور یہ اور عبد اللہ بن عمرو حضرت جابر کے والد ایک قبر میں مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبر الاخوین ہے یہ دونوں باہم سائے بہنوئی تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے حالانکہ جو شخص عبد اللہ کے ساتھ مدفون ہوئے تھے وہ عمرو بن جوح بن جحکا ذکر اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حمزہ بن سنان۔ سلمی۔ مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے مدینہ میں آئے تھے بعد اسکے انھوں نے بنی سلمیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کی طرف واپس جائیں چنانچہ اپنے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صووقہ میں جو مدینہ سے ایک منزل فاصلہ پر ہے تو ایک کوثری عرب کی انکو ملی جو نہایت حسین تھی شیطان نے انکو بہکا یا اور یہ اس سے متلوٹ ہو گئے اور یہ محسن تھے بعد اسکے اپنی امانت طاری ہوئی اور پھر بنی سلمیٰ کے حضور میں واپس آئے اور آپ کے سب حال بیان کیا اپنے اپنی حد جاری کر دی ایک شخص کو حکم دیا کہ انکو سو درہ مارے دلوہ نہ بہت سخت ہو نہ بہت نرم۔ ابن شہین نے ان کا تذکرہ کیا ہے کہ انکو بنی سلمیٰ کے پاس لے گیا تھا کہ تم لوگ جہاد میں جانکے یہ سوانح خواہم کہتے ہو کہ سوانح میری ہیں میں ہوتے ہوئے نہ لکھتا تھا۔

اسی طرح لکھا ہوا تھا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظل بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ انھوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بعد حدیبیہ کے ہجرت کی تھی۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حجتہ الوداع کے سال اسلام
لائے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھیں۔ کوفہ
میں رہتے تھے اور پھر مہر میں چلے گئے تھے یہ بنو نعیم کا قول ہے۔ اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ طام میں رہتے تھے بعد
اسکے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ اسے جبر بن لیفر اور رفاعہ بن شداد
قبیلانی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یمن ابو منصور بن مکارم بن احمد مودب نے اپنی سند ابو زکریا یعنی یزید بن ابی اسحاق
پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن جنس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انھوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انھوں نے یوسف بن سلیمان سے انھوں نے اپنی
داویٰ ناشرہ سے انھوں نے عمرو بن حنظل سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی
پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا اللہ انکو اس کے شباب سے بر خور دار کر چنانچہ انکی عمر اسکی برس کی تھی اور انکی دائیں ہاتھ میں
ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کوئے تھے اور بعد فضیلت
حضرت عثمان کے شیخہ علی بن شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ انکے تمام غزوات جبل اور صفین اور نہردان میں
شریک تھے انھوں نے حجر بن عدی کی اعانت کی تھی اور انکے اصحاب میں سے تھے انکو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا
کہ وہ عراق سے موصل چلے گئے تھے اور وہاں ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل
کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمر و کو میرے پاس بھیج دو عامل نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے انکو کھڑا لائے وہ آدمی جو گیا تو اسے
دیکھا کہ وہ مردہ ہے یمن انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا موصل کے عامل اسوقت عبدالرحمن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کے
ہن کے بیٹے تھے۔ یمن ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابو زکریا پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے یمن اسائیل بن اسحاق
نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے علی بن مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے سہتہ علم
ذہبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلا مسلمان کا جو کاٹ کے بھیجا گیا وہ عمرو بن حنظل کا سر تھا جو حضرت معاویہ
کے پاس بھیجا گیا۔ سفیان کہتے تھے کہ حضرت معاویہ کا حکم صرف اسی تھا کہ عمرو بن حنظل کو گرفتار کر لائے مگر جب لوگوں نے
دیکھا کہ انکو سانپ نے کاٹ لیا ہے اور یہ خیال ہوا کہ حضرت معاویہ کو اس بات کا یقین نہ آئیگا تو انکا سر کاٹ کر بھیج دیا

ابو زکریا کہتے تھے کہ مجھے عبداللہ بن مغیرہ قریشی نے حکم بن موسیٰ سے انھوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انھوں نے اسحاق بن ابی
غزوہ سے انھوں نے یوسف بن سلیمان سے انھوں نے اپنی دادی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں عمرو بن حمق کے
مکاح میں آمنہ بنت ثمرہ تھیں حضرت معاویہ نے انکو دمشق کے قید خانہ میں قید کر دیا تھا جب عمرو بن حمق کا سر آیا تو ان کے
پاس بھیجا گیا اور انکی گود میں ڈال دیا گیا یہ حال دیکھ کر انکی حالت بہت خراب ہو گئی انھوں نے وہ سر اپنی گود میں رکھا اور
انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور انکے منہ پر بوسہ دیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اس (ہمد رفیق) کو مجھ سے بہت دنوں تک جدا رکھا پھر اب
تمنے الکا سر میرے پاس تجھ میں بھیجا کیا عمو تمہارے جو کسی طرح واپس نہیں کیا جاسکتا۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (انکا انتقال
نہیں ہوا تھا) بلکہ یہ بیمار تھے نقل و حرکت کی ایمن طاقت نہ تھی رفاعہ بن شداد بھی لائے ساتھ تھے انھوں نے رفاعہ سے کہہ دیا
کہ تم چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم بھی میرے ساتھ گرفتار ہو جاؤ اسکے بعد عمرو کا سر کاٹ کر حضرت معاویہ کے پاس شام بھیج دیا گیا انکا قتل
شعبہ خمری میں ہوا تھا یہیں عبدالوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے
تھے جسے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے عیسیٰ قاری یعنی ابو عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے سدی نے رفاعہ
بن شداد قبہانی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں مختار کے پاس گیا تو اُسے ایک تیکہ میرے قریب ڈال دیا اور دوسرے
تیکہ کبیر بن اشارہ کر کے کہا کہ اگر میرے بھائی جبریل اس تیکہ کے پاس نہ بیٹھے ہوتے تو میں یہ تیکہ تمہارے پاس رکھ دیتا (یہ کلمہ سکر
نہے ایسا غصہ آیا کہ) میں نے ارادہ کیا کہ اسکی گردن مار دوں پھر میں نے اس سے ایک حدیث بیان کی جو مجھے عمرو بن حمق نے بیان
کی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن کسی مومن کی اپنی جان کا امین بنائے اور وہ اسکو قتل کر دے تو میں اس
قاتل سے بری ہوں حضرت عمرو بن حمق کی قبر موصل میں مشہور ہے اسکی دیارت کیجاتی ہے اور انکی قبر پر ایک بڑا قبہ بھی بنا ہوا ہے
جسکی تعمیر ابو عبداللہ سعید بن حمدان جو سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کے چچا کا بیٹا تھا شعبان ۳۳۲ھ میں شروع کی تھی اور اس
قبہ کی تعمیر کے باعث سے سنی شیعہ میں ایک فتنہ بھی برپا ہوا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حبرہ انصاری۔ انکے نام میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنی مسند میں انکو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ یہیں ابو موسیٰ نے کہا کہ خبر دی وہ
کہتے تھے یہیں جہاں اور کو فیدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے یہیں ابن بریدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ یہیں
ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے یہیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے جسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے
جسے عمرو بن حفص سدوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے عاصم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے قیس بن ربیع نے

۱۵۔ یہ بے صوبہ آخر میں دعوت نبوت بھی کرنے لگا تھا کہتا تھا کہ جبریل میرے پاس وحی لیکر آتے ہیں ۱۲

اعمش سے انھوں نے ابوسفیان سے انھوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انصار میں سے ایک شخص جنگو لوگ عمرو بن حبہ کہتے تھے اور انکو سانپ کا ایک منتر معلوم تھا آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنے منتر وغیرہ سے ممانعت فرمائی ہو اور مجھے سانپ کا ایک منتر معلوم ہو چنانچہ وہ منتر انھوں نے آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس قسم کے منتر میں کچھ مضائقہ نہیں نیز ایک اور شخص انصار میں سے آئے اور وہ پھوکا منتر جانتے تھے اُسے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے وہ پہونچا ہے اس حدیث کو ابو معاویہ وغیرہ نے اعمش سے روایت کیا ہے انھوں نے انکا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے اور ابو الزبیر نے جابر سے روایت کیا ہے انھوں نے بھی انکا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن عدی بن نجار انصاری خزرجی بخاری بدر بن شریک تھے یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار سے شریک بدر تھے یہ روایت نقل کر کے سنائی کہ بنی عدی بن نجار سے عمرو بن خارجہ بن قیس تھے۔ انکا تذکرہ ابن منذرہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ بن منافق اسدی۔ اور بعض لوگ انکو شعری کہتے ہیں حضرت ابوسفیان بن حرب کے حلیف تھے اور بقول بعض انکا نام خارجہ بن عمرو ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ اُسے عبدالرحمن بن غنم شعری نے روایت کی ہے۔ ہمیں بہت لوگوں نے اپنی سند ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہونچا کر خبر دی کہ انھوں نے کہا ہے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انھوں نے شہزاد حوشب سے انھوں نے عبدالرحمن بن غنم سے انھوں نے عمرو بن خارجہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (شام) منیٰ میں خطبہ پڑھا اسوقت آپ اپنی اڈنی پر سوار تھے اور میں اسکی گردن کے نیچے کھڑا تھا اسکا لباس میرے شانہن پر ٹپک رہا تھا وہ ہاگرتی جاتی تھی آپ نے اس خطبہ میں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میراث میں ہر حق وار کا حق قائم کر دیا ہے لہذا اب کسی وارث کیلئے وصیت جائز نہیں اور لڑکا صاحب فراش کو دلایا جائے گا اور زانی کو پتھر لینے انکا تذکرہ دینون نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن نافع سے انھوں نے سید الملک بن قدامہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے خارجہ بن عمرو جمحی سے روایت کیا ہے۔ ابو بکر بن ابی عاصم نے بھی انکو جمحی بیان لکھا ہے۔

ہیں بھی بن محمود نے اپنی سند ابو بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے سمر سے انھوں نے سطح سے روایت کر کے بیان کیا نیز یعقوب نے کہا ہے کہ ہم سے حاتم نے محمد بن عبید اللہ سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے فہر بن حوثب سے انھوں نے عمرو بن خارجہ جعفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے گردن کے نیچے کھڑا ہوا تھا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر انھوں نے انکو انصاری بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو اسدی کہتے ہیں نیز انھوں نے ان سے ایک حدیث نماد کی فضیلت میں روایت کی ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

حضرت جناب کے غلام تھے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے مگر اسکی سند صحیح نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خزاعہ بکھول نے عمرو بن ابی خزاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی ہمارا قتل ہو گیا تھا اور ہم نے حضرت کے سامنے استغاثہ کیا تھا آپ نے اسکا فیصلہ کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن حلاس قبیلہ بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ انصاری اوسی ہیں۔ بعض لوگ انکو مخزومی کہتے ہیں انکا تذکرہ جعفر نے فرکا سے ہرین لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن عمیر بن جدعان قریشی تھے۔ عمرو کا نام ماجر بھی ہے۔ ماجر کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ میم کی ردیف میں آئے گا۔ کیونکہ یہ ماجر ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع مزنی ان سے ہلال بن ابی ہلال نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کے بعد قربانی کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اسوقت آپ کے ساتھ اونٹنی پر علی بن ابی طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث ابو اسلمہ

عمرو بن رافع کے لکے والد سے بھی مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع کنیت انکی ابو قتادہ تھی۔ انصاری ہیں۔ محمد بن سعد نے واقعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہیشم بن

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز اچھی پیدا کی ہے اور عمر بن زرارہ السدیقیؓ یہ بندہ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس حدیث کو ابن قانع نے اسماعیل بن فضل سے انھوں نے یعقوب بن کعب سے انھوں نے ولید بن سلم سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انھوں نے انکا نام عمرو بن سعید بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن زرارہ غنی۔ ان کا محل انکے والد کے نام میں روایت سے میں گذر چکا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنکو حضرت عثمان بن عفان نے کوفہ سے دمشق بھیجا تھا۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ اسے لے کر بیٹے سعید اور سیمی نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو زرہ تھی۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ منصور بن ابی مزاحم نے اور سود بن سعید نے خالد زیات سے انھوں نے زرہ سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے جو ان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جنھوں نے بوقت شب حضرت عثمان بن عفان کو دفن کیا تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلو ہم انکو جا کر سلام کرنے چنانچہ آپ تشریف لگے اور ان لوگوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ اہل قبا کچھ پیچھے رہو۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ لائے آپ نے ان پیچھے سے قبلہ بنا دیا اس حدیث کو اسود بن عامر نے خالد سے روایت کیا ہے اور انھوں نے زرہ بن عمرو سے جو حضرت جباب کے غلام تھے اسکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زہیر بن مالک بن امر القیس۔ انصاری ابن عتبہ نے انکو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن کلثوم خزاعی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے ہشام بن غنی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن سالم بن حنیفہ شاعر تھے یہ شعر انھیں کا ہے۔
لاہم انی ناشد محمداً بد حلف ابنا وابیہ لاقدا

گرا بن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی کعبی۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے زہری نے عمرو بن زہیر سے انھوں نے مردان بن حکم اور مسور بن خرمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ دونوں

۱۵ ترجمہ کچھ غم نہیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دلاؤں گا اپنے اور انکے باپ دادا کی ۱۴

کہتے تھے عمرو بن سالم خزاعی سوار ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے جبکہ خزاعہ اور بنی بکر کا واقعہ پیش آیا انھوں نے
 مرینہ پہنچ کر حضرت سے سب واقعہ بیان کیا اور کچھ اظہار بھی اپنے سوز و غم کے ہوئے آپ کے سامنے پڑتے وہ اشعار یہ ہیں۔
 لاہم انی ناشد محمد بن حلف ابنا وایسرا لا ملنا کنت لنا باوکنا ولدا نمت اسلنا سلم منزعا یا
 فالصر رسول اللہ نصر اعتدا وادع عباد اللہ یا تو امدوا ۛ فیہم رسول اللہ تبحر دوا ۛ ان شیم حسفا وجر ترہا
 فی فیلق کالبحر یبحر می ہزبا ۛ ان قریشا خلفوک الموعدا ۛ ولقضوا یشاکک الموکدا ۛ وزموا ان لست تدعوا احدا
 دہم اذل واصل عدوا ۛ قد جعلولے بکدار مرصدا ۛ ہم بیتونا بالوتیر عبا ۛ فقتلونا رکبا وسجدا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امی عمرو بن سالم تم نے بیشک (دین خدا کی) مدد کی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک
 لکڑا ابراہیم آسان پر نمودا۔ ہو تو عمرو بن سالم نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ابرہہ کعب کے فتح کی خوشخبری سنارہا ہی اسی وقت سے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد (مکہ) کی تیاری شروع کر دی اور یہ کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ کس طرف جانے کا ارادہ ہو اور
 آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اہل قریش سے یہ خبر مخفی رہے تاکہ یکایک آپ وہاں پہنچ جائیں اسکے بعد آپ تشریف
 لے گئے اور مکہ فتح ہو گیا اس واقعہ کو ہم تاریخ کامل میں پورا بیان کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہو
 (سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن حضیر بن سالم قبیلہ بنی ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں شاعر تھے۔ جو جہند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بنی کعب کیلئے ہانڈھٹے تھے انکو یہی اٹھاتے تھے اور اس وقت کہتے تھے لاہم انی ناشد محمد اموہ تمام اشعار کے۔
 ابن شامہ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے یہ تذکرہ ابن مندہ پر استدراک
 کر نیکی لکھا ہے مگر کوئی وجہ استدراک کی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ وہی نام ہے جو اس سے پہلے گذر چکا صرف فرق اس قدر ہے
 کہ ابن اسحاق وغیرہ نے نسب کو مختصر بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے شاید ابو موسیٰ نے چونکہ پہلے تذکرہ
 میں دیکھا کہ نسب صرف سالم تک بیان کیا گیا ہے اور اس تذکرہ میں دیکھا کہ نسب اس سے زیادہ مذکور ہے تو انھوں نے خیال کیا
 کہ یہ کوئی اور شخص ہیں۔ ہم نے جو نسب انکا ابن کلبی سے پہلے تذکرہ میں نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں

۱۔ ترجمہ کچھ غم مین میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قسم ملاؤں گا اپنے اور اس کے باپ دادا کی ۲۔ امی محمد آپ ہمارے باپ ہیں اور ہم آپ کی اولاد
 ہیں ہم اسلام لائے اور دست کشی نہیں کی ۳۔ پس میں رسول خدا کی پوری وکرونگا اور بندگان نہ کروں۔ دیکھئے لادنگاہ انین سو خدا میں ایسے ریم کہ خود خدا سے
 لکھا چہرہ متغیر ہو جاتا ہے ۴۔ گویا کہ دریا پر کھٹ ہے رہا ہے یا اللہ قریش نے مجھ سے وعدہ خلافی کی ۵۔ اور تیرا وعدہ تو دیا اور کیتے ہیں کہ تو کسی کو اپنی طرف نہیں بلایا ۶۔ اہل بیت
 بہت دلیل و قیاس ہیں انھوں نے مقام کہا میں ہاں سے لے لیکن گادقا نام کی بڑی آنکھوں نے مقام دیر میں ہر پڑھون مارا اور بابت نماز میں قتل کیا ۱۲۔

ایک بن شاید انکو دیکھنے کی یہ وجہ بھی ہو کہ ابو عمر نے جو نسب بیان کیا ہو اس میں سالم بن کلثوم ہوا اور اس تذکرہ میں سالم بن ہوا اور اس تذکرہ میں سالم بن حمیرہ بیان کیا گیا ہو مگر درحقیقت یہ ایک قسم کا اختلاط ہے جیسا کہ اور نسبوں میں اختلاط واقع ہوا ہے۔ جو شعرا کی طرف ابو موسیٰ نے منسوب کیا ہو اس سے بھی صاف واضح ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ہم بیان پر ان کلبی کا وہ کلام نقل کے بیٹے ہیں جس سے ان دونوں کا ایک ہونا ظاہر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ طیح بن عمرو بن ربیعہ سے سعد اور نعم پیدا ہوئے پھر لکھتے ہیں کہ سعد بن طیح کی اولاد سے عبدالمد بن خلف بھی تھے اور ان کا نسب درانکے بیٹے طلحہ بن عبدالمد کا نسب بیان کیا ہے جو طلحہ الطحیات کے لقب سے ملقب تھے نیز انھوں نے اسود بن خلف اور عثمان بن خلف کو بھی ذکر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ عمرو بن سالم بن حمیرہ بن سالم شاعر جن کا یہ شعر ہے لاہم انی ناشد محمداً ۛ حلف ابنا و ابیہ الا انما ۛ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں تذکرہ ایک ہیں والد اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور خزام بن ہشام انھوں نے اپنے والد عمرو بن سالم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انس بن زید تم نے آپ کی ہجو کی ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی جان بخشی فرمائی۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سبیع رہا وہی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلمہ ہجری میں وفد بنکے آئے تھے۔ ہشام بن کلبی نے عمران بن ہرآن رہا وہی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمرو بن سبیع رہا وہی مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے ایک جھنڈا بنوا دیا تھا اور یہ اس جھنڈے کو لیکر حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے تو انھوں نے یہ اشعار نظم کئے تھے ایک رسول اللہ من سرو حیمز اجوبہ انفا فی اسما بعد سلق ۛ علی ذات الواح اکلفنا السری ۛ مخب برحلی تارۃ غم تعنیق ۛ فاک عندی رستمہ او تکللی ۛ ببارب نبی الهاشمی الموفق ۛ عفت اوا من حله بعد حله ۛ وقطع دیامیسم وہم موف ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

طے ترجمہ آپ کے پاس اور خدا کے رسول قبیلہ حمیر کے سوانہی محلہ سے ہیں آیا ہوں میں جنگوں کو قطع کرتا ہوا یا باذن کو طو کرتا ہوا آیا ہوں اور ان کے کجاوہ پر بیٹھ کر اسکو اکتا تھا کبھی وہ سست چلتا تھا اور کبھی تیز چلتا تھا ۛ میں اس سے کتا تھا کہ اب مجھے آرام نہ دینا یہ نیک کہ تو مجھے نبی ہاشمی کے دروازہ پر پڑپڑا ہے ۛ میں اس سفر میں بہت کپڑے پرانے کر ڈالے اور کتنے بچل قطع کئے اور کتنے مصائب اٹھائے ۛ ۱۲

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن معمر بن انس بن اداة بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ یہ ابو نعیم اور ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن سراقہ بن معمر انصاری عبداللہ بن سراقہ کے بھائی تھے۔

بہمن عقیقہ اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے شریک سے برکت ناموں میں نقل کر کے بیان کیا کہ نبی عدی بن کعب سے عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ بھی تھے ان کے کوئی اولاد نہ تھی موسیٰ بن عقبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ عمرو واحد اور خندق اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بیجا تھا ہمارے ساتھ عمرو بن سراقہ بھی تھے ان کا پیٹ بہت ہلکا تھا اور قد لا بٹا تھا انکو بھوک جو معلوم ہوئی تو وہ بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ایک پتھر لیکر ان کے فک پر باندھ دیا پس وہ چلے پھر ہم لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے ان لوگوں نے ہماری ضیافت کی عمرو کے کینے میں سمجھتا تھا کہ انسان کے دونوں پر اسکے پیٹ کو اٹھاتے ہیں حالانکہ آج معلوم ہوا کہ پیٹ پیروں کو اٹھاتا ہے اور پیٹ جب بھوکا ہوتا ہے تو آدمی چل ہی نہیں سکتا۔ انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے جو ان کو انصاری قرار دیا ہے وہ غلط ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر نیکی لے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور ابن مندہ نے ان کو انصاری لکھا ہے لیکن یہ کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں۔ جعفر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمرو بن خطاب وادی القری میں انکو حصہ دیا تھا۔ جعفر نے ان دونوں کے درمیان میں فرق پیدا کیا ہے۔ اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسحاق سے اسکو روایت کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابو عبداللہ نے عمرو بن سراقہ انصاری کا ذکر کیا ہے شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں بحسب یگزات ہے کیونکہ پہلے عمرو بن سراقہ کو عدوی بیان کیا گیا ہے پس لا محالہ یہ عمرو بن سراقہ انصاری کے والد علم

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سحر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضیمہ بن حارث بن فہر قریشی فہری کینت انکی ابو سعید ہے اور ان کے بھائی وہب بن ابی سحر ہاجرین حبش سے تھے اور دونوں غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور کلبی کا قول ہے اور واقعہ عدوی اور ابو معشر نے کہا ہے کہ ان کا نام معمر ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ ہمدان اور اسعد اور

خندق اور تمام شاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ یہی ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے شمر کا سے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ نبی حارث بن نضر کے خاندان سے عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی نیز اسی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے ہاجر بن حبش کے ناموں میں بھی عمرو بن ابی سرح بھی تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی وفات مدینہ میں بعد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہجری میں ہوے طبری نے اسکو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ انصاری اشہلی۔ یہ انہیں سعد کے بیٹے ہیں جنکی وفات سے رمن کا عرش بل گیا تھا کینیت انکی ابو وقار تھی بیعتہ الرضوان میں شریک تھے انکے بیٹے واقعہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قباہنی حبشین رشی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں لوگ اس قبا کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے تو آپ فرمایا کہ جنت میں سعد کے روال اس سے بہتر ہیں۔ انکی اولاد میں سے محمد بن حنین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ ہیں جو علمائے انصار میں سے ایک شخص ہیں محمد بن عبد اللہ بن حسن کے ساتھ یہ بھی تھے اور انصار کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد الخیر کے بیٹے ہیں نام ان کا عامر بن مسعود تھا۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد کینیت انکی ابو کبشہ ہے۔ اناری یحییٰ بن یونس نے نام انکا اسی طرح بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن سعید ہے۔ یہی زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدی قبیلہ بنی قریظہ سے ہیں بنی قریظہ کے قلعہ سے اسی شب میں آئے تھے جبکی صبح کو قلعہ فتح ہوا تھا شب کو یہ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں آئے مگر صبح کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں چلے گئے پھر اسوقت آج تک نکال پتہ نہ ملا ابن خثیب نے اسکو بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سوار بعض لوگ کہتے ہیں مشعور یا فمی تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا شمار صحابہ میں ہے اے سلیمان بن زیاد اور

ابو محشر حمیری نے روایت کی ہے ابن لہیہ نے عیاض بن عیاس قببانی سے انھوں نے ابو محشر حمیری سے انھوں نے عمرو بن شعوا یا نفعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں پر بیٹھنے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہوتی ہے جن سات آدمیوں پر بیٹھنے لعنت کی ہے وہ یہ لوگ ہیں کتاب المدین زیادتی کرنے والا اور تقدیر الہی کی تکذیب کرنے والا اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جاننے والا اور میری عزت کی بے حرمتی کو جائز جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا اور مال غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کر کے والا اور اپنی سلطنت کے غرور میں اس شخص کو عزت دینے والا جسے خدا نے ذلیل کیا اور اسکو ذلت دیتے والا جسے خدا نے عزت دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

اسیدنا: عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن اذعر بن زید بن عطف اوسی انصاری جعفر نے انکا تذکرہ شرکا سے بدین کیا ہے ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ بن کتا ہون کہ ابو موسی سے اسین غلطی ہو گئی ہے کہ انھوں نے انکے والد کا نام سعید بتایا حالانکہ انکا نام معبد ہے اور انھوں نے خود بھی عمرو بن اور عمیر بن معبد کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور بتے بھی ان دونوں ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے والمذا علم۔

اسیدنا: عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی۔ انکی والدہ صفیہ بنت میسر بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھیں حضرت خالد بن ولید انکے چچا تھے انھوں نے اور انکے بھائی خالد بن سعید نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش کی طرف دوسری مدینہ کی طرف اور یہ دونوں بھائی ایک ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے مگر عمرو خالد کے کچھ دنوں بعد اسلام لائے تھے۔ واقعہ یہ ہے جعفر بن محمد بن خالد سے انھوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انھوں نے ام خالد بنت خالد بن سعید ابن عاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا عمرو بن سعید میرے والد کے جائیگ کچھ دنوں بعد حبش گئے تھے پھر وہیں سب سے پہلے ہانک کہ اور اصحاب نبی کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر وہاں سے آئے جس وقت مدینہ پہنچے اس وقت آنحضرت جبر میں تھے یہ سبہ ہجری کا واقعہ ہے پس عمرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین اور لعل اور تبوک میں شریک ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کے میوہ جات کی تکمیل پر مقرر کیا تھا جب یہ اور انکے بھائی خالد اسلام لائے تو انکے تیسرے اہل ان کے یہ اشعار کے انکے والد سعید مقام ظریہ میں انتقال کر گئے تھے وہ اشعار یہ ہیں۔

الایات مینا بالظریہ شاہ: ابی بلال یفتری فی الدین عمرو و خالد بن اطا غابتا امر النساء فاصبحا بہ یعدنا من اعدائنا من کما بدک
سے ترجمہ کا شوق تھا ظریہ کا مردہ اسوقت دیکھتا کہ عمرو و خالد دین میں کیسا افترا کر رہے ہیں اور انکی اپنی اپنی جگہ پر ہمارے دشمن کی مدد کرتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور ان لشکروں کے ساتھ جنہیں ابو بکر صدیق نے شام کی طرف بھیجا تھا گئے تھے اور واقعہ اجنادین میں بعد خلافت ابو بکر صدیق شہید ہوئے یہی اکثر اہل سیر کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ عمرو یرموک میں شہید ہوئے تھے مگر اور کسی نے ابن اسحاق کے قول سے اتفاق نہیں کیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مرج الصفر میں شہید ہوئے تھے مرج الصفر اور اجنادین دونوں جہاد میں اولیٰ سلمہ ہجری میں ہوئے تھے انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سعید تھی۔ انصاری ہیں۔ شرکاء بدر میں سے ہیں۔ ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے وکیع نے سعد بن سعید ثعلبی سے انھوں نے سعید بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر سے تھے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اوپر خلوص قلب سے ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید ہذلی کنیت انکی ابو سعید تھی۔ حاتم بن اسمعیل نے عبد اللہ بن یزید ہزلی سے انھوں نے سعید بن عمرو بن سعید ہذلی سے انھوں نے اپنے والد سے جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور انھوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں دیکھے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ہمراہ ایک بت کے پاس جو مقام سواع میں تھا گیا اور کچھ ذبیحہ بھی ہم نے اس کے سامنے کئے تھے ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی حنین میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے محاسم یعنی ابو عبد الرحمن نے اسی طرح روایت کی ہے حاکم ابو احمد نے ایسا ہی بیان کیا ہے پھر حنین کے بعد اسلام لائے ان سے مروی ہے کہ حنین کے دن جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سواع عباس اور ابو سفیان بن حارث کے کوئی نہ تھا پس آپ نے ایک مشئت خاک اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی پس ہم سب لوگوں کو یہ معلوم ہونے لگا کہ ہر شجر و درخت پھینک دیا گیا اور ہر پس میں اپنی گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور طائف میں آکر بیٹے وم لیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائل بن وقص بن مرہ بن ہلال بن فالح بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہشہ بن سلیم

کنیت انکی ابو الاغور تھی سلمیٰ ہیں۔ انکی والدہ قریبہ بنت قیس بن عبد شمس تھیں قبیلہ عمرو بن مہصل سے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں حضرت معاویہ کے مشہور رفیقوں میں ہیں صفین میں تمام لڑائی کا مارا انھیں پر تھا۔ مسلم بن حجاج نے کہا ہے کہ الاغور سلمیٰ کا نام عمرو بن سفیان تھا صحابی ہیں اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ صحابی نہیں ہیں جاہلیت کا زمانہ انھوں نے پایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث جو انھوں نے روایت کی ہر مرسل ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے حق میں ایک حرص کا خوف ہے دوسرے ہوا سے نفسانی کا تیسرے بادشاہ گمراہ کا۔ یہ حضرت معاویہ کے اصحاب میں سے تھے ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اسے عمرو بکالی نے روایت کی ہے ہم انکا تذکرہ انشا اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انکی حدیث روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انھوں نے عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پیالہ کوئی ٹوٹ گیا ہو تو جس طرف سے وہ ٹوٹا ہو اس طرف سے نہ پیو کیونکہ اس طرف سے شیطان پیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی پہلے شخص ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلامہ بن سعد۔ ابو حذر یعنی سلامہ بن عمرو سلمیٰ کے والد ہیں انکا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکے حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے حجاج سے انھوں نے حماد سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے انھوں نے ابو حذر و سلمیٰ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور ابو قتادہ اور محام بن جثامہ ایک چھوٹا سا لشکر دیکر اکرم کی طرف بھیجا تھا رستہ میں انکو عامر بن ضبطہ انجلی ملا اور اسنے انکو اسلام کے طریقہ کے موافق سلام کیا مگر خلم بن جثامہ نے اسکو قتل کر دیا اور اس کا سب مال لے لیا جب یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ نے سب واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اسکو قتل کر دیا باوجودیکہ وہ مسلمان تھا بعد اسکے یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فبئینوا اس حدیث کو ابو خالد اسم نے ابن اسحاق سے انھوں نے ابو قسیط سے انھوں نے قعقلع سے انھوں نے یزید بن قسیط سے انھوں نے قعقلع بن عبد اللہ بن ابی حذر سے انھوں نے اپنے والد عبد اللہ بن ابی حذر سے

۱۱ ترجمہ احمدی۔ مانو جب تم سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو بغیر تحقیق کسی کو قتل نہ کیا کرو ۱۱

روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن نفیع۔ اور بعض لوگ سلمہ بن قیس اور بعض سلمہ بن لاسہ بن قدامہ جرمی کہتے ہیں کینست انکی ابو برید تھی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ انکو قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اسوقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔ اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ایوب سے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بخند متین حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سب میں زیادہ قاری قرآن ہو وہی امامت کرے تو میں ہی سب سے زیادہ قاری قرآن تھا۔ حماد بن سلمہ نے ایسا ہی بیان کیا ہو۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمارے قیقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمارے مسعر بن حبیب جرمی روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں گئے تھے جب ان لوگوں نے اپنے وطن واپس آنے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں کی امامت کون کرے آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو چنانچہ تمام قوم مجھے زیادہ قرآن کسی کو یاد تھا لہذا سب لوگوں نے مجھے کو امام بنایا حالانکہ میں کم سن بچہ تھا پس میں قبیلہ جرم کے جس مجمع میں ہوتا تھا میں ہی نماز کا امام بنایا جاتا تھا اور میں ہی جنازہ کی نماز تک پڑھتا ہوں۔ سلیمان کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب انھوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بخند متین گئے تھے اور انھوں نے اپنے والد کا واسطہ اس روایت میں نہیں ظاہر کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم عوفی۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمشانی میں لکھا ہو۔ ہمیں یحییٰ بن ابی الرجا نے اجازہ اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمارے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن عیاض نے قیس بن عبد اللہ سے انھوں نے عمرو بن سلیم عوفی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے قبائل کے اباء جداو (عالم مثال میں) میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے نبی عامر کے

جد کو دیکھا کہ وہ ایک سرخ اونٹ ہو جو درختوں کے پتے کھا رہا ہو اور قبیلہ غطفان کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سبز رنگ پتھر کی
جس سے نیرن ہوا ہے۔ ہی بن اور سینے کی قسم کے جد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا بیٹھ ہو کہ اس کے قریب کوئی نہیں جاسکتا ایک
شخص نے عرض کیا کہ قبیلہ ایہم کو آپ نے کیا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکا ذکر کرو ان کے سر بڑے ہیں بہت
قدم لوگ ہیں حق کے مددگار ہیں نبی عامر کے متعلق یہ تعبیری کہ انہیں بلند خیالی اور بلند حوصلگی بہت ہو اور غطفان کے
متعلق یہ تعبیری کہ ان کے مزاج میں سختی اور سخاوت ہو۔

(سیدنا) عمرؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی نہیں عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جائے تو اسے چاہیے کہ
بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح وہی ہے جو ہے ابو اسحاق یعنی محمد غیر دس نے
اپنی سند ابو موسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مالک نے عامر بن عبد اللہ سے
انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابو قتادہ سے مرسل روایت کیا ہے یہ حدیث ابوقتادہ کی روایت سے
مشہور ہے والد اعظم۔

(سیدنا) عمرؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم مزنی۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مشتمل بن ایاس سے ۷۰۰۰ کی جو کہ
وہ کہتے تھے یہ عمرو بن ایاس سے سنا وہ کہتے تھے میں عمرو بن سلیمان مزنی سے سنا وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عجوہ جنت کی کجور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دبلغ نے ابو عمر پر اشراک کر کے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حبیب بن عبد شمس قریشی حبشی۔ عبد الرحمن بن عمرو کے بھائی ہیں۔ قطع انہیں کا لقب ہے۔ یزید بن ابی
حبیب نے عبد الرحمن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عمرو بن صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے فلان شخص کا ایک اونٹ چرایا تھا الی آخر الحدیث۔ ہمارے انکا تذکرہ ثعلبہ اور
عمرو بن حبیب کے نام میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ عمرو بن عمرو کا تذکرہ
صحابہ میں کیا گیا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اور ابو موسیٰ نے انکا نسب
اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن عمرو بن حبیب بن عبد شمس اور بعض لوگ کہتے ہیں عمرو بن حبیب قطع۔ ابو زکریا نے انکا

تذکرہ اپنے دادا پر استراک کرنے کیلئے لکھا ہوا حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ لکھا ہے صرف انھوں نے یہ کیا ہے کہ نسب نامہ میں حبیب کا نام عمرو سے پہلے لکھا ہو مگر کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن حبیب کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو عمرو بن سمرہ قطع کہتے ہیں اور انھوں نے چوری والی حدیث بھی ذکر کی ہے پس ابو زکریا کے استراک کی کوئی وجہ نہیں شاید انکو معلوم نہیں ہوا کہ یہ وہی شخص ہیں مگر ابو نعیم نے تو دونوں تذکرہ لکھے ہیں اور پہلے تذکرہ میں انکو عمرو بن حبیب بیان کیا ہے اور انکے متعلق یہ روایت بھی لکھی ہے کہ انھوں نے سعید بن عمرو سے کہا تھا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نام اوہو وہ شخص جسکے دل میں اللہ نے بشر بہ مہربانی کر نیکی صفت نہ پیدا کی ہو اور دوسرے تذکرہ میں انھوں نے چوری والی حدیث ذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انکو دو سمجھتے ہیں اگر انھوں نے ابن مندہ کے کلام سے تو انکا دو ہونا مفہوم نہیں ہوتا اسی واسطے انھوں نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن حبیب ہے اور بعض لوگ عمرو بن سمرہ قطع بیان کرتے ہیں اور انھوں نے انکا نسب عبد شمس تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے ان دونوں کے ایک ہونے میں شک نہیں اور ابن مندہ نے جو انکو عمرو بن حبیب بیان کیا ہے یہ غلط ہے صحیح نسب یہی ہے عمرو بن سمرہ بن حبیب ہل نسب نے ایسا ہی ذکر کیا ہے نہ پیر بن بکار نے کہا ہے کہ سمرہ بن حبیب کے عمر و اور کریم پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ریطہ بنت عثمان بن عمرو بن کعب بن تیم بن مرہ تھیں اور سمرہ کے ایک بیٹے عبدالرحمن بھی ہیں وہ صحابی ہیں ابن کلبی عبدالرحمن بن سمرہ کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سمرہ بیٹے ہیں حبیب کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی عبدالرحمن بن سمرہ کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمرو نے انکا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان خدری۔ ان کا تذکرہ ابو سعید خدری نے لکھا ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم غزوہ خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس قبیلہ بنی خدریہ میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے جبکا نام عمرو بن سنان تھا انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرا نکاح ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی بی بی کے پاس جو قبیلہ بنی سلمہ میں ہے چلا جاؤں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت دیدی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عمرو بن عبد زراح بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اسی ثم الطفیری کہتے انکی ابو لبید تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ واقعہ حسرتین شہید ہوئے تھے جب ایک زرہ کے چوری کی قیمت

(مسینا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شاس بن عبید بن ثعلبہ بن رویہ بن مالک بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی اور بعض لوگ انکو تمیمی کہتے ہیں قبیلہ بنی لجاش بن دارم سے یہ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کینجدتین حاضر ہوئے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہی ہے ابو عمر کا بیان ہے۔ اور ابن منذر اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن شاس سلمی ہیں اور اسکے سوائے لب میں کوئی اختلاف نہیں بیان کیا گیا۔ صحابی ہیں۔ حدیبیہ میں شریک تھے بڑے رعب اور دیرری کے آدمی تھے شعر بھی بہت عمدہ کہتے تھے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہی انھوں نے اپنے بیٹے عرار اور اپنی بی بی ام حسان کے بائے میں کچھ اشعار کہے تھے ام حسان عراسے ناخوش رہا کرتی تھیں اور انکو ستایا کرتی تھیں عمرو ام حسان کو اس سے منع کیا کرتے تھے مگر وہ نہ مانتی تھیں۔ وہ اشعار حسب ذیل ہیں۔

ارادت غرار ابالہوان ومن بدو غرار العمری بالہوان لقد ظلم : فان كنت منی اوترمین صحبتی : فکونی له کاشف من بہت بہ الادوم
والافسری سیر را کب ناقہ : یتلم غیشا لیسرے سیرد امہ : وان غرار ان کین غیر واضح : فانی احب چون ذوال مشکب العمر
سارنہ چاہیں جود ترش آفتاب بربا بکن روشنی دہ : و شب بزم : و در زمین بہت شل سوزناق کے علیحدہ بہر عمل دہنگا بسکی رفتار یہ سبب سبب ہو :
سارنہ چاہیں جود ترش آفتاب بربا بکن روشنی دہ : و شب بزم : و در زمین بہت شل سوزناق کے علیحدہ بہر عمل دہنگا بسکی رفتار یہ سبب سبب ہو :

عز کا رنگ سیاہ تھا۔ عمرو یہ چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے اور اپنی بی بی کے درمیان میں صلح کرادیں مگر یہ نہ ہوا لہذا انھوں نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی بعد اسکے نام ہوئے اور یہ اشعار لکھے۔

تذکر ذکری ام حسان فاقشعر علی و برلماتین ما استمر تذکر تھا و ہنا و قد حال و دونا ہما و قیعاں ہما الما و البشر
فلکنت کذات البرلمات تذکرت لہا رباحت لمعدہ سحر

یہ حجاج وہی بن جنکو حجاج نے عبدالرحمن بن محمد بن اشعث کا سردیکر عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجا تھا عبدالملک نے اسے کچھ باتیں پوچھیں تو انکو حجاج کے خط سے بھی زیادہ خوش بیان پایا تو اسے یہ شعر پڑھا۔

فان عمرار ان کن غیر واضح فانی احب لکون ذالک الملک العجم

عمرار نے کہا یا امیر المومنین آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر کس کا ہے والد میرا ہی نام عمرار ہے اور یہ شعر میرے والد کا ہے اور اپنا قصہ اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ بیان کیا۔ عمرو بن شاس ہی نے اشعار ذیل موزون کئے ہیں۔

اذ انحن اذ لجننا و انت اما منا کفی لمطایا نا بو ججک ہا دیا ہا ایس ترید لیس خفۃ اذرع ہا و ان کن حسری ان تکون لانا میا
یہ شعر نہایت عمدہ ہیں جنکو وہ فخر احنف من فیس کے سامنے پڑھتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ہیں ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے ابان بن صالح سے انھوں نے فضل بن معقل بن سنان سے انھوں نے عبداللہ بن یار اسلمی سے انھوں نے عمرو بن شاس اسلمی سے جو اصحاب حدیث ہیں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے ساتھ کھین گیا تھا انھوں نے اس سفر میں مجھے کچھ ظلم کیا چہرے مجھے بہت رنج ہوا چنانچہ جب میں لوٹا تو میں مسجد نبوی میں انکی شکایت بیان کی اسکی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ایک دن میں صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تھا حضرت نے جو مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اگر عمر و میری طرف دیکھو عمر و والد نے مجھے اذیت دی میں نے کہا میں آپ کو اذیت دیتے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا ہاں جس نے علی کو اذیت دی اسے مجھے اذیت دی۔
ان کا تذکرہ تیون نے لکھا ہے

۱۵ ترجمہ جب میں ام حسان کو یاد کرتا ہوں تو میرے روتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ افسوس مجھے بعد کام کر چکنے کے اصل

حال معلوم ہوا اب میں اسکو یاد کرتا ہوں حالانکہ اب میرے اور اس کے درمیان میں بہت جگہ بات ہیں اب میں ش

ادسی نیک عورت کے ہوں جو اپنا باغ یاد کر کے صبح کو روتی تھی ۱۶ ترجمہ عمرار اگر خوبصورت نہیں ہے تو یہی میں اسے یہ نام کو دوست رکھتا ہوں کہ ش

چوڑا ہوں ۱۷ ترجمہ جب ہم سفر میں ہوں اور تم ہم پریشور ہو تو تمہارا رخ روشن ہوا رہی رہی کیلے کافی ہے ہر سافر طو سافت کو چاہا ہے کہ میری ہم سفر ہو تو میرے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی بویۃ الرضوان بن شریک تھے حبیبہ بنت مطعم بن عدی انکے نکاح میں تھیں پھر انھوں نے مقبل بن خویلد ہزلی کی لڑکی سے نکاح کیا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کر نیکی لے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ آپ نے فرمایا اسے مدور اسکی جوٹی کی مدد کرے یا اللہ بزرگی کرا سکی جو علی کی بزرگی کرے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شرجیل۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ مجھے انکا نسب معلوم نہیں۔ یہ عمرو بن شرجیل ہمدانی نہیں ہیں کینست انکی ابو میسرہ حضرت ابن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن نسائی نے اپنی سنن میں ابو کریم سے انھوں نے ابو معاویہ سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو عمار سے انھوں نے عمرو بن شرجیل سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ سے انھوں نے پوچھا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اسکے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے کہا کہ عمرو بن شرجیل سے ابو عطیہ وداعی سے جنکا نام مالک بن عامر تھا روایت کی ہے یہ اعمش کا قول ہے۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ تابعی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ بہن عمرو بن محمد بن طہر زردی وہ کہتے تھے ہم نے محمد بن عبد بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہنسے ابراہیم بن اشعث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے شقیق سے انھوں نے عمرو بن شرجیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا فیصلہ ہوگا مقتول قاتل کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور کہیگا کہ اگر میرے پروردگار اس سے پوچھد کہ اسنے مجھے کیوں قتل کیا پس اللہ پوچھے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا کوئی تو کہیگا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا کہ اللہ کی عزت قائم ہے (وہ چھوڑ دیا جائے گا) اور کوئی کہیگا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا تھا کہ فلاں شخص کی عزت قائم ہو جائے اللہ فرمائے گا کہ اس پر اسکا گناہ نہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کینست انکی ابو شریع ہے خزاعی ہیں یحییٰ بن یونس نے انکا نام اسی طرح بتایا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا خویلد بن عمرو ہے

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو شریح یعنی کا نام خود بن عمرو ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شعبہ ثقفی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکا کچھ حال نہیں جانتا

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شعوار۔ یافعی فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ عمرو بن سوار کے نام میں انکا تذکرہ ہو چکا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ضلیع محارب بن ابی صخر بن ولید نے روایت کی ہے بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے سیف بن اہب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے ابو الطفیل نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص تھے بنکا نام عمرو بن ضلیع تھا وہ صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل۔ قاسم یعنی ابو عبد الرحمن نے ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن طفیل کو خیبر سے انکی قوم کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان سے مدد لین انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب لڑائی کا وقت آگیا تو آپ مجھے یہاں سے ہٹائے دیتے ہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ کے رسول بنو۔ یہ ابن سندہ اور ابو نعیم کا بیان ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن طفیل بن عمرو دوسی ہے پہلے انکے والد اسلام لائے تھے اسکے بعد یہ خود اسلام لائے اور اپنے والد کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اسی دن انکا ہاتھ بھی کٹ گیا تھا اور جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے طفیل کے اسلام کا حال انکے نام میں گزر چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طفیل بن طریف۔ انکا نسب طفیل کے نام میں گزر چکا ہے۔ یہ عمرو غزوہ شام میں شریک تھے اور یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ ہشام بن کلبی کا بیان ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمرو طفیل بن عمرو دوسی کے والد کے والد ہیں۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابن طفیل کہتے تھے کہ جب میں ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا تو میرے والد میرے پاس آئے تو نے کہا کہ تم سے علیحدہ رہو۔ کیونکہ میں مسلمان ہوں انھوں نے کہا کہ اے بیٹے جو دین تھا اسے وہی میرا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق - قوم جن سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے انکا حال بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ عمرو جہنی کے نام سے گزر چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق بن یزید بن امیہ بن کعب بن غنم بن سواد۔ انصاری سلمیٰ بقول اکثرین بدرین شریک تھے مگر ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ بدریون میں نہیں لکھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ غزوہ احد میں شریک تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے خمد سے ہمد کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ سے عمرو بن طلق بن زید تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن عمرو بن ہبیس بن کعب بن لوی بن غالب۔ قریشی سہمی کنیت انکی ابو عبد اللہ تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد تھے۔ والدہ انکی نابغہ بنت حرثہ تھیں قبیلہ بنی جلال بن عتیک بن اسلم بن یزید بن عترہ سے قید ہو کر آئی تھیں۔ عمرو بن عاص کے اخیالی بھائی عمرو بن اثامہ عدوی اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس فہری تھے ایک شخص نے خود عمرو بن عاص سے انکی والدہ کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میری والدہ کا نام سلمیٰ بنت حرثہ اور لقب نابغہ تھا۔ قبیلہ بنی عترہ سے تھیں۔ عرب کے کسی لڑائی میں گرفتار ہو گئی تھیں اور عکاظہ میں بیچ ڈالی گئی تھیں انکو فاکہ بن مغیرہ نے مول لیا تھا پھر اسے عبداللہ بن جردعان نے انکو خرید لیا تھا بعد ازاں عاص بن وائل کے پاس آئیں وہ انے وائل کی اولاد ہوئی۔ کفار قریش نے انھیں عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا کہ جس قدر مسلمان انکے ملک میں بن انکو واپس کر دیں گرجاشی نے اسکو منظور نہ کیا اور کہا کہ اسی عمرو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا) سے چم کے بیٹے (بن اُن) کا حال تم سے کیوں خفی ہو اللہ کی قسم وہ خدا کے سپے رسول ہیں انھوں نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں نجاشی نے کہا ہاں خدا کی قسم تم میرا کہا مانو پس یہ وہاں سے ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صفر شہ میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام لائے تھے انھوں نے نجاشی کے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا راہ کیا تھا مگر کچھ وقف ہو گیا بعد اسکے یہ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ عبد ربیٰ ایک ساتھ آئے پھر خالد نے آگے بڑھ کر سلام قبول کیا اور بیعت کی بعد اسکے عمرو بن عاص آگے بڑھے اور اسلام لائے اور اس شرط پر بیعت کی کہ جس قدر گناہ پہلے لائے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اسلام اور ہجرت اپنے ماقبل کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر غزوہ ذات السلاسل میں بھیج دیا تھا جہاں انکے والد کے مامون بہت تھے۔ انکی والدہ قبیلہ بلی بن عمرو بن طاف بن قضاہ سے تھیں یہ وہاں اسلئے گئے تھے کہ ان لوگوں کو اسلام کی ترغیب دیں اور بہادر پر آمادہ کرین چنانچہ یہ اس لشکر کے ساتھ جہین تین سو آدمی تھے گئے جب یہ وہاں پہنچ گئے تو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لشکر مانگا چنانچہ آپ نے اور لشکر انکی مدد کیلئے بھیجا ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس ابن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن حصین کہی نے غزوہ ذات السلاسل کے جو قبیلہ بلی اور عذرہ کی سر زمین ہوا تھا یہ حالات بیان کئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بھیجا تھا تاکہ وہ اعراب کو اسلام کی طرف بلائیں انکے والد عاص بن وائل کی والدہ قبیلہ بلی کی ایک خاتون تھیں لہذا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ انکی وجہ سے تالیف بھی ہوگی چنانچہ یہ روایت ہوئے جب قبیلہ جذام کی زمین میں ایک چشمہ پر پہنچے جسکو سلاسل کہتے ہیں اور اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا تو انھیں کچھ خوف معلوم ہوا اور انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدد انکی پس آپ نے انکی مدد کیلئے ابو عبیدہ بن جراح کو مع چند مہاجرین اولین کے جنین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھیجے تھے بھیجا اور ابو عبیدہ سے کہا کہ تم دونوں آدمی اختلاف نہ کرنا پس ابو عبیدہ گئے جب وہاں پہنچے تو عمرو بن عاص نے کہا کہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا نہیں بلکہ جو کام تمھارے متعلق ہی وہی میرے متعلق کیا گیا ہی ابو عبیدہ ایک بہت نرم دل اور دنیا کو نفرت کی نظر سے دیکھنے والے آدمی تھے عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں امی عبیدہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا کہ امی عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ تم دونوں آدمی باہم اختلاف نہ کرنا لہذا اگر تم میرا کساء مانو گے تو میں تمھارا کھانا مانو گا عمرو بن عاص نے کہا تو میں تمھارے اوپر سردار ہوں ابو عبیدہ نے کہا بہتر چنانچہ عمرو بن عاص نے نماز پڑھائی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کا عامل بتایا تھا اور یہ وہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک رہے ہمیں ابراہیم اور اسماعیل وغیرہا نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مشیج بن ہانان نے عقبہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اور سب لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے انھوں نے

ابن ملیک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انکو شام کی طرف سردار بنا کر بھیجا اور یہ وہاں کے فتوحات میں شریک رہے اور حضرت عمرؓ بن خطاب کی طرف سے فلسطین کے حاکم بھی رہے بعد اسکے حضرت عمرؓ نے انکو سردار لشکر بنا کر مصر کی طرف بھیجا اور انھوں نے مصر کو فتح کیا اور حضرت عمرؓ کی وفات تک مصر کے حاکم رہے پھر حضرت عثمانؓ نے بھی انکو چار سال تک حکومت مصر پر قائم رکھا بعد اس کے معزول کر دیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو انکی جگہ پر مقرر کیا پس عمرو بن عاص نے فلسطین میں گوشہ نشینی اختیار کر لی کبھی بھی مدینہ آتے تھے اور حضرت عثمانؓ پر معترض رہتے تھے جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تو یہ حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور انکے معین بنکے اور انکے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اس جنگ میں انکا حال بہت مشہور ہے واقعہ تجسیم میں ایک حکم یہ بھی تھا پھر حضرت معاویہ نے انکو معز بھیجا چنانچہ انھوں نے محمد بن ابی بکر سے جو حضرت علیؓ کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے مصر کو نکال لیا حضرت معاویہ نے انکو مصر کا حاکم بنا دیا یہاں تک کہ ۳۵ھ میں اور لقبول بعض سے اور لقبول بعض سے اور لقبول بعض سے وفات پائی پہلا ہی قول صحیح ہی سیاہ رنگ خضاب لگایا کرتے تھے اور عرب کے بہادر وں میں سے تھے مصر میں انکی وفات شب عید الفطر میں ہوئی انکے بیٹے عبداللہ نے انکی نماز جنازہ پڑھائی اور انکو مقام مقطم میں دفن کیا بعد اسکے عید کی نماز پڑھائی اور اپنے والد کے بعد مصر کے حاکم رہے پھر حضرت معاویہ نے انکو معزول کر کے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کو مصر کا حاکم بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص کے اشعار بھی اچھے ہوتے تھے چنانچہ چند اشعار جو انھوں نے عمار بن ولید کے خطاب میں نجاشی کے یہاں کہے تھے وہ حسب ذیل ہیں انکے اور عمارہ کے درمیان میں کچھ جھگڑا ہو گیا تھا جسکو ہم نے تیاج کال میں ذکر کیا ہے اذالم یترک طعاما یجہد ولم ینہ قلبا غا و یا حیث یما ید قضی وطرا منہ وغادر بہتہ ۛ اذا ذکرت امثالہا متلا الفنا جب انکی وفات کا قریب آیا تو انھوں نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے حکم دیا مگر میں نہ مانا تو نے مجھے تنبیہ کی مگر میں متنبہ نہ ہوا بعد اسکے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر انھوں نے کہا کہ یا اللہ میں کمزور ہوں میری مدد کر میں گنہگار ہوں میرا عند قبول فرمایا میں مغرور نہیں ہوں بلکہ استغفار کر رہا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہر اسی کی تکرار کرتے کرتے وفات پائی۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن شمامہ نے اسے بیان کیا کہ جب حضرت عمرو بن عاص ۵۵ھ حجہ جب کوئی شخص اپنی پسند کا کھانا پیچھے ڈالے اور گمراہ قلب کی خواہشوں کو نہ روکے ۛ اور اپنی خواہش نفس کو پورا کرے اور اسی سے بے وفائی کرے کہ جسکے امثال کے ذکر سے منہ میں پانی بھر جاتا ہے۔

وفات ہونے لگی تو وہ رو رہے تھے انکے بیٹے کہا کہ کیا موت سے ڈر کر آپ رو رہے ہیں انھوں نے کہا میں
 خدا کی قسم بلکہ موت کے بعد جو حالات پیش آئیں گے ان سے ڈر کر رو رہا ہوں انکے بیٹے نے کہا کہ بھرا اللہ آپ کی بہت اچھی
 حالت تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے حالات اور فتوح شام و مصر کے واقعات ذکر کرنے لگے
 حضرت عمرو بن عاص نے کہا سب بڑی فضیلت میری تو تھیں ترک ہی کر دی یعنی لا الہ الا اللہ کی شہادت میری تین
 حالتیں ہوئیں پہلی حالت تو یہ تھی کہ میں کافر تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت سخت تھا اگر میں
 اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا پھر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ سے بہت زیادہ
 حیا کرنے لگا اگر اس حالت میں مرجاتا تو لوگ کہتے کہ خوشخبری ہو عمرہ کو کہ وہ اسلام لے آئے اور اچھی حالت میں مرے
 انکے لئے جنت کی امید ہر میری حالت میری یہ ہوئی کہ مجھے حکومت ملی اور دنیا میں مبتلا ہوا اب میں نہیں جانتا کہ یہ
 میرے لئے مضر ہوا یا مفید۔ میں جب مرجاؤں تو کوئی عورت میرے لئے نہ روئے نہ کوئی روئے والی میرے ساتھ
 جائے نہ روشنی میرے ساتھ ہو اور میری ازار مضبوط باندھ دینا کیونکہ میں فریادی بنو لگا سا اور میرے اوپر ہر طرف سے
 مٹی ڈال دینا اور میری قبر میں کوئی لکڑی یا پتھر نہ رکھنا اور جب مجھ کو قبر میں بند کر چکا تو اتنی دیر میرے پاس ٹھینا جتنی دیر میں
 ایک ونٹ فنج کر کے اسکا گوشت بنایا جاتا ہوں میں تم سے موانست کرونگا اور سوچو لگا کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں سے
 کیا گفتگو کروں انکے بیٹے عبد اللہ نے اور ابو عثمان نے کہ وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبید اللہ بن
 ابو الفضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبید اللہ بن
 عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی بن زانے نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مصعب بن عبد اللہ زبیری نے بیان
 کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد العزیز بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یزید بن ہارثہ بن محمد بن ابراہیم بن ہشام سے
 انھوں نے بشر بن سعید سے انھوں نے ابو قیس مولا می عمرو بن عاص سے انھوں نے عمرو بن عاص سے
 روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حاکم سے اگر اجتہاد میں غلطی ہو جائے
 تب بھی اسکو ایک کتاب ملتا ہے ابو الفضل کہتے تھے یہ حدیث میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ
 بن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ سے انھوں نے نبی صلعم سے روایت کر کے ایسی ہی حدیث بیان کی حضرت عمرو بن عاص کا قد پستہ تھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن ہوزہ بن ربیعہ بن عمرو بن ہکار بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن عبد العزیز بن

مولہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا مولہ سے انھوں نے ابو ہریرہ بن عوف اور عمر بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے پس آپ نے دونوں کو ان کے بہنے کے مقامات میں معاف کیا دی تھیں۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدرک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مالک بن خنسا بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔ کنیت انکی ابو داؤد تھی۔ محمد بن یحییٰ ذہبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام انکا عمیر تھا لے مروی ہے کہ انھوں نے کہا غزوہ بدر میں میں ایک مشرک کے پیچھے اسے قتل کرنے کے لیے چلا یا ایک قبل کے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اسکا سر گر گیا تو میں نے سمجھ لیا کہ اسکو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابولعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد کنیت انکی ابو سلمہ مخزومی تھی سید نے انکا نام یہ بتایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد مناف ہے اور بقول بعض عبد اللہ۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے کہ انکا حال عبد اللہ کے نام میں بیان کیا ہے اور عبد مناف غالباً انکا جاہلیت کا نام ہوگا ہم انکو کنیت کے باب میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اصم۔ تابعی بن انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انصاری ان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک بکری کے شائے کا گوشت کھایا بعد اسکے آپ کھڑے ہو گئے اور کلی کر کے نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو اس سے زیادہ نہیں جانتا مگر اس میں کلام کیا ہے بخاری نے انکی حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ شامی۔ جعفر نے کہا ہے کہ بخاری نے تاریخ کبیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ابوالیم بن ابی عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن عبد اللہ بن ام حرام اور وائل

بن اسحق کو دیکھا کہ یہ لوگ بارانی پہنتے تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکی کنیت ابو ابی تھی اور انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد اللہ بن ابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ام حرام کہتے ہیں (ام حرام عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں اور بعض لوگوں نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ضبابی بنی حارث بن کعب بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے ایک جماعت کے ساتھ جنین قیس بن حصین بن قحان ذوالفصلہ وریزید بن عبد اللہ ان اور یزید بن جہل اور عبد اللہ بن قریطہ اور شدا و بن عبد اللہ غسانی تھے حاضر ہوئے تھے اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ قاری کنیت انکی ابو عیاض خلیفہ نے کہا ہے کہ یہ بنی غالب بن اثیع بن ہون بن حزمیہ بن مدرکہ سے ہیں جو قبیلہ بنی قارہ کی ایک شاخ ہے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ اثیع بن ہون ہی کا نام قارہ ہے۔ یہ عمرو عبید اللہ بن عیاض کے دادا ہیں انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ عمرو بن عیاض قاری نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور سعد کو مریض ہونیکے باعث سیحین سے روانگی کے وقت اپنے پیچھے چھوڑ دیا پھر جب آپ جمرہ سے عمرہ لیکر لوٹے تو سعد کو دیکھا کہ وہ مریض ہیں انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہے اور تھائی وصیت کی حدیث ذکر کی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الحارث یحییٰ بن یونس نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو حازم تھی قیس کے والد تھے جعفر نے کہا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ نام انکا عبد حوت ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن فضلہ بن عامر بن حارث بن غبشان بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذی الشمالین کا نام ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ نام انکا عمر بن عبد وہو اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام انکا عمرو بن فضلہ ہے بدر کے دن شہید ہوئے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ سلمیٰ۔ یہ وہی مین جو حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راہ بتاتے تھے پس انھوں نے

ثینہ اٹھنے کے راستہ پر جانا شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے تھے یہاں تک کہ ثینہ اٹھنے پر جا کر ٹھہر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثینہ کی مثال بالطل اس دروازہ کی سی ہو جس کی بابت اللہ عز و جل نے نبی امراہیل سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطہ کہو جو شخص آج شب میں اس ثینہ سے باہر نکل جائے گا اسے گناہ بخش دیتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(رحمۃ اللہ علیہ) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عامر بن خالد بن غاضر بن عتاب بن امر القیس بن بہشہ بن سلیم بن ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن کلبی وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ عمرو بیٹے بن عباس بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خالد بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہشہ بن سلیم کے مازن بن مالک کی داندہ بجلہ تھیں لہذا یہ عمرو سلمی بھی ہیں اور کلبی بھی ہیں کینت انکی اونچے ہوا اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شعیبہ قدیم الاسلام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چوتھے سلمان ہیں۔ ہمسے ابو الفرج ابن ابی الوارث لکھتے ہیں اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصنفی نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن مسلم نے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسلام ہاشمی نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ میرے دل میں یہ بات پڑ گئی تھی کہ تو انکی پرستش ناجائز ہے۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں کر رہا تھا ایک شخص نے میری باتیں سنی تو اس نے کہا کہ امی عمرو کہہ میں ایک شخص جو وہی اسی ہیں باتیں کرتا ہے جیسے تم کرتے ہو۔ عمرو کہتے ہیں میں اس شخص کی تلاش میں گئے پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوشیدہ ہو گئے ہیں بوقت شب اول سے ملاقات ہو سکتی ہے کہ اس وقت وہ طواف کرنے کے لیے آتے ہیں پس میں کعبہ کے ۷۰ پر دو گئے پاس سورہ ہیکل ایک مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے میں باہر نکلا گیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں انھوں نے جواب دیا کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو کس لیے بھیجا۔ انھوں نے فرمایا اسلئے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور اسلئے نہ کہ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔ اور خود پر ہی نہ کیجائے۔ اور اللہ رحم کیا جائے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپکی ابتلا کی ہے اور انھوں نے فرمایا کہ ہاں ایک آزار یعنی ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی زید بن حارثہ) سے ایسے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھا لیں میں بھی آپ سے بیعت کروں گا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور بیعت اسلام کیلئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اس وقت میں نے دیکھا کہ اسلام میں جو کچھ شخص ہوں۔ ان سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ سے ملنا ہی رہے گا آپ نے فرمایا کہ نہیں تم اپنا وطن چلے جاؤ۔ جب تک کہ میرے جہت کی جگہ تک تو تم میرے پاس آنا چاہنا چاہتے رہتے تھے میں اپنے وطن چلا گیا۔ اور وہاں ایک زمانہ تک خبر ہجرت نہ فاش نہ کیا گیا۔

کہ ایک قافلہ شرب کا آنکلا۔ میں ان لوگوں سے وہاں کے حالات پوچھے اور لوگوں نے کہا کہ ایک خبر یہ ہو کہ محمد (سلم) کے سے نکل چکا ہیں مدینہ آ رہے ہیں۔ یہ خبر سننے ہی میں وہاں سے چل دیا اور مدینہ پہونچا (حضرت سے ملاقات ہوئی) میں نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ فرمایا ہاں تم وہی شخص ہو جو مکہ میں میرے پاس آئے تھے۔ یہ عمر و جس وقت مدینہ پہونچے شرو و بدر اور احد اور خندق پہونچکا تھا۔ پھر انھوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کی اور بعد اسکے شام چلے گئے (ان سے منجھ) صحابہ کے حضرت عبد اللہ بن مسعود اور ابو امامہ باہلی۔ اور سہل بن سعد سعدی نے اور منجھ تابعی کے ابو ادریس خولانی اور سلمان بن عامر۔ اور کثیر ابن مرد اور عدی بن اوطاد اور جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت کی (ہی) ہمیں عبد الوہاب بن بہتہ المدنی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب ابن غسطلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن سلمہ ابن ابی ہشام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سعید بن مسدد نے بیان کیا انھوں نے عبد الرحمن ابن رید سے روایت کی کہ انھوں نے عمرو بن عبسہ کو کہتے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کی جوانی اسلام میں گزری قیامت کے دن اسکے لئے ایک نور ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر بھی مارے خود دشمن تک پہونچے یا نہ پہونچے۔ اسکو ایک غلام کے آزاد کر دینا ثواب ملے گا۔ اور جو شخص ایک مسلمان غلام آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے میں ایک عضو اس آزاد کرنے والے کا آگ سے بچائے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمر و رضی اللہ عنہ

ابن عبید اللہ بن عمر بن ابی سلمہ کو دیکھا ہے ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند عبد اللہ بن اسحاق پہونچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جبید بن عبد الرحمن نے حسن بن عبد اللہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عمرو بن عبید اللہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے شانہ کا گوشت کھایا اسکے بعد کئی کر کے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ابن سندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا صحیح نہیں ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے لیکن اوکی حدیث صحیح نہیں ہے ان کا تذکرہ عمرو بن عبد اللہ انصاری کے نام میں گزر چکا ہے اور شاید کہ یہ حضرات تھے اور انکے علیف انصار میں تھے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن نوفل۔ اہل حجاز میں شمار کئے گئے ہیں۔ اسکا ذکر محمد بن اسماعیل نے بشر بن حکم سے روایت کر کے بیان کیا ہے تاکہ بنت ابی وقاص یعنی حضرت سہ کی بہن سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو میں آٹھ عورتوں کے ساتھ آپ کے پاس گئی اور میرے ساتھ میرے دونوں بڑے بھائی تھے پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں آپ کے چچا کے بڑے ہیں اور میں آپ کی خالہ ہوں پس آپ نے میرے بڑے عمرو بن عتبہ بن نوفل کو جو دونوں میں چھوٹا تھا لیکر اپنی گود میں بٹھالیا انکا تذکرہ ابن مندو اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب قرظی تھی۔ انکی ماں ہندہ بنت بیاع بن عبد یلیل بن عثرد ابن سعد بن لیث بن کبر ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ سے تھے اور انہیں دونوں کشتیوں میں سوار ہو کر لوٹے تھے بعد اسکے سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ قادیسیہ میں شہر میں بعد خلافت عمر بن خطاب شہید ہوئے انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

عجلانی۔ ابو ذکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ انکا دادا اس تذکرہ کو گد چکے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے عبدالرحمن بن عمر عجلانی نے اپنے والد سے اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے قبیلہ روم کو کرپا خانہ یا پیشاب کے پے نیشتہ سے منع فرمایا۔ پھر ان کا بیان عمرو بن ابی عمر کے نام میں آئے گا۔ انشا اللہ تعالیٰ

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عطیہ طبرانی انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اونھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابیہ سے اخون سے سلیمان بن عبد الرحمن سے اونھوں نے قاسم بن عبد الرحمن سے اونھوں نے عمرو بن عتبہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمھارے ہاتھ پر بہت سے ملک فتح ہوں گے اور محنت و مشقت کی تمھیں نصیب نہ رہے گی اور تیرا انداز میٹھن کیل کے طور پر رہ جائیگی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عطیہ ہے سدی بن آن سے انکے بیٹے عطیہ نے روایت کی ہے کہ اخون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ قیامت میں (معاملات کے متعلق) سب پہلے مال کے متعلق سوال ہوگا (کہ اسکو بجا صرف کیا یا بیجا) آپ نے مجھے میری قوم کی زبان میں گفتگو فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

بن عقبہ سعید نے انکو صوابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور اپنی سند کے ساتھ کچھول سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی چلیگا اگ سے ایک سال کی مسافت پر دور کر دیا جائیگا۔ سعید نے کہا ہے کہ میں انکو عمرو بن عبسہ خیال کرتا ہوں اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ عمرو بن عقبہ بن ہاشم انصاری بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انکی کنیت ابو سعید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمرب انکا ذکر سعید اور جعفر مستغفری نے کیا ہے۔ شہاب نے خالد بن ابی عثمان سے انھوں نے سلیمطا وریابوب فریمان عبد اللہ بن ابی اسرار سے ان دونوں نے عمرو بن ابی عمرب سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے عمرو بن ابی عمرب سے کہتے سنا کہ والدین پاپیہ میں کچھ اون عہدوں سے جن پر جھک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا سوا دو کپڑوں کے جو اوقسم معتقد تھے وہ دونوں کپڑے میں اپنے مولیٰ کی سان کو دیدیئے اسکو شہاب نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انکو حرمی بن حفص نے خالد سے انھوں نے ابوبک انھوں نے عمرو سے انھوں نے عتاب بن اسید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیس جالبیہ میں انکا ایک حریف تھا جو انکو اسلام سے روکتا تھا یہاں تک کہ انھوں نے اسلام قبول کر لیا جیسا کہ سعید نے بیان کیا تھا۔ اور انکی ایک حدیث روایت کی ہے۔ اور یہی ابن قشیر بن اور بعض نے وقش کہا ہے۔ بعض نے ابن ثابت بن وقش کہا ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصر انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمرو عجلانی کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض نے ابو عبد اللہ بیان کی ہے۔ انکی حدیث انکے بیٹے عبد اللہ سے مروی ہے عبد اللہ بن نافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ عبد الرحمن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچاں یا پیشاب کے لیے قبلہ رخ بیٹھنے کو منع فرمایا ہے اور اسکو ایک جماعت نے ابوب سے انھوں نے نافع سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ

ابن عمر کو اپنے والد سے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کر کے ایسی ہی حدیث سنا رہا ہے کہ انھوں نے اسکو عامر بن بلال سے اپنے والد ابوبکر سے اور انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر سے پہلا قول روایت کیا ہے مگر انکا تذکرہ یمنوں نے لکھا ہے۔
 یمن کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابونعیم نے دو دفعہ لکھا ہے اور دوسرے تذکرہ میں انکو عمرو عجلانی نے لکھا ہے اور نسب ان کا
 نہیں بیان کیا ہے۔ اور اولے بھی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ یمن نہیں سمجھتا کہ انھوں نے انکا تذکرہ
 دو دفعہ کیوں لکھا حالانکہ یہ ایک شخص ہیں۔ حافظ ابوموسیٰ نے بھی ہمارے موافق ہی لکھا ہے۔ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ
 اپنے دادا پر اسے راہ کر کے واسطے لکھا۔ حالانکہ انکے دادا انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابوعمر بن شداد فہری بنی ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک کے خاندان سے ہیں قرشی فہری ہیں انکی کنیت
 ابو شداد ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ واقعہ ہی کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ جب غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے
 تو انکی عمر بتیس برس کی تھی۔ اور سترہ ہجری میں بعد خلافت حضرت علی و فاطمہ زہرا علیہما السلام کی وفات پائی یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔ اور
 سعید نے واقعہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ یہ عمرو جنگ جمل میں حضرت علی کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ ان کا
 تذکرہ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ بعض نے انکو عمرو بن ابی عمیر بیان کیا ہے ابو زہرہ نے
 کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص بحالت
 مومن ہو سکے زنا نہیں کرتا تو کہا کہ میں نے خود نہیں سنا۔ مگر مجھکو عمرو بن ابی عمیر نے خبر دی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو سنا ہے۔

(سیدنا) عمر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمر و مزنی انکی کنیت ابورافع تھی۔ ان سے انکے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ بلال بن عامر رافع بن عمرو
 مزنی سے ماویٰ ہیں کہ رافع بن عمرو مزنی کہتے تھے کہ حجۃ الوداع کے دن میں پانچ یا چھ برس کا تھا۔ پس میرے والد نے میرے
 نحر کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر مجھکو لیچلے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو میں نے ایک شخص کو ایک سفید خمر پہنوا
 ہو کر خطبہ پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ہیں پس میں نے قریب جا کر انکی پنڈلی پکڑ لی۔ پھر اوپر میں ہاتھ پھیرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہتھیلی کو آپ کے دونوں
 قدموں اور نعلین کے درمیان میں داخل کر دیا گو یا مجھے اپنی ہتھیلی پر آپ کے قدموں کی خشکی اتیک محسوس ہو رہی ہے اسکو عمر
 بن حمید نے علی بن مجاہد سے اور انھوں نے بلال بن ابی بلال سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے رافع سے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف انصاری۔ یہ نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہنسے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے اور شعبان سے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوہ بدر میں شریک تھے عمرو بن عوف مولا سہیل بن عمرو کا نام بھی روایت کر کے بیان کیا ابن اسحق سے انکو سہیل مولیٰ لکھا ہے مگر اور لوگوں نے انکو انکا حلیف بیان کیا ہے۔ اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں۔ اور انکے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان سے مسور بن مخزوم نے ایک حدیث روایت کی ہے جسے اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ اپنی سندوں کے ساتھ ابو نعیم ترمذی سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے ہنسے عبید اللہ بن نصر نے حدیث بیان کی وہ کہتے تھے ہنسے عبید اللہ بن عمر اور یونس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انکے عروہ نے بیان کیا اور عروہ سے مسور بن مخزوم نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو نبی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور غزوہ بدر میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو (خبریں) کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ تو وہ بحرین سے مال لیکر واپس آئے۔ پھر جب انصار نے ابو عبیدہ کے واپس آنے کی خبر سنی تو نماز فجر کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دیکھا تو تبسم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم لوگوں نے ابو عبیدہ کے کچھ لائے کی خبر سنی ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ تب آپ نے فرمایا کہ خوشی کرو اور جو چیز تمہیں خوش کرے اسکی امید رکھو واسطے کہ تم لوگوں پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا کشادہ کر دیا جائے گی جیسا کہ تم سے انکسار پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم لوگ بھی ویسی ہی کشمکش کرو گے جیسے اگلوں نے کی تھی اور وہ تمکو بھی ہلاک کر گئی جیسا اگلوں کو لسنے ہلاک کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن زید بن علیہ۔ اور بقول بعض طہ بن عمرو بن بکر بن احرک بن عثمان بن عمرو بن ادین طایفہ بن اباس بن مسر۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ مخزومی ہیں۔ یہ قدیم الاسلام تھے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ حبشہ میں یہ شریک ہوئے اُخندق ہے یہ انہیں لوگوں میں سے ہیں غزوہ تبوک میں اپنی شرکت نہ لانے کے سبب رد تھے۔ انکا مکان مدینہ میں تھا اور عرب کا کوئی قبیلہ سوا مزینہ کے ایسا نہ تھا جسکے بیٹھنے کی کوئی جگہ مدینہ میں ہو۔ یہ عمرو کثیر بن عبد اللہ بن

پھر غسل کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا ان
تین جھٹکا کہ پھر کیا حکم جاری کروں۔ اسے میں عصر کا وقت گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اور عصر کی نماز
پڑھی۔ پھر جب آپ اپنے نماز سے فارغ ہوئے تو جبریل علیہ السلام اس کے توبہ کی مقبولیت کی خوشخبری لے کر آپ کے پاس
آئے پھر فرمایا اُمّ السُّدُودِ خُشْعَانًا۔ اَلَا یَا اَنُکَا تَذَکُّرُ تِیْنُوْنَ سَے لکھا ہے۔

سیدنا عمر و رضی اللہ عنہ

ابن عمر بن ماسن بن قیس بن ابی سعیدہ بخاری بن جعفر بن النکاح اور ان لوگوں میں لکھا ہے جو غزوہ بدر میں شریک
تھے اور ان کا نام ان لوگوں میں ہے لکھا ہے جس کے پاس سے میں اللہ طاعے کا قول کو لیا اور اعلیٰ ہم تفيض مع اللہ مع اللہ نازل
ہوا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و رضی اللہ عنہ

ابن خیلان بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس بن کاکام ثقیف بن ضبہ بن قیس بن انمل
حدیث اہل شام نے روایت کی ہے۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ بن النکاحی ہوئیں اختلاف ہو گیا کہ والد خیلان یا بالاتفاق
صحابی ہیں ان سے ابو عبد اللہ بن شکم نے روایت کی ہے میں نے بن عمرو سے اجازت اپنی سند بن عامر تک پہنچا کر
خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے معنی بن منصور سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے صدقہ
بن خالد سے یزید بن ابی مریم و شقی سے انھوں نے ابو عبد اللہ مسلم بن شکم سے انھوں نے عمرو بن خیلان سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور جو کچھ میں تیرے پاس
لایا ہوں اس کو حق جانا تو اس کو مال اور اولاد کم عنایت فرما۔ اور اسے ولین اپنی ملاقات کا شوق پیدا کر دے اور
اس کے اعمال بد کے مکافات اس کو دنیا ہی میں دیدے اور جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے اور
جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق جانا تو اس کو مال اور اولاد زیادہ دے اور اس کی عمر کو زیادہ کر دے اس کے
بہنے عبد اللہ بن عمرو (حضرت معاویہ کے نامور مددگار و مین سے تھے حضرت معاویہ نے ان کو زیادہ سے انتقال اور
سمرقند بن جذب کے معزول کر کے بعد بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا پس چند ماہ تک انھوں نے وہاں قیام کیا اس کے بعد
حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے عبد اللہ بن زیاد کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ ان کا تذکرہ
تینوں نے کیا ہے۔

سے ترجمہ تمام کرو نماز کو دن کے دونوں وقت ۱۲

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو فراس ہوتی تھی۔ ابو یحییٰ تمیمی نے سفیان بن وہب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قبیلہ بنی لہث کے جنکا نام فراس بن عمرو تھا اونکے سر میں سخت درد ہوا تو انکے والد آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور انکے درد سر کی حالت آپ سے بیان کی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فراس کو اپنے پاس بلایا انکے دونوں آنکھوں کے درمیان وانی کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ پس فوراً درد سر جاتا رہا پھر انھیں فراس نے علی بن ابی طالب پر اہل حروار کے ہمراہ سوا کرنا چاہا۔ تو انکے والد نے انکو پکڑ کر قید کر دیا۔ یہاں تک کہ انھوں نے اس کے بعد توبہ کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے سندین سفیان بن وہب کا نام بیان کیا ہے حالانکہ وہ سیف ابن وہب ہیں والد اعلم۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن فہواہ بن عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیع خزاعی، علقمہ کے بھائی ہیں۔ انکو بعض نے ابن ابی فہواہ بیان کیا ہے میں عہد ابوباب بن علی بن سلیمہ نے اپنی سند سلیمان بن افضل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہتھ محمد بن یحییٰ بن فارس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہتھ نوح بن یزید بن سبار مودب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن اسحق نے عیسیٰ بن عمر سے اونھوں نے عبد اللہ بن عمرو بن فہواہ خزاعی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض فتح مکہ کے نکلے بلایا۔ آپکا ارادہ یہ تھا کہ میرے ہاتھ کچھ مال ابو سفیان کے پاس بھیجیں۔ تاکہ وہ اسکو مکہ میں اپنی قریش پر تقسیم کر دیں پس آپ نے مجھے فرمایا کہ اپنے ساتھ کے لیے کسی کو تلاش کر لو اسی اثنا میں عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آئے اور اونھوں نے کہا کہ مجھے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ تم سفر کا ارادہ رکھتے ہو اور تمکو ساتھی کی تلاش ہو میں نے کہا ہاں وہ بوسے میں تھا رہے ساتھ چلوں گا۔ پس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور بتے عرض کیا کہ ساتھی مجھے مل گیا آپ نے پوچھا کون سیٹھ کتا عمرو بن امیہ تو آپ نے مجھے فرمایا کہ جب انکی قوم کے آبادی کے قریب پہنچنا تو ہوشیار رہنا لوگوں کا قول ہے کہ قبیلہ کبر کے لوگوں کی دوستی پر اطمینان کرنا چاہیے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن قاری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غزوہ حنین کے مال غنیمت پر مال مقرر کیا تھا مسعود ابن عامر بن جعہ کے اولاد کو اس قبیلہ کے طرف منسوب کیا ہے مدینہ میں یہ لوگ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف ہیں یہ مشام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن قریظہ بنی سلی علیہ وسلم سے ملے تھے عبدالرزاق سے بشیر بن میر سے انھوں نے کھول سے انھوں نے یزید بن عبداللہ سے انھوں نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ عمرو بن قریظہ آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں برائی لکھی ہے میری روزی دفت بجائے پر مندر ہے پس آپ مجھے کانے کی اجازت دیجئے وہ ان امور کے جو غش ہوں انکو دگاؤنگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے و اجارت یلگی نہ بزرگی اور دشمن خدا تو جھوٹا ہو اللہ نے تجھے حلال زرق و یا تھا تو نے خود ہی حرام کو اختیار کیا اگر تجھے پہلے سے تیری حالت معلوم ہوتی تو میں تجھے نہ راویتا۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشج ہمدی کے بھانجے تھے قبیلہ ربیعہ میں سب پہلے ہی اسلام لائے تھے کیفیت اسکی یوں ہے کہ اشج نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے بعد اسکے اشج کے پاس گئے اور آپ کے حالات انے بیان کئے وہ بھی اسلام لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسس کو جعفر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن جدی بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف۔ انصاری خزرجی۔ ہمدین شریک تھے۔ اسکو پونس اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عمر و (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زائدہ بن امم احمد کا نام چند بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عدی بن معصیب بن عامر بن لوی۔ قریشی غامدی۔ ابن ام مکتوم نابینا مؤذن ہی ہیں۔ انکی والدہ ام مکتوم تھیں۔ نام انکا عائکہ بنت عبد اللہ بن عکشمہ بن عامر بن مکرّم و مہرب۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے مامون کے بیٹے تھے حضرت خدیجہ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن امم قیس کی بہن تھیں انکی نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد اللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عرو اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ عصب اور زبیر کا قول ہے۔ انھوں نے عصب بن ہبیر کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بقول بعض یہ کہ کچھ دنوں بعد ہجرت کی تھی۔ انھیں سواصلہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ مرتبہ مدینہ پر خلیفہ بنایا جبکہ آپ غزوات میں تشریف لیجائے تھے منجملہ ان کے نزدیک اہل اطہر اور بواطین اور ذوالعسرہ میں اور جبکہ آپ کرز بن جابر کے تعاقب میں فیلہ حبشہ کی طرف تشریف لے گئے۔

اور غزوہ سویلق میں اور غطفان میں اور احد میں اور حراء الاسد میں اور نجران میں اور فوات الرقلع میں اور جب
برکینہ میں آپ ﷺ پہنچے تب بھی انکو خلیفہ بنایا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ
میں تھا اور اسی عمر کہ میں شہید ہوئے۔ واقعی سنے بیان کیا ہے کہ قادسیہ سے لوٹ کر مدینہ آئے تھے اور وہیں
وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد چھ انکا ذکر کسی روایت میں نہیں ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ قتادہ نے جو انس سے
روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مدینہ پر صرف دو مرتبہ خلیفہ بنایا غالباً حضرت انس کو پورے حالات
معلوم نہ ہوئے والد اعلم انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی لکھا ہے اور انھوں نے
عمر بن زائدہ لکھا ہے قیس کا نام نہیں ذکر کیا۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم۔ انصاری۔ بخاری کینیت انکی ابو عمر ہے اور ابو الحکم ہے۔ غزوہ بدر میں شریک
تھے جیسا کہ ابو مسر اور واقعی اور جب عبداللہ بن محمد بن عمار نے ذکر کیا ہے اور ان سب لوگوں نے بالاتفاق بیان کیا ہے
کہ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ بہن عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کیساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے
شہدائے احد کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ نبی بخاری کے قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن بخاری سے عمرو بن قیس
اور انکے بیٹے قیس بھی تھے۔ ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور انکو بدر میں لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ انکو
نوفل بن سواد یہودی نے قتل کیا تھا انکے والد قیس اور نیز انکے بیٹے کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ
تینوں نے لکھا ہے والد اعلم۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشثل بن حارثہ ابن دینار۔ بن بخاری احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے
مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن کعب یامی اور بعض لوگ انکو کعب بن عمرو کہتے ہیں طلحہ بن مصرفت کے دادا ہیں یثرب بن ابی سلیم نے طلحہ بن
مصرفت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ دعا کیا اور اپنے سر پر اس طرح ایک مرتبہ مسح کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے
کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طلحہ بن مصرفت کے دادا ہیں مگر بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرفت کے دادا صحابہ ہیں

عمر و تخت اور بعض نے بیان کیا ہو کہ کعب بن عمرو بن

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مازن قبیلہ بنی خنساء بن مہذول سہیل انصاری بن بدر بن شریک تھے اسکو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ غلط ہو کیونکہ عمرو بن غنم خنساء کے دادا ابن جنگی طرف بنی خنساء بن مہذول بن غنم منسوب ہیں ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہو ابو نعیم نے انکو شکر کا پیر میں بیان کیا ہو ایک ابو داؤد مازنی جنکا نام عمرو بن عامر بن مالک بن خنساء ہو اور دوسرے سہراق بن عمرو بن عطیہ بن خنساء اگر کوئی صحیح نسخہ دیکھا بائے تو یہ غلطی ظاہر ہو جاتی ہو عمرو بن مازن اسلام سے سو برس پہلے مر چکے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ابن اسحاق سے شکر کا سے بدر بن عمرو بن مازن کا نام نقل کیا ہو یہ صحیح ہو۔ یونس بن یکر نے ابن اسحاق سے شکر کا سے بدر کے ناموں میں روایت کی ہو کہ بنی خنساء بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار سے ابو داؤد یعنی عمیر بن عامر بن مالک اور عمرو بن مازن اور سہراق بن عمرو بن عطیہ تین آدمی تھے یہ روایت یونس کی ہو اور اسی پر ابن مندہ کو اعتماد ہو ہاں یونس کے سوا اور لوگوں نے مثل بکائی اور سلمہ کے اپنی روایت میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ذکر کیا لہذا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن والی روایت نقل کی ہو جس میں عمرو بن مازن کا نام نہیں جو ابن اسحاق کے شاگرد و تلمیذ اس قسم کا اختلاف ملتا ہو تا ہو

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک شعبی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے انکو سنا ہے میں ذکر کیا ہو۔ تین ابو موسیٰ نے کتا بہ نہرومی وہ کہتے تھے یونس بن ابی ہریرہ نے نہرومی وہ کہتے تھے تین ابو نعیم نے نہرومی وہ کہتے تھے جیسے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے جیسے محمد بن عثمان ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جیسے محمد بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے جیسے ابو الولید بن مسلم ابن لیث سے انھوں نے ابو النضر مولائے عمر بن عبید اللہ بن جمر سے انھوں نے عمرو بن مالک شعبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ روایت فرمائیے کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہو کہ شاید میں آج کے بعد آپ کو نہ دیکھوں حضرت نے فرمایا کہ تم جہاں گھر میں رہنا اختیار کرو یہ پوچھا کہ جہاں پھر کیا پھر فرمایا کہ سرزمین شمر رومی ماک شام اور تم سرچے انھوں نے ساتھ جہاد میں شریک ہونا وہ لوگ دشمن کے مقابلہ سے ہالک جائیں گے اور اگر انکو غنیمت ملی تو آپس میں لڑیں گے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

کنیت سانی ابو مالک تھی۔ اشعری تھے یحییٰ بن ایونس نے اور مسجد نے انکا نام سیطح بتایا ہو اور بقل بعضی نے وہ

بن مالک ہوا اور قبول بعض عمرو بن عاصم۔ الشیخ غطا بن یسار وغیرہ سے روایت کی ہر ہم انشاء اللہ تعالیٰ کثرت کے باب میں انکا تذکرہ لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اسی معروف بہ رواسی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مکی بن ابراہیم نے موسیٰ بن عبید سے انھوں نے محمد بن کعب سے انھوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہو اسکو ایک نیکی یا فرمایا کہ دس نیکیاں ملتی ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ذلک الكتاب ایک حرف ہے البتہ ایک حرف ہوا اور یہیم ایک حرف ہوا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نام غلط ہے صحیح نام خوف بن مالک ہے بعض لوگ انکو عمرو بن مالک اور بعض ابی بن مالک کہتے ہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مالک ہے اور بعض لوگ مالک بن عمرو اور بعض لوگ ابی کہتے ہیں۔ روایف ہمزہ میں انکا ذکر ہو چکا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری لقب انکا ملاعب الاسنہ ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انھوں نے ابو احمد زبیری سے انھوں نے مسعر بن خشرم بن حسان سے روایت کی ہر کہ عمرو بن مالک ملاعب الاسنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کسی آدمی کو دوا لینے کیلئے بھیجا تھا۔ اس حدیث کو بہت لوگوں نے مسعر بن خشرم سے انھوں نے مالک بن ملاعب الاسنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن قیس بن ربیعہ بن رواحہ۔ انکا نام حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے عامری رواسی کوئی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے والد مالک کے ہمراہ آئے تھے۔ وکیع بن جراح نے اپنے والد سے انھوں نے ایک شیخ سے جنکا نام طارق تھا انھوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا (آپ مجھے کچھ تاراض تھے) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے راضی ہو جائے پس میں بار میری طرف سے منہ پھیر لیا میں نے کہا یا رسول اللہ ابھی راضی ہو جاتا ہے آپ بھی راضی ہو جائے پس آپ راضی ہو گئے یہ حدیث یونانی مروی ہے کہ عمرو بن مالک رواسی نے اپنے والد سے روایت کی ہر ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے عمرو بن مالک رواسی کا حال اسس تذکرہ میں بھی

لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن محسن بن حدثان بن قیس بن مرد بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ عکاشہ بن محسن کے بھائی ہیں غزوہ احد میں شریک تھے ابن اسحاق نے کہا کہ جب ہاجرین ہجرت کر کے پورے آئے لگے تو بنی غنم بن دودان بھی لکے ان لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا موافق ہوئی عمرو بن محسن بھی انہیں میں سے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر نیکی لیے لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کیساتھ ابن ابی عمرو سے انھوں نے عمرو بن محسن سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کی علامات سے بھی یہ ہیں کہ پانی بہت بر سے اور پیداوار کم ہو اور قراءت زیادہ ہوں اور فقہاء کم ہوں امراء زیادہ ہوں گراہل بابت کم ہوں۔ لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں ابن مندہ نے انکا تذکرہ کیا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ۔ انصاری۔ انکا نسب انشاء اللہ تعالیٰ ہم انکے والد کے نام میں لکھینگے انھوں نے بنی نضلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور فتح مکہ میں اور انکے بعد کے تمام شاہدین شریک تھے اسکو ابن شہاب نے عبداللہ بن ابی داؤد سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزوم غاضری۔ انھوں نے بنی نضلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ اصفہان اور ارجان کے حدود میں گئے تھے انکے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے مقام ماربین جانے کیلئے ایک رہبر اپنے ساتھ لیا تھا جب انکو اس پہاڑ پر جزعنا و شوار ہو گیا تو انھوں نے اپنے رہبر سے کہا کہ تیرا ارادہ کیا ہے اس وقت سے انکا لقب نارت مشہور ہو گیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مرواس بنی انکا نسب انکے بھائی عباس بن مرواس کے نام میں بیان ہو چکا ہے انکا تذکرہ مولفۃ القلوب میں کیا گیا ہے۔ محمد بن مروان نے محمد بن سائب سے انھوں سے ابو حنیفہ سے انھوں سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مولفۃ القلوب پندہ آدمی تھے جسکے نام ہیں ابوسفیان بن حرب اقرت بن ابی شیبہ بن حصن فزاری شہل بن عمرو عامری خارش بن ہشام مخزومی الحویطب بن عبدالعزیٰ خاندان بنی سہل بن بکر سے

شہیل بن عمرو جہنی ابو الساہل بن عکاب حکیم بن حزم قید بنی اسد بن عبد العزیٰ سے مالک بن عوف نصری صفوان بن امیہ عبدالرحمن بن یزید بوع خاندان بنی مالک سے جلد بن قیس سہمی عمرو بن مرداس بنی غلا بن حارث ثقفی امین سے ہر شخص کو سو سو اونٹ دیئے گئے تھے اور یزید بوع اور حویطب کو پچاس پچاس جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مذکور ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ابونعیم نے کہا ہر کہ بعض متاخرین نے عباس بن عبد اللہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے اسکو روایت کیا ہے مگر بنی ناسوت میں غلطی ہو گئی ہے عمرو بن مرداس کے نام میں صحیح عباس بن مرداس ہے اور شہیل بن عمرو جہنی کے نام میں اور جلد بن قیس امی کے نام میں صحیح خالد ہے کیونکہ جلد بن قیس انصار میں سے ہیں اگر وہ اسکو صحیح کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

رسیدنا: عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن عباس بن مالک بن حارث بن مازن بن سعد بن مالک بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن حبیبہ جہنی بنی غطفان میں سے ہیں اور بعض لوگ انکو اسدی اور بعض ازدی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے کنیت انکی ابو مرہ ہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ جو شریعت آپ لائے ہیں اس پر میں ایمان لایا اگرچہ یہ بہت قویوں کو ناگوار گذرے یہ قدیم الاسلام ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اکثر مشاہدین شریک رہے۔ شام میں رہتے تھے اسنے عیسیٰ بن طلحہ اور سیرہ بن معبد اور مضر بن عثمان وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبد الوہاب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے علی بن حکم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو حسن نے بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ اے معاویہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو بادشاہ یا حاکم اندر درازہ فقر و مسالین اور ضاجان حاجت کیلئے بند رکھتا ہے اللہ عزوجل بھی آسمان کے دروازہ اسکی حاجت و ضرورت کیلئے بند کر دیتا ہے پس حضرت معاویہ نے ایک شخص کو انکی حاجت برامی پر مقرر کر دیا تھا یہ عمرو بن مرہ حضرت معاویہ بنی ہاشم سے شریعت رکھتے تھے اور اننے قرآن اور سنن اسلام کا علم حاصل کرتے تھے اسکے متعلق انہوں نے یہ شعر کہے ہیں۔
انی شرعت الان فی حوض لقیہ ۛ وخرجت من عقد الحیاة عقیما ۛ ولبت اثواب الحیلم فاصحت ۛ ام الغواۃ من ہواۃ عقیما ۛ
یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ترجمہ یہنا اب پر میرے کاری کے حوض میں تیرا شروع کیا ہے اور میں زندگی کی کھاریوں سے تیرے سالم نکل آیا ہے جیسے علم کا جامہ پہن لیا ہے۔ شیطان میرے گمراہ ہوئیے ابوسس ہو گیا ۱۲

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مسیح بن کعب بن طریف بن غنم بن جابر بن ثوب بن معن بن عتود بن عنبر بن سلمان بن ثعل طائی ثعلی
ثعل بن عمرو بن غوث بن طکیط طرف نسوب ہیں۔ عرب کے تیرا انداز لوگوں میں سننے ڈیڑھ سو کی عمر پائی تھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کی خدمت میں وفد بلکے گئے تھے اور اسلام لائے تھے امر القیس نے اپنے اس خسر میں انہیں کی طرف اشارہ کیا

ربک رام من علی ثعل ۛ مخرج کفیه من سترہ

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے
انہوں نے انتقال کیا بعد اسکو قبعتی نے معارف میں ذکر کیا ہے۔ ابن اٹھاہن نے انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم خزاعی ابن شاہن نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور وہ حدیث لکھی ہے جو یزید بن عمرو بن مسلم نے اپنے والد سے
انہوں نے انکے دادا سے نقل کی ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مسلم کی ہے جو عمرو کی

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف بن عمرو۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں مطرف بن علقمہ انصاری ہیں خاندان بنی عمرو ابن منذر سے۔ احادیث میں نہیں
ہوئے تھے۔ یحییٰ بن ابی جعفر نے اپنی سند کیساتھ یونس بن بکر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدے احاد کے ناموں
میں روایت کر کے خبر دی کہ نبی عمرو بن منذر بن عمرو بن مطرف بن عمرو بھی تھے یونس سے اور سلمہ سے ابن اسحاق سے انکا
نسب سی طرح نقل کیا ہے اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے ابن اسحاق سے عمرو بن مطرف بن علقمہ نقل کیا ہے اور موسیٰ بن
عقبہ نے ابن شہاب سے شہدے احاد کے ناموں میں نقل کیا ہے کہ نبی عوف بن عمرو سے عمرو بن مطرف بن علقمہ بھی تھے۔
انکا تذکرہ یونس نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن مطرف یا مطرف بن عمرو بن عقبہ بن ثقف بن انصاری ہیں
غزوہ احادیث میں شہید ہوئے تھے۔

(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والاشانی میں انکا تذکرہ لکھا ہے یحییٰ بن محمد بن عمر بن
ابن عیسیٰ نے کتاب خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن محمد نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر قبایب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ نے

ابن ترجمہ۔ اکثر تیرا انداز قبیلہ بنی ثعل کے لیے انداز قیس سے نقل کیا ہے۔ ۱۲

عبدالرزاق سے انھوں نے عمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عمرو بن محمد بن عمرو بن مطعم سے روایت کر کے بیان کیا کہ انکے والد نے دادا سے نقل کرتے تھے کہ وہ حنین سے واپسی کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے آئے تھے یکایک اعراب نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو ایک درخت کے نیچے لگے اور آپ کی چادر پھینچ لی آپ اس وقت سوار تھے آپ نے فرمایا کہ میری چادر مجھے دید و کیا تم لوگ مجھے بخل سمجھتے ہو خدا کی قسم اگر اس جنگل کے کانٹوں کی برابر مجھے ہرمان مل جائیں تو میں سب تم لوگوں کو دید و نہ مجھے بخل پاؤ گے نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد ابن ابی علی نے بحوالہ ابن ابی عاصم کے ایسا ہی لکھا ہے اور بہت سے لوگوں نے اسکو زہری سے یوں نقل کیا ہے کہ عمر نے عمرو بن محمد بن جیسون مطعم سے انھوں نے اپنے والد سے کہ جبیر کو انکے والد نے خبر دی اور یہی صحیح ہے زہری نے اسکو عبدالرزاق سے اسی طرح روایت کیا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو رضی اللہ عنہ

ابن معاذ بن نعمان - انصاری اشہلی - سعد بن معاذ کے بھائی ہیں - انکا نسب انکے بھائی کے نام میں بیان ہو چکا ہے - یہ اپنے بھائی کے ساتھ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے - انکو ضراب بن خطاب نے قتل کیا تھا انکے کوئی اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو رضی اللہ عنہ

ابن معبد بن ازعر بن زید بن عطا بن ضبیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک ابن اوس انصاری اسی ضبیہ - بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ انکو عمرو اور عمیر بھی کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے - ہمیں عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی ضبیہ بن زید سے عمرو بن معبد تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو رضی اللہ عنہ

ابن معبد بن زید ابن عبداللہ بن عمرو بن خصم بن عمرو بن زید اصغر زید کا دوسرا نام مبنہ بن ربیعہ بن سلمہ بن مازن بن ربیعہ بن مبنہ بن زید بن عازب بن عاصم بن سعد بن عیشہ بن نضج زبیدی ندجی - کنیت انکی ابو ثور تھی - ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے بجائے خصم کے عاصم بیان کیا ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلہ مراد کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے یہ اپنی قوم سعد عیشہ سے علیحدہ ہو گئے تھے اور قبیلہ مرادی میں رہتے تھے اور انہیں کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور انہیں کے ساتھ اسلام لائے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زبید کے

وفد کے ساتھ آئے تھے والد علم سلسلہ ہجری میں یہ اسلام لائے تھے اور واقعہ یہ کہ سلسلہ میں اسلام لائے تھے یہ سب لوگ اسلام لانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے جب بنی صفی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسود غسانی کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے تھے پس خالد بن سعید بن عاص ان کے یہاں گئے خالد نے ان کے شانہ پر ایک ضرب ماری اور یہ بھاگے خالد نے ان کی تلوار لے لی پھر جب عمرو بنہ دیکھا کہ ابو بکر صدیق کی طرف سے یمن میں مدد آ رہی ہے تو وہ اسلام کی طرف پھر آئے اور مہاجر بن ابی امیہ کے پاس بغیر امان لئے ہوئے چلے گئے مہاجر بنہ انکو بائد ہکر ابو بکر صدیق کے پاس بھیج دیا حضرت صدیق نے انے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کبھی گرفتار آئے ہو کبھی بھاگ جاتے ہو اگر تم اس دین کی مدد کرتے تو امانہ تمہیں عزت دیتا انھوں نے کہا میں اب اسلام قبول کرتا ہوں اور بھی اب انحراف نہ کروں گا حضرت صدیق نے انکو رہا کر دیا پھر یہ قوم کے پاس لوٹ کر آئے لے سکے بعد پھر مدینہ گئے حضرت ابو بکر نے انکو شام کی طرف بھیجا اور جنگ یرموک میں یہ شریک ہوئے پھر حضرت عمر نے انکو عراق کی طرف حضرت سعد بن وقاص کے پاس بھیجا تھا اور حضرت سعد کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ انکے مشورہ سے کام کرو جنگ قادسیہ میں یہ شریک رہے اور یمن کا رہنما بن گئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ شنگلی کی شدت میں انکا انتقال ہو گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ نہادند کی شرکت کے بعد سلسلہ ہجری میں انھوں نے وفات پائی نہادند کے قریب ایک موضع روزہ نامی ہو وہیں انکی وفات ہوئی کسی شاعر نے انکے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ہیں۔

انقد غادر الرکبان یوم تحلوا ۛ بروذہ شخصاً لا جباناً ولا غمراً ۛ فقل لزبیدہل لمنج کلہا ۛ زرتما بالورقیر حکم عمراً ۛ
انے شراہیل بن قحطاع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلیہ کی یہ عبارت تعلیم فرمائی تھی لبیک للہم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملك لا شریک لک عمرو کہتے تھے کہ ہم اس سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تلبیس اس عبارت میں ادا کرتے تھے ۛ

لبیک تعظیماً الیک عذراً ۛ ہدی زید قد اتک قسراً ۛ فعد وہباً مضمرات شذراً ۛ
یقطعن جبنا وجبالاً و عراباً قد ترکوا الا وثان خلفوا صفراً ۛ

گرا ب ہم بحمد اللہ وہی عبارت کہتے ہیں جو ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی امام شافعی رحمہ اللہ سے لے کر جمعہ - ہم حاضر ہوتے ہیں تیرے پاس تیری تعلیم کے لئے عذر کرتے ہوئے یہ قبیلہ زبید کے لوگ ہیں جو بڑے دوسے تیرے پاس آئے ہیں ہم بڑے بڑے جنگل اور پہاڑوں کو صبح شام طے کرتے ہوئے آئیں اور اپنے گناہوں کو سنبھلے پھوڑے آئے ہیں - ۱۲

اہل کوفہ کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں انکا شمار کیا جاتا ہے یہی ہیں جنھوں نے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ ہجرت میں ایک بندہ کو دیکھا کہ اسے زنا کی میں سب بند جمع ہو رہے اسکو سنگسار کیا یہ روایت صحیح بخاری میں ہے مگر اس روایت کا مدار عہد المکملہ میں مسلم پر وہ عیسیٰ بن حطان سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں شخص مستند نہیں ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت میں نسبت زنا کی غیر مکلف کی طرف اور بہائم میں حدود کا قائل ہونا صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح ہو تو ممکن ہو کہ وہ ہندو درتھیل جن ہو کیونکہ عبادات انس و جن دوسری پر ہیں اور کسی نہیں ہیں جنم کا کلمہ تو رشتہ میں بھی تھا انکی وفات ۳۷۰ھ میں ہوئی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ کے نام میں اختلاف ہے معاویہ بن ابی بکر کے انھوں نے عمرو بن فضالہ سے روایت کی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ او را عیسیٰ بن ابی بکر جو سلیمان بن عبد الملک کے دربان تھے انھوں نے عبید بن نضر سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن مقرن - مازنی - اور بعض لوگ انکو نعمان بن عمرو کہتے ہیں یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ انکی حدیث بکر بن خلف نے علاء بن عبد الجبار سے انھوں نے عبد الواحد بن زیاد سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو خالد والہی سے انھوں نے عمرو بن نعمان سے روایت کی ہے کہ بکر نامی صحابی بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک مرتبہ انصار کی ایک مجلس میں ہوا انصار میں ایک شخص جس نے جنگی نسبت مشہور تھا کہ وہ لوگوں کی ہر گونی کیا کرتے ہیں انے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی ہر گونی فسق ہے اور اس سے دنیا کفر تو اس انصاری نے عرض کیا کہ واللہ اب میں کیسکی ہر گونی کبھی نہ کروں گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ عمرو بن نعمان صحابی ہیں اور ان کے والد اجلہ صحابہ میں سے تھے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن نیمان - انسے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

لقب ان کا ذوالنور تھا طفیل دوسی کے بیٹے ہیں موسیٰ بن سہل برکی نے انکا نسب بیان کیا ہے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک مرتبہ دعادی تھی تو انکے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی۔ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے انکو لوگ ذوالنور کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے والد طفیل کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی ہم اسکو بیان کر چکے ہیں اور انکے بیٹے عمرو کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرم بیان کیا گیا ہے کہ یہ بھی ان لوگوں میں تھے جنکے حق میں یہ کریمہ کو لوہا و آئینہم کفیض من الدمع نازل ہوئی تھی ہم ان کا تذکرہ اوپر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ کینیت انکی ابو الطفیل تھی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مبارک بن فضالہ نے کثیر یعنی ابو محمد کو فی سے انھوں نے عمرو بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرے یہاں تک کہ دندان مبارک کھل گئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا سب سے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہی آپ نے فرمایا اس وقت مجھے اس بات پر ہنسی آئی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ زنجیروں میں باندھ کر کشتان کشتان جنت کی طرف لائے جاتے ہیں اور وہ خود آنا نہیں چاہتے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا عجم کی کچھ قومیں ہونگی جنکو ہمارے قید کر کے اسلام میں داخل کرینگے حالانکہ وہ خود اسلام میں داخل ہونا نہ چاہتے ہونگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب ثقفی۔ ہم انکا تذکرہ سعد سلمیٰ کے نام میں کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک ضمری حمادی خبث اجمیش میں جو سیف البحر کا علاقہ ہے رہتے تھے۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ ہمیں ابویاسر میں ابی جبہ نے اپنی سند کیساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ یعنی ابن حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن ابی سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عمارہ بن جاریہ ضمری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ منیٰ میں سنا آپ کے خطبہ میں ایک مضمون یہ بھی تھا کہ کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان کا مال حلال نہیں ہے مگر جو وہ اپنی خوشی سے دیدے یہ کہتے تھے جب میں نے اسکو سنا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ بتائیے اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکریوں میں سے کوئی بکری لے لوں تو مجھ پر کیا ہوگا آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بکری ایسی ہو کہ چھری چاقو کی برواشت کر سکتی ہو تو اس کو ذلوانکو حضرت عمر بن خطاب نے اور قبول بعض حضرت عثمان نے بصرہ کا قاضی بنایا تھا۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید کنیت انکی ابو کبشہ تھی۔ انمارسی ہیں۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے انکے نام میں اختلاف ہے جو کچھ اوپر بیان ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں ذکر کریں گے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ابن علی نقی بیان کیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک تھے۔ ہین یحییٰ بن محمود نے اجازۃ اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خودی وہ کہتے تھے ہسے سفیان بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہسے مہران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہسے علی بن عبد اللہ علی نے ابو سہیل ادوی سے انھوں نے عمرو بن دینا سے انھوں نے عمرو بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کسی فرض نماز کا وقت آیا اور اسوقت ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنی سواریوں پر سوار تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت فرمائی مگر آگے نہیں بڑھی ہوئے راوی کہتا ہے کہ میں ابو سہیل سے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ تھی انھوں نے کہا اسکی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ جب تک تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن منذر اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا نام جبل تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عمرو رکھا ہم انکا تذکرہ جیم کی ردیف میں لکھ چکے ہیں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمرو (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ عمرو بن شیبہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا تو ایک شخص جنکا نام عمرو تھا کھڑے ہوئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اپنے ایک چچا کے ہمراہ ایک روز چلا جا رہا تھا انکو زمین کی تیش زیادہ محسوس ہوئی تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں منجھے دیدیو میں نے کہا اس شرط پر دیتا ہوں کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کرو و انھوں نے کہا اچھا میں نے اپنی جوتیاں انکو دیدیں تھوڑی دیر تک وہ میرے جوتیاں پہن کر چلے بعد اسکے میری جوتیاں اتار دیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکی کا خیال تم چھوڑ دو کیونکہ تمھارے لیے اس میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر انھوں نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ معصیت کے متعلق نذر صحیح نہیں ہے اس چیز میں جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کئی آدمیوں نے اس حدیث کو عمرو بن شیبہ سے روایت کیا ہے یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام کردم تھا

اور بعض لوگوں نے سٹک چپا کا نام ابو اعلیٰ بیان کیا ہے۔

(سیٹا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن تیم بعض لوگ انکو عمران بن لہمان اور بعض عمران بن عبد اللہ کہتے ہیں کیفیت انکی ابورجاہ عطاروی ہیں یعنی بنی عطار
بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مثنیٰ بن تمیم قسیمی عطاروی کے خاندان سے ہیں۔ مخضرم ہیں انھوں نے جاہلیت کا
زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں
کا قول ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے چیر بن حازم نے ابورجاہ عطاروی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر سنی اسوقت ہم اپنے ماں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ہم وہاں سے بھاگے اٹنا
راہ میں تھے ایک بئر کے پیرے میں انکو اٹھالیا اور انکو بھگوانا پھر ایک مٹی کی بھر جو ہمیں لگے پہنچا ہوا بعد اسکے ایک دیکھی ہیں
اسکو ڈال دیا پھر اپنے ایک اونٹ کی پیٹھ منجھولی اور اسکا خون بھی شریک کیا اور اسکو پکایا زمانہ جاہلیت میں سب سے
زیادہ لذیذ کھانا یہی تھا جو ہم نے کھایا تا وی کہتا ہی میں پوچھا کہ اے ابورجاہ خون کا مزہ کیسا ہوتا ہے انھوں نے کہا کہ میٹھا
ابو عمر بن عطاء کہتے تھے میں نے ابورجاہ عطاروی سے پوچھا کہ تم کو زمانہ جاہلیت کا کوئی واقعہ یاد ہے انھوں نے کہا
ہاں مجھے بسطام بن قیس کے قتل کا واقعہ یاد ہے جو ہمیں نے لکھا ہے کہ بسطام کے قتل کا واقعہ اسلام سے کچھ پہلے ہوا ہے
اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے بعد کا ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ اکثر روایتیں انکی
حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور سمرہ سے ہیں۔ یہ ثقہ تھے ان سے لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے
انے ایوب سختیانی وغیرہ سے روایت کی ہے ابورجاہ نے کہا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں
اونٹ چارہ ہاتھ ہم سب لوگ آپ کے خوف سے بھاگے ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ شخص یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف
یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ اللہ کے ایک ہونے اور محمد کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دو جو شخص ان دونوں
باتوں کی شہادت دیتا ہے اسکی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے یہ سنکر ہم لوگ اسلام لے آئے۔ ہمیں ابو جعفر بن
سمین نے اپنی سند یونس بن کثیر تک پہنچا کر خبر دی وہ خالد بن دینار سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا میں
ابورجاہ عطاروی سے پوچھا کہ تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ماہ حرام کی تعظیم کرتے تھے انھوں نے کہا ہاں جب جب
حیدر آتا تھا تو ہم لوگ اپنے ہتھیار میان میں رکھ دیتے تھے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے قتل کو ستا ہوا بھی دیکھتا تو اسکو
۱۵ مخضرم اصطلاح میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو رسول حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمان ہو چکے ہوں مگر
آپ سے نہ ہوں ۱۲

جگتا نہ تھا اور اگر کوئی شخص حرم کی لکڑی لیکر اپنے گلے میں ڈال لیتا پھر وہ کسی ایسے شخص کی پاس پہنچ جاتا جس کے پاس کوئی
 ہتھیار تھا تو وہ اس کو کچھ نہ بولتا کسی راہجو ہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجوت ہوئی اس وقت تم کیا کام کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ میں اس
 زمانہ میں اونٹ چراتا تھا اور انکا دودھ دو ہا کرتا تھا اور چار عطار دی کی دکان تھی میں اور قبول بعض شہداء میں ہوں ایک سو پچیس سال
 اور قبول بعض ایک سو بیس سال زندہ رہے سر میں خضاب لگاتے تھے اور ڈاڑھی کو ویسا ہی سلید چھوڑ دیا تھا لکے جنازہ میں
 حسن بصری بھی تھے اور فرزدق شاعر بھی تھے فرزدق نے حسن بصری سے کہا کہ اس جنازہ میں سب سے اچھا آدمی بھی شریک
 ہے اور سب سے برا آدمی بھی شریک ہے حسن بصری نے کہا یہ نیک نہیں ہے میں سب سے اچھا نہیں ہوں اور تم سب سے برے نہیں ہو
 ہاں یہ بتاؤ کہ تم نے اس دن کے لیے کیا سامان کیا ہے فرزدق نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت اور یہ شعر پڑھے
 ۱۔ الم حران الناس مات کبرہم ۲۔ وقد کان قبل البعث بعث محمد ۳۔ ولم یغن عنہ عیش سبعین حجۃ ۴۔ وشتین لما بات یغمر موصد
 یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حجاج محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں انکا ذکر کیا ہے گرائی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مسعود
 اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حنین بن عسید بن خلف بن عبد نهم بن حذیفہ بن جہم بن غاضر بن حبشہ بن کعب بن عمرو خزاعی کہیں یہ ابن مسعود
 اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عبد نهم بیٹے ہیں سالم بن غاضر کے اور کلبی نے کہا ہے کہ عبد نهم بیٹے ہیں جرمہ
 بن حبشہ کے اور باقی نسب میں سب کا اتفاق ہے انکی کنیت انکے بیٹے کے نام پر ابو نعیم تھی انکے بیٹے کا نام کعبہ تھا۔ یہ فتح
 خیبر کے سال اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ انکو حضرت عمر بن
 خطاب نے بصرہ بھیجا تھا تاکہ وہاں کے لوگوں کو علم دین سکھائیں اور عبدالمد بن عامر نے انکو بصرہ کا قاضی بنایا تھا چنانچہ یہ چند
 روز وہاں رہے بعد اسکے انھوں نے استعفا دیدیا۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ ہتھ بصرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کسی صحابی کو نہیں دیکھا جو عمران بن حصین سے کسی کو افضل کہتا ہو بڑے مجاہد دعوات تھے کسی فتنہ میں شریک نہیں
 ہوئے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے اسنے حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ سے
 روایت کی ہے۔ ہمیں اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن
 ۱۔ شرحہ از غائب کیا تو نہیں ہائیکہ بڑے بیٹے کو مرگے ۲۔ قیامت پہلے بہشت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ۳۔ گریختا برس کی تمنگی کے بعد ۴۔ ان کا ذکر ابن مسعود

بشارت بخبر دی وہ کہتے تھے ہمت محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا ہر عمران کہتے تھے کہ ہم نے جس داغ دیا تو کچھ فائدہ نہ دیکھا جب یہ بیمار ہوئے تو فرشتے انکو سلام کرتے تھے مگر لوگوں نے انکے داغ دیدیا تو وہ سلام موقوف ہو گیا پھر چند روز کے بعد وہ جاری ہو گیا انکو استسفا کی بیماری تھی وہ کئی برس تک رہی انھوں نے اسپر صبر کیا پھر انکا شکم چاک کیا گیا اور اس سے چربی نکالی گئی پاخانہ کے لئے چار پائی میں سوراخ کر دیا گیا تھا یہی حالت انکی تیس برس تک رہی ایک مرتبہ ایک شخص انکے پاس گیا اور کہنے لگا کہ امی ابو جحید والدین آپکی عیادت کو صرف اس وجہ سے نہیں آتا کہ آپ کی یہ حالت میں آکر دیکھتا ہوں تو انھوں نے کہا کہ امی جحید تم میرے پاس نہ بیٹھو خدا کی قسم جو حالت میری اللہ تعالیٰ کو پسند ہو وہی مجھے زیادہ محبوب ہے شہہ ہجری میں بمقام بصرہ انھوں نے وفات پائی انکے سردار و دائرہ کے بال سفید تھے انکی اولاد بصرہ میں تھی۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن عبید اللہ قرظی تھی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ انکی والدہ حمہ بنت جحش تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لڑکوں کے نام موسیٰ اور عمران رکھے تھے۔ بعد واقعہ حمل کے عمران بصرہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گئے اور اپنے والد کے املاک کی بابت اللہ گفتگو کی حضرت علی نے انکے والد کی املاک انکو واپس کر کے محمد بن سعد سے کہا ہے کہ مدینہ کے تابعین کے طبقہ اعلیٰ میں عمران بن طلحہ بن عبید اللہ تھے انکی والدہ حمہ بنت جحش بن وہاب تھیں۔ عمران بن طلحہ کے رشتے عبداللہ اور اسحاق اور محمد اور حمید تھے اور ان لڑکوں کے بھی اولاد تھی مگر سب گدر گئے اور کوئی باقی نہیں رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بنی ابو حمزہ یعنی نصر بن عمران بن ضبی شاگرد حضرت ابن عباس کے والدین بعض لوگوں نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں بصرہ میں قاضی تھے انکے بیٹے نے اور ابوالفتح وغیرہ نے روایت کی ہے اور یہ عمو عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ترستھ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اسکو حماد نے بھی روایت کیا ہے مگر صحیح ابو حمزہ ہے نہ ابو حمزہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر علی ابن سعید نے انکا تذکرہ افراد صحابہ میں لکھا ہے مگر انکی کوئی حدیث نقل نہیں کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن عوفیم - اور بعض لوگ انکو ابن عوفیم کہتے ہیں انکا ذکر عامہ ہذلی کے حدیث میں ہے ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم میں ایک شخص تھے جنکو لوگ حل ابن مالک کہتے تھے اونکی دو بیبیاں تھیں ایک ہذلیہ اور دوسری عامریہ ہذلیہ نے عامریہ کے حکم پر خیمہ کا ایک ستون مار دیا جس سے حل ساقط ہو گیا پس میں ماریو لے عورت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور اسکے ساتھ اوسکا بھائی بھی تھا جسکو لوگ عمران ابن عوفیم کہتے ہیں ان لوگوں نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیت دینا چاہئے عمران نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اسے بچہ کی دیت دین جس نے نہ کچھ کھایا نہ پیایا تو مہمان ہونا چاہیے یہ حدیث کئی جگہ بیان ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمران (رضی اللہ عنہ)

ابن فضیل ابن عائد - انکا تذکرہ حافظ ابن السین نے اون صحابہ میں کیا جو ہرات میں آئے ہیں خلیج ابن عمران ابن فضیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنی قوم کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری بہت عزت کی تھی میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کو قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو نبوت اور ایمان سے ممتاز کیا اور بکوا آپ کے ذریعہ سے اور ایمان کی وجہ سے عزت دی بتائیے کہ سب سے بہتر ذریعہ اللہ کے تقرب کا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم سمجھو اور اوسکی تابعداری کرو اور بھوٹ نہ بولو اور امر حق میں ہر شخص کے مدد کرو اور لوگوں کے ساتھ ایسا برکھو اور جیسا اپنے ساتھ چاہتے ہو اور شک اور شبہ کی باتیں چھوڑ دو اور جہان تک تم سے ہو سکے بھلائی کرو پھر عمران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہے یہاں تک کہ وفات پائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی نماز جنازہ پڑھی اور انکو دفن کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ ہرات میں آئے تھے غلط ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابی اللہ غفاری سے غلام تھے خیریت جب یہ شریک ہوئے میں تو اس وقت غلام تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے انکو حصہ نہیں دیا مگر ان آپسے انکو کچھ بطور خود دیدیا تھا ایک تلوار انکو دی تھی اسے یزید بن ابی عبیدہ و محمد بن زید بن ہاجر بن قنفذ اور محمد بن ابراہیم بن حارث نے روایت کی ہر شخص بن غیاث نے محمد بن زید ہاجر سے انھوں نے عمیر مولا سے ابنی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حنین بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھا اور اسوقت میں غلام تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی کچھ حصہ دیجئے تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی تھی مگر حصہ نہیں دیا اسی طرح ابولیم نے ہشام بن سعد سے انھوں نے محمد بن زید سے حنین کے ذکر میں روایت کیا ہے مگر اگر لوگ اسکو خیر کا واقعہ کہتے ہیں۔ بین ابراہیم بن محمد بن عیمر سے اپنی سنا کیسا تھا ابو عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن فضل نے محمد بن زید سے انھوں نے عمیر مولا سے ابنی الحکم روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں خیر بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اپنے مالک کے ساتھ تھا مالک نے میرے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور یہ بھی کہا کہ میں غلام ہوں تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی وہ تلوار اتنی بڑی تھی کہ میں جواسکو باندھا تو زمین پر گھسکتی جاتی تھی پس آپ حکم دیا کہ مجھے اور کوئی چیز دیدیا جائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن الحرم۔ انکا تذکرہ اسید بن ابی ایاس کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسد حنفی شامی اسے جیر بن زینر نے ایک مرفوع حدیث جھوٹ کے بارے میں روایت کی ہے کہ جھوٹ بولنا خیانت ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن افضی اطمی۔ حضرت ابو ہریرہ نے روایت کی ہے کہ عمیر بن افضی قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے ہمراہ آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ سردار ان عرب سے ہیں دشمن کا مقابلہ تیز نزون اور مضبوط درہوں کیساتھ جو ہم سے لڑتا ہے اسکو ہم موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور ایک طویل حدیث انھوں نے انصار کے فضائل میں بیان کی اور یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر کو اور انکے ساتھیوں کو ایک شریر لکھدی تھی جسکو ہم نے اس سبب سے

اس کا تذکرہ ابن غلبہ نے غلام کا حصہ نہیں دیا

برک کر دیا کہ اسکے الفاظ بہت غریب اور رادیوں کے سبب غلط ہو گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ - زید بن ابی حبیب نے اسلم بن یزید اور یزید بن اسحاق سے روایت کی ہے وہ دونوں عجمیر بن ابی امیہ سے نقل کرتے تھے کہ انکی ایک بہن مشرکہ تھیں وہ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کے متعلق بہت ستایا کرتی تھیں ایک روز انھوں نے اپنی بہن کو مخفی طور پر قتل کر دیا انکی بہن کے بیٹوں نے جو اپنی ماں کو مقتول پایا تو انھوں نے بہت شور مچایا عجمیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی اور کو ناحق قتل کر دینگے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور سب واقعہ آپ کے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کر دیا انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیوں انھوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مجھے آپ کے پاس آنے کی متعلق بہت ستایا کرتی تھیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہن کے بیٹوں کو بلوایا اور ان سے پوچھا کہ تمھاری ماں کو کس نے قتل کیا ہے ان لوگوں نے کسی شخص کا نام بتا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سب واقعہ بیان کر دیا اور ان کا خون معاف کر دیا ان سب لوگوں نے نہایت خوشی سے اسکو منظور کر لیا۔ انکا تذکرہ نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔ اور ابو عجمیر نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ انکا نام عجمیر ہی ہے۔ اور اس قصہ کو انھوں نے بھی بیان کیا ہے عجمیر بن خرشہ ابن امیہ بن عامر بن خثلمہ طبری تھے۔ انھوں نے اس یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کیا کرتی تھی۔

(سیدنا) عجمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ادس بن عتیک بن عمر دہنت انصاری اوسی - زعمور عبدالاشہل کے بھائی تھے عبدالاشہل وہی قبیلہ ہے جس سے سعد بن معاذ تھے یہ عجمیر احد میں اوزلے کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ عجمیر ایک اور حادثہ فرزند ان ادس کے بھائی تھے۔ یہ عجمیر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عجمیر (رضی اللہ عنہ)

ابو بکر کے والدین ان کے بیٹے ابو بکر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے عجمیر نے کہا یا رسول اللہ اس تعداد کو اور بڑھائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی دس ہزار) عجمیر نے کہا یا رسول اللہ اور زیادہ کیجئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے عجمیر بس کرو عجمیر نے کہا اے ابن خطاب تم کو اس میں کیا دخل ہے تمھارا کیا حرج ہے

حضرت عمرؓ نے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مبادا ایسی حدیثوں کو سن کر لوگ عمل ترک کر دیں ۱۲

اگر اللہ میں جنت میں داخل کرے حضرت عمرؓ نے کہا اگر اللہ چاہے تو ایک چشم زدن میں سب کو جنت میں داخل کرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ کتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ہبیسہ ہے انکی حدیث یہ ہے کہ یہ کتے تھے پتہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون چیز ہے جسکا کسی مانگنے والے کو
نہینا جائز نہیں آپ نے فرمایا کہ پانی اور نمک انکا تذکرہ ابو عمرؓ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نمک کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عوف انصاری کنیت انکی ابو حبیہ ہے یحییٰ بن یونس نے ابو سعیدؓ نے انکا نام اسطرح
بتایا ہے مگر اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہم عنقریب انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے
باب میں کریں گے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان کنیت انکی ابو ضیاح تھی۔ انصاری ہیں۔ انکا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن خاضر بن اشرس کنسی صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمرؓ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جعدان جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے
ابو ساسان یعنی حصین بن منذر سے انھوں نے ہاجر بن قنفذ سے انھوں نے عیمیر بن جعدان سے روایت کی ہے کہ
انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اسوقت آپ وضو کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا
جب وضو سے فراغت کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اسوقت میں سے جواب سبب سے نہ دیا تھا کہ بغیر وضو کے
میں اللہ کا نام لینا اچھا نہ سمجھا۔ یہ روایت جعفر نے عیمیر سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت قنفذ بن عیمیر سے ہے
عیمیر نے تو میرے خیال میں زمانہ بہشت پایا ہی نہیں۔ یہ عیمیر عبد اللہ بن جعدان کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ
ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن جعدان عیدی سے محمد بن سیر بن نے اور انکی بیٹے اشعث بن عیمیر نے روایت کی ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ تین تین بن محمود کے اجازت
اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن ابی عمر و تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہنسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہنسے محمود بن فضیل نے عطاء بن سائب سے انھوں نے اشعث بن عمار سے انھوں نے اپنے والد سے روایت
کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا جب ان لوگوں نے واپسی کا
راہ کیا تو کہنے لگے کہ جہاتین ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں سب یاد کرنی ہیں اب ہمیں ہیکے پاس
ہیں آپ سے پوچھنا چاہیے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سینا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث ازدی کہتے انکی انطبیان تھی۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسماعیل
بن خالد ازدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حفص بن عبد اللہ سے انھوں نے انطبیان یعنی عمیر بن
حارث ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ
جنین حجر بن مرثع یعنی ابو ہریرہ اور حنف اور عبداللہ بن زید بن سلیم اور عبد اللہ بن عقیق بن زہیر بھی تھے جنکا نام نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور حنف بن زہیر اور حنف بن کعب و حارث بن حارث اور زہیر بن حنف
اور حارث بن عامر بھی تھے ان لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھ دی تھی جسکا مضمون یہ تھا قبیلہ غنم کے
جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں انکے حقوق وہی ہیں جو اور مسلمانوں کے ہیں انکا جان و مال حرام ہے نہ وہ اپنے گھر سے نکالے
جائیں نہ انکے خرچ لیا جائے اور جس شخص کے پاس جو زمین ہے وہ اسکا مالک ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ لکھتا ہے۔

(سینا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد انصاری خزرجی تھے۔ بدر میں شریک تھے
یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے تین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن کثیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق
سے ان لوگوں کے نام ہیں جو خاندان بنی سلمہ سے غزوہ بدر میں شریک تھے عمیر بن حارث بن ثعلبہ کا نام بھی نقل کرتے
ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کہتے تھے انکا نسب اس طرح ہے عمیر بن حارث بن کعب
بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد انصاری خزرجی تھے انکی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ یہ عمیر بن عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے اور ابن کعبی نے کہا ہے کہ لوگ انکو مقرر کہا کرتے تھے وجہ اسکی یہ
تھی کہ واقعہ بعاث میں یہ سب قیدیوں کو یکجا کیا گیا تھا۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب جعفر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کینا تھا بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عُمیر بن حارث بن حرام جو انصار کے قبیلہ اوس سے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بیعت عقبہ اور احد میں بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب بن جہاشہ اور بعض لوگ انکو خماشہ کہتے ہیں وہ بیٹے تھے جو میر بن عبد بن عنان بن عامر بن خطمہ کے انصاری خطمی ہیں۔ ابو جعفر خطمی محدث کے دادا ہیں ابو جعفر کا نام عُمیر بن یزید بن عُمیر تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی انکا نسب و پرانے والد کے نام میں گزر چکا ہے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں وفات پا چکے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قبر پر جبکہ یہ دفن ہو چکے تھے نماز پڑھی تھی۔ ابو جعفر نے روایت کی ہے کہ میرے دادا عُمیر بن حبیب بن لوگون میں تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے دفن کی تم نشینی سے پرہیز کرو کیونکہ انکی تم نشینی ایک مرض ہے جو شخص بے وقوف کی بات پر درگزر کرتا ہے تو وہ اپنی بے وقوفی پر اصرار کرتا ہے اور جو شخص بے وقوف سے دوستی کرتا ہے وہ پشیمان ہوتا ہے اور جو شخص کسی بے وقوف کی ادنیٰ بات سے ہزار نہ ہو گا وہ بہت باتوں سے ضرور ہزار ہو جائے گا اور جب تم میں سے کوئی شخص مر بالمعروف یا نہی عن المنکر کا ارادہ کرے تو اسکو چاہیے کہ پہلے ہی سے اپنے کو تکلیف سننے کے لیے آمادہ کرے اور ثواب کا یقین کرے اور جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے اسکو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حرام بن عمرو بن جوح بن یزید بن حرام بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بدر میں شریک تھے یہ وقعی اور ابن کلبی اور ابن عمارہ کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمراؤ۔ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

بن حسین ابن خبیر ابن یزید بن لوگون میں جو زمانہ ویت میں اسلام قلم سے تھے انکا تذکرہ ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کر نیکی لے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام بن جوح بن یزید بن حرام۔ انصاری سلمی انکا نسب اوپر گزر چکا ہے غزوہ بدر میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن

عقبہ کا قول ہو اور اسی غزوہ بدر میں یہ شہید ہوئے انصار میں پہلے شہید یہی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے
 اور عبیدہ بن حارث مطلبی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی یہ دونوں غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ ابن اسحاق نے
 کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص آج لڑے گا اور خدا کی راہ میں مارا جائے گا وہ جنت میں
 داخل ہوگا غیر اس وقت صفت میں کھڑے ہوئے تھے لہذا ہاتھ میں کچھ چھوہا رہے تھے یہ انکو کھارہے تھے یہ ارشاد
 نبوی سنتے ہی انھوں نے کہا کہ بچ بچ (ایک کلمہ خوشی کا ہی میرے اور جنت کے درمیان میں صرف اتنا ہی فصل ہے کہ یہ
 لوگ مجھے قتل کر دیں یہ کھرا انھوں نے چھوہا رہے ہاتھ سے پھیک دئے اور تلوار اٹھا کر لڑنے لگے اور یہ اشعار کہتے جاتے تھے
 ۵ رکضاً لے اللہ بغیر زادہ الا لتقے و عمل المعاد ۶ والصبر فی اللہ علی الجہاد ۷ ان التے من اعظم المساد ۸
 وخیر ما قادی الی ارشاد ۹ وکل حے لے نفساد ۱۰

پھر انھوں نے حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے انکو خالد بن اعلم نے قتل کیا تھا۔ ان کا ذکر ابو نعیم اور
 ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر رضی اللہ عنہ

ابن رباب بن خلیفہ بن ہشتم بن سعید بن بہم۔ یہ کلبی اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ اور واقعہ میں نے کہا ہے کہ یہ عمیر بیٹے بن
 رباب بن حذافہ بن سعید بن بہم کے اور زبیر نے کہا ہے کہ رباب بن ہشتم کی اولاد سے عمیر بن رباب بن ہشتم بن سعید بن
 بہم قریشی سمی تھے یہ سابقین اسلام میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی
 تھی عین النمرین حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ابو بکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے تھے۔ انکی کوئی اولاد نہ تھی اسکو
 جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے اور یونس اور بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے اسی
 طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر رضی اللہ عنہ

ابن زید بن احمد جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہیں مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابو
 موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

رسیدنا عمیر رضی اللہ عنہ

سدوی۔ ابن قانع نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کیساتھ عمر بن عثمان بن عمیر سے انھوں نے لکھے والد سے انھوں نے
 ۱۱ رحمہ اللہ کیون سمایہ بن کاسی اور آخر کے اور کچھ تذکرہ نہیں لکھا ۱۲: اور اسکی اولاد میں جادہ میر کرنا ہو بیشک ہذا کا پیر ہی مادر کے بہتر ہے کیونکہ ہذا کا پیر ہوا ہے ۱۳

عمر وہ سنے بیان کیا ہو کہ عیسٰی کے بعد شمالی مدینہ میں حکومت اختیار کر لی تھی اور آخر وقت تک وہیں رہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس قصہ کو عیمر بن عبد کے نام میں ذکر کیا ہے ہم اسکو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا قول **وَالْتَوَّالَانِ** غنا ہم اللہ و رسولہ من فضلیہ کا شان نزول یہ ہو کہ ہذا اس کا ایک تمام قبیلہ بنی عمرو بن عوفہ میں مارا گیا تھا بنی عمرو اسکی ویت دینے سے منکر تھے جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بنی عمرو بن عوفہ سے اسکی ویت دلوائی ابن سیرین نے کہا ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیمر کا کان پکڑا اور فرمایا کہ اے عیمر کے تیرا کان سچا ہو اللہ نے تیری تصدیق کی۔

حضرت عمر بن خطابؓ انکو جمع کیا تھا انکا نام سعد تھا اور وہ انہیں عیمر کے والد تھے مگر اور لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے کیونکہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ وہ ابو زید میرے چچا تھے حضرت انسؓ خاندان خزرج سے تھے اور یہ عیمر خاندان مدینہ میں حضرت عیمرؓ کی وفات تک شام میں ہوئی حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ کاش عیمرؓ کا ایسا کوئی آدمی میرے پاس ہو تاکہ میں اس سے مسلمانوں کے کامیابان مدولیتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن قعد اور بعض لوگ کہتے ہیں عیمر بن قعد عبد بن کنیت اُنکی ابوالاٹھٹ تھی جہن ابوالفضل بن ابی اسن طبری نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جیسے ابو بکر بن ابی طییب نے بیان کیا وہ کہتے تھے جہن ابن فضیل نے عطار بن سائب سے انھوں نے اشعث بن عیمر عبدی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عبد القیس کا وفد آیا جب وہ لوگ لوٹ کر جانے لگے تو انھوں نے آپؐ کو کہہ دیا کہ جو جو باتیں ہم نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں وہ سب ہم نے یاد کر لی ہیں اب چلو بیڈ کا مسئلہ آپؐ کو چھین چنانچہ سب لوگ حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم ایک خراب آب و ہوا کے مقام میں ہیں وہاں شراب ہمارے مزاج کے موافق ہوتی ہے حضرت نے پوچھا شراب تم لوگ کس چیز کو کہتے ہو انھوں نے عرض کیا کہ بیڈ کو حضرت نے پوچھا کہ بیڈ کس چیز میں بناتے ہو انھوں نے کہا بقیہ میں آپؐ نے فرمایا بقیہ میں نہ بنایا کر

لے ترجمہ انکو صرف اس بات کی عداوت ہو کہ اللہ نے اور رسول نے اللہ کے فضل سے انکو شنی کر دیا۔

لے نیز اس پانی کو کہتے ہیں جہن چہرہ سے جگہ سے جہن جانیں۔

لے نیز کڑی کا ایک غرت ہوتا تھا جہن شراب بنی تھا اسی وجہ سے دانست ہوئی ہو کہ وہ شراب کا غرت ہوتا تھا جہن بنائے شراب ہوتا تھا۔

پس سب لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور پھر باہم گفتگو کی کہ والد ہمارے قوم کے لوگ اس بات پر راہنی نہ ہونگے چنانچہ پھر دوبارہ آکر حضرت سے عرض کیا: آپت پھر فرمایا کہ نقیر بن مست بناؤ ورنہ رنشد پیدا ہو جائے گا اور کوئی کسی کے سر میں مار دینا جس سے وہ لنگڑا ہو جائے گا یہ سنکر وہ لوگ ہنسے آپ نے فرمایا ہنسے کیون ہوان لوگوں نے عرض کیا کہ قسم اسکی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہو ایک مرتبہ ہنسے نقیر بن بنا کر بنیذنی تو ہم میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دوسرے کو مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا نام عمیر بن سعد ہے اس میں شک نہیں۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید حمصی میں حضرت عمر بن خطابؓ سے حال تھے انکا تذکرہ ابو زکریا نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ عمیر بن سعد ہیں۔ انکا تذکرہ سب لوگوں نے لکھا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ابو زکریا نے کسی غلط نسخہ میں دیکھ کر دہرایا ہے یا وہ عمیر بن

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہیں۔ یہ جلاس بن سوید کی بی بی کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ جسے موسیٰ نے بیان کیا وہ تھے تھے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن عبدی وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابن سعد نے ایسا ہی بیان کیا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھے ہیں حالانکہ یہ غلطی ہو یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں اور انکا نام عمیر بن سعد ہے۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے یہ حضرت عمر کی طرف سے عامل تھے اور جلاس کی بی بی کے بیٹے تھے۔

(سیدنا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بخمری صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہونگے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے بہیقینی بن محمود نے اجازۃ اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبد العزیز بن محمد بن ابی خازم سے انھوں نے یزید بن ہاد سے انھوں نے محمود بن ابی ہاشم سے انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انھوں نے عمیر بن سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روخانے کو آئی میں جا رہے تھے ایک ایک گور خر دکھائی دیا جو زخمی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اسکو چھوڑو عنقریب جنت اسکو زخمی کیا ہے اس میں دشمنان ہیں وہ شخص آگیا جسے اسکو زخمی کیا تھا وہ قبیلہ بکر کا ایک آدمی تھا اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کو اس گور خر کا اختیار ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو حکم دیا کہ اس کا گوشت سب زلفا کو تقسیم کر دو

اسکے بعد آپ آگے بڑھے تو ایک ہرن نظر آیا جو ایک درخت کے سایہ میں پڑا ہوا تھا اور اسکے تیر لگا ہوا تھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسکو کوئی شخص نہ چھیڑے لہذا کسی نے اس سے تعرض نہ کیا۔ ابن ابی عاصم نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور حماد بن زید نے اور ہشیم نے اور لیث نے یحییٰ بن محمد بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک بن انس نے اور ابو ادیس اور عبد الوہاب اور حماد بن سلمہ نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عیمر بن مسلمہ کی ہے وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور بنوری جنھوں نے گورخر کا شکار کیا تھا انکے صحابی ہونے میں اختلاف نہیں ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سیمارہ متقی تھی سید نے انکا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور کنیت کے باب میں بھی انکو ذکر کیا ہے یہ بھی بخاری کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن شمرہ عبید بن شریہ کے نام میں انکا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن سبائی یسکری مرہ کے بھائی تھے حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ مدین سے لڑنے کے لیے مدینہ سے گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کر کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مالک بن خنساء بن مہذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی کنیت انکی ابو داؤد تھی۔ بدین شریک تھے۔ اسکو عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاء بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی خنساء بن مہذول سے عیمر بن عامر بھی تھے۔

(سیدنا) عیمر (رضی اللہ عنہ)

انے انکے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہ پوچھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تو میں اللہ کے ساتھ شرک کرنا جاؤ کرنا اور کسی کو ناسق مار ڈالنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد سے بھاگنا اور پاکرامن عورتوں پر تہمت لگانا اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور کعبہ کی بیعتی کرنا جو تمھارا قبلہ ہے زندوں کا بھی وہ

(اسیدنا) عظیم (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابن شاپین سے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ سفیان ثوری سے اسماعیل بن سمیع سے انھوں نے عمیر بن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جہاد میں اپنے باپ کے قتل کا مجھے موقع ملا تھا مگر میں نے درگزر کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ جہاد میں میں نے اپنے والد کو مقابلہ میں دیکھا اور اسے بے ایکٹ کی حالت میں توپنے انکو قتل کر دیا یہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ انکا تذکرہ ابوالموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عظیم (رضی اللہ عنہ)

الک کے والدین۔ ابو کریم اسماعیلی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ اے انکے بیٹے الک نے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ملی ہوئی چیز کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا کہ اسکی شناخت لو گون سے کراؤ اسکی شناخت کرنے والا کوئی لمجائے تو اسکو دید و در نہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور لو گون کو گواہ بنا دو اگر اس درمیان میں بھی اسکا مالک آجائے تو اسکو دید و در نہ کہہ کر کہ الہ کا مال ہی جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔ الکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(اسیدینا) عمیر (رضی اللہ عنہ)

دومران اقل بن اقل بن شراحیل بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام ناعط بن مرثد ہمدانی جو ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بھیجا تھا۔ مجالد بن سعید ہمدانی کے دادا بن عبد الغنی نے کہا جو کہ عمیر ذی مران صحابی ہیں۔ مجالد بن سعید بن عمیر ذی مران نے اپنے والد سے اخذ کیا ہے ان کے دادا عمیر سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا جسکی عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران ومن اسلام من سلمان سلام علیکم فانی راحمہ اللہ ذی لا الہ الا ہوا۔ اللہ یا شامنا غننا اسلامکم مقہ منا من ارض الروم فابشر و فان اللہ تعالیٰ قد ہدکم ہدایۃ و انکم اذا شہدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ و انتم السواۃ و علیکم الزکوۃ فان کم ذمۃ اللہ فذمۃ رسولہ علی و انکم فاموالکم و علی ارض القوم الذین اسلمتم علیہا سہلہا و جبالبہا غیر مظلومین۔ لا یخفی علیکم ان الصدقۃ لا تحمل لحد ولا لابل بیتہ وان مالک بن مرارۃ الہ راوی قد حفظ الغیب فی الامانۃ و بلغ الرسالۃ فامرک بہ خیر افادہ منظور الیہ فی قومہ انکاتذکرہ یتقون نے لکھا ہے۔

[illegible]

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

مروئی ابو نعیم نے کہا ہے کہ سلیمان نے الکا ذکر کیا ہے مگر کچھ حال نہیں لکھا۔ الکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن ازعون زید بن عطا بن شعیبہ بن ریدانصاری اوسی ابو موسیٰ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ الکا نام عکرم بن معبد بن ازعون بن بدر بن اوراحد بن اوزندق بن اور تمام شاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ غزوہ حنین میں یہ انہیں سوا دیون میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ الکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

معروف بن واصل کے دادا بن اسباط بن محمد نے معروف بن واصل سعدی نے حفصہ بنت انس سے انھوں نے عکیم سے جو معروف کے دادا تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طبق آسپکے پاس لایا گیا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی الکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن لویم الکا شمار اہل کوفہ میں ہے انکی حدیث شعبہ و مسمر نے عبید اللہ بن حسن سے انھوں نے عبد الرحمن ابن مقل سے انھوں نے غالب بن حرا و عیسیٰ بن لویم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوا گدھوں کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی حضرت نے فرمایا کہ فرہ گدھوں کو نوک کر کے پلنے بال بچوں کو کھلاؤ مینے تمہیں صرف ان گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی جو بستی کے گرد پھرتے ہوں الکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن یار انصاری بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو زہد بن یاس کے بھتیجے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے اس کے بھتیجے سعد نے روایت کی ہے۔ انکی حدیث میں اختلاف ہے و کعب سے سعد بن سعید جلی سے انھوں نے سعید بن عکیم سے انھوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خلوص قلب سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں اسکی مٹا دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن عکیم کے انکے چچا سے بھی مروی ہے۔ الکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے کہ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ سعید کے والد ہیں اس سے خیال ہوتا ہے کہ شاید کوئی اور ہونے کا لاکہ یہ وہی ہیں والہ اعلم۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ودقہ۔ مولفہ القلوب میں سے ایک شخص ہیں جنہیں کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور قیس بن مخزومہ کو اور عباس بن مرداس کو اور ہشام بن عمرو کو اور سعید بن ربیع کو سوا وٹ سے کم دئے تھے اور باقی مولفہ القلوب کو سوا وٹ دئے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک بن امیہ تھا۔ سعد بن ابی وقاص زہری کے بھائی تھے۔ انکی والدہ آمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔ قدیم الاسلام تھے مہاجر بھی تھے۔ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور اسی غزوہ میں شہید ہوئے جب انھوں نے بدر میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کسب و نیکے باعث سے منظور کیا گویہ رونے لگے بالآخر حضرت نے انکو اجازت دی انکی تلوار بیت لابی تھی لہذا حضرت نے خود اپنی تلوار انکو مرحمت فرمائی بوقت شہادت انکی عمر سولہ برس کی تھی۔ انکو عمرو بن عبدود نے شہید کیا تھا۔ چمن عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں عُمیر بن ابی وقاص کا نام بھی روایت کیا ہے اور زہری نے ابو موسیٰ نے اور عروہ نے بھی اسکی موافقت کی ہے۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنی بھائی عُمیر کو دیکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بجا بدین کا معائنہ فرما رہے تھے تو وہ چھپتے پھرتے تھے میں نے پوچھا کہ ای بھائی تم یہ کیا کرتے ہو انھوں نے کہا میں لیلے چھپتا ہوں کہ حضرت کہیں مجھکو کسب و نیکے نہ کریں اور میں اس غزوہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے چنانچہ جو انکی تمنا تھی پوری ہوئی انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُمیر (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن حجج قریشی مخجی۔ کینت انکی ابوا مہ تھی قریش میں انکی بہت قدر و عزت تھی صفوان بن امیہ بن خلف کے چچا زاد بھائی تھے بدر میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے اسوقت تک کافر تھے انہیں نے قریش سے انصاری کی بابت کہا تھا کہ میں انکے چہرے مثل زندگانی کے شاداب دیکھتا ہوں یہ لوگ پیا سے نہیں مر سکتے تا وقتیکہ اپنی ہی برابر بہا رہے آدمیوں کو نہ مار ڈالیں پس میری مصلحت یہ ہے کہ تم لوگ ایسے روشن چہروں کا مقابلہ نہ کرو مگر لوگوں نے انکی نصیحت نہ مانی پھر انھوں نے اور لوگوں کو یہی ترغیب شروع کی اور سب سے پہلے انھوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈال دیا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ یہ قریش کے جو اہمزدون اور شریر لوگوں میں سے تھے

بدر کے دن مسلمانوں کی تعداد دریافت کرنے کے لیے لشکر کے گرد ہی گھومتے تھے جب مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو عمیر بھی ان لوگوں میں
 تھے جنھوں نے نجات پائی اُس دن انکے بیٹے وہب بن عمیر قید ہو گئے تھے جب ہزیمت یافتہ لوگ مکہ واپس آئے تو عمیر
 اور صفوان بن امیہ بن خلف باہم بیٹھے صفوان نے کہا کہ اللہ نے ہماری زندگی مقبولین بدر کے بعد مکہ کر دی عمیر نے کہا بیشک
 یہی بات ہو مجھے قرض ہو جسکے ادا کر نیکا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا اور کچھ بال بچے میرے متعلق ہیں جنکے لیے میرے پاس کچھ نہیں
 ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاتا اور انکو قتل کر دیتا بشرطیکہ میرا نکا سامنا ہو جاتا اُسکے پاس جانے کے
 لیے میرے پاس ایک بہانہ ہو میں کہوں گا کہ میں اپنے قیدی بیٹے کے پاس آیا ہوں یہ سب صفوان بہت خوش ہوا اور اُس نے کہا کہ
 تمہارے قرض کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہو اور بال بچے تمہارے میرے بال بچوں سے پہلے کھانا کھایا کریں گے اور صفوان نے
 انکے لیے سامان سفر بھیار دیا اور انکو ایک زہرا لودھی قتل کی ہوئی تلوار دی پس عمیر مدینہ آئے اور مسجد کے دروازے پر فروکش
 ہوئے حضرت عمر بن خطاب نے انکو دیکھا حضرت عمر اُسی وقت انصار کے چند لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے واقعات پر کاتذکرہ
 کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو اس غزوہ میں نازل ہوئیں انکا چرچا کر رہے تھے جب حضرت عمر نے عمیر کو دیکھا انکے
 پاس تلوار بھی ہو تو انکو اندیشہ ہوا اور انھوں نے کہا کہ یہی دشمن خدا بدر کے دن تعداد معلوم کرنے کے لیے آیا تھا اسکے بعد حضرت
 عمر اُٹھے اور رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس گئے اور عرض کیا کہ عمیر بن وہب تلوار لیے ہوئے مسجد میں آیا ہے یہ شخص بڑا
 دغا باز فریبی ہے آپ اسکی کسی بات پر اعتبار نہ کیجیے گا حضرت نے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ یہ کہہ کر حضرت عمر باہر چلے گئے اور
 اور اپنے ساتھیوں سے کہہ گئے کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور عمیر سے آپکی حفاظت کرو اسکے بعد حضرت عمر
 اور عمیر دونوں رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت عمر بھی اپنے ہمراہ اپنی تلوار لے آئے تھے
 عمیر نے کہا انعموا صبا جا زمانہ جاہلیت میں سلام کے الفاظ یہی تھے حضرت نے فرمایا اس سلام کی اب ہمیں حاجت نہیں رہی
 السلام علیکم اہل جنت کا سلام ہو۔ اور عمیر تم یہاں کیوں آئے ہو انھوں نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کے لیے آیا ہوں اسکو
 فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ صاحب جود و کرم ہیں رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا پھر یہ تلوار تم کیوں لائے ہو عمیر نے کہا
 یہ کم بخت بدر کے دن ہمارے کس کام آئی جواب کام آئیگی میں اسکو بھولے سے لے آیا رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اور
 عمیر سچ کہو کیوں آئے ہو عمیر نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے آیا ہوں حضرت نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں جو تم نے
 حطیم کے پاس بیٹھ کر صفوان بن امیہ سے کی تھیں یہ سب عمیر نے پورے اور کہنے لگے کہ میں کچھ بھی شرطیں نہ کی تھی حضرت نے فرمایا تم نے
 اس سے نہایت قتل کا وعدہ کیا تھا اس شرط پر کہ وہ تمہارے بال بچوں کی کفالت کرے اور تمہارا قرض ادا کر دے حالانکہ خدا
 میرے اور تمہارے درمیان میں جو عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت

دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یا رسول اللہ ہم آپ کی وحی کی تکذیب کیا کرتے تھے مگر یہ شر الٹا میرے اور صفوان کے دو بیان میں حلیم کے اندر ہوئے تھے کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہو جسے مجھ کو بیان بھیج دیا اور میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا اس واقعہ سے مسلمانوں کو بہت مسرت ہوئی۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہو کہ عمر کو جب بیٹے دیکھا تو خنزیر سے بھی زیادہ میرے نزدیک وہ قابل نفرت تھی مگر اب وہی عمر مجھے اپنی بعض اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں بعد اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر بیٹے کچھ باتیں کرینگے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو قرآن سکھا دو اور انکے قیدی کو رہا کر دو عمر نے کہا یا رسول اللہ اب تک میں اپنے اسکان بھر نور خدا کے بجھا دینے پر آمادہ تھا خدا کا شکر ہو جس نے مجھے ہلاکت سے بچا یا اب آپ مجھے اجازت دیجیے تو میں قریش کے پاس جاؤں اور انھیں اسلام کی طرف بلاؤں شاید اللہ انھیں ہدایت کرے اور ہلاکت سے بچالے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دی اور یہ مکہ گئے (انکے مکہ پہنچنے سے پہلے صفوان بن امیہ نے لوگوں سے کہنا شروع کیا تھا کہ خوش ہو جاؤ ایک ایسی فتح کی خبر آئی چاہتی ہو کہ تم واقعہ بد کو بھول جاؤ گے اور جو شخص مدینہ سے آتا تھا صفوان اُس سے پوچھتا تھا کہ بتاؤ مدینہ میں کچھ حادثہ تو نہیں ہوا یا نہ کہ ایک شخص آیا اور اُس نے بیان کیا کہ عمر اسلام لے آئے ہیں سب مشرکوں نے انکو لعنت کی اور کہا کہ وہ بیہ بین ہو گیا ہو اور صفوان نے قسم کھالی کہ اب میں عمر کو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا اور نہ اس سے کبھی کلام کروں گا اُسکے بعد عمر بھی وہاں پہنچ گئے اور انھوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا بہت سے لوگ اُنکے ہاتھ پر اسلام ملائے۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمرؓ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا کیا یہ صحابہ ہیں سے ایک شخص ہیں انکا ذکر زہری کی حدیث میں ہے جو انھوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو پہر کو گھر سے باہر نکلے اسوقت آپ کے شکر پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا ایک انصاری لڑکے نے کچھ آپکو بد یہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکے سے پوچھا کہ تو کون ہو اس لڑکے نے کہا میرا نام ہے اور فلان عورت میری ماں ہے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ چنانچہ سب نے کھایا اور سیراب ہو گئے پھر سب لوگوں نے دودھ پیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عمرؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن اعرس۔ کنیت انکی ابو سیارہ تھی متقی بن قبیلہ قیس غیلان سے ہیں پھر بنی عدوان سے پھر بنی حارثہ سے۔ یہ جعفر کا قول ہے انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ مینے ابن حبیب کی کتاب میں انکا نام عمیلہ بن اغزل بن خالد بن سعد بن حارث بن راشی بن حارث دیکھا ہو۔ ابو سیارہ کا تذکرہ عمر کے نام میں ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عُمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فروخ - جعفر مستغفری نے کہا کہ یحییٰ بن یونس نے انکا نام اسی طرح لکھا ہوا اور ابو موسیٰ نے کہا کہ میرے نزدیک یہ عرس ابن عُمیرہ کے والد بن اور انھوں نے ایک حدیث عدی بن عدی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا ہے ہمارے ایک غلام نے بیان کیا اس نے ہمارے دادا کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کرنے سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ عرس بن عُمیرہ کے والد بن غلط ہو کیونکہ عرس کے والد عُمیرہ بن فروہ نہ عُمیرہ بن فروخ اور اگر کتاب کی غلطی سے بجائے فروہ کے فروخ ہو گیا تھا تو ابو موسیٰ کو کہنا چاہیے تھا کہ فروخ غلط ہو یہ حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہے یحییٰ بن محمود نے اہوازہ اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شہر نے بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عدی بن عدی کنذی سے سنا وہ مجاہد سے بیان کرتے تھے کہ ہم سے ایک غلام نے ہمارے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کے سبب سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے سامنے بری باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھیں اور باوجود قدرت کے اُسکو نہ دیکھیں جب عام لوگوں کی یہ حالت ہو جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہو۔ ممکن ہو کہ فروخ غلط ہوا اور صحیح فروہ ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عُمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حازمی - قبیلہ جہان کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جبکہ آپؐ فرودہ تہوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مالک بن نمط کے نام میں کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

باب العسین والنون

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہوا اور کہا کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہو اور انھوں نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن عثمان سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزہ رکھے تو اُسکو تمام سال کے روزوں کا ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بلوی - فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انسہ بن خلت جمحی - کینت انکی المذلیط تھی بعض لوگوں نے انکا نام عنبسہ بیان کیا ہے اور بعض نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینت کے باب میں کیا جائیگا۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ حنفی - بقول بعض یہ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ جعفر نے اسطرح لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر نہ انکی کوئی روایت حضرت سے ثابت ہو نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے۔ اسے ابو اسہ بابلی نے اور عثمان بن سالم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ہمارے متقدمین ائمہ سب اس بات پر متفق تھے کہ یہ تابعی ہیں۔

(سیدنا) عنبسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو عامری - ابو جندل کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عتبہ ہے مگر یہ صحیح نہیں عتبہ اپنے والد کے ہمراہ اسلام لائے تھے اور شام میں شہید ہوئے تھے انکی بیٹی فاختہ بھی انکے ہمراہ شام میں تھیں جب یہ شہید ہوئے تو فاختہ کو لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس لائے اور عبدالرحمن بن عمار بن ہشام بھی آئے انکے والد بھی شام میں شہید ہوئے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونوں کا باہم نکاح کر دو پس عبدالرحمن نے اسے نکاح کیا عبدالرحمن کے لڑکے ابوبکر و عمر و عثمان و عمرہ انھیں کے بطن سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابوبکر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عنترہ (رضی اللہ عنہ)

عنتری - صحابی ہیں۔ انکی حدیث صرف ابو حاتم رازی نے روایت کی ہے۔ عبد الغنی نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام جس بیان کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ عیس کے نام میں ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عنترہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عنترہ سلمیٰ ذکوانی ہیں بنی سواد بن ختم بن کعب بن سلمہ کے جو انصار کی ایک شاخ ہو حلیف تھے بدر میں شریک تھے ابن ہشام نے

ایسا ہی بیان کیا ہوا اور ابن اسحاق اور ابن عقیبہ نے کہا کہ یہ سلیم بن عمرو بن حذیفہ انصاری کے غلام تھے۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکو نوفل بن معاویہ دیمی نے شہید کیا تھا۔ امین عبد اللہ بن سہیل نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاء بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ سلیم بن عمرو بن حذیفہ کے غلام عترة بھی بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

تین بھتا ہوں کہ ابن ہشام کی کتاب میں اسطرح لکھا دیکھا کہ بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلیم بن عمرو بن حذیفہ اور عترة جو سلیم ابن عمرو کے غلام تھے بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عترة (رضی اللہ عنہ)

شیبانی۔ کنیت انکی ابو ہارون تھی۔ عبد الملک بن ہارون بن عترة شیبانی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ شہید کسکو تھے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا اب تو سیری امت میں شہید بہت کم ہونگے جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص گر کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص مرض میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص جل کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو سفر میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عترة (رضی اللہ عنہ)

ابن نقب۔ بنی کعب بن عترة بن عمرو بن ہشام سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی عترة کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سواد بن عبد اللہ بن قدامہ بن عترة قاضی بصرہ کے دادا ہیں ابن دہان نے انکا ذکر کیا ہے اور ابن مالکولانی انکافب اسطرح بیان کیا ہے عترة بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن جعفر بن کعب بن عترة۔

(سیدنا) عترة (رضی اللہ عنہ)

ابو اہیم بن عترة جہنی کے والد ہیں۔ یہ امین سندہ اور ابو نعیم کا قول ہے مگر ابو عمر نے ہکونانی قرار دیا ہے اور ابن مالکولانی انکی موافقت کی ہے محمد بن ابو اہیم بن عترة نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکر سے باہر تشریف لائے تو ایک انصاری آپ سے ملا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے چہرہ کی حالت دیکھ کر مجھے بیخ ہوتا ہے آپنے اسکی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ حالت بھوک کے سبب سے ہے الخ ہم یہ حدیث عترة کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن سندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے انکے نام میں نون ہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عمنہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن عبد مناف بن کنانہ بن جہم بن عدی بن ربحہ بن رشدان بنی بدربین اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے کیا ہو مگر اور لوگوں نے انکو ذکر نہیں کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی شخص ہیں جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں۔

(سیدنا) عنیز (رضی اللہ عنہ)

غفار می۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ زمین وادی قری میں عنایت فرمائی تھی یہ وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ انکی وفات ہو گئی بعض لوگوں نے انکا عس بیان کیا ہو اور کہا گیا ہو کہ یہی صحیح ہو اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسی وجہ سے نہیں کیا کہ وہ جانتے تھے کہ عنیز صحیح نہیں ہو واللہ اعلم۔

باب العین والواو

(سیدنا) عوام (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیل سامی۔ یغوث (نامی بت) کے بنادر تھے یہ ابواحمد عسکری کا قول ہو اور ابن درید سے مروی ہو وہ سکن بن سعید سے وہ محمد بن عباد سے وہ ہشام بن کلبی سے روایت کرتے ہیں کہ عوام بن جہیل مسافہ جو قبیلہ ہمدان سے تھے اور یغوث (نامی بت کی) خدمت کیا کرتے تھے مسلمان ہو جانے کے بعد بیان کرتے تھے کہ میں ایک مرتبہ شب کو اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ کچھ باتیں کر رہا تھا جب وہ سب لوگ اپنے اپنے گھر گئے تو میں اُسی بت کے مکان میں رہ گیا ہوا بہت تیز چل رہی تھی بجلی جکتی تھی بادل گر جاتھا میں سو گیا جب کچھ رات گئی تو میں سنا کہ بت سے ایک آواز آ رہی ہو اس سے پہلے پہننے کوئی آواز نہ سنی تھی وہ آواز یہ تھی کہ اے ابن جہیل اب تبوں کی خرابی آئی ہو دیکھو سرزمین مقدس سے یہ نور چمکا ہوا اب تم یغوث کو اچھی طرح چھوڑ دو اس آواز کو سننے ہی واللہ میرے دل میں تبوں سے نفرت پیدا ہو گئی مگر یہ واقعہ میری اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا پھر میں نے ایک ہاتھ کو سنا وہ کہتا تھا ۵

۵ ترجمہ۔ اے عوام سنئے ہو: یا بت باتیں سنئے تم بہرے ہو: تمام تاریکیاں دور ہو گئیں: اور لوگوں نے اسلام کے لیے

بیعت کی ہے: ۱۲

۵ ترجمہ۔ اسے سوتوں کو جگانے والے: تو بات کرنے سے عاجز نہیں ہو: پس تم کو اسلام کا طریقہ بتا دے: ۱۳

واللہ میں اس سے پہلے اسلام سے بالکل ناواقف تھا پس مجھے یہ جواب ملا
 ارسل علی اسم اللہ والتوفیق مرحلہ لاوان ولاشیق اے فریق خیرا فریق الی النبی الصادق المصدوق
 پس اسی وقت پینے بت کو پھیکہ یا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اثنائے راہ میں مجھ کو قبیلہ ہمدان کا وفد ملا وہ لوگ بھی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہے تھے بالآخر میں جا کر حضرت سے اپنا حال بیان کیا آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے
 فرمایا اس واقعہ کو مسلمانوں سے بیان کرو پھر آپ نے مجھے تمہارے توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ہم لوگ یمن واپس آئے اور اللہ نے
 ہم لوگوں کے دل اسلام کے لیے مضبوط کر دیے۔

(سیدنا) عوذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عفرات۔ یہ انکی والدہ کا نام جو والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہو۔ انصاری خزر جی
 بخاری ہیں۔ حضرت معاذ اور عوذ فرزند ان عفرات کے بھائی ہیں انھیں عوذ اور عوذ نے ابو جہل کو مارا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے
 لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ انکا نام عوف ہو جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

(سیدنا) عو جہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرمہ بن جذیمہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک بن عمرو بن ذہل بن عمرو بن ثعلبہ بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن
 قیس بن جہینہ جہنی۔ فلسطین میں رہتے تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عروہ بن ولید نے عو جہ بن حرمہ جہنی سے انھوں نے
 اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عو جہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا آپ مروہ
 میں فروکش تھے اور مروہ کے نیچے مشرقی جانب ٹھہرے ہوئے تھے اور دو پہر کو اس مقام پر آ جاتے تھے جہاں اب مسجد بنی
 ہوئی جو ان دونوں مقاموں میں آپکا دورہ رہتا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور آپ کو تعجب معلوم ہوا کہ عرب کا اور
 کوئی قبیلہ نہی ان میں جو تو اپنے فرمایا کہ اے عو جہ مجھے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن اثاثہ انکا مشہور نام سلح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبید مناف بن قصی ہو۔ کنیت انکی ابو عباد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں
 ابو عبید اللہ۔ یہ واقعہ ہی کا قول ہے یہ سلح وہی ہیں جنکا ذکر واقعہ انکس میں آتا ہے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے
 کہ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفین سے چوتیس برس پہلے وفات پا چکے تھے مگر پہلا قول

سلف ترجمہ۔ خدا کا نام لیکر اور انکی توفیق کے ساتھ سفر کر رہا تھا سفر جہین کچھ تکلیف و مشقت نہوگی پس اس فریق کے پاس ہا جو سب سے ہتر ہو

یعنی صادق و مصدوق کے پاس ہے ۱۲

زیادہ مشہور ہو۔ انکی والدہ ابو جہم بن مطلب کی بیٹی تھیں نام انکا سلمی تھا اور انکی ماں رلیہ بنت صخر بن عامر بنی ابو بکر صدیق کی خالہ تھیں
اسی قرابت کی وجہ سے ابو بکر صدیق انکے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے مگر جب یہ حضرت عائشہ کی ہمت میں شریک ہوئے اور اللہ
تعالیٰ نے انکی برات ظاہر فرمائی تو ابو بکر صدیق نے قسم کھائی کہ میں انکو کچھ نہ دیا کروں گا اُسپر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَأْتِلُ بِالْفَضْلِ
مُسْكُمُ وَالسَّعَةِ ان یوتوا ذولی القربی والمساكین والمهاجرین فی سبیل اللہ پس ابو بکر صدیق نے پھر انکو دینا شروع کر دیا اور کہا کہ میں اس
بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشدے (جیسا کہ اس آیت کے آخر میں مذکور ہے) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبد الحارث بن عوف بن حیش بن ہلال بن حارث بن رزاح بن کلفہ بن عمرو بن لوی بن ہر
ابن معاویہ بن اسلم بن حمس بن عوف بن انما بجلی۔ حمسی۔ کینت انکی ابو حازم تھی قیس بن ابی حازم کے والد ہیں۔ اور بعض لوگوں نے
یہ بھی بیان کیا ہو کہ انکا نام عبد عوف ہو۔ ہم انکا تذکرہ کینت کے باب میں انشاء اللہ لکھنے کریں گے۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد خطیب نے
اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قیس
ابن ابی حازم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے
میرے والد کو دیکھا کہ دھوپ میں ہیں تو اشارہ سے فرمایا کہ سایہ میں آ جاؤ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کینت انکی ابو داؤد بھی لیشی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہو اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انکا نام حارث بن عوف تھا۔
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے تفسر لکھا ہو۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن خضیرہ۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ اسے شعبی نے روایت کی ہو۔ یہ شام میں رہتے تھے۔ حصین بن
عبد الرحمن نے شعبی سے انھوں نے عوف بن خضیرہ سے جو اہل شام میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ جمعہ کی وہ ساعت
جس میں دعا قبول ہوتی ہو اُس وقت سے شروع ہوتی ہو جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے نکلتا ہو اور نماز کے ختم ہوتے ہی یہ ساعت ختم
ہو جاتی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ بطور استدراک کے لکھا ہے
حالانکہ استدراک بے وجہ ہے ابن مندہ سے انکا تذکرہ تروک نہیں ہوا۔

ترجمہ۔ تم میں جو صاحبان فضل ہیں وہ اپنے عزیزوں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے باز نہ آئیں۔ اس
آیت میں حضرت صدیق کی ایک اعلیٰ فضیلت مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو صاحبان فضل کے عنوان سے یاد فرمایا ۱۲

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

خثعمی - حصین بن عوف کے والد تھے۔ انکا ذکر بدایت حامین انکے بیٹے کے نام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن دلہم۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اسمعی نے ابو عوانہ سے انھوں نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے عوف ابن دلہم سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا چار بی بیان جائز ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن جاریہ بن ساعدہ بن خزیمہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ملقب بہ ذوالخجاریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور ققام رقد میں فروکش تھے انکی اولاد وہیں تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متأخرین نے انکا تذکرہ علی بن احمد حرانی سے انھوں نے محمود ابن محمد ادیب سے نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ انکا کچھ حال نہیں بیان کیا۔ ابو عمرو ہر نے اور ابو علی بن سعید نے تاریخ جزیرین میں انکا تذکرہ نہیں کیا۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ ضمری۔ جبیل بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ دونوں بھائی صحابی ہیں۔ عبد الواحد بن عوف بن سراقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سنان بن سلمہ کے خود انھیں کے ہاتھ سے تلوار لگ گئی اور وہ مر گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی ویت نہیں دلائی اور میرے بھائی جبیل بن سراقہ کی آنکھ قریطہ کی اثرانی میں جاتی رہی اسکی ویت بھی آپ نے نہیں دلائی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن سلامہ بن وقش۔ انصار سی۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو سلمہ تھی۔ اسے انکے بیٹے سلمہ نے روایت کی ہے۔ ہین ابو الفرج بن ابی الرجا نے کتابہ اپنی کتاب کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے وحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے محمد بن اسمعیل بن ابی فدیک نے ابن ابیہم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ اشہلی سے انھوں نے عوف بن سلمہ بن عوف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایہذا انصار کو بخش دے اور انصار کے بیٹوں کو بھی بخش دے اور انصار کے پوتوں کو بھی بخش دے اور انصار کے

غلاموں کو بھی بخش دے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی ہیں مگر انکی حدیث کا مدار ابن ابی حبیب اشہلی پر ہے اور یہ سند ضعیف ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شبیل تھی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انے انکے بیٹے شبیل نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن عفرہ۔ عفرہ انکی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں عبید بن ثعلبہ بن مالک بن نجار کی اور انکے والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث ابن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بدر میں یہ اور انکے دونوں بھائی معاذا اور معوذ شریک تھے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب بدر کے دن میدان کا رزار گرم ہوا تو عوف بن عفرہ ابن حارث نے کہا کہ یا رسول اللہ پر دروگہ اپنے بندہ کی کس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس بات سے کہ اُسکا ہاتھ جنگ میں مشغول ہو اور بدن کھوئے ہوئے (یعنی عوف) لڑ رہا ہو پس عوف نے زرہ اتار ڈالی اور آگے بڑھ کر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بیت عقبہ میں شریک تھے اور منجلہ چھ آدمیوں کے تھے جو اُس شب میں تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن قعقاع بن معبد بن زرارہ بن عبدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن مالک بن خطلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم تیمی دارمی۔ انکا شمار بصرہ کے اغراب میں ہے۔ اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ محمود بن یزید بن قیس بن عوف بن قعقاع نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عوف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے اور میں بہت کم سن تھا اپنے والد کے ہمراہ تھا حضرت نے ہر شخص کو دو دو چادرین دلوائیں اور مجھے ایک چادر دلوائی جب ہم لوگ وہاں سے لوٹ کر آئے تو ہم میں سے ہر شخص نے ایک ایک چادر اپنی بیچہ الی (چنانچہ ایک چادر میں بھی مول لے لی) پھر میں دو چادرین پہنے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اپنے پوچھا کہ یہ دوسری چادر تم کو کہاں سے ملی ہے عرض کیا کہ فلاں شخص سے میں نے خریدی ہے اپنے فرمایا تمہیں اس کے مستحق تھے اس شخص نے رسول اللہ کی دی ہوئی چیز ضائع کر دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی عوف اشجعی۔ کینت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو حماد اور بقول بعض ابو ثمر۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خیبر تھا۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجعیہ کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا انھوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی اس لئے منجملہ صحابہ کے حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت ابو ہریرہ اور مقدم بن سعد کرب نے اور منجملہ تابعین کے ابو مسلم اور ابو ادیس عولانی اور جیسر بن نصیر وغیرہم نے روایت کی جو۔ مختصر میں بھی گئے تھے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبدہ نے سعید سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابو الملیح سے انھوں نے عوف بن مالک اشجعی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خدا کی طرف سے) ایک آنیوالا میرے پاس آیا اور اُس نے مجھے اختیار دیا کہ یا نصف امت کا جنت میں جانا قبول کیجے یا شفاعت کا اختیار لے لیجے میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا میں تمام ان لوگوں کے لیے شفاعت کرونگا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔ کثیر بن مرد نے عوف ابن مالک سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کعب کو دیکھا کہ شہر حمص کی مسجد میں دعا کہہ رہے ہیں تو عوف نے کہا کہ اسکی خرابی ہو گیا اُس نے نہیں سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دعا نہ کہے مگر وہ شخص جو حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے مقرر ہو ان دو کے علاوہ جو شخص دعا کہے وہ ریاکار ہو۔ انکی وفات دمشق میں پیشہ میں ہوئی۔ یہ عسکری کا قول ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد کلان۔ اغرابی حبشی۔ کینت انکی ابو الاخوس جو۔ عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ابن علی نے اپنے والد کے چچا سے انھوں نے عسکری سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن بخوہ۔ انکا تذکرہ بھی لکھا گیا ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن عبد الاغلی کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عوف (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان شیبانی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ عوام بن حوشب نے اسباب بن ابی الخدیق سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے عوف بن نعمان نے زمانہ جاہلیت میں کہا تھا کہ مجھے پیا سا مر جانا پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وعدہ خدا کی کروں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عون (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر بن ابی طالب بن عبد المطلب - قریشی ہاشمی - اس کے والد حضرت جعفر طیار تھے جن کا لقب ذوالجناحین ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خمدین پیدا ہو چکے تھے - انکی والدہ اور ان کے دونوں بھائیوں عبد اللہ اور محمد کی والدہ اسماء بنت عیس خثیمہ تھیں - ستر میں شہید ہوئے تھے - انکی کوئی اولاد نہ تھی - عبد اللہ بن جعفر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عون سے فرمایا تھا کہ تم سیرت و صورت دونوں میں میرے مشابہ ہو مگر دراصل یہ کلمہ آپ جعفر بن ابی طالب سے فرمایا تھا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عون (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب - ابو عمر نے انکا تذکرہ انکے بھائی تمام بن عباس کے نام میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بھی صحابی ہیں -

(سیدنا) عکوفیت (رضی اللہ عنہ)

ابن اضبط - اضبط کا نام ربیعہ بن ابیر بن نسیک بن خزیمہ بن عدی بن دیل بن عبد مناہ بن کنانہ تھا دلی بن حدیبیہ کے سال میں اسلام لائے تھے - یہ ابن قبی کا قول ہے اور بعض لوگ انکو عوفیت بن ربیعہ بن اضبط بن ابیر کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جبکہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے - ابن مالک نے بیان کیا ہے کہ یہی ہیں جسے خزامہ نے کہا تھا جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تھے کہ کیا اسے گھر کی تلاش ہے جو تھلہ میں سب سے زیادہ باعزت ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عوفیت کی عورتوں کو نہ ڈراؤ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم کرتی ہیں انکو حضرت نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جبکہ آپ عمرہ قضا کے لیے تشریف لے گئے تھے اور ابو عمر نے کہا ہے جبکہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیبیہ کے سال میں تو یہ اسلام ہی لائے تھے صحیح یہی ہے کہ سال آئندہ میں عمرہ قضا کے وقت آپ نے انکو خلیفہ بنایا تھا واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عکوفیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو تمیم تھی - قبیلہ بنی سعد بن بزیل سے تھے - انکی حدیث عمرو بن تمیم بن عوفیم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جسکو لوگ ام عقیف کہتے تھے سروح کی لڑکی تھی اور ہمارے قبیلہ کے ایک شخص حمل بن مالک بن نابغہ کے نکاح میں تھی ایک ساتھ رہتی تھیں ام عقیف نے میری بہن ملیکہ کو اپنے گھر کے ایک ستون سے مارا میری بہن حاملہ تھیں وہ بھی مر گئیں اور انکے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہن کی دیت اور بچہ کے عوض میں ایک لونڈی یا غلام کے آزاد کر نیکا حکم دیا تو عکوفیم نے

کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم ایسے بچہ کا بھی تاوان دین جس نے کھانا نہ پیا نہ بولا نہ رویا اور یا ایہذا جرم تو معاف ہونا چاہیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ہمیشہ یقینی عبارت بولا کرو گے۔ عویم کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اکبر تہ) عرض کیا کہ ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا جب تم کب شکار کو تیر مارو تو جس شکار پر تمھارا تیر گزر جائے انکو کھاؤ اور جو تمکو بغیر تیر کر لیت ہو سو مرا ہوا ہے انکو نہ کھاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہے اور دونوں نے انکا تذکرہ عویم کے نام میں لکھا ہے۔ انکا ذکر ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ عویم کے نام میں کرینگے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ بیان نہیں کیا صرف عویم کے نام میں کیا ہے۔

(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ انکا نسب یوں ہے عویم بن ساعدہ بن صلیح بن قبیلہ بنی عمرو بن الحارث بن قضاہ سے ہیں بنی امیہ بن زید کے حلیف تھے۔ واقعہ می وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ یہ نجد ان ستر آدمیوں کے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور۔ حدومی نے ابن قدامح سے نقل کیا ہے کہ یہ تینوں عقبہ بن مین شریک تھے ابن قدامح نے بیان کیا ہے کہ پہلے عقبہ بنی امیہ تھے اور دوسرے بن بارہ اور تیسرے بن ستر۔ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عویم بن ساعدہ بن حابس مالانکہ بن غلطہ بن صحیح لفظ حابس ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ہمدان اور احمد بن ابی حنیفہ میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمدان ابو یاسر بن ہمدان نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے خنیس بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو ادیس نے شریح بن سعد سے انھوں نے عویم بن ساعدہ انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں ہم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اللہ نے تمھاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے تو کیا طریقہ تمھاری طہارت کا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے پردوس میں کچھ یہود نہتے ہیں وہ پاخانہ سے فراغت کر کے پانی سے آبست لیتے ہیں تو مجھے انکا طریقہ اختیار کر لیا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو چکی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں بمصر بیٹھ یا چھیا سٹھ سال وفات پائی اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت میں انکا کچھ تذکرہ ہے ہمدان بن عمرو نے اجازۃ اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابی ہمدان کا سب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبید بن جریج سے عویم بن

ساعده سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے عویم بن ساعدہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے زمین پر کوئی شخص نہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس قبر کے رہنے والے سے بہتر ہوں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جھنڈا جہاد کے لیے کھڑا کیا تو عویم اُسکے نیچے ضرور ہوتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہوا اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنی کتاب کے دو مقام پر لکھا ہوا۔
(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیض عجلانی۔ انصاری۔ واقعہ لعان انھیں کا جو۔ طبری نے لکھا ہو کہ یہ عویم بیٹے بن حارث بن زید بن حارثہ بن جہلانی کے۔ یہی بن جنھون نے اپنی بی بی کو شریک بن سحار کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان میں لعان کرایا یہ واقعہ شعبان ۱۱ھ ہجری کا ہو جبکہ حضرت ثوبک سے واپس آئے تھے۔ ہمیں ابوالمکارم یعنی قتبان ابن احمد بن محمد بن سیمہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک بن انس سے نقل کر کے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ سہل بن سعد ساعدی نے اسے بیان کیا کہ عویم بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور اسے لکھا کہ اے عاصم بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اسکو قتل کر دے تو کیا تم لوگ اسکو قتل کر دو گے آیا ایسی حالت میں کیا کیا جائے اے عاصم تم اسکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دو چنانچہ عاصم نے اسکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو بہت مکروہ جانا عاصم پر یہ بات بہت شاق گذری جب عاصم لوٹ کر اپنے گھر گئے تو عویم اُنکے پاس گئے اور پوچھا کہ اے عاصم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھیں کیا جواب دیا عاصم نے لکھا کہ مجھے اسکے متعلق کوئی جواب اچھا نہیں ملا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو بہت معیوب سمجھا عویم نے کہا و اللہ میں خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں گا پس عویم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اسکو قتل کر دے کیا آپ لوگ اسکو قتل کر دینگے آیا وہ ایسی صورت میں کیا کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمھاری اور تمھاری بی بی کے حق میں آیت نازل کی جو جاؤ اس عورت کو لے آؤ سہل کہتے تھے کہ پھر دونوں بین لعان ہو اموطائین یہ ہمیشہ بروایت قسبنی اسی طرح ہوا اور بروایت یحییٰ بن یحییٰ انکا نام عویم عجلانی مروی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عویم (رضی اللہ عنہ)

ابن اشقر بن عوف انصاری۔ بعض لوگوں نے لکھا ہو کہ یہ قبیلہ مازن سے ہیں۔ ہمیں ابوالحرم یعنی یحییٰ بن ریان بن شبہ نخوی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن یحییٰ سے انھوں نے امام مالک سے انھوں نے یحییٰ بن سعید سے انھوں نے عباد بن نعيم سے روایت کی کہ عویم بن اشقر نے عید اضحیٰ کے دن نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی اور انھوں نے اسکا تذکرہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے انکو دوسری قربانی کا حکم دیا۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہو۔

(سیدنا) عوفیر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو تمیم تھی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہو اور بعض ایک انکو عوفیم کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ادا پر ہو چکا ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کی بابت پوچھا تھا۔ انکی حدیث عمر بن تمیم بن عوفیر نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عوفیر بنی ہین انکی صرف ایک حدیث ان دو عورتوں کی بات ہو جنہیں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تھا اور مقتولہ کے شکم کا بچہ بھی مر گیا تھا اور ابو عمر نے اسے شکار کے متعلق حدیث نہیں روایت کی اس روایت کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عوفیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام عوفیر بن قیس بن زید ہو اور بعض نے کہا ہو کہ انکا نام عوفیر بن ثعلبہ بن عامر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہو۔ کنیت انکی ابو الدرداء غلی۔ انصاری خزرجی ہیں۔ اور کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام عامر بن زید بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہو۔ ہم انکا تذکرہ دائرہ کے نام میں کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ کوئی قول صحیح نہیں ہو۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں اس مقام سے زیادہ کریں گے۔ یہ فاضل صحابہ اور فقہاء حکماء میں سے تھے انے انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابو امامہ اور عبید اللہ بن عمر اور ابن عباس اور ابو الدریس غولانی اور جبیر بن نفیر اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہو۔ یہ دیرین اسلام لائے تھے لہذا بدر میں شریک نہ تھے احد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ احد میں بھی شریک تھے سب سے پہلا غزوہ جہین یہ شریک ہوئے خندق تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سلمان فارسی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ایوب نے ابو قلابہ سے روایت کی ہو کہ ابو الدرداء کا گزر ایک شخص کی طرف سے ہوا جسے کچھ گناہ کیا تھا اور لوگ اسکو برا کہہ رہے تھے ابو الدرداء نے کہا اچھا بتاؤ اگر تم اسکو کنوین میں گرا ہو اور لکھو تو نکالو گے یا نہیں لوگوں نے کہا ہاں نکالیں گے ابو الدرداء نے کہا تو اسکو برا نہ کہو اور خدا کا شکر کرو کہ تم لو اسے اس گناہ سے محفوظ رکھا لوگوں نے اسے کہا کہ کیا آپ اس شخص سے بغض نہیں رکھتے انھوں نے کہا میں اسکے کام سے بغض رکھتا ہوں جس وقت وہ اس کام کو ترک کر دیگا تو میرا بھائی ہو۔ صلح مری نے جعفر بن زید عبدی سے روایت کی ہو کہ حضرت ابو الدرداء کی جب وفات ہوئے لگی تو یہ دئے ام الدرداء (انکی زوجہ) نے اسے کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر رہے ہیں انھوں نے کہا کیوں۔ وہ

مجھے خبر نہیں کہ کن کن گناہوں کا سامنا مجھے کرنا ہوگا۔ شعیب بن عجلان نے بیان کیا کہ جب ابوالدرداء کی وفات ہونے لگی تو یہ بہت تجپن تھے ام الدرداء نے اسے کہا کہ آپ تو مجھے بیان کرتے تھے کہ میں موت کو دوست رکھتا ہوں انھوں نے کہا ان قسم اپنے پروردگار کے عزت کی (یہی بات ہی مگر جب میرے نفس کو موت کا یقین ہوا تو وہ موت کو برا جاننے لگی یہ کہہ کر روئے اور کہا کہ دنیا میں میری یہ آخری ساعتیں ہیں تم لوگ میرے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھو پھر برابر خود اسی کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے رہو یہاں تک کہ روح قبض ہو گئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ اس وقت انھوں نے اپنے بیٹے بلال کو بلایا اور کہا کہ اے بلال اس وقت کے لیے کچھ کام کر جو وقت تیرے باپ پر درپیش ہو اس وقت کے لیے کچھ سامان مہیا کر اور میری حالت کو دیکھ اپنی حالت کا خیال کر۔ انکی وفات حضرت عثمان سے دو برس پہلے ہوئی تھی اور بقول بعض سلسلہ یا سلسلہ ہجری میں شہر دمشق میں وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہوا اہل علم یہی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت میں انکی وفات ہو گئی تھی اگر یہ حضرت عثمان کے بعد زندہ رہتے تو ضرور تھا کہ انکا ذکر یا تو گوشہ نشین صحابہ میں ہوتا یا لڑنے والوں میں انکا تذکرہ ہوتا حالانکہ ان دونوں قسموں میں سے کسی قسم میں انکا نام نہیں لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ ابوسہر نے بیان کیا کہ میرے علم میں دمشق میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا ابوالدرداء اور بلال مؤذن اور وائل بن اسقع اور معاویہ کے کوئی نہیں آیا حضرت ابوالدرداء کا رنگ سرخ تھا روزگت گت تھا لہذا کہتے تھے ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے تھے عمامہ کا شلہ دونوں شانوں کے درمیان میں رہتا تھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

باب العین والیساء

(سیدنا) عیاذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ اور بعض لوگ انکو عیاذ بن عبد عمرو کہتے ہیں از دی ہیں۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مہربوت کے بیان میں مروی ہو کہ وہ اس شکل کی تھی جیسے بکڑے کا کھر۔ انکی حدیث ابوعاصم نبیل نے بشر بن صہارک بن معارک بن بشر بن عیاذ بن عبد عمرو سے مروی ہے انھوں نے عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے یہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حضرت نے انکے لیے دعا فرمائی تھی کہتے تھے کہ میں نے مہربوت کی زیارت کی تھی حضرت نے انکو ایک اونٹنی سواری کے لیے دی تھی انھوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی اور حضرت عثمان کی شہادت تک زندہ تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے یہیں لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے روایت بار موصدہ میں انکا نام عیاذ لکھا ہو۔ ہم انکا تذکرہ وہاں بھی کر چکے ہیں واللہ اعلم۔

رسیدہ عیاشی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ثور۔ صحابی بن شمس بن عمر بن خطاب نے انکو قدامہ بن مخنف سے پتہ بخبرین کا حکم مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

رسیدہ عیاشی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ریحہ۔ ابو ریحہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اللہ۔ ابو ریحہ کے بھائی اور بھائی بھائی تھے اور عبد اللہ بن ابی ریحہ کے چھٹی بھائی تھے۔ ہمت قدامہ الاسلام بن رسول بن اسلم بن عبد اللہ بن عمرو کے دربار میں قدامہ بن لوط سے پتہ اسرار پانے گئے۔ انھوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور انکے بیٹے عبد اللہ بن ریحہ سے گئے چہ لوط کو اسنے اور وہاں سے پھر انھوں نے اور حضرت عمرؓ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ابن عسیر نے اور بڑے مشہور نے لکھا کہ وہ جبرین حبش بن نعیم کی جانب انھوں نے ہجرت کی طرف ہجرت کی تو انکے دونوں بھائی ابو جہل اور عمارؓ انکے پاس گئے اور بیان کیا کہ تمھاری بیوی ان کے قتل کی جو کہ نہ میں اپنے سر پر تھیں اور انکی نہ ساری زمین بیٹھو گئی جب تک کہ عیاشی کو نہ دیکھ لوں۔ پس یہ ان دونوں کے ساتھ ہوئے گئے جب کہ پہنچے تو دونوں نے انکو بائند ٹھکر کہ میں قید کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھیج دیا۔ اسنے اپنے بھائی کی دعا مانگا کرتے تھے۔ انکی والدہ کا نام اور ابو جہل اور عمارؓ کی والدہ کا نام اساوہ بنت مخزومہ بن جہل بن امیہ بن نضیر بن دارم تھا۔ ہشام نے جب انکو طلاق دی تو ہشام کے بھائی ابو ریحہ نے انکے ساتھ نکاح کیا جب کہ انوں نے انکو ہجرت سے روکا۔ یا نور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں انکے لیے دعا مانگنی شروع کی اور یہ پیکر الیہ بن ولید اور سہیل بن ہشام اور عیاش بن ابی ریحہ کے لیے اپنے دعا فرمائی۔ یہ عیاش جنگ یرموک میں شہید ہوا۔ اور حبش لوگوں نے یونان یا جبر کہ میں انکا ہائی یہ ظہری کا قول ہے۔ یمن بھی بن محبوب نے اجازت دینی اس کے ساتھ ابو ہریرہ بن عاصم سے روایت کر کے خبر دی۔ اسنے سے عاصم بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے علی بن مسہور و یحییٰ بن یحییٰ سے یزید بن ابی ہاشم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد الرحمن بن سہیل سے عیاش بن ابی ریحہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان فرمایا کہ آپ فرماتے تھے یہ ہمت ہمیشہ خیریت پر رہی جب تک کہ کعبہ کی تعمیر ہوگی۔ چاہے کوئی اسکی کوئی چیز کعبہ کی تعمیر کرے۔ یہ لوگ چھوڑ دیئے تو بڑا بڑا ہو جائیگا۔ اسنے انکے دونوں بیٹوں عبد اللہ اور عمارؓ کے روایت کی سب اور انکے مورث بن عمر جو اسنے روایت کرتے ہیں وہ سب ہوتی سب۔ انکا تذکرہ یمنی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ صحابی بن۔ عبید بن ابی رابطہ حداد نے عبد الملک بن عبد الرحمن سے انھوں نے عیاض انصاری سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری رضا مندی میرے اصحاب اور سرسری رشتہ داروں کی رضا مندی پر موقوف ہے جو شخص انکو راضی رکھیں گا اللہ اسکو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھیں گا اور جو انکو ناراض کرے گا اللہ اسکو چھوڑ دے گا اور جسکو خدا چھوڑ دے گا عقیقہ یہ وہ مواخذہ میں آجائے گا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

لقنی۔ عبد اللہ بن عیاض کے والد بن۔ اسنے اسکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہوازن پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ انکا شمار اہل طائف میں ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور بخاری نے انکو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن جہور۔ ابو بکر اسماعیل نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ حرث بن معلی کنزی نے ابن عیاض سے انھوں نے عیاض بن جہور سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تلوار لیے ہو ہے میرے پاس آئے اور وہ میری جان اور مال کا مقدمہ کرے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا تم اسکو خدا کا واسطہ دلاؤ اور اسکے عذاب سے اسکو ڈراؤ اگر اُسپر بھی وہ نہ مانے تو اسکا خون تمہارے لیے حلال ہے اب تم کوتاہی نہ کرو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث تیمی۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے چچا بن مدنی بن صحابی بن۔ اسنے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن حماد بن ابی حماد بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی مجاشعی۔ خلیفہ بن خیاط نے انکا نسب ایسی طرح بیان کیا ہے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض بن حماد بن عرفجہ بن ناجیہ بن بصرہ میں رہتے تھے۔ اسنے سطوت نے اور یزید نے روایت کی ہے۔ جہین عبد اللہ بن شخیر نے اور حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خطیب عبد اللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں عمران قحان نے اور ہمام نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا نیز عمران نے بواسطہ سطوت بن عبد اللہ کے قتادہ سے نقل کیا

مہر بن عبد اللہ سے وہ عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا سیتہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ام کا ایک شخص مجھے گالی دیا کرتا تھا حالانکہ وہ مجھے درجہ میں کم ہو حضرت نے فرمایا گالی دیتے والے دونوں شیطان ہیں چھوٹ خرافات کہتے ہیں ان دونوں کی خطا چھیر کر کے والے کے ذمہ ہو جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا اور ابن مندہ نے کہا کہ یہ عیاض حماد بن عمر کے بیٹے ہیں یہ غلط ہے یہ لفظ اصل میں محمد بن عیاض اور اقرع بن حابس عتال بن محمد ابن عینان میں جا کر لجاتے ہیں یہ نسب مشہور ہے ابن مندہ سے کئی نام درمیان کے چھوٹ گئے ہیں۔

(سید ۱۰) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن ازیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ قریشی فہری۔ کنیت انکی ابو سعید تھی۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اسکو ابو اہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی خبر دی کہ شریک سے بدر میں بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور واقعہ ہی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انکی وفات شام میں ۳۵۷ میں ہوئی۔ یہ عیاض بن غنم بن زہیر فہری کے چچا ہیں جنکا ذکر آگے آئیگا اور خلیفہ بن خیاط نے بھی ان عیاض بن زہیر کا ذکر کیا ہے اور انکا نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور کہا کہ بعض لوگ انکو عیاض بن غنم بھی کہتے ہیں فتوح شام میں انکا ذکر مشہور ہے۔ زہیر نے عیاض بن زہیر فہری کا تذکرہ نہیں کیا نہ اس کے چچا نے انکا تذکرہ کیا ہے اور لوگوں نے ذکر کیا ہے واقعہ ہی نے انکا ذکر اس طرح کیا ہے عیاض بن غنم بیٹے عیاض بن زہیر کے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر یا ابن ابی زہیر فہری۔ بدر میں شریک تھے سعید قریشی نے انکا ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ نہیں لکھا اور ابو عمر انکو دو شخص سمجھتے ہیں ایک تو یہی اور ایک عیاض بن غنم جنکا ذکر آگے آئیگا محمد بن سعد کا تب نے بھی ابو عمر کی موافقت کی ہے چنانچہ انھوں نے طبقہ اولیٰ میں لکھا ہے کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال تھے انھوں نے حبش کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جیسا کہ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ عیاض بن زہیر بن ہلال اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور مدینہ میں انھوں نے ۳۵۷ میں وفات پائی انکی کوئی اولاد نہ تھی اور چھ طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے کہ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال مدینہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے اور شام میں ۳۵۷ میں ہجرت میں پھر ساٹھ سال وفات پائی۔ ابن سعد نے ان دونوں کا ذکر طبقات کبریٰ اور صغریٰ میں اسی طرح

کیا ہوا ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا تو پھر اسی طبقات کبریٰ میں ایک دوسرے مقام پر ان دونوں کو ایک
 اگر وہ ہم اسکو انشاء اللہ تعالیٰ عیاض بن غنم کے نام میں ذکر کریں گے باقی رہے ابن اسحاق تو اسے یونس بن بکر اور بکائی
 اور سلمہ نے شرکاء سے بدر کے ناموں میں روایت کیا جو کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداوتھے واللہ اعلم
 (سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن زید عجمی۔ ابو الشیخ ہنائی نے عیاض بن زید بن عبد القیس سے روایت کی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو فراتے ہوئے سنا کہ اے لوگوں اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور نماز اول وقت میں پڑھا کرو اللہ تعالیٰ
 تمہیں دو ناثواب دیگا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن جبیر بن عوف از دی جہری۔ فتح مصر میں شریک تھے انکا ذکر تو کیا گیا ہو مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں ابو سعید
 ابن یونس نے انکا ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان۔ اسے کھولنے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سب سے
 بہتر لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے تو ہنسین مگر تنہائی میں عذاب الہی کے خوف سے روئیں صبح شام اللہ کی یاد پاک
 گھروں یعنی مسجدوں میں کریں اللہ کو امید و خوف کے ساتھ پکاریں انکی مشقت دوسروں پر بہت کم اور اپنی ذات پر زیادہ
 نوز میں ہنرمی سے چلین نہ کبر و نخوت کے ساتھ بہت وقار کے ساتھ چلین اور اعمال حسنہ سے تقرب چاہیں۔ انکا
 تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی۔ کنیت انکی ابو عبید اللہ تھی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی نے عبد اللہ بن عیاض سے انھوں نے
 اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک شخص قبیلہ قرہ کا آپ کے
 پاس کچھ شہد لایا اور کہا یہ میں بہت لایا ہوں پس اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لیا پھر اس شخص نے کہا کہ میرے
 کھانسی کی حفاظت کر دیجیے چنانچہ آپ نے اسکی حفاظت کر دی اور اسکو ایک تحریر لکھ دی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ذئاب مدنی۔ حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذئاب نے اپنے چچا عیاض بن عبد اللہ بن ابی ذئاب سے

روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے ایک شخص اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اسکے بعد پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - ضمری - عسکری نے ابو سعید پر استدراک کر کے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ اور یزید بن ابی حبیب نے روایت کی جو کہ زہری نے لکھا تھا کہ مجھے عیاض بن عبد اللہ ضمری نے بیان کیا کہ ایک روز ہم لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے طاعون کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا مجھے امید ہو کہ ہم لوگوں تک اسکا اثر نہ پہنچے گا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و اشعری - کوفہ میں رہتے تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو عبیدہ سے اور خالد بن ولید سے اور یزید بن ابی سفیان سے اور شریک بن ابی حنیفہ سے روایت کی جو ان سے شعبی نے اور سماک بن حرب نے اور حصین بن عبد الرحمن سلمی نے روایت کی ہو۔ شریک نے مغیرہ سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے عیاض اشعری سے روایت کی جو کہ وہ مقام انبار میں عید کے دن تھے تو انھوں نے کہا میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ دفن نہیں بجاتے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بجاتا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ملیک بن اُحیمہ بن جراح - صحابی ہیں۔ احد میں اور اسکے مابعد غزوات میں شریک تھے کام کر دیا کرو اس ابن عبد الرحمن بن عیاض زاہد عمری زاہد کے شاگرد انھیں کی اولاد سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن غطیف سکونی - ابوبکر بن عیسیٰ نے تاریخ اہل مصر میں انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبیدہ بن جراح تھے میں نے ان لوگوں نے انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن زبیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر - قریشی - کنیت انکی ابو سعید تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سعید - صحابی ہیں حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے۔ شام میں اپنے چچا ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ رہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو عبیدہ کی بی بی کے بیٹے تھے۔

ابو عبیدہ کی وفات تو انھوں نے اپنی جگہ پر انکو مقرر کر دیا تھا حضرت عمرؓ نے بھی انکو قائم رکھا اور فرمایا کہ جس سردار کو
 ابو عبیدہ مقرر کر گئے ہیں اسکو میں معزول نہ کروں گا انھوں نے بلا وجہ یہ کہ کو فتح کیا اور اسے وہاں کے لوگوں نے
 مصالحت کر لی۔ بقول زبیرؓ پہلے شخص بن جنحون نے زرہ کو رواج دیا جب انکی وفات ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے
 سعید بن عامر بن خرم کو شام پر ماکم مقرر کیا۔ عیاض کی وفات سلسلہ ہجری میں ہوئی بڑے نیک اور بزرگ اور سخی تھے
 لوگ انکو زاد الرکب کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ اپنا توشہ لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ
 ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔ ہمیں عبد الوہاب بن جبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے
 خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو المغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 صفوان نے شریح بن عبیدہ سے انھوں نے جبر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیاض بن غنم نے
 حاکم دارا کو بعد اسکے فتح کرنے کے درہ مارے اس پر ہشام بن حکیم نے اسے کچھ سخت کلامی کی یہاں تک کہ عیاض کو غصہ
 آ گیا پھر چند روز کے بعد ہشام انکے پاس عذرت کر نیکو آئے اور کہا کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا
 کہ اتنے تھے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص پر کیا جائیگا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ
 ابن سلیمان نے کہا میں نے سنا ہے کہ جو کچھ تم نے سنا ہے اور میں نے دیکھا ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 بہتر لوگ دو میں جو تو کہتے تھے کہ جو شخص کسی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے اسکو چاہیے کہ تنہائی میں اسکو نصیحت کرے کہ اگر قبول
 نہ کرے یعنی مسجد دن میں تو یہ اپنے حق سے ادا ہو جائے مگر تم اسے ہشام بادشاہوں پر بہت جرأت کرتے ہو کیا
 یوزمین پڑی سے چاہتا ہے اگر تمکو قتل کر دیا تو تم خدا کے مقتول ہو گے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند
 سے ذکر و ابو موسیٰ ی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
 سے انھوں نے ابو الزبیر سے انھوں نے شمر بن حوشب سے انھوں نے عیاض بن غنم سے روایت
 دین خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیتا ہو اسکی نماز
 چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور وہ مرتا ہو تو دوزخ میں جاتا اور اگر توبہ کرتا ہو تو توبہ قبول ہوتی ہو اور اگر دوبارہ
 پیتا ہو تو پھر اسکی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور اگر مرتا ہو تو دوزخ میں جاتا ہو اور اگر توبہ کرتا ہو تو توبہ قبول
 ہوتی ہو پھر اگر تیسری مرتبہ پیتا ہو تو اللہ پر حق ہو کہ اسکو دوزخیوں کا پیپ پلائے۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سعیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

کنہی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابہ اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم

نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے جسے حوضی نے اسماعیل بن عیاش سے انھوں نے سعید بن سالم بن عیاض کندی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیے اسکو درہ مارو اگر پھر پیے تو پھر مارو اور پھر پیے تو اسکی گردن مار دو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیاض (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثد غنوی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنے معجم میں انکا ذکر لکھا ہے ہمیں ابو موسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم طبرانی نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی اور ابو احمد جرجانی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے جسے ابن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے ابو الولید طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عیاض بن مرثد یا مرثد بن عیاض کو ایک شخص سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون کا ایسا ہے جو مجھے جنت میں داخل کر دے حضرت نے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے کہا نہیں اسی کو اپنے تین بار پوچھا پھر فرمایا کہ لوگوں کو پانی پلاؤ جب لوگ نہوں تو انکے گھروں میں پانی پہونچا دو اور جب ہوں تو انکا کام کر دیا کرو اس حدیث کو حوضی نے شعبہ سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے عیاض بن مرثد بن عیاض سے انھوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل ثقفی۔ اور بعض لوگ انکو ابن معقل کہتے ہیں۔ اسے زیاد بن علاق نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جسکا نام حازم تھا لیا گیا آپ نے اسکا نام عبد الرحمن رکھا۔ ابو احمد مسکوی نے کہا کہ لوگ اس حدیث کو مستند کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عیسیٰ (رضی اللہ عنہ)

ابن رقم حبشی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت سے دو سو وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابو جعفر سفیری نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا عیینہ رضی اللہ عنہ)

ابن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوزان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان بن نعض بن ریش بن
 غطفان بن سعد بن قیس غیلان فزاری۔ کنیت انکی ابو مالک ہو۔ بعد فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور بقول بعض قبل
 فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور فتح مکہ میں شریک تھے اور حنین و طائف میں بھی شریک تھے۔ مولفہ القلوب میں سے تھے
 اور بہت ہی اعراب میں تھے یعنی بدوی لوگ جیسے غیر مہذب اور نا تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ویسے ہی یہ بھی تھے۔ بیان کیا گیا
 کہ یہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت طلب کیے چلے گئے تھے تو حضرت نے پوچھا کہ تم نے اجازت
 کیوں نہیں طلب کی انھوں نے کہا کہ میں نے قید و مضر کے کسی شخص سے کبھی اجازت طلب نہیں کی۔ یہ ان لوگوں میں سے
 تھے جو مرتد ہو کر طلحہ اسدی کے تابع ہو گئے تھے اور اسکی طرف سے لڑتے تھے انھیں لڑائیوں میں یہ قید ہو کر حضرت ابو بکر
 رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ کے بچے انکو دیکھ کر کہتے تھے کہ اسے دشمن خدا تو ایمان لائیکے بعد کافر ہو گیا تو جواب دیتے تھے
 کہ میں تو اللہ پر ایک چشم زدن کے لیے بھی ایمان نہ لایا تھا پھر اس کے بعد یہ اسلام لائے اور حضرت ابو بکر صدیق نے انکو
 رہا کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں بھی یہ بڑے جرار لوگوں میں تھے دس ہزار آدمیوں پر سردار تھے۔ حضرت عثمان نے انکی بیٹی سے
 نکاح کیا تھا ایک روز انھوں نے حضرت عثمان سے بہت سخت کلامی کی حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عمر زندہ ہوتے تو تم ایسی
 جرات نہ کر سکتے انھوں نے جواب دیا کہ عمر نے ہمیں استہرہ دیا کہ مالدار کر دیا اور ہمیں خوف دلا کر گناہوں سے بچایا۔ ابو دائل
 کہتے تھے کہ بیٹا ایک روز عیینہ بن حصن کو عبد اللہ بن مسعود سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں برگزیدہ بزرگوں کا بیٹا ہوں حضرت
 عبد اللہ بن مسعود فرمایا یہ کلمہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے حق میں موزون ہو۔ یہ عیینہ
 عمر بن قیس کے چچا ہیں۔ عمر ایک نیک مرد و حافظ قرآن تھے حضرت عمر بن خطاب کے بیان انکا تقرب تھا ایک مرتبہ عیینہ
 نے اپنے انھیں بھتیجے سے کہا کہ تم مجھے اس شخص یعنی عمر بن خطاب کے پاس کیوں نہیں لے چلتے ہو انھوں نے کہا
 میں اس لیے نہیں لے چلتا ہوں کہ تم کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دو جو شایان نہوا انھوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا الغرض عمر
 انکو حضرت عمر کے پاس لے گئے تو انھوں نے کہا کہ اسے ابن خطاب تم واللہ انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور بخشش
 نہیں کرتے یہ سنا کر حضرت عمر کو غصہ آیا اور انھوں نے کچھ سزا دینے کا ارادہ کیا حیرنے کہا اسے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ
 اپنی کتاب بزرگ میں فرماتا ہو ^{لَا تَقُولُوا لِلْعَرَبِ وَالْعَرَبُ وَالْعَرَبُ} و اعرض عن الجاہلین اور یہ شخص جاہلون میں سے جو پس حضرت عمر
 نے انکو چھوڑ دیا انکی عادت تھی کہ کتاب اللہ کے سامنے بالکل رک جاتے تھے۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیینہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائشہ مرانی۔ صحابہ میں سے ہیں غزوہ موتہ میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے ابن معدان نے اسکو ذکر کیا جو یہ ابن ماکولہ کا قول تھا۔

حرف الغین

(سیدنا) غاضرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سمرہ بن عمرو بن قرط بن خباب تمیمی غنیری۔ صحابی ہیں۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔ یہ ابن کلی کا قول ہے۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن ابجر مزی۔ بعض لوگ انکو غالب بن دیح مزی کہتے ہیں شاید یہ انکے دادا ہیں۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ اسے عبد اللہ بن مغفل نے روایت کی جو اسکو شریک نے منصور سے انھوں نے عبید بن حسن بن ابی الحسن بصری سے انھوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انھوں نے غالب بن دیح سے پالے ہوئے گدھون کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث روایت کی ہو کہ پیئے اُن گدھون کا گوشت تمھارے لیے مکروہ کیا ہو جو بستی کے قریب رہتے ہوں۔ اور ثعلبہ نے اور سمر نے انکا نام غالب بن ابجر بیان کیا ہو۔ ہمیں عبد الوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن شعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن اسرائیل سے انھوں نے منصور بن عبید بن ابی الحسن بصری سے انھوں نے عبد الرحمن سے انھوں نے غالب بن ابجر سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک مرتبہ قحط پڑا اور میرے پاس کچھ نہ تھا جو میں اپنے گھر والوں کو کھلا تا صرف چند گدھے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پالے ہوئے گدھون کا گوشت حرام کر دیا تھا لہذا میں آپکی نہ دست میں گیا اور پیئے کما اس طرح کی قحط سالی ہو اور آپ نے گدھے کا گوشت حرام کر دیا ہو تو آپ نے فرمایا کہ فرہ گدھون کا گوشت کھلا دو پیئے صرف ان گدھون کا گوشت مکروہ قرار دیا ہو جو بستی کے گرد گھومتے ہوں۔ اسے عبد الرحمن بن مقرن نے قبیلہ قیس غیلان کی فضیلت میں روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تیزن نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

امین بشر۔ یہ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے طلحہ سے جدائی اختیار کی تھی اور اسلام پر قائم رہے تھے جبکہ طلحہ نے

بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔
(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناد بن کنانہ کنانی لیشی۔ ابن کلبی نے انکا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے انکا نام غالب بن عبید اللہ لیشی بیان کیا ہے شمار انکا اہل حجاز میں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو کلبی کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ غالب بن عبید اللہ لیشی ہیں۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال میں بھیجا تھا تاکہ مکہ جانے کا آسان راستہ تجویز کر دیں نیز ایک مرتبہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساٹھ سواروں پر سردار بنا کر قبیلہ بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا جو ایک شاخ قبیلہ یعر شد اخ کی ہے جو لوگ مقام کدید میں رہتے تھے اور حضرت نے انکو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو جا کر لوٹ لینا چنانچہ جب یہ مقام کدید میں پہنچے تو حارث بن مالک بن ہمار لیشی انکو ملے سب مسلمانوں نے انکو گرفتار کر لیا حارث نے کہا میں تو مسلمان ہو کر آیا ہوں غالب نے کہا اگر تم سچے ہو تو ایک شب گرفتار رہنے سے تمہارا کچھ نقصان نہیں اور اگر تمہاری بات غلط ہے تو تمکو گرفتار رکھیں گے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ کلبی نہیں ہیں لیشی ہیں صحیح نہیں کلبی اور لیشی میں کوئی فرق نہیں جو کلب بھی قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے سیاق نسب سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ فتح مکہ میں شریک تھے اور آسان راستہ انھیں نے تجویز کیا تھا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا مگر فدک پہنچنے سے پہلے یہ شہید ہو گئے واللہ اعلم۔ ابن اسحاق نے بھی فتح مکہ سے پہلے غالب کے لشکر کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں بیان کیا کہ یہ شہید ہو گئے تھے ابن اسحاق نے انکو کلبی لیشی لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلب قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے۔

(سیدنا) غالب (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ۔ کنانی۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ غالب بن عبد اللہ کنانی نہیں ہیں تو کوئی اور ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے مَا آتَا اللہُ عَلٰی رَسُوْلٍ مِّنْ اٰیٰتٍ فَتَنَہُ وَاَلْمَسُوْلَہُ سِمْۡنَ قَرْمٰی سے مراد قبیلہ قرظ اور نضیر اور خیبر اور فدک اور عینہ کی بستیاں ہیں۔ قرظ اور نضیر تو مدینہ ہی میں ہیں اور فدک مدینہ سے تین میل جو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جسپر غالب بن فضالہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی کنانہ کے سردار تھے ان لوگوں نے مقامات مذکورہ کو بزدور فتح کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سابقہ ترجمہ۔ جو کچھ فی دلائل اللہ بستیوں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کے لیے ہے اور اُس کے رسول کے لیے ۱۲

مین کہتا ہوں کہ کچھ بعید نہیں ہو کہ یہ غالب وہی غالب بن عبداللہ لیشی ہوں کیونکہ ابن کعبی نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا اب باقی رہ گیا یہ کہ اس کے والد کا نام فضالہ بیان کیا گیا ہو یہ کاتب کی غلطی ہوگی یا امین اختلاف ہوگا: اللہ اعلم۔

(سیدنا) غفرہ (رضی اللہ عنہ)

ازدسی۔ انکا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہو۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ اسے ابو صادق نے روایت کی ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور اصحاب صفہ میں تھے یہی ہیں جسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ یا اللہ انکی خیر و فروخت میں برکت عنایت فرما۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی کے کاؤن کی طرف سے کچھ شک تھا۔ ایک روز میں حضرت علی کے ساتھ فرات کے کنارہ گیا تو وہ راستہ سے ہٹ کر ایک مقام پر کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ بھی انکے گرد کھڑے ہو گئے انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ یہ مقام ان لوگوں کی فرود گاہ ہے اور انکا خون یہاں گرایا جائیگا جسکا کوئی مددگار نہ زمین میں ہوگا نہ آسمان میں سوا اللہ کے پس جب حسین شہید ہوئے تو میں گیا جب میں اس مقام پر پہونچا تو دیکھا کہ یہ وہی مقام ہے جسکی بابت حضرت علی نے ہم سے کہا تھا پس میں نے تو بہ کی ان خیالات سے جو مجھے حضرت علی کی طرف تھے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا ہو وہ کسی حکم کے موافق کیا ہو جو اب تک پہونچا۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ایضاً پر استراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) غفرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کندی۔ کنیت انکی ابو الحارث ہو۔ صحابی ہیں۔ زمانہ ردت میں عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ ہو کر لڑے تھے۔ اسے کعب بن علقمہ اور عبد اللہ بن حارث نے روایت کی ہو۔ حمین ابو احمد بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے مجھ بن حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبد الرحمن بن مہدی نے ابن مبارک سے انھوں نے حرملہ بن عمران سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث ازدسی سے انھوں نے غفرہ بن حارث سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک تھا کچھ اونٹ قربانی کے لیے آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا ابو الحسن کو میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ حضرت علی بلائے گئے آپ نے فرمایا نیزے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اور اوپر کا حصہ آپ پکڑو پھر دونوں نے اونٹوں کے مارنا شروع کیا پھر بعد اسکے جب آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو حضرت علی کو بھی اپنے پیچھے بھلا لیا تھا۔ اور حرملہ بن عمران نے کعب بن علقمہ سے انھوں نے غفرہ بن حارث کندی صحابی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ایک

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ کینٹ ابویحییٰ تھی۔ قبیلہ عبد القیس کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ انہیں ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی جو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (یعنی دباؤ نقیر و غنم وغیرہ) کے استعمال سے منع فرمایا تھا (لہذا ہم نے نبی کا استعمال ترک کر دیا کیونکہ نبی انہیں ظروف میں بتی تھی نبی کے ترک کر دینے سے) ہم لوگوں کو سورہ ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی پس ہم سال آئندہ میں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا اب ہم کو سورہ ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی آپ نے فرمایا اور جس ظرف میں چاہو نبی بناؤ اور کوئی نشہ کی چیز نہ بناؤ پس جو شخص تم میں سے چاہے دو گنا ہنگامہ ہو کر ان ظروف کا استعمال کرے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غنیم (رضی اللہ عنہ)

ابن درید نے بیان کیا کہ صحابہ میں قبیلہ بنی خطمہ سے ایک شخص غنیم بن خربہ قاری تھے انہیں نے عمار بنست مروان یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بہن تھی اور ابو عمر نے کہا کہ انکا نام نہیں تھا جیسا کہ اوپر لکھا ہے۔

(سیدنا) غنیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنہی۔ بعض لوگ انکو سکونی اور بعض ازدی کہتے ہیں۔ زینم ثمالی کے بیٹے ہیں۔ انکا شمار اہل جمہور میں جو کینٹ انکی ابو اسمازہ۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ ثمالی ہیں پس یہ ازدی بھی ہو گئے کیونکہ ثمال قبیلہ ازدا۔ ایک شاخ جو اور بعض لوگ انکا نام غلیف بیان کرتے ہیں۔ عین ابو یاسر بن ابی جہ سے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمر نے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے جیسے حماد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میرے معاویہ بن صالح نے یونس بن سیف سے انہوں نے غنیم بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جو باتیں میں بھول گیا وہ بھول گیا مگر یہ مجھے خوب یاد ہو کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنا دامن ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔ اور علاء بن یزید ثمالی نے غنیم سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے کہ میں جب نماز انصار کے (باغون میں جا کر انکے) چھوڑے کے درختوں پر ڈھیلہ پھینکا کرتا تھا پس وہ لوگ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پکڑے گئے حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جو چھوڑا انکو گرا ہوا مل جائے اسکو کھالیا کرو اور درخت پر ڈھیلہ نہ مارا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۔ نبی کے پاس کی اصلاح ہو جاتی تھی اسکے ترک کر دینے سے شکایت پیدا ہو گئی ۱۲

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ کنڈی اور بعض لوگ انکو غصیف بن حارث کنڈی اور بعض سکونی کہتے ہیں۔ صحابی ہیں شام کے رہنے والے ہیں انکی بابت اختلاف ہو۔ یونس بن سیف نے کہا ہو کہ انکا نام غطیف بن حارث بن غطیف ہو اور اور لوگوں نے بغیر کسی شک کے غطیف لکھا ہو اور حقیقی نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو غطیف کنڈی کہتے ہیں اور بعض غطیف اور بعض غصیف اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور انکو پہلے غصیف کے علاوہ بیان کیا ہو۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنڈی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عیاض کے والد ہیں اسے صرف انکے بیٹے نے عیاض سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص شراب پیے تو اسکو مارو پھر پیے تو پھر مارو پھر پیے تو اسکو قتل کر دو۔ انکا تذکرہ ازومی موصلی نے لکھا ہو مگر اسین اور نیز اس سے پہلے کے تذکرہ میں اعتراض ہو یہ ابو عمر کا قول ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ اسین بہت اضطراب ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

یا ابو غطیف۔ صحابی ہیں۔ عبد اللہ بن ابی فروہ نے کھول سے انھوں نے ابو اور لیس خولانی سے انھوں نے غطیف یا ابو غطیف سے روایت کی ہو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ اپنے فرمایا جو شخص اسلام میں کیسی ہو کرے اسکی زبان کاٹ لو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکا نام طاسے مہلہ کے ساتھ لکھا ہو مگر علی بن عبد العزیز اور مجرب بن عثمان اس بات پر متفق ہیں کہ انکا نام غصیف یا ابو غصیف ہو۔

(سیدنا) غطیف (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو۔ حسن بن ابی سفیان وغیرہ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو مگر صحیح نہیں ہو یہ تابعی ہیں مکہ کے رہنے والے یعقوب اور نافع فرزندان عاصم سے روایت کرتے ہیں۔ ابن مبارک نے حکم بن ہشام سے انھوں نے غطیف بن ابی سفیان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت حمل سے ہو اور مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگی۔ اسے سعید بن سائب نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنقریب کچھ لوگ ہونگے جو تم سے نافع سوال کریں گے پس جو کچھ وہ مانگیں دیدینا اللہ تعالیٰ تمکو اسکا ثواب دیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سب تذکرہ ایک ہی شخص کا ہو مگر چونکہ وہ لوگ اسطرح لکھ چکے تھے لہذا ہتھ بھی لکھ دیے۔

(سیدنا) غنم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن غنم بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بياضہ انصاری خزرجی بياضی - غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی اور واقعہ ہی کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا کہ غنم صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اہل بدر میں انکا تذکرہ کیا گیا ہے اور انھوں نے نسب نہیں بیان کیا مگر میرے خیال میں انکی مراد یہی ہیں اور انھوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ انکی حدیث یہ ہے بن عبد الرحمن نے عبد اللہ بن عباس سے انھوں نے غنم سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) غنم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی انے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اسکے ساتھ ہی چھ دن شوال کے بھی رکھے تو گویا اسنے سال بھر روزہ رکھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) غنم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس فتح بن شریک تھے۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) غنم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس مازنی۔ انے انکے بیٹے جناح نے روایت کی ہے۔ مگر نہ انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ہے اور نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے مگر نہ انھوں نے انکی کوئی حدیث بیان کی نہ ابو نعیم نے۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکو ذکر کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ صدقہ بن عبد اللہ مازنی سے انھوں نے جناح بن غنم بن قیس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ کر رہا تھا ایک ایک شخص آیا اور اُسے یہ مصرع پڑھے ۵

الانی الویل علی محمد
تدکنت قبل موتہ بمقداد
والست بعدہ بخلد

اسکو شعبہ نے عاصم سے انھوں نے غنم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعہ یاد ہیں جو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہے تھے ۵

۵ ترجمہ۔ آگاہ ہوئی کہ غنم میری حالت خراب ہے۔ اسی وفات سے پہلے میں میں تھا۔ اور انکی پریشانی ہمیشہ ہوا ہے۔

الاسے الولی علی محمد وقت کنت قبل موتہ بمقعد ابیت لیلے آمناء اسے لغد انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام شیم بن قیس ہو کینست ابو الغنبر جو مازنی بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور حضرت سعد ابن ابی وقاص اور ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔ اسے ثابت بن عمارہ اور سلیمان تیمی اور زید رقاشی نے روایت کی ہے (سیدنا غیلان رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن نبیہ بن بکر بن ہوازن۔ فتح طائف کے بعد اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں دس عورتیں انکے نکاح میں تھیں انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انہیں سے چار عورتیں منتخب کر لو۔ جہن ابراہیم بن محمد اور اسمعیل وغیرہ جاتے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے روایت کریں کہ خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سید بن ابی عروبہ سے انھوں نے معمر سے انھوں نے سالم بن عبید اللہ بن عمر سے انھوں نے اپنے والد سے۔ روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقیفی اسلام لائے اس وقت انکے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ بھی سب انکے ساتھ اسلام لائیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ ان عورتوں میں سے چار منتخب کر لو۔ قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو کسری (شاہ فارس) کے پاس وفد بن کر گئے تھے ایک عجیب خبر ان سے مروی ہے کہ ان سے کسری نے پوچھا کہ تمہیں اپنے لوگوں میں سے زیادہ محبت کس سے ہے انھوں نے کہا چھوٹے بچہ سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور بیمار سے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جاوے اور غائب سے یہاں تک کہ وہ آجائے کسری نے اسے کہا کہ یہ تو تم نہایت حکیمانہ باتیں کر رہے ہو حالانکہ تم جنگل کے رہتے دالے ہو جنہیں حکمت کا نام نہیں پھر اسے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے انھوں نے کہا گیہوں کی روٹی کسری نے کہا یہ عقل گیہوں کی روٹی ہی سے پیدا ہوتی ہے دو دو سے اور چھ بار دن سے نہیں پیدا ہوتی یہ شعر بھی عمدہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کے آخر زمانے میں وفات پائی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا غیلان رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر ابو الملیح ہزلی کی حدیث میں ہے جو انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ تحریر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنام بخران اور امیر ابو سفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو کی گواہی درج تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے تحریر لکھا ہے۔

۱۱۔ یہ مصرعہ اوپر گزر چکے ہیں مرن میرے مصرعہ میں فرق ہے اسکا ترجمہ یہ ہے کہ میں رات بھر امن سے سو تا تھا ۱۱

(سیدنا) غسان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے۔ ابن سکین نے کہا جو کہ اسے صرف ایک حدیث مروی ہو جسکو مقام رقم کے رہنے والوں نے اسے نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کر نیکی لیے لکھا ہو۔

حرف الف

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو خزیم تھی بشرطیکہ صحیح ہو۔ حجاج بن حمزہ نے حسین جعفری سے انھوں نے زائدہ سے انھوں نے رکیں بن ربیع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے یسیر بن عیلمہ بن خزیم بن فاطمہ اسدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں انکو وسعت دی گئی ہو دوسرے یہ کہ صرف دنیا میں انکو وسعت دی گئی ہو اور آخرت میں انہر تنگی کی گئی ہو تیسرے وہ کہ دنیا میں انہر تنگی کی گئی ہو اور آخرت میں انہر وسعت کی جائے چوتھے وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں بے نصیب ہو۔ حجاج نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا جو ابو بکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو حسین سے روایت کیا جو مگر انھوں نے ابو خزیم کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن داہب غسی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام لے آئے تھے یہ دشیمہ کا قول ہو۔ اسکو ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و خطمی۔ طلحہ بن عمرو بن قیس نے بنت فارعت اور ایک روایت میں ہو کہ خود فارعت سے اور انھوں نے اپنے دادا فاطمہ بن عمرو خطمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے نظر بد کی ایک جھاڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپ نے مجھے اسکی اجازت دی اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی وہ جھاڑ یہ تھی بسم اللہ واللہ اعینک باللہ سن شرا ذرا وبرا وامن شر ما اعتزیت واعتراک والشرب فی شفاک وایھذک باللہ من شر ملق و مجمل۔ یہ حدیث اس

سلسلہ ترجمہ۔ اللہ کا نام لیکر اس سے پناہ مانگتا ہوں برائی سے اُن چیز کو جنکی جگہ اللہ نے پیدا کیا اور جو کام میں نے کیے اللہ میرا پروردگار تجھے شفا دے تجھے میں ہر چیز کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ۱۲

حدیث کے مشابہ ہر جسکو فدیک بن عمرو نے روایت کیا ہو جگہ تذکرہ ہم آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھیں گے۔
(سیدنا) فاطمہ (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر اس حدیث میں ہے جو ابوب نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک چور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا حضرت نے اسکا ہاتھ کٹوا دیا وہ شخص مسافر تھا کوئی اسکا عزیز مدینہ میں نہ تھا اور زناہ سخت سردی کا تھا پس ایک شخص اُسے جگہ نام فاطمہ تھا انھوں نے ایک خیمہ اُسکے لیے کھڑا کر دیا اور کچھ آگ سلگا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شب کو باہر نکلے تو اپنے دیکھا کہ آگ جل رہی ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ شخص ہے جسکا آپ نے ہاتھ کٹوا دیا تھا مسافر تھا فاطمہ نے اُسکے لیے خیمہ ایتادہ کر دیا ہو اور آگ جلادی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ فاطمہ کو بخش دے جس طرح اپنے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو راحت پہونچائی۔ اس حدیث کو ابو احمد اور طبرانی اور ابن عدی وغیرہ نے عبدان سے انھوں نے زید بن حریش سے انھوں نے عبید بن جراح سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن ہشام نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ زریق قبیلہ بنی جشم بن خزرج اکبر کی ایک شاخ ہے۔ یہ فاکہ مدینہ شریک تھے جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن کابی نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن جبیر بن غنان بن خطمہ۔ انصاری اوسی خطمی۔ کنیت انکی ابو عقبہ تھی یہ عبد الرحمن بن سعد بن فاکہ کے دادا تھے۔ انسے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ ہمیں ابویاسر بن ابی جہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کیا کہ خبر دی وہ کہتے تھے مجھے نصر بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر خطمی نے عبد الرحمن بن عقبہ بن فاکہ بن سعد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا فاکہ بن سعد سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے فاکہ بن سعد اپنے لڑکے کو بھی ان دنوں میں غسل کا حکم دیا کرتے تھے عجبی نے کہا ہے کہ یہ مہاجر بن حنین حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلک بن زید بن خنسا و بن کعب بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ اندلسی سلمی۔ بعد تمام مشاہیر
میں شریک رہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کیا کرتے تھے یہ ابن کعب کا قول ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر دارمی۔ غیر دارمی کے چچا زاد بھائی بن صحابی بن بیت جبرین بن جوفاسطین کا ایک شہر جو رہتے تھے۔ جعفر
ستغفری نے انکا تذکرہ لکھا جو اس سے زیادہ نہیں بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فاکہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان دارمی۔ تیمم کے خاندان سے ہیں۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ قبیلہ دار کے ان لوگوں میں کیا ہے جسکے لیے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی آمدنی سے دینے کی وصیت فرمائی تھی۔ جعفر نے انکا تذکرہ اپنے فاکہ سے علیحدہ
کر کے بیان کیا ہے اور اسی کو اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فکیع (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جراح بن بکا و بن فکیع بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن جیحہ بن بکا۔ (انکا شمار غریب بصرہ میں ہے
کو فہم میں رہتے تھے۔ عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری بکا نے اپنے والد سے انھوں نے فکیع عامری سے روایت کی ہے
کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ مردار کا گوشت ہمارے لیے حلال ہے یا نہیں پوچھا کہ تمہاری
خدا کیا ہے جس نے کہا ایک قدح صبح کو ایک قدح شام کو اپنے فریاد سخت بخوک کی حالت میں مردار کا گوشت حلال ہے۔
پھر بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے بنت حسن بن علی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے بنت غنم بن دکیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبد ملک بن عطاء بکا نے ایک خط لکھا
صلی اللہ علیہ وسلم کو میں دیا اور کہا اسکی نقل کر لو اور انھوں نے کہا کہ میں بنت فکیع نے مجھے بیان کیا تھا کہ یہ خط محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیج اور انکے تابعین میں اسلام کے ہر صحابی مشہور تھا کہ جو مسلمان زادہ پڑھیں اور
زکوٰۃ دین اور اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ کے لیے نکالتے رہیں اور خدا کے نبی
کی مدد کریں اور اپنے اسیر و کاتبان کر دیں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو جائیں وہی اور رسول کی امان میں ہیں۔
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱۵ یعنی جیکے بیان کا حرف ہے

(سیدنا) فدیہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو بشیر تھی۔ زبیدی مجازی بن صحابی ہیں۔ اوزاعی نے اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انھوں نے صالح بن یوسف بن فدیہ سے روایت کی ہو کہ انکے دادا فدیہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ جسے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوگا حضرت نے فرمایا اسے فدیہ بن سار پٹھا کہ والد زکوۃ دیا کر واد۔ انہوں کو چھوڑ دو اور خدا کی زمین میں جہان چاہے رہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فدیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ حبیب کے والد ہیں۔ دونوں صحابی ہیں۔ ابو زکریا یعنی ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور طبرانی نے انکے بیٹے حبیب کے تذکرہ میں انکا نام فریک لکھا ہے اور بغوی اور ابو الفتح اندلی نے فویہ بیان کیا ہوا ہے بیٹے حبیب نے روایت کی ہو کہ انکے والد انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے تھے یہ حدیث عدی بن خویک کے نام میں گذر چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فرات (رضی اللہ عنہ)

امین حیان بن ثعلبہ بن عبد العزیٰ بن حبیب بن ربیعہ بن سعد بن عجل بن نجیم بن سعد بن علی بن بکر بن وائل ربیعہ بکر بن خثیم العجل۔ بنی سہم کے حلیف تھے یہ قبیلہ ربیعہ کے ان چار آدمیوں میں سے تھے جو اسلام لے آئے تھے ان سب کا تذکرہ کر چکا ہے۔ لوگوں کو راستہ بتایا کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک لشکر زید بن حارثہ کے ہمراہ اس غرض سے روانہ فرمایا تھا کہ قریش کے قافلہ کو درمیان میں روک کر قتال شروع کر دیں تو اس وقت قریش کے راہ بتانے والے یہی تھے بالآخر مسلمانوں نے اس قافلہ کو شکست دی اور فرات بن حیان کو قید کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپ نے انکے قتل کا حکم نہیں دیا۔ پھر ان سے انکا ایک انصاری حلیف ملا اس سے انھوں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اس انصاری نے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرات بن حیان کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں حضرت نے فرمایا تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنکو ہم انکے ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں انھیں میں سے فرات بن حیان بھی ہیں پھر آپ نے انکو رہا کر دیا اور یہ برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی پھر یہ مکہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ انکی اولاد بھی وہیں تھی۔ جب اسلام لائے تو انکا اسلام بہت اچھا ہوا اور علم دین انھوں نے حاصل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک میں انکی عزت بھی خوب تھی یہاں تک کہ آپ نے انکو یا مہ میں ایک زمین دی تھی جسکی آمدنی چار ہزار رہے۔

انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثامہ بن اثال کے پاس مسیلہ کے قتل کے لیے بھیجا تھا فرات بن حیان نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خنظلہ بن ربیع تمیمی کی نسبت کہ ایسے لوگوں کی تمکو اقتدا کرنی چاہیے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے تھے سنیان بن سعید نے ابو اسحاق سے انھوں نے حارثہ بن مضرب سے انھوں نے فرات بن حیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنکو ہم اُنکے ایمان کے بھر دسہ پر چھوڑ دیتے ہیں فرات بن حیان بھی انھیں میں ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فرات (رضی اللہ عنہ)

بخرازی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے اس طرح بیان کیا ہے فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی اور یہی صحیح ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن حرب نے زبیدی سے انھوں نے سلیم بن عامر سے انھوں نے فرات بخرازی سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دوزخی کون لوگ ہیں حضرت نے فرمایا تم نے ایک بڑی بات پوچھی اس کے بعد پوری حدیث بیان کی یہ حدیث یوں بھی مروی ہو کہ فرات نے ابو عامر اشعری سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے اس حدیث کو فرات بخرازی سے روایت کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں صحیح تلم انکا فرات بن ثعلبہ بہرانی جمعی ہو تا بھی ہیں اور ابو عمر نے کہا ہو کہ فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی کو بعض لوگوں نے صحابی لکھا ہے اور بعض نے انکی حدیث مرسل قرار دی ہے۔ اسے ضمروہ اور مہاجر فرزدان بسبب نے اہل سلیم بن عامر جہازی نے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ مین انکو قبیلہ بنی غنم سے خیال کرتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ فراس بن حابس تمیمی صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے عبیدہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیینہ بن حصن بن حذیفہ کو ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بنی غنم کی طرف بھیجا وہاں ان لوگوں نے کچھ مردوں کو اور کچھ عورتوں کو قید کر لیا تھا جبکہ چھوڑانے کے واسطے قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

آئے تھے ان لوگوں میں اقرع اور فراس فرزند ان جالبس بھی تھے اسکے بعد پورا قصہ بیان کیا ہوا اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ فراس اقرع بن جالبس کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

صفیہ بنت بھرہ کے چچا تھے صفیہ کہتی تھیں کہ میرے چچا فراس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک پیالہ جسمین انھوں نے آپ کو کھاتے ہوئے دیکھا تھا مانگا حضرت نے وہ پیالہ انھیں دیدیا صفیہ کہتی تھیں کہ حضرت عمر جب ہمارے یہاں آئے تھے تو فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ہم اسکو لگاتے تھے پس وہ اُس میں آب زمزم بھر کر پیتے تھے اور اپنے چہرہ پر ملتے تھے ایک روز ایک چور آیا اور وہ پیالہ چرا لے گیا پھر جو حضرت عمر آئے اور انھوں نے پیالہ مانگا تو بتے بیان کیا کہ اسکو کوئی چرا لے گیا حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا کے لیے بس اتنا کہہ کر رہ گئے کوئی بد دعا کا کلمہ اُس چور کی نسبت نہ فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو لیشی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور انکے والد شرف صحبت سے مشرف تھے۔ ابو الطفیل نے رولت کی ہو کہ ایک شخص قبیلہ لیش کے جنگو لوگ فراس بن عمرو کہتے تھے در دوسرین مبتلا ہوئے تو انکے والد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور آپ سے در دوسر کی حالت بیان کی پس آپ نے فراس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا پایا اور انکے آنکھوں کی درمیان کی کھال کو کپڑا کر آپ نے کھینچا اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور در دوسر جاتا رہا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن نصر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبد رمی۔ انھوں نے حبش کی طرنت ہجرت کی تھی اسکو ابن اسحاق نے ذکر کیا جو اور ابن عقیبہ نے نہیں ذکر کیا۔ یہ فراس واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے انکے نسب میں کلدہ کا نام علقمہ سے پہلے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن کلبی اور ابن حبیب اور ابن ماکولانے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) فراس (رضی اللہ عنہ)

ابن فراس بن مالک بن کنانہ سے ہیں۔ انکی حدیث اہل مصر سے مروی ہے۔ ہمیں ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ

ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے مسلم بن مخشی سے انھوں نے ابن فراسی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں لوگوں سے کچھ مانگ لیا کروں حضرت نے فرمایا نہیں اور اگر بہت ہی ضرورت ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا کرو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فرزدق (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو بکر بن ابی علی نے انکا نام لکھا ہے اور انھوں نے حسن سے انھوں نے صعصعہ ابن معاویہ سے انھوں نے فرزدق سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا تو اپنے یہ آیت میرے سامنے پڑھی فمن لعل مثقال ذرۃ خیرا یہ ومن لعل مثقال ذرۃ شریرہ میں نے عرض کیا کہ بس یہی مجھے کافی ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اسین غلطی ہو غالباً یہ واقعہ صعصعہ بن معاویہ کا ہے جو فرزدق کے چچا تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا بیان کیا ہے اس صورت میں معاویہ فرزدق کے دادا ہو گئے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ فرزدق غالب بن صعصعہ بن ناجیہ کے بیٹے ہیں انکے نسب میں معاویہ کا نام کہیں نہیں ہے ان اگر وہ یہ کہتے کہ صعصعہ بن ناجیہ کا یہ واقعہ ہو تو بیشک صحیح ہوتا۔ ابوموسیٰ نے اس غلطی میں ابن مندہ کی پیروی کی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) فرقد (رضی اللہ عنہ)

عجل۔ ربعی۔ بعض لوگ انکو تمیمی عنبری کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ انکی والدہ انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئی تھیں اسوقت انکے گیسو دراز تھے حضرت نے انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور انکو دعا دی یہ ابو عمر کا قول تھا۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ فرقہ صحابی ہیں اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ہمارے ساتھ سہل بن ملاس بن فرقہ انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا فرقہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ انپر پھیرا تھا۔ ابونعیم نے انکا تذکرہ بحوالہ ابن مندہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فرقد (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ محمد بن سلام نے حسین بن نهران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے فرقہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور انکے ساتھ کھانا کھایا ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھانا کھایا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہے اور اس میں کچھ شک ہے۔

ترجمہ جو کوئی زندہ ابرہہ بنی کر لگا وہ اسکا قبوہ دیکھ لیا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کر لگا وہ اسکو دیکھ لیا۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ نام ابو نعیم اسلمی کا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بریدہ بن سفیان بن فروہ کے دادا ہیں۔ مسعودی انھیں کے غلام تھے جنکو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ مسعودی کے نام میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

جنی شامی صحابی ہیں۔ انسے بشیر مولائی معاذیہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے دس صحابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جب تم نیا چاند دیکھو تو کہو کہ یا اللہ ہمارے گزشتہ مہینہ کو ہمارے لیے اچھا مہینہ کر دے اور اسکا انجام ہمارے حق میں اچھا کر اور اس مہینے کو سلامتی اور برکت اور ایمان اور عافیت کے ساتھ اور عمدہ رزق کے ساتھ ہمیں نصیب کر۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب نہیں بیان کیا اور صرف اسقدر بیان کیا ہے کہ فسروہ صحابی ہیں۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش ازدی۔ انسے ابولبید نے روایت کی ہے کہ انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اہل یمن بہت دقیق القلب ہوتے ہیں اور وہ دین الہی کے مددگار ہیں اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کے محبوب اور محبوب ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فسروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ اور بعض لوگ انکو فروہ بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ فروہ بن نفاثہ اور بعض ابن نفاثہ اور بعض ابن نعامہ جذامی کہتے ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے اپنا ایک سفید خچر دیا تھا امان شام میں رہتے تھے۔ ہمیں ابو جعفر ابن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ فروہ بن عمرو ابن نفاثہ جذامی نفاثی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بذریعہ ایک قاصد کے اپنے اسلام کی خبر بھیجی تھی اور ایک سفید خچر دیا فروہ سلطنت روم کی طرف سے سرحد عرب کے حاکم تھے انکا مکان معان میں اور اسکے گرد نواح سرزمین شام میں تھا جب اہل روم کو انکے اسلام کی خبر ملی تو ان لوگوں نے انکو بلایا اور گرفتار کر کے قید کر دیا جب تمام لوگ انکو سولی دینے کے لیے فلسطین میں ایک پانی کے چشمہ پر جسکا نام عفرا تھا جمع ہوئے تو انھوں نے یہ اشعار کہے تھے

الآہل اتی سلمیٰ بان حلیہا علی ما عفری فوق احد الرواحل علی ناقۃ لم یضرب لہا اہما مشدۃ اطرافہا بالمناجل
ابن اسحاق نے بیان کیا کہ زہری کہتے تھے جب لوگوں نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو انھوں نے یہ شعر بھی کہا
بلغ سراۃ المسلمین بانہی سلم لربی اعظمی وبنانی
انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ود بن عبید بن عامر بن بیاضہ۔ انصاری بیاضی۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں اور انکے بعد کے تمام
مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت نے انکے اور عبد اللہ بن مخزوم نامی کے
درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھنے میں ایک
دوسرے پر آواز بلند کرے۔ اس حدیث کو امام مالک نے سوطا میں بھی بن سعید سے انھوں نے محمد بن ابراہیم ترمذی سے
انھوں نے ابو حازم تمار سے انھوں نے بیاضی سے روایت کیا جو امام مالک نے سوطا میں انکا نام نہیں لکھا۔ ابن
وضاح اور ابن مزین کہتے تھے کہ امام مالک نے انکا نام اس سبب سے نہیں لکھا کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے
حضرت عثمان کے نکل میں امانت کی تھی مگر ابو عمر نے کہا کہ یہ بات کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتی اور یہ کوئی وجہ بھی ذکر کرنا
نہیں ہو سکتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اہل مدینہ کے باغوں میں سیوہ جات کا تخمینہ کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے چنانچہ
جب یہ باغ میں جاتے تھے تو خوشنوں کا شمار کر لیتے تھے پھر انہیں باہر کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کر کے جو حساب
بتلاتے تھے انہیں غلطی نہوتی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ کینت انکی ابو الخارق تھی۔ ابو القاسم بن ابی عبید اللہ لے کتاب العمر میں انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو امامہ ہاشمی
نے فروہ بن قیس یعنی ابو الخارق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے آدمی اگر مسلمان ہو تو چالیس برس تک کے گناہ اسکے نہیں لکھے جاتے بعد اسکے اپنے اس آیت کی
تلاوت فرمائی حتیٰ اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس اسناد سے حجت

۱۰ ترجمہ۔ کیا سلمیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ اسکا شوہر عفری نامی چشمہ پہر + ایک جوان ادنیٰ پر سوار ہو جسکے ہاتھ پر نیزہ ہو رہا ہے۔

۱۱ ترجمہ۔ مسلمانان کے سردار کو خبر پہنچا دے + کہ میری ہڈیاں اور جوڑ اپنے پروردگار کے مطیع فرمان ہیں +

۱۲ ترجمہ۔ جب وہ اپنی بخت عمر کو پہنچا دیا اور چالیس برس کا ہو گیا +

ثابت نہیں ہو سکتی اور آیت میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہو کہ چالیس برس تک کے گناہ نہیں کئے جاتے۔
اسی حدیث کو ابو امامہ نے قیس بن قارب سے بالفاظ دیگر روایت کیا جو جسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں آئیگا۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر دیکھنا ثابت نہیں ہو۔ فضل بن شیبہ نے عدی بن عدی
کندی سے انھوں نے انکے دادا فروہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک غلام کا
ایک لونڈی سے نکاح کر دیا تھا اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا انھوں نے اس بچہ پر حضرت عمر کے یہاں دعویٰ دائر
کیا تھا اس لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کی ماں سے اس حالت میں نکاح کیا کہ وہ سجدہ کرتی تھی جب یہ لڑکا
بالغ ہوا تو میرا قاتل اس پر دعویٰ کر رہا جو حضرت عمر نے فرمایا کہ لڑکا اسکی بیوی کا جسکے نکاح میں وہ لونڈی ہو بعد اسکے کہا کہ
لوگوں اپنے باپ سے علیحدہ ہو یہ بڑی ناشکری ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت
عمر کے سامنے مقدمہ دائر کرنے سے انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک شجعی۔ اسے ابواسحاق سبیعی نے اور ہلال بن یساف نے اور شریک بن طارق نے روایت کی ہے۔ بعض
لوگ انکو فروہ بن نوفل بھی کہتے ہیں۔ فروہ بن نوفل خوارج میں سے تھے مغیرہ بن شعبہ کے اوپر مستوزہ کے ساتھ انھوں نے
حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں خروج کیا تھا اور مغیرہ نے ایک لشکر انکے مقابلہ پر بھیجا تھا۔ اور بعض لوگوں نے
انکو فروہ بن سفل شجعی بیان کیا ہے وہ بھی خوارج میں سے ہیں مگر انھوں نے مقام نہروان میں خوارج سے علیحدگی اختیار
کی تھی۔ پس یہ فروہ اگر نوفل شجعی کے بیٹے ہوں تو نہ صحابی ہیں نہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنے والد سے
اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت
کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے عبد الواحد بن غیاث یعنی ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبد العزیز بن مسلم نے
ابواسحاق سے انھوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں مدینہ گیا تو مجھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیوں آئے میں نے عرض کیا اس لیے آیا ہوں کہ آپ مجھے کوئی دعا بتا دیں جو میں سوتا ہوں
پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے ہزار سی ہے۔ اس حدیث کو ثوری نے
ابواسحاق سے انھوں نے فروہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے
لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا نام فروہ بن نوفل ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مجالد - تمسین کے غلام تھے۔ فلسطین کے رہنے والے ہیں انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
ہرگز اکثر محدثین انکی روایت کو مرسل کہتے ہیں۔ اسے حسان بن عطیہ نے روایت کی ہو یہ فروہ ابوالہ میں شمار کیے
جاتے تھے مستجاب الدعوت تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسیک اور بعض لوگ ابن مسیکہ کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ فروہ عارث بن سلمہ بن عارث
ابن ذویہ بن مالک بن فہم بن عطیف بن عبد اللہ بن ناجیہ بن مراد کے بیٹے ہیں۔ اصل میں مین کے رہنے
والے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سلسلہ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو حضرت
قبیلہ مراد اور زبید اور فرج پر سردار بنا کر انکو بھیجا تھا۔ تہین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ
یونس بن کبیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن مسیک مرادی بادشاہ
کنندہ سے جدا ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اسلام سے پہلے قبیلہ ہمدان اور مراد
کے درمیان میں ایک واقعہ ہو گیا تھا جس میں ہمدان کو کامیابی ہوئی تھی اور انھوں نے قبیلہ مراد کے لوگوں کو بہت
قتل کیا تھا اس دن کا نام عرب میں یوم الردم تھا جو شخص قبیلہ ہمدان کا قبیلہ مراد کی طرف چلا گیا تھا وہ اجدرع بن
مالک تھا اُس نے ان لوگوں کو بہت فضاحت کیا اسی کے بارہ میں فروہ نے یہ اشعار کہے تھے

فان تغلب فغلبون قدما وان نزم فغير مہزینا واما ان ظننا جہن و لكن منایانا دولۃ آخرین
کذاک الہر دولۃ سجال مگر مروہ جینا فیہنا

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ فروہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں گئے تو انھوں نے یہ شعر کہے

لما رأیت ملوک کندیۃ اغضوا کالرجل خان الرجل عرق نسائنا یمت راحتی اؤم ثمدا ارجو فاضلہا و حسن سرائہا
ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جب یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ اسے فروہ

اسے ترجیح اگر تم غلبہ آؤ تو میں ہرگز غلبہ سے غلبہ نہیں کرتا رہتا ہوں اور اگر غلبہ ہو تو میں بھی ہم پہا گنہ والے نہیں ہوں۔ ہم نامرد نہیں ہیں
موتہا می موت اور دیر سے اقبال ہو تو اس میں کیا اجارہ۔ دنیا کا یہی حال ہے کہ آج اسکے پاس توکل دوسرے کے پاس
۱۲
۱۳
رجہ جب میں بادشاہان کنندہ کو دیکھا کہ وہ اعتراض کرتے ہیں جس طرح عوق النہاس ایک دوسرے پر اعتراض کرتا ہے تو میں تم کو بائیں قصہ کر آتا ہوں اے علق

کیا تمکو اس حادثہ سے رنج ہوا جو تمہاری قوم کو یوم روم میں پیش آیا انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون شخص ایسا ہوگا جسکی قوم پر ایسا سانحہ گزر جائے جیسا میری قوم پر گذرا اور اسکو ملال نہ ہو حضرت نے فرمایا سنو اس واقعہ سے تمہاری قوم کے لیے اسلام میں اور خوبی پیدا ہو گئی۔ امین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبیدہ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو کریمہ اور عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو اسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو سبرہ نخعی نے فروہ بن سبک مرادی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو تو اپنی قوم کے اہل اسلام کو ساتھ لیکر اپنی قوم کے کافروں سے قتال کروں حضرت نے مجھے اجازت دی جب میں حضرت کے پاس سے چلا آیا تو اپنے پوچھا کہ فروہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ تو گئے ہیں آپ نے آدمی بھیج کر بلوایا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا جو شخص اسلام قبول کر لیتا اور جو نکار کرے اس کے بارے میں چندے تو قہنہ کرنا یہاں تک کہ میں تمکو کوئی حکم بھیجوں۔ اسی اثنا میں ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا کسی مقام کا نام ہو یا کسی عورت کا نام ہو حضرت نے فرمایا نہ مقام کا نام ہو نہ عورت کا نام ہو وہ ایک سہرہ تھا جس کے دس لڑکے تھے چھ لڑکے تو میں چلے آئے تھے اور چار لڑکے شام چلے گئے تھے اس کے نام یہ ہیں۔ تخم۔ جذام۔ غسان۔ عامہ۔ اور جو میں چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں۔ آزد۔ اشعر۔ حمیر۔ کندہ۔ مذحج۔ انار۔ ایک شخص نے پوچھا کہ انار کون تھا حضرت نے فرمایا جسکی اولاد میں قبیلہ خثعم اور بکیلہ ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا فروہ رضی اللہ عنہ)

ابن سبک۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عسکری نے انکے اور فروہ بن سبک کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انھوں نے مجال سے انھوں نے عامر سے انھوں نے فروہ بن سبک سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو وہ دن یاد ہو جب تمہارے قبیلہ سے اور قبیلہ ہمدان سے لڑائی ہوئی تھی انھوں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے تمام عزیز قریب اسی دن ہلاک ہو گئے تھے آپ نے فرمایا سنو جو لوگ زندہ رہے انکے لیے وہ واقعہ اچھا ہے عسکری نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے فروہ بن مسکین کے نام میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو مسکین کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ فروہ بن سبک وہی ہیں جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا حدیث بھی وہی ہے جو انکے تذکرہ میں گذر چکی بعض لوگ انھیں کو فروہ بن سبک بھی کہتے ہیں باقی طبرانی کا فروہ بن مسکین لکھنا یہ غلطی ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزرجی۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے
احد اور اسکے بعد کے تمام شاہدین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فروہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا صحابی ہیں۔ انکی حدیث معاویہ بن صلح نے ابو عمرو سے انھوں نے بشیر سے
روایت کی ہے۔ بخاری نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ثم الطفری۔ ادریس بن محمد بن انس بن فضالہ کے دادا ہیں۔ ادریس نے اپنے والد سے انھوں نے
انکے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اسما بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ انکی حدیث عبد الرحمن بن حرمہ نے روایت کی ہے۔ انکے صحابی ہونے
میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار خزاعی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ بخاری نے انکو ذکر کیا ہے۔ یہ جعفر ستغفری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ
ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اہل نبین سے ہیں۔ اسکو جعفر نے بیان کیا ہے اور انھوں نے ایک مقام پر
یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ شام میں فروکش تھے۔ ابو بکر بن جریر نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں
ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکی وفات شام میں ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے
لکھا ہے کہ میں انکا حال اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن نافذ بن قیس بن سہیب بن اسرم بن حجاب بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس
انصاری اوسی عمری۔ کنیت انکی ابو محمد ہے انکا سب سے پہلا غزوہ احد ہے اور اسکے بعد تمام مشاہدین شریک ہے۔

انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ باتیں تعلیم کی تھیں جن میں ایک بات یہ تھی کہ پانچون وقت کی نماز کی پابندی کرو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ان اوقات میں بہت کام رہتے ہیں لہذا آپ مجھے کوئی ایسی جامع بات بتا دیجیے کہ جسکو میں کر لیا کروں اور وہ میرے لیے کافی ہو جایا کرے حضرت نے فرمایا عصرین کی پابندی رکھو مینے پوچھا کہ عصرین کیا فرمایا کہ نماز فجر اور نماز عصر یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے انکا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا مینے بیان کیا اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو زہرائی کہتے ہیں یہ غلط ہے زہرائی تابعی ہیں۔ فضالہ لیشی کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ فجر اور عصر کی نماز کا التزام رکھو۔ انکا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ علی بن عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہند اسلمی۔ انکا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن عامر اسلمی نے فضالہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن حارثہ کو انکی قوم قبیلہ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو یوم عاشورہ کے روزے کا حکم دو ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں عبد اللہ بن عامر نے غلطی کی ہے صحیح وہی ہے جو حاتم بن اسماعیل اور وہب نے عبد الرحمن بن حرمہ سے انھوں نے یحییٰ بن ہند بن حارثہ سے روایت کی ہے جو یہ ہند۔ اسامہ بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ یحییٰ بن ہند نے اسامہ سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن خزیمہ۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فضالہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے۔ انکی ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد۔ انکی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن تھیں حضرت عباس کے بیٹوں میں سب سے بڑے ہیں تھے حضرت عباس کی کنیت انصہ بن کے نام پر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین میں شریک تھے اور جب لوگوں کو ہزیمت ملے اس حدیث کا یہ مطلب نہ سمجھا جاسیے کہ اور نمازین اسے معاف کر دی گئی تھیں کیونکہ نماز مغرب نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اور نماز دن میں وقت مستحب کی روایت نہ ہو سکے تو خیر مگر ان نمازوں میں ضرور اسکی رعایت ہونی چاہیے ۱۲

ہوئی تو یہ ثابت قدم رہے اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے اور اس دن آپ ہی کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھے۔ نہایت حسین آدمی تھے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ ہمیں اسمعیل اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے سہمک بن یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا ہم برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کی۔ یہ فضل بن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میں شریک تھے حضرت علی کو پانی ہی دیتے تھے۔ واقعہ مرج الصفر میں شہید ہوئے اور بقول بعض واقعہ اجنادین میں یہ دونوں واقعہ سلسلہ ہجری کے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ واقعہ یرموک میں چودہ سالہ ہجری کا واقعہ ہو شہید ہوئے کوئی اولاد سوا ام کلثوم کے نہیں چھوڑی ام کلثوم سے حضرت حسن بن علی نے نکاح کیا اور چند روز کے بعد طلاق دی اُنکے بعد ابو موسیٰ اشعری کے نکاح میں آئیں۔ انکا تذکرہ تیغون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن ہاشمی۔ سری بن یحییٰ نے حرمہ بن اسیر سے جو انکے چچا زاد بھائی تھے انھوں نے فضل بن عبد الرحمن ہاشمی سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی میں رجز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں سرداروں کا بیٹا ہوں انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ حافظ ابو سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) فضل (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن قیوم ازوی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو شام کے رہنے والے ہیں فلسطین میں رہتے تھے۔ انکی حدیث عبد الجبار بن یحییٰ بن فضل نے روایت کی ہو موسیٰ بن ہل نے کہا ہو کہ یہ فضل ازوی بن کنیت انکی ابو یحییٰ تھی قیوم سے بیٹے ہیں انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قیوم سے روایت کی ہو یہ وہی شخص ہیں جو ابو راشد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہو اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ یہ غلطی مرکہونکہ فضل اپنے والد سے وہ اپنے دادا قیوم سے روایت کرتے ہیں جنکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیوم رکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) فضیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم انکی کنیت ابو اسحاق تھی۔ انکا تذکرہ اسحاق بن یحییٰ سے لکھا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) فضیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نمان انصاری۔ خیبر میں شہید ہوئے۔ بہن عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے خیبر میں شہید ہوئے لکھا ہے کہ بشر بن براہ بن عمرو زہری سے شہید ہوئے اور فضیل بن نمان بھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہے فضیل بن نمان انصاری سلمیٰ خیبر میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔ محمد بن سعد نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) فلتان (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم جرمی۔ بعض لوگ انکو منقری کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ خلیفہ نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہوا نہیں فلتان بن عاصم جرمی بھی ہیں یہ کلیب بن شہاب جرمی کے مامون ہیں اور عاصم ابن کلیب کے والد ہیں۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھوں نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو مسجد میں چلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اُسکو پکارا کہ اے فلان اسے عرض کیا کہ ایک یا رسول اللہ پس اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تو توراۃ پڑھتا ہے اُس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انجیل اُس نے کہا انجیل بھی پھر آپ نے اُسے قسم دیکر پوچھا کہ کیا تو میرا تذکرہ تورات و انجیل میں لکھتا ہے اُس نے کہا دیکھ میں بیان کرتا ہوں بیشک ہمیں تورات میں ایک شخص کی صفت ملتی ہے جو بالکل آپ کے مثل ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ وہ نبی ہم میں سے ہونگے لیکن جب آپ ظاہر ہوئے تو ہم نے تورات و انجیل کی صفت سے آپکو ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ نہیں ہیں آپ نے پوچھا کیوں اُس نے کہا اس نبی کی صفت میں لکھا ہے کہ اُسکی امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہونگے اور آپ کے پیرو بہت کم ہیں اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بکیر پڑھی اور فرمایا کہ قسم اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بیشک وہ نبی ہیں ہوں بیشک میری امت ستر ہزار اور ستر ہزار اور ستر ہزار سے زیادہ ہونگی۔ انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فسح (رضی اللہ عنہ)

ابن دحرج اور بعض لوگ ابن بزج کہتے ہیں۔ فارسی و فیاری ہیں۔ بعض لوگوں نے انکا نام فتح بیان کیا ہے مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انکی حدیث یعلیٰ بن ازیہ سے مروی ہے وہ ایک

معلوم الائم صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث درخت نسب کرنے کے ثواب میں ہے۔ امین عبد البواب بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے داؤد بن قیس صنفانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن وہب نے اپنے والد سے انھوں نے فتح سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں مقام رشاد میں کچھ کام کیا کرتا تھا یعلیٰ بن امیہ اہل میں پر حاکم ہو کر آئے اور ان کے ساتھ کچھ اور اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے ان میں ایک شخص میرے پاس آئے جنگی آستین میں کچھ اخروٹ تھے اور وہ انکو توڑ توڑ کر کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص درخت لگائے اور اسکی خدمت کرے یہاں تک کہ وہ پھلنے لگے تو اسکا پھل جس کسی کو بھی مل جائیگا اسکا ثواب اسی شخص کو ملیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فویک (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے انکی آنکھیں بالکل سفید ہو گئی تھیں کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا سبب پوچھا انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں سانپ کے انڈوں پر گر پڑا اسکا کچھ آخر آنکھ پر پونچ گیا اسی وقت سے میری بینائی جاتی رہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں پر کچھ چھڑک کر چھونک دیا تو انکی آنکھوں میں پوری روشنی آگئی یہاں تک کہ اسی برس کی عمر میں یہ سوئی میں تاکہ ڈال لیتے تھے مگر انکھوں کا رنگ ویسا ہی سفید تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے محمد بن بشر سے انھوں نے عبد العزیز بن عمر سے انھوں نے قبیلہ سخمان بن سعد کے ایک شخص سے انھوں نے اپنی والدہ سے انھوں نے اپنے مامون حبیب بن فویک سے روایت کی سنو کہ اسنے والد فویک نے اسنے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے انکا نام فدیك بن عمرو سلامانی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا نام وال کے ساتھ لکھا ہے اور طبرانی نے اسے مہلہ کے ساتھ ابو یوسف اور ابو الفتح از دی اور جعفر نے داؤد کے ساتھ لکھا ہے اور امام اسمعیل ابن محمد بن فضل صنفانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) فہم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس غیلان۔ کنیت انکی ابو ثور فہمی ہے۔ ابو بکر بن علی نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ ابو بکر بن ابی عاصم نے احاد میں لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

ابن ابی ہریرہ کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ فہم بن عمرو بن قیس غیلان کا زمانہ اسلام سے بہت پہلے ہوا ہے قبیلہ فہم کے لوگ اسی شخص کی طرف منسوب ہیں اسی قبیلہ کا ایک شخص رابطہ شرا کے لقب سے مشہور ہے جسکا نام ثابت بن جابر بن سفیان

ابن عدی بن کعب بن حرب بن تیمر بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان ہونے شخص بھی اسلام سے پہلے کا ہو حالانکہ اسکے اور فہم کے درمیان میں سات پشتیں ہیں پس یہ فہم کیونکر صحابی ہو سکتے ہیں۔ ان تا بطشرا کا ذکر ابترہ صیابہ میں کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) فیروز (رضی اللہ عنہ)

دلیلی۔ کینت انکی ابو عبد اللہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ نجاشی کے بھانجے تھے اسود غسانی جو مین میں دعویٰ نبوت کرتا تھا اسکو انھیں نے قتل کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حمیری کہتے ہیں ابو جاسکے کہ حمیر میں رہتے تھے اہل فارس میں سے تھے مقام صنعا کے رہنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے۔ انکی حدیث پینے کی پیڑوں کے متعلق صحیح ہے جب انھوں نے اسود غسانی کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ اور زادویہ اور قیس بن کشوح اس بات پر متفق ہوئے چنانچہ فیروز اسکے پاس گئے اور انھوں نے اسکو قتل کر دیا فیروز نے اسود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے قتل کیا تھا مگر اسوقت آپ مرض وفات میں مبتلا تھے حضرت کو اسکے قتل کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے لوگوں سے بیان کیا تھا فرمایا تھا اسود کو ایک نیک بندے فیروز دلیلی نے قتل کر دیا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے بھی مین عمرو شیبانی سے انھوں نے عبد اللہ دلیلی سے انھوں نے اپنے والد فیروز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اسود کا سر لیا گیا تھا۔ یہ روایت صرف ضمرہ کی ہو درحقیقت اسود کا سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہیں گیا۔ اسود کے قتل کا قصہ تاریخ کامل میں سمجھنے بالتفصیل بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشیل بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمرہ شیبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن دلیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے فیروز دلیلی نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے بھی جانتے ہیں اور میرے قبیلہ کو بھی جانتے ہیں بتائیے ہمارا رفیق کون ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول انھوں نے عرض کیا تو بس ہمارے لیے کافی ہو۔ نیز ہم سے بہت سے راویوں نے اپنی سند ابو عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابیہ ابو وہب حبشانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ انھوں نے ابن فیروز دلیلی کو اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اب مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکل میں دو حقیقی بنین ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان دونوں میں سے ایک کو رکھ لو۔ فیروز کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
(سیدنا) فیروز (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی۔ دادعی۔ عمرو بن عبد اللہ دادعی کے غلام تھے۔ جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ بن یحییٰ بن فیروز ہمدانی کوئی کے دادا ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

حرف القاف باب القاف والاف

(سیدنا) قارب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن مسعود بن مستب بن مالک بن کعب بن عمرو بن عبد بن عوف بن ثقیف ثقفی عروہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ ابو عمر نے انکا نسب اس طرح بیان کیا جو قارب بن عبد اللہ بن اسود بن مسعود۔ اور ابن مندہ نے انکو صرف قارب ثقفی لکھا ہے اور ان سب نے اسے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحم کرے (احرام سے باہر ہوتے وقت) سر منڈوانے والوں پر۔ حمیدی نے ابن عیینہ سے انھوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انھوں نے دہب بن عبد اللہ بن قارب یا مارب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ حمیدی کے علاوہ اور لوگ انکا نام بغیر شک کے قارب کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے قارب قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھے مشہور معروف شخص ہیں جب احلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو انکا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا احلاف قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے قبیلہ ثقیف کی دو شاخیں ہو گئی ہیں بنی مالک اور احلاف ہم کتاب لباب میں یہ سب حالات تفصیل لکھ چکے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پھر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ابو یلیح بن عروہ اور قارب بن اسود دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے قبیلہ ثقیف کا وفد آنے سے پہلے جب کہ انھوں نے عروہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں قبیلہ ثقیف سے قطع تعلق کر کے اس ارادہ سے آئے تھے کہ اب کبھی کسی بات میں ان سے تعلق نہ ہوئے چنانچہ یہ دونوں اسلام لائے انے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جسکو چاہو اپنا دوست بنا لو ان دونوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ پھر جب قبیلہ ثقیف کے لوگ اسلام لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کو اور مغیرہ کو تھانہ کے منہدم کرنے کیلئے بھیجا تو ابو یلیح بن عروہ بن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے الد عروہ پر کچھ

قرض ہو اسکو ادا کر دیجے حضرت نے فرمایا اچھا قارب بن اسود نے کہا اسود پر بھی کچھ قرض ہو اسکو بھی ادا کر دیجیے
عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسود تو بحالت شرک مرا ہو قارب نے کہا
یہ تو سچ ہو مگر اسکا احسان تو ایک مسلمان پر ہوگا کیونکہ اس قرض کا مطالبہ تو مجھ سے کیا جاتا ہو لہذا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوسفیان کو حکم دیا کہ ان دونوں کا قرض اسی بتخانہ کے مال سے ادا کر دینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ اور
ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کر نیکی لے لکھا ہو مگر یہ استدراک بے وجہ ہو۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ انکا ذکر جابر کی حدیث میں ہوا عیث نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے
ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اسے اپنے لڑکے کا نام ابوالقاسم رکھا انصار نے کہا ہم کبھی اسکو ابوالقاسم
کہہ کر نہ پکارینگے چنانچہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میرا نام رکھ لو
مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ہی قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان میں تقسیم کرتا ہوں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابوبکر صدیق کے غلام تھے صحابی ہیں روایت حدیث کرتے ہیں بغوی اور یحییٰ بن یونس اور جعفر مستغفری نے ایسا ہی
لکھا ہو مگر مشہور نام انکا ابوالقاسم ہو یہ ابوموسیٰ کا قول ہو اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ مطرف بن طریف سے انھوں نے
ابوالجهم غلام برادے انھوں نے قاسم غلام ابوبکر صدیق سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اس ہوادتر کا رسی (لمسن کو کھائے وہ ہمارے مسی کے قریب نہ آئے تا وقتیکہ اسکی بودفع نہو جائے۔
انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس۔ کنیت انکی ابوالعاص تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد یعنی حضرت
زینب کے شوہر تھے انکے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ لقیط کہتے ہیں بعض قاسم۔ زبیر بن بکار نے محمد بن ضحاک سے
انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے ابوالعاص بن ربیع کا نام قاسم تھا۔ زبیر نے کہا ہو کہ یہی نام انکا
صحیح ہو۔ مسلمہ مجری بن انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئیگا۔ انکا تذکرہ ابونعیم
اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

لے یہ مانعت بنت کراہت کے سہ ۱۱

(سیدنا) قاسم رضی اللہ عنہ

فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سمعون نے زہری سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئیں حضرت قاسم بھی انہیں کے بطن سے تھے۔ بعض علما کا بیان ہو کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے جنکا نام طاہر تھا اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہو کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے تھے قاسم اور عبد اللہ۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ تقدیر میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے قاسم بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ میں ذکر کیا ہو کیونکہ قاسم آپ کے پلوٹھی کے بیٹے تھے انہیں نام پر آپ کی کنیت اہل القاسم تھی اور آپ کی اولاد میں سب سے پہلے مکہ میں انہیں کی وفات ہوئی تھی۔ مجاہد نے بیان کیا ہو کہ قاسم سات دن ہو کر انتقال کر گئے تھے اور زہری نے کہا ہو کہ دو برس کے تھے اور قتادہ نے کہا ہو کہ ایسی عمر تھی کہ اپنے پیروں پہلے تھے۔ قاسم کا تذکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں بیشک کیا جاتا ہو مگر صحابہ میں نہیں کیا جاتا اور اس میں سی کا خلاف نہیں کہ آپ کی اولاد میں سب آپ کے ساتنے ہی وفات پا چکی تھیں اور اکثر لوگوں کا قول یہ ہو کہ قاسم کی وفات دعوت اسلام سے پہلے ہو چکی تھی۔ یونس بن بکر نے ابو عبد اللہ جعفی سے انھوں نے جابر سے انھوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ قاسم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ایسی تھی کہ وہ گھوڑے پر اذنٹ پر سوار ہو پڑتے تھے جب انکی وفات ہوئی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ محمد ابتر ہو گئے (یعنی انکی نسل منقطع ہو گئی) اس پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی انا اعطیناک الکوثر یعنی اے محمد اس مصیبت کے بدلہ میں ہم نے تمھیں حوض کوثر عنایت فرمایا ہو پس تم اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ قاسم کی وفات بعثت اور نزول وحی کے بعد ہوئی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قاسم رضی اللہ عنہ

کنیت انکی ابو عبد الرحمن تھی۔ معاویہ کے غلام تھے۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ واؤد بن حصن نے عبد الرحمن بن ثابت سے انھوں نے قاسم غلام معاویہ سے روایت کی ہو انھوں نے غزوہ احد میں ایک کا فر سے حملہ کیا اور کہا کہ لے میں غلام فارسی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اپنے کو انصاری کیوں نہ کہہ حالانکہ تم انصاری سے ہو کیونکہ ہر قوم کا غلام اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو یہ قاسم حضرت بن ابی سفیان کے غلام نہیں ہیں بلکہ یہ معاویہ بن مالک ہو جو انصاری کے ایک شاخ ہو اور سیاق حدیث سے

اسی پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قاسم (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس بن مخزمہ کے بھائی ہیں انھیں اور ان کے بھائی اہل صلت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت سے سواونٹ دیے تھے ان دونوں کی والدہ سمیرہ بن امیہ بن عامر کی بیٹی تھیں جنکی ام قیس ام ولد تھیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں قاسم اور صلت کی روایت کوئی نہیں جانتا۔

(سیدنا) قاطع (رضی اللہ عنہ)

ابن سارق۔ کنیت انکی ابو صفرة تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو عمرو رکھی تھی۔ انکی کنیت محمد بن عبد الرحمن بن یزید بن مطلب بن ابی صفرة نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے ابا و اجداد سے روایت کی ہو کہ ابو صفرة بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور وہ اسوقت سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے جو گزائے پیچھے لٹک رہا تھا انکا قد دراز اور حسن و جمال نہایت فائق اور زبان نہایت فصیح تھی جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو آپ انکے جمال سے خوش ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہوا انھوں نے کہا قاطع بن سارق بن ظالم بن عمرو ابن شہاب بن مرہ بن لہام بن جندی بن مستکبر بن جندی۔ جندی وہی شخص ہے جسکی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کے قصہ میں بیان کیا تھا کہ وہ کشتیان چھین لیا کرتا تھا میرے خاندان میں سلطنت کئی پشت سے آرہی ہے حضرت نے فرمایا تمہارا نام ابو صفرة رکھتا ہوں اور سارق و ظالم ناموں سے درگزر کرو انھوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اُسکے بندے اور اُسکے رسول برحق ہیں۔ میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر میں سے مجھے خدا نے ایک بیٹی دی جو جسکا نام میں نے صفرة رکھا ہے۔ ہشام بن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام ظالم ابن سراق بن صبیح کنندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عثیک بن اسد بن عمران بن عمرو بن یقیما بن عامر بن السہام ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

باب القاف والباء

(سیدنا) قیث (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن عامر بن بلوح بن یعمر شذخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن جہد مناہ بن کنانہ کنانی لیشی۔ ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کنانی ہیں اور بعض لوگ انکو لیشی اور بعض تمیمی کہتے ہیں۔ دمشق میں رہتے تھے

ہرمین مشرکوں کے ساتھ آئے تھے اسکے بعد اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا بہت عمر آدمی تھے جبہ شمس کا زمانہ انھوں نے پایا تھا اور واقعہ فیل میں سن تیر کو پہنچ چکے تھے اس باتھی کی لید بھی انھوں نے دیکھی تھی سبز رنگ کی تھی جنگ یرموک میں شریک تھے اور اس دن ایک حصہ لشکر کے یہ سردار تھے۔ اسے عبد الملک بن مروان نے پوچھا کہ تم بڑے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھوں نے (کیا عمدہ ادب کیا) جواب دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بڑے تھے مگر میں عمر میں آپ سے زیادہ تھا۔ اسبغ بن عبد العزیز نے انس سے انھوں نے انکے دادا سلیمان ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے قباث بن اشیم لیشی کے اسلام کا واقعہ اس طرح ہو کہ انکی قوم کے چار لوگ انکے پاس گئے اور انسے کہا کہ محمد بن عبد اللہ عبد المطلب (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو ایک نئے دین کی طرف بلا رہے ہیں پس قباث حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ آپکے پاس پہنچے تو آپنے فرمایا کہ اے قباث بیٹھو تمھیں نے کہا ہو کہ اگر قریش کی عورتیں چاہیں تو محمد اور انکے اصحاب کا رو کر دین قباث نے کہا قسم اُسکی جسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہو کہ نہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا نہ میرے ہونٹوں نے اسکے ساتھ حرکت کی نہ میرے کانوں نے اسکو سنا یہ بات صرف میرے دل میں آئی تھی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہو کوئی اسکا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں سب حق ہو۔ انسے عامر بن دیا دیشی وغیرہ نے روایت کی ہو۔ انکی حدیث نماز جماعت کی فضیلت میں ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے جو کہا ہو کہ بعض لوگ انکو کفانی کہتے ہیں اور بعض لوگ لیشی کہتے ہیں ان دونوں قولوں میں کوئی اختلاف نہیں ہو کیونکہ لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہو۔ ابن درید نے کہا ہو کہ میں نے اہل عرب کو قباث کا لفظ بولتے ہوئے سنا مگر اسکا اشتقاق مجھے معلوم نہیں ابو حاتم سے بھی سنے پوچھا مگر انکو بھی معلوم نہ تھا۔ انکے نام میں قاف کو فتح صحیح ہے۔

(سیدنا) قبیلہ رضی اللہ عنہ

ابن اسود بن عامر بن جوین بن عبد بن رضا بن قمران بن ثعلبہ بن جہان بن ثعلبہ۔ ثعلبہ کا نام جرم بن عمرو بن غوث ہو۔ قبیلہ طو سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) قبیلہ رضی اللہ عنہ

بجلی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کسوف کی بابت روایت کی ہو ہشام دستوائی نے قتادہ سے انھوں نے ابو قتادہ سے انھوں نے ابو قبیلہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نشانیاں خدا کی طرف سے خوف دلانے کے لیے ہیں جب تم ایسا دیکھو تو جو نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ہشام نے اسی طرح روایت کیا جو اورانیس نے اور عباد بن منصور نے ایوب سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے ہلال بن عامر سے انھوں نے قبیصہ بن مخارق سے روایت کیا جو۔ اور ہند بن عروہ نے اس حدیث کو قبیصہ ہذلی سے روایت کیا جو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو۔ ابن مندہ نے کہا جو کہ ہشام کی حدیث غلط جو اور ابو نعیم نے کہا جو کہ بعض متأخرین نے انکا ذکر کیا جو مگر میرے نزدیک انکا نام قبیصہ بن مخارق ہلائی جو۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا جو مگر ثابت نہیں جو۔ مجاہد بن جبر نے قبیصہ بن ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب فلان سرزمین میں خست ہو گا تو کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو سیاہ خضاب لگا پینگے اللہ تعالیٰ انکی طرف نظر فرمائیگا مجاہد نے کہا جو کہ میں نے اس سرزمین کو دیکھا جو وہاں خست ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو مگر اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں جو۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن وہب بن عمیر بن نصر بن قعین اسدی۔ انکا نسب ابو نعیم نے لکھا جو۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف جو۔ انکے بعض لڑکوں نے کہا جو کہ یہ صحابی ہیں۔ ابو حاتم نے کہا جو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں جو۔ اسنے انکے بیٹے یزید بن قبیصہ نے روایت کی جو کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اسنے کہا کہ یا رسول اللہ آپ میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے میرا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا آپنے پوچھا کہ تمہارے کڑے مرچکے ہیں اسنے کہا میں آپنے فرمایا کہ تو نے آگ کی حفاظت کیلئے سب بوط کھڑا بنالیا۔ اس حدیث کو نصیر بن عمیر بن یزید بن قبیصہ بن ہریرہ اسدی نے اپنے والد عمیر سے انھوں نے اپنے والد یزید سے انھوں نے اسنے داد قبیصہ سے روایت کی جو۔ نیز قبیصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو کہ آپنے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہونگے بیان کیا گیا جو کہ انکی حدیث مرسل جو کہ نکتہ یہ ابن سعد اور غیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تمیون نے لکھا جو۔

(سیدنا) قبیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہریرہ۔ انھوں نے ہابلیت کا زمانہ پایا تھا انکا شمار تابعین میں جو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا جو۔

(سیدنا) قبیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دھون بن عبید بن مالک بن بقل بن سنی بن نعمان بن ذوی الم بن صدف صدنی۔ انھوں نے اور ان کے بھائی ہبیل بن دھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف میں ٹھیرا دیا تھا یہ لوگ قبیلہ ثقیف کے ہیں اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ان کا نسب اس طرح ہو دھون بن عمرو بن معاویہ بن عیاض بن اسد بن مالک بن صبابہ بن مالک بن ماجد بن جذام بن صدف۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قبیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب بن حلقہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم۔ ان کے والد کے نام میں ان کا نسب بیان ہو چکا جو یہ خزاہی کنبی ہیں۔ کینت انکی ابو سعید ہو۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحاق ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ کے سال انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند مرسل حدیثیں روایت کی ہیں مگر ان کا سننا آپ سے صحیح نہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے انھیں دعادی تھی۔ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ اور ابوالدرداء اور زید بن ثابت وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہو۔ ان سے زہری نے اور جابر بن حیوہ اور کچول وغیرہم نے روایت کی ہو۔ اس امت کے علماء میں ان کا شمار کیا گیا جو عبد الملک بن مروان کی انگشتی انھیں کے پاس رہتی تھی۔ بہن ابوالفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حرمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے وہب نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا جو کہ کوئی شخص چھو بھی جتنی یا خالہ بھانجی کے ساتھ یکدم نکاح کرے۔ انکی وفات شہدین ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا جو اور انھوں نے ان کا نام قبیلہ بن شہرہ بیان کیا ہے۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ نصیر بن عبید بن یزید بن قبیلہ بن شہرہ نے روایت کی جو وہ کہتے تھے میں نے شہرہ بن لیث بن حارثہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انھوں نے قبیلہ بن شہرہ اسدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپ فرماتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں اور جو لوگ دنیا میں اہل شر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل شر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قبیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن عبد اللہ بن شداد بن ربیعہ بن ہنیک۔ بن ہلال بن عامر بن حصہ عامری ہلالی۔ ان کا شمار اہل بصرہ

مین ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے تھے کینیت انکی ابو بکر تھی۔ ابو العباس
 نے محمد بن زید نے بیان کیا کہ قبیسہ صحابی ہیں۔ اسے ابو عثمان سندھی اور ابو قلابہ نے اور اس کے بیٹے قطن بن قبیسہ
 نے روایت کی ہو۔ ہین بھی بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ مسلم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بھی بن
 بھی نے اور قبیبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ہارون بن رباب سے انھوں نے کنازہ
 ابن نعیم عدوی سے انھوں نے قبیسہ بن مخارق ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میرے اوپر کچھ قرقر
 ہو گیا تھا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تم یہاں رہو صدقہ کا مال
 آجائے تو ہم تم کو دلا دیں بعد اسکے اپنے فرمایا کہ اسے قبیسہ سوال صرف تین آدمیوں کے لیے حلال ہو ایک وہ کہ جس پر قرقر
 ہو دوسرا وہ کہ جس کا مال تلف ہو گیا ہو تیسرا وہ کہ فاقہ میں مبتلا ہو حتیٰ کہ اسکی قوم کے تین آدمی کہدین کر فلاں شخص فاقہ
 میں مبتلا ہو پس ان تین کے سوا اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہو۔ ہین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے
 اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد و یحییٰ سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے ابو قلابہ سے انھوں نے قبیسہ ہلالی سے
 روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نہایت
 خوفناک ہو کر باہر نکلے آپکا کپڑا زمین پہ لٹٹا جاتا تھا میں اسوقت مدینہ میں آپ کے پاس ہی تھا پس آپ نے دو رکعت
 نماز پڑھی اور انہیں بہت طویل قیام کیا پھر جب نماز سے اپنے فراغت کی تو گرہن سوتوت ہو گیا۔ اپنے فرمایا کہ ان نشانیوں
 کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو جیسی فرض نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی
 نماز پڑھو۔ یہ حدیث انھیں لوگوں کی تائید کرتی ہو جو کہتے ہیں کہ قبیسہ کی نسبت قبیلہ بجیلہ کی طرف غلط ہے۔ صحیح یہ ہو کہ وہ ہلالی
 ہیں اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ قبیسہ ہلالی مخارق کے بیٹے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا قبیسہ رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص۔ سلمی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ابو الولید طلیاسی نے ابو ہاشم صاحب زعفران سے انھوں نے
 صلح بن جبید سے انھوں نے قبیسہ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کچھ لوگ تم پر حاکم ہونگے جو نماز کو اسکے وقت سے ہٹا دیا کریں گے تم نماز انھیں کے ساتھ پڑھنا تمہیں ثواب
 ملے گا اور ان پر گناہ ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اگر فجر کی نماز کے بعد یہ واقعہ ہو تو دو رکعت پڑھ کر رکعت مغرب کے بعد ہو تو تین رکعت ۱۱

(سیدنا) قبصہ (رضی اللہ عنہ)

وہب کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ عسکری نے صحابہ میں لکھا ہے اور انھوں نے حیان بن خارق سے انھوں نے وہب بن قبصہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چڑھو انکے ذریعہ سے فال لینا اور کمات کرنا اور پستی کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قبصہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ملین مستدہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ مسائل پوچھتے تھے انہیں ابن عباس نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہلالی ہیں۔ ہمیں ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبہ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالغضائر محمد ابن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلامہ قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم ابن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہلال بن معلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہارنہ والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں خلیل بن مرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن فصل نے عطار بن ابی رباح سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آپ کے مامون کے خاندان کے ایک شخص قبصہ نامی آئے اور انھوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مرحبا اور فرمایا کہ اسے قبصہ تم اب آئے جب تمہارا سن زیادہ ہو گیا ہڈیاں تمہاری پتلی ہو گئیں اور موت تمہاری قریب آگئی انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا مگر حاضر ہو نیکی قوت مجھ میں نہ تھی میرا سن بہت زیادہ ہو گیا ہے اور ہڈیاں میری پتلی ہو گئی ہیں موت کا وقت قریب ہے اور میں محتاج ہوں اور لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوں آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے اللہ دنیا و آخرت میں مجھے نفع دے اور بہت باتیں نہ بتائیے گا کیونکہ میں بوڑھا ہوں نسیان کا زیادہ غلبہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قبصہ کہہ پھر کہو خانیچہ انھوں نے پھر اپنی گفتگو کا اعادہ کیا حضرت نے فرمایا قسم اسکی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یہاں تمہارا سب گرجہ تھا درخت اور پتھر میں سب تمہاری گفتگو سے رونے لگے بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ صبح کو بعد نماز فجر کے تم یہ دینا چار مرتبہ پڑھ لیا کر سبحان اللہ العظیم و بحمدہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار چیزیں دینا میں دنیا میں دینا اور چار آخرت میں دنیا کی چار چیزیں یہ ہیں کہ تم جنوں سے اور جہنم سے اور برص سے اور فحاشی سے

محفوظ رہو گے اور آخرت کے لیے یہ دعا پڑھ لیا کرو واللہ اعلم بہ فی من عندک وافضل علی من فضلك وانشر علی من جنتک
وانزل علی من برکاتک اس حدیث کو نافع بن عبد اللہ لیغے ابو ہریرہ نے عطاء سے انھوں نے ابن عباس سے
روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے قبصہ بن مخارق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبصہ اور
قبصہ بن مخارق اور قبصہ بجلی قینون ایک ہیں واللہ اعلم۔

باب القاف والتاء

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی - محمد بن اسحاق نے ابان بن صالح سے انھوں نے قتادہ اسدی سے جو بنی خزیمہ کے خاندان سے ہیں
روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس ایک اونٹنی جو میں چاہتا ہوں کہ اسکو بہرہ کر دوں
حضرت نے فرمایا اسکو مطلق العنان کرو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمیر بن مباحہ بن عون بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید منہا ثیمی۔ جون بن قتادہ کے والد ہیں اپنی
سنة بقرہ ذکرہ وحدان میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے قبل وف
آپ کے مشرف ہو چکے تھے اور آپ نے انکو تحریر موضع شبکہ کے لیے جو مقام دہنا زمین ہو لکھی تھی اور انھوں نے کہا ہے کہ میں
انکی کوئی حدیث نہیں جانتا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ریشہ ہری۔ عرقہ کے بھائی ہیں اور بعض لوگ انکو قتادہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں محمد بن سعد نے انکا تذکرہ صحابہ میں
کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قتادہ بیٹے ہیں اوفیٰ بن موالہ بن عتبہ بن ملاوس بن قتادہ بن عبد شمس بن سعد بن زید منہا بن تیم
کے تمیمی چشمی ہیں۔ والد ہیں ایاس بن قتادہ کے۔ یہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے کوئی حدیث روایت کی ہو۔ اس کے
بیٹے ایاس وہی ہیں جنھوں نے یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد بہت سی دیتیں اپنے ذمہ لے لی تھیں جبکہ قبیلہ
تیم اور ازد میں بمقام بصرہ لڑائی ہوئی اور قبیلہ تیم نے سعود بن عمرو دار ازد کو قتل کر دیا اس واقعہ میں انھوں نے
دس دیتیں ادا کی تھیں۔ احنف بن قیس کے بھائی ہیں یہ اشعار انھیں کے ہیں۔

فلو اقیتم عسلا مصنفہ ہمارا المزن اومار الفرات نقالوا اللہ لمج اجساج ارادہ لئنا احدی السنات

سہ ترجمہ کریں ان لوگوں کو کہ رشید آب باران یا آب فرات میں گھر لکھو ملاؤں ہر تب بھی وہ کیسے کہ اسے زمین کھاری پانی پلایا اس سے زمین کیلک پہنچا انفسہ تار

انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش - کینت انکی ابو ہشام ہے۔ جرشی ہیں اور بعض لوگ راوی کہتے ہیں۔ اسے انکے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھے جب میری قوم پر سردار بنایا تو میں نے حضرت سے مصافحہ کر کے رخصت چاہی اس وقت حضرت نے فرمایا کہ اللہ تقویٰ کو تمہارا زادراہ بنائے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جہان تم رہو خیر کے ساتھ تم کو رکھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن حبشی صدفی - صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ مصر میں انکی کچھ زمین لوگوں نے بیان کی ہے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ)

لیثی - کینت انکی ابو عمیر ہے۔ اوزاعی نے عبد اللہ بن عمر لیثی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے ابن شاہین نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر کے دادا قتادہ لیثی تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن عبید کے دادا عمیر بن قتادہ تھے اور یہ حدیث انھیں کی معلوم ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ)

ابن لہان قیس - بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازت اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم نے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے ہام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے ابن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے عبد الملک بن قتادہ بن لہان قیس نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ کی تیرہ چودہ پندرہ کے روزے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان روزوں میں سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے انس بن سیرین سے انھوں نے عبد الملک بن منہال یا لہان سے روایت کیا ہے مگر صحیح لہان ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن عامر بن ہواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی قطیفی

کنیت انکی ابو عمر تھی اور بعض ابو عبد اللہ کہتے ہیں۔ ابو سعید خدری کے اخیانی بھائی ہیں بیعت عقبہ میں اور غزوہ بدر اور احد اور تمام مشاہد میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے غزوہ بدر میں انکی ایک آنکھ شہید ہو گئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوہ احد میں اور بعض لوگ کہتے ہیں خندق میں ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ انکی آنکھ احد میں شہید ہوئی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر درست کر دیا تھا اور وہ انکی دوسری آنکھ سے بھی نہایت عمدہ ہو گئی تھی۔ ہمیں ابوالریح یعنی سلیمان بن ابوالبرکات محمد بن محمد بن خلیس عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالضریر یعنی احمد بن عبد الباقی ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد الرحمن ارزقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد العزیز بن عمران نے عبد الرحمن بن حارث بن عبید سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد کی آنکھ احد میں شہید ہو گئی تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لٹاب دھن آہن لگا دیا پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہو گئی تھی نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن عبد الحمید حمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرحمن بن سلیمان غیل نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے کہا قتادہ کی آنکھ غزوہ بدر میں زخمی ہوئی اور ہکر رخسارہ پر آگئی لوگوں نے چاہا کہ اسکو کاٹ ڈالیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو دریافت کیا آپ نے فرمایا نہیں اور انکو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتیلی سے انکے حدقہ چشم کو دبا دیا اسکے بعد یہ کہ معلوم ہوتا تھا کہ انکی کون آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ ہمیں ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے قتادہ کی آنکھ احد کے دن شہید ہوئی تھی اور ہکر انکے رخسارہ پر آگئی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھر حدقہ کے اندر رکھ دیا پس وہ آنکھ انکی دوسری آنکھ سے بھی اچھی ہو گئی۔ اجمعی نے ابو مشرہ بنی سے روایت کی ہو کہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اہل مدینہ کے قرض کے متعلق عمر بن عبد العزیز کے پاس قتادہ بن نعمان کی اولاد میں سے ایک شخص کو لیکے عمر بن عبد العزیز نے پوچھا کہ تم کس

خاندان سے ہو اس شخص نے یہ اشعار پڑھے

انا بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فردت بکت المصطفیٰ حسن الرد
فادات کما کانت لاول امر

عمر بن عبد العزیز نے اسکے جواب میں یہ شعر پڑھا

ترجمہ: میں اسکا بیٹا ہوں جسکی آنکھ رخسارہ پر ہکر آگئی تھی پھر مصطفیٰ کے دست مبارک سے وہ اپنی اصلی حالت پر آئی جیسے پہلے تھی ویسی ہو گئی۔
کیا عمدہ وہ آنکھ تھی اور کیا عمدہ درست ہوئی تھی۔

تک اَلْکَارِمِ الْقَبِيحَانِ مِنْ لِبْنِ شَيْبَانٍ مَا رَفَعَا دَابْعَةً ابْوَالاً

یہ قتادہ بزرگان صحابہ میں سے تھے فتح مکہ کے دن بنی نضر کا جھنڈا انھیں کے ہاتھ میں تھا ابو سلمہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب کو نماز عشا کے لیے تشریف لے گئے اس وقت تاریکی بہت تھی پانی برس رہا تھا اور بجلی کوند رہی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ قتادہ بن نعمان موجود ہیں اپنے پوچھا کہ قتادہ بن انھوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ میں نے خیال کیا کہ آج شب کو نماز میں حاضر ہونے والے بہت کم ہوں گے تو میں نے کہا کہ میں آج ضرور حاضر ہو گا حضرت نے فرمایا جب تم جانے لگنا تو میرے پاس سے ہو کر جانا چنانچہ اپنے نچو ایک قمیض لکڑی وہی اور فرمایا کہ یہ لکڑی تمہارے آگے پیچھے دس دس گز تک روشنی کر دے گی۔ یہ قتادہ عاصم بن عمرو بن قتادہ محدث علامہ نسب کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے اسے بہت روایتیں نقل کی ہیں۔ ابو قتادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ اسے ابو سعید خدری وغیرہ نے روایت کی ہو۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ ابن ابیہم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اسحاق بن محمد ہرودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اسمعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے انھوں نے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے انھوں نے محمد بن لبید سے انھوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہو تو اسکو دنیا سے اس طرح بچاتا ہو جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔ قتادہ بن نعمان کی وفات ۳۷ھ ہجری میں ۶۵ سال ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی اور ابو سعید خدری اور محمد بن مسلمہ انکی قبر میں آئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابو نعیم نے کہا کہ انکی دونوں انگلیاں زخمی ہو گئی تھیں اور ہر ہر رخساروں پر انکی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انھوں کو درست فرمایا مگر یہ صحیح نہیں ہو انکی صرف ایک انگلی زخمی ہوئی تھی جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ)

یزید کے والد ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انھوں نے ابولتلاہ سے انھوں نے ابو بلال مزینی سے روایت کی ہو کہ یزید بن قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جن میں شریک تھے جب انکی وفات ہوئی تو میں انکے ترکہ کا مالک ہوا انکے ترکہ میں صرف ایک باغ تھا اسکے بعد میری بہن

سے رجبہ۔ اصلی بزرگیاں یہ ہیں: یزید دودھ کے قح نہیں ہیں۔ بنی یاسر مالکیشاب کے ہر تک کر دیا گیا ہو ۱۱

اسلام لائین اور انھوں نے میراث میں مجھے چھوڑا کیا آخر حضرت عثمان کے سامنے مقدمہ پیش ہوا عبد اللہ بن ارقم نے اسے بیان کیا کہ حضرت عمر فیصلہ کر چکے کہ جو شخص اسلام لائے اور اس کی میراث تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس کو بھی حصہ ملیگا چنانچہ میری بہن بھی اس بارغ میں میری شریک ہوئیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قشتم (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے انکی والدہ ام الفضل لبایہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ تھیں۔ وہ پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد مکہ میں اسلام لائیں یہ کلبی کا قول ہے۔ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کہتے تھے کہ ایک روز میں ابو عبید اللہ اور قثم فرزند ان عباس باہم کھیل رہے تھے اس طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر گزرے آپ نے فرمایا اس بچہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ مجھ کو اپنے آپ کے بٹھالایا اور فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور انکو اپنے پیچھے بٹھالایا حضرت عباس کو عبید اللہ سے زیادہ محبت تھی مگر انکو حضرت نے نہیں بلایا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ کسی نے قثم سے پوچھا کہ علی کیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہوئے اور تم لوگ کیوں وارث ہوئے قثم نے کہا کہ وہ ہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر باش رہتے تھے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سوال کرنے والے عبد الرحمن ابن خالد تھے انھوں نے قثم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جس قدر تقرب علی کو تھا عباس کو نہ تھا تو قثم نے وجہ اذیتا جو اوپر مذکور ہو۔ یہ قثم وہ شخص ہیں کہ سب سے آخرین انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا آپ کی قبر اقدس میں جو لوگ اترے تھے انہیں یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد نکلے تھے اسکو علی اور ابن عباس نے بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن اسحق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے زمانہ میں حضرت علی ابن ابی طالب کے ہمراہ عمرہ کر رہا تھا جب حضرت علی اپنے عہد سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ عراق کے رہنے والے انکے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ اے ابو الحسن ہم آپ سے ایک بات پوچھنے آئے ہیں چاہتے ہیں کہ آپ

۱۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے اہل اسلام کے نزدیک کوئی خاص شخص انبیاء کا وارث نہیں ہوتا بلکہ انکے علوم کے تمام امت بقدر اپنی استعداد کے وارث ہوتی ہو اور اگر وراثت سے وراثت مال دنیا راہ ہو تو وہ انبیاء کے لیے قطعاً مفقود ہوتا ہے ہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں تصدیق ہو گئی ہو اصل میں قریب تھا جسکو ماویٰ نے وارث سمجھا جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہے کہ سوال تقرب سے تھا نہ وراثت سے واللہ اعلم ۱۲

و بات ہے بیان کر دین حضرت علی نے کہا شاید تمہیں مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا ہو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زیارت میں سب سے سابق القدم ہیں ان لوگوں نے کہا ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں حضرت علی نے کہا تو یہ فضیلت قثم بن عباس میں ہو۔ جب حضرت علی خلیفہ ہوئے تو انھوں نے قثم بن عباس کو مکہ کا عامل مقرر کیا یہ برابر اسی عہد پر رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے یہ خلیفہ کا قول ہو اور زبیر نے بیان کیا ہو کہ انکو مدینہ کا عامل بنایا تھا پھر قثم حضرت معاویہ کے زمانہ میں سعید بن عثمان بن عفان کے ہمراہ سمرقند چلے گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ قثم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم اسماعیل بن علیہ نے عیینہ بن عبد الرحمن سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابن عباس کو جب ان کے بھائی قثم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور راستہ سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور انہیں بہت دیر تک قعود کیا پھر اپنی سواری پر یہ پڑھتے ہوئے سوار ہو گئے واستعینوا بالصبر والصلوہ و انہما لکبیرۃ الاعلیٰ الخاشعین۔ قثم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنظلہ۔ ثقفی۔ انکا شمار اہل حمص میں ہو۔ اسے غصیف بن حارث نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور سب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ جاتے تو آپ مسجد تشریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے پھر آپ دیکھتے اگر کوئی آیا ہوتا تو پھر آپ مسجد سے لوٹ آتے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمار بن معاویہ۔ بنی نفیل بن عمرو بن کلاب سے ہیں عامری کلابی ہیں۔ کینت انکی ابو جعد اللہ تھی۔ قدیم الاسلام ہیں مکہ میں رہتے تھے انھوں نے ہجرت نہیں کی حجة الوداع میں شریک تھے اور بعد میں بمقام ہمدو جو بلاد نجد سے جو مقیم تھے۔ ہمیں کئی راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم مروان بن معاویہ نے امین بن بابل سے انھوں نے قدامہ بن عبد اللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا نہ حضرت نے کسی کو مارا نہ جھڑکانہ یہ کہا کہ ہٹ جاؤ عراب بن ابراہیم ثقفی نے حمید بن کلاب سے انھوں نے قدامہ کلابی سے روایت

کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب عرفہ میں دیکھا آپ جبرہ (نامی مقام) کا بنا ہوا لباس پہنتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خارجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ۔ سعد العشرہ کے خاندان سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مصر میں جو صحابی تھے وہ مالک بن قدامہ بن مالک تھے۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مطلق بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جحج۔ قریشی جمحی۔ کنیت انکی ابو عمرو تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عمر۔ عثمان ابن مطلق کے بھائی تھے اور حفصہ اور عبد اللہ فرزند ان حضرت عمر کے مامون تھے اور صفیہ بنت خطاب انکے نکاح میں تھیں۔ سابقین اسلام سے ہیں حبش کی طرف اپنے بھائیوں عثمان اور عبد اللہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ غزوہ بدر میں اور احد میں اور حلام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے یہ غزوہ اور ابن شہاب اور موسیٰ اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابن عمر کہتے تھے کہ جب میرے مامون عثمان بن مطلق کی وفات ہوئی تو انھوں نے اپنے بھائی قدامہ کو وصیت کی تھی اسی وصیت کے موافق قدامہ نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا مگر مغیرہ بن شعبہ اس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور انھوں نے مال کا لالچ دلا کر اپنی طرف راغب کر لیا اور لڑکی بھی راضی ہو گئی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی اپنے قدامہ سے پوچھا قدامہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میں اسے لے بہت اچھی جگہ تجویز کی ہو اپنے فرمایا اسکو اسکی خواہش پر چھوڑ دو وہ خود اپنے نفس کا زیادہ اختیار رکھتی ہے پھر آپ نے مجھے علیحدہ کر کے مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر نے قدامہ بن مطلق کو بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا وہاں سے جا رو عبدی حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین قدامہ نے شراب پی اور نشہ میں مست ہو گئے میں نے چمک دیکھا کہ ایک حد خدا کی حدود سے معطل ہوتی ہے لہذا میرے اوپر حق تھا کہ میں آپکو اسکی اطلاع دوں حضرت عمر نے فرمایا کوئی گواہ بھی تمہارے ساتھ ہے جا رو دے کہا ابو ہریرہ حضرت عمر نے ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا کہ تم کیا گواہی دیتے ہو حضرت ابو ہریرہ نے کہا میں نے شراب پیتے نہیں دیکھا مان یہ دیکھا کہ نشہ کی حالت میں وہ قمر سے تھے حضرت عمر نے فرمایا تم نے صاف شہادت ندی پھر قدامہ کو لکھا کہ تم بحرین سے چلے آؤ چنانچہ وہ آئے جا رو دے پھر حضرت عمر نے کہا کہ اس شخص پر حد جاری کرو حضرت عمر نے فرمایا کہ اب اپنی زبان بند کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا جا رو دے کہا کہ اسے عمر خدا کی قسم

یہ انصاف نہیں ہو کہ تمہارے چچا کا بیٹا شراب پیے اور سزا بھجک دو حضرت ابو ہریرہ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت میں شک ہو تو ولید کی بیٹی سے آپ پوچھیے جو قدامت کی بی بی ہو حضرت عمر نے اسکو بلوایا اور اس سے پوچھا اُسے اپنے شوہر کے خلاف گواہی دی حضرت عمر نے قدامت سے کہا کہ اب میں تپہر حد جاری کرونگا قدامت نے کہا بالضرر اگر میں پتیا بھی تو جیسا کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں تب بھی آپ لوگوں کو میرے اوپر حد جاری کرنے کا اختیار نہ تھا حضرت عمر نے پوچھا کیوں قدامت نے کہا دیکھیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہو لیس علی الذین آمنوا وعلما الصالحات جناح فیما طعوا اذا ما اتوا بالحق امنوا وعلما الصالحات حضرت عمر نے فرمایا تم اس آیت کا مطلب غلط سمجھے اگر تم تقویٰ کرتے تو اللہ کی حرام کی کوئی چیز سے پرہیز رکھتے بعد اسکے حضرت عمر نے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قدامت پر حد جاری کر نیکی بابت کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہماری رائے نہیں ہو کہ جب تک وہ مریض ہیں آپ انکو سزا دینا حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے نزدیک انکا دُرون کے نیچے خدا سے ملنا بہتر ہے نسبت اسکے کہ انکی حد میری گردن پہ نہ جائے اچھا ایک پورا درہ میرے پاس لاؤ اُسکے بعد حکم دیا کہ قدامت پر حد جاری کرو اس واقعہ سے قدامت کو حضرت عمر سے رنج ہو گیا اور انھوں نے ترک کلام کر دیا ایک مرتبہ سفر حج میں قدامت بھی حضرت عمر کے ساتھ تھے مگر حضرت عمر سے بولتے نہ تھے جب حج سے لوٹے اور مقام سقیامین حضرت عمر نے قیام کیا تو سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوئے فرمایا کہ قدامت کو جلد میرے پاس لاؤ خدا کی قسم ایک آنیوالا خواب میں میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ قدامت سے صلح کر لو وہ تمہارا بھائی ہو لہذا جلد آتو میرے پاس لاؤ چنانچہ لوگ اسے پاس لے آئے انھوں نے انکار کیا حضرت عمر نے حکم دیا کہ انکو گھسیٹتے ہوئے لاؤ پھر حضرت عمر نے اسے معافی مانگی۔ اسوقت سے دونوں میں صلح ہو گئی ابن جریر نے اپوب سختیانی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے اصحاب بدر میں سے کوئی شخص قدامت بن مظعون کے ہوا شراب پینے کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوا۔ قدامت کی وفات مسلمہ ہجری میں بصرہ ۱۰ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن کثیر کہتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یحییٰ بن کعب کو بھی شراب پینے کے جرم میں سزا دی تھی اور وہ بھی اصحاب بدر میں سے ہیں لہذا ایوب کا قول سب سے دلیل ہو واللہ اعلم۔

۱۵ بعض تہکاروں نے حضرت فاروق اعظم پر یہ طعن بھی قائم ہے کہ قدامت پر حد جاری کرنے میں انھوں نے بہت عجل و عجلت کی جو کہ اس کے وہ ہنگے عزیز تھے مگر وہ انکھیں کھول کر اس واقعہ کو دیکھیں۔ ثبوت سے پہلے بیشک انھوں نے عجل و عجلت کی تھی مگر ثبوت کے بعد تو انھوں نے یہ بھی انتظار نہ کیا کہ مرتضیٰ سے وہ فراغت پالیں۔ فاروق اعظم اور اجماع سے حد و دالہ میں سستی معاذ اللہ تعالیٰ ۱۲

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محان - جمحی - عبد الملک کے والد ہیں۔ ابو سعید نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ ابن رجاء نے عبد الملک بن قدامہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا بنی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے تمہیں جاہلیت کی رسمیں اور نسبی تفاخر کی عادتیں دور کر دی ہیں الہ۔ ہمیں بعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے جہان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے عبد الملک بن قدامہ بن طحان نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہکوشب ماہ کی تین راتوں یعنی تیرہویں چودہویں پندرہویں کے روزہ کا حکم دیا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ جمحی ہیں اور انھوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا حالانکہ ابن مندہ نے قتادہ بن طحان کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو قیسی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شاہین نے انکا تذکرہ علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور انھوں نے عزرب بن ابراہیم ثقفی سے انھوں نے حمید ابن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا قدامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جبرہ کا طریقہ پڑھتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قدامہ بیٹے ہیں عبد اللہ ثقفی کلابی کے اور ابن مندہ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور اسی حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے کہ حمید بن کلاب نے کہا مجھے میرے چچا قدامہ بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا۔ پس معلوم کیا وجہ ہوئی کہ حافظ ابو موسیٰ کو باوجود علم اور ضبط اور اتقان کے یہ بات معلوم نہ ہوئی۔ ابن شاہین نے صرف اس قدر لکھا ہے کہ انکا نسب نہیں بیان کیا مگر یہ اور کوئی نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قدامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار - سلمی - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن محمد بن ابی بنی سے انھوں نے ابو معشر سے انھوں نے یزید بن رومان سے اور مدائنی کے راویوں سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے پھر بنی سلیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

فتح مکہ کے سال آئے وہ سات سو آدمی تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں ایک ہزار لوگوں نے کہا یہ سب لوگ مال غنیمت کے لیے آئے ہیں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سے ایک لڑکے کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ وہ زبان آور صادق اور خوش رو لڑکا کہاں ہو لوگوں نے کہا آپ قدو بن عمار کو پوچھتے ہیں اسکا انتقال ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے دعائے مغفرت مانگی قدو اس سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آچکے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ سے عہد کیا تھا کہ میں نبی سلیم کے ہزار آدمیوں کو لیکر آؤں گا چنانچہ اپنی قوم کے پاس جا کر انھوں نے حضرت کے حالات بیان کیے اور نو سو آدمی لیکر وہاں سے چلے اور ایک سو آدمی قبیلہ میں چھوڑ دیے انکو لیکر آ رہے تھے کہ اثنائے راہ میں موت آگئی پس انھوں نے اپنے قبیلہ کے تین آدمیوں کو وصی بنایا تھا عباس بن مرداس کو اور انکو تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور انھیں تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور حیان بن حکم کو اور انکو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا پس جب یہ سب لوگ حضرت کے پاس پہونچے تو آپ نے پوچھا کہ وہ لڑکا کہاں ہو اور انکی تعریف کی پھر حضرت نے پوچھا کہ سو آدمی اور کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ قبیلہ میں رہ گئے ہیں حضرت نے حکم دیا کہ انکو بھی بلا بھیج چنانچہ وہ لوگ آئے اور انہر مقنع بن مالک بن امیہ سردار تھے جنکی شان میں عباس بن مرداس نے یہ شعر کہا ہو ۵

القائد المائة التي و في بها
تسع المئين فتم الف استرعا

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قداو (رضی اللہ عنہ)

ابن صدر جان بن مالک یامانی۔ ہم انکا تذکرہ انکے بھائی حرب بن صدر جان کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

باب القاف والراء

(سیدنا) قداو (رضی اللہ عنہ)

ابن نفاثہ بن عمرو بن ثوابہ بن عبد اللہ بن تمیم سلولی۔ قرۃ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں۔ قرۃ بھائی ہیں عامر بن صعصعہ کے مرہ کی اولاد انکی مان سلول نبی زہل بن شیبان بن ثعلبہ کی طرف منسوب ہو۔ یہ قرۃ شاعر تھے اور انکی بڑی عمر تھی بنی سلول کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس سے پہلے یہ سب لوگ اسلام لاچکے تھے اسوقت انھوں نے یہ اشعار پڑھے ۵

۱۵ ترجمہ۔ وہ سردار جو سو آدمیوں کو لے کر آ رہا تھا۔ جسے ہزار کی تعداد پوری ہو گئی ۱۳

باب الشباب فلم احفل بالا و اقبل الشيب والاسلام اقبالا و قد اروي ندي من مشعشعة و قد اقلب اوراكا و اكفالا
 فالحمد لله اذ لم ياتني اجملي حتى اكتسبت من الاسلام سرالا

بعض لوگوں نے کہا کہ آخری شعر لبید کا ہو اسلام کے بعد لبید کے سوا اور کسی نے یہ شعر نہیں کہا یہ ابو عبیدہ کا بیان ہو
 نیز قرودہ کے اشعار یہ بھی ہیں

اصبحت شجارى لشخصين اربعة والشخص شخصين لما سنى الكبر لا اسمع الصوت حتى استديره و حال بالسمع و ونى المنظر العسر
 و كنت اشي على الساقين معذلا فصرت اشي على ما ثبت الشجر اذا اقم عجنت الارض متكليا على البراجم حتى يذهب التضرع
 انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو الفتح ازدی اور ابن قنابین نے بھی انکا تذکرہ اسی طرح
 لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہو صحیح نام انکا فردہ ہو جو اوپر گزر چکا۔

(سیدنا) فطرط (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر ازدی۔ جریر بن عبد الحمید ازدی کے دادا ہیں۔ محمد بن قدامہ نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھے جریر بن
 عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے والد عبد اللہ بن قرط سے انھوں نے انکے دادا قرط بن
 جریر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میری است کو صبح کے وقت
 میں برکت دے نیز اسی سند سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آدمیوں کا شکر ادا کرے
 وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) فطرط (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ۔ قاضی ابواحمد بن عسال نے انکا ذکر کیا ہے۔ قدامہ بن عائذ بن قرط نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا
 قرط بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا علیہ شریف مجھے بیان
 کیجئے انھوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے دندان مبارک روشن تھے۔ حضرت نے انکو حضروت میں کچھ زمین دی تھی۔
 انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ترجمہ۔ جوانی رخصت ہو گئی مگر کچھ پروا نہیں ہوئی۔ بڑھاپا اور اسلام ساتھ ساتھ آئے۔ میرے ساتھ والے سب (قبر کے) سایہ میں سیراب ہو گئے
 اور انکے سرین و شانے بھی گل گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ مجھ کو موت نہیں آئی یہاں تک کہ میں نے اسلام سے کچھ حصہ حاصل کر لیا۔ ترجمہ میں بڑھاپا ہو گیا
 دو آدمی چار دکھائی دیتے ہیں اور ایک شخص معلوم ہوتے ہیں یہ سب بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ اب میں آواز نہیں سن سکتا یہاں تک کہ اسکی طرف میرے
 اور سلامت کے درمیان زمین کوئی سخت چیز حائل ہو جاتی ہے میں اپنے پیروں کے بل سیدھا چلتا تھا اب تو درخت کی طرح جھک کر چلتا ہوں۔ جب میں کھڑا
 ہوں تو زمین کو گوندھ ڈالتا ہوں۔ اپنے پیروں سے یہاں تک کہ تازگی جاتی رہتی ہے۔ ۱۲۔

(سیدنا) قرقظہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن ثعلبہ بن عمرو بن کعب بن اطنابہ - انصاری خزرجی - یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ (الکاتب اسطح ہی قرقظہ بن کعب بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بن کلی نے بھی الکاتب اسطح ہی طرح بیان کیا ہے۔ انکی والدہ جندبہ بن ثابت بن سنان تھیں اور انکے اخیانی بھائی عبداللہ بن ایاس تھے۔ یہ قرقظہ غزوہ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہ انصار کے ان دس آدمیوں میں سے تھے جنکو حضرت عمر نے عامر بن یاسر کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا۔ بہت بزرگ آدمی تھے انھوں نے سلسلہ ہجری میں بعد خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح کیا تھا اور حضرت علی نے انکو کوفہ کا حاکم بنایا جبکہ وہ جنگ جمل کے لیے جانے لگے اور جب صفین کے لیے جانے لگے تو انکو اپنے ہمراہ لے لیا تھا اور ابو مسعود بدری کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابواسحاق سے انھوں نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ابو مسعود بدری اور قرقظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کی خدمت میں گیا یہ سب حضرات کسی کے نکاح میں آئے ہوئے تھے اور وہاں کچھ لڑکیاں گارہی تھیں میں نے کہا آپ لوگ اصحاب نبی ہو کر گانا سنئے ہیں ان لوگوں نے کہا نکاح میں گانے کی اور میت پر بغیر بیان کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ قرقظہ حضرت علی کے ساتھ اہل بیت میں شریک رہے اور انکی خلافت میں اپنے گھریلو بیگانہ کوفہ وفات پائی حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ کے شروع زمانہ خلافت میں جبکہ عقیل بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے انکی وفات ہوئی مگر پہلا قول صحیح ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کوفہ روئے یہ علی بن ابی طالب کا بیان ہے۔ الکاتب ذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قرقظہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن ساریہ بن ذبیان بھی ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن عمرو مزی - یہ دادا ہیں ابواس بن معاویہ بن قرقظہ کے جو بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے ذہین مشہور تھے۔ یہ قرقظہ بصرہ میں رہتے تھے معاویہ نے ابواس سے اپنے معاویہ بن قرقظہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اسوقت وہ کس بجہ تھے تو حضرت نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے استغفار کیا شعبہ کہتے تھے میں نے اپنے بچے کو چھو کہ وہ صحابی تھے انھوں نے کہا نہیں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے معاویہ بن قرقظہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جسوقت اہل شام میں خرابی آجائے اسوقت تم میں خیریت رہی میری امت میں

ہمیشہ ایک گروہ قتیاب ربیکا جو شخص انکی مخالفت کرے گا انکو کچھ ضرر نہ پہونچا سیکے گا قیامت تک یہی کیفیت رہے گی۔ میں ابوہریرہ سے روایت کرتا ہوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد و دیالسی سے روایت کر کے خیر دی وہ کہتے تھے بہت قرہ بن خالد نے معاویہ بن قرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے مہر نبوت دکھا دیجیے آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ ڈالو چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت پر ہاتھ پھیرا اور اسکو دیکھا تو وہ آپ کے شانہ پر مثل بیضہ کے تھی میرا ہاتھ آپ کے گریبان کے اندر تھا اور آپ میرے لیے دعا مانگا رہے تھے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ان قرہ کو ازاردہ نے قتل کیا تھا واقعہ اس طرح ہوا کہ عبدالرحمن بن عبیس بن کریرہ بن عیشی حضرت معاویہ کے زمانہ میں قریب بیس ہزار فوج کے لیکر ازاردہ کی لڑائی کے لیے نکلے انکے ساتھ بھائی مسلم بن عبیس بھی اور یہ دونوں عبداللہ بن عامر بن کریرہ کے چچا زاد بھائی تھے اسی لشکر میں قرہ بن ایاس مرنی اور انکے بیٹے معاویہ بھی تھے قرہ اس لڑائی میں شہید ہوئے اور معاویہ نے اپنے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہے

(سیدنا) **قمرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن فضالہ بن حارث بن زہیر بن جذیمہ بن زواحمہ بن ربیعہ بن مازن بن حارث بن قطیعہ بن عبیس ابن لعیض عبسی۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نوآدمیوں میں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور قیس بن زہیر عبسی جو جنگ داحس اور غبارہ کے لڑنے والے تھے فضالہ کے چچا اور قرہ کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **قمرہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن دعووس بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ بن قریع بن حارث بن نمیر بن نمیر بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ بصری ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ایک جماعت کے ہمراہ جنہیں قیس بن عاصم وغیرہ نے تھے حاضر ہوئے تھے جریر بن حازم کہتے تھے میں نے ایوب کی مجلس میں ایک اعرابی کو دیکھا کہ صوف کا لباس پہنے ہوئے تھا جب اسے لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا تو اسے کہا کہ مجھے میرے آقا قرہ بن دعووس کہتے تھے کہ میں مدینہ گیا تو میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں میں نے بہت چاہا کہ آپ کے قریب بیٹھوں مگر آپ تک نہ پہونچ سکا پس میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس غلام نمیری کے لیے استغفار کیجیے آپ نے فرمایا اللہ تیرے گناہ بخش دے اور وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن قیس کو زکوٰۃ وصول

کرنے کے لیے ہمارے یہاں بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **فترہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن قرہ۔ انصاری شہلی۔ یہ ابو عمر کا قول ہو اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ یہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے اور وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **فترہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیرہ بن عامر بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ وفد کے سرداروں میں سے تھے۔ عبد الرحمن بن یزید بن جابر ابو سعید سے جو ساحل کے رہنے والے ایک شیخ تھے انھوں نے قرہ بن ہبیرہ سے روایت کی ہو کہ وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور انھوں نے عرض کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے کچھ مذکر اور کچھ مونث خدا تھے الی آخر الحدیث۔ ہمیں ابو القاسم ابن علی بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن عمر قندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عیسیٰ بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن صالح اور یحییٰ ابن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے انھوں نے سعید بن نشیط سے روایت کر کے بیان کیا کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حجة الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا یہ ایک پستہ قد اونٹنی پر سوار تھے آپ نے انکو پکارا چنانچہ یہ آپ کے قریب گئے آپ نے پوچھا کہ تم جب میرے پاس آئے تھے تو تم نے مجھے کیا کہا تھا انھوں نے عرض کیا میں نے یہ کہا تھا کہ اللہ کے سوا کچھ خدا ہمارے مذکر تھے کچھ مونث تھے ہم انکو پکارا کرتے تھے مگر وہ جواب نہ دیتے تھے اور ہم ان سے سوال کرتے تھے مگر وہ ہمارا سوال پورا نہ کرتے تھے پھر جب اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تو ہم انکو چھوڑ کر آپ کے پاس آئے اور آپ کی دعوت قبول کی یہ کہ جب یہ چلے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو عقل دی گئی ہو وہ کا سیاب ہوگا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو بحرین بھیجا تو یہ قرہ بھی اس کے ساتھ تھے اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے استمال ہونے دو کپڑے عنایت کیے تھے۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ قرہ ہبیرہ قشیری شاعر کے دادا تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

سلسلہ کفار و کفریہ کو جس مانتے رہے اور اسکے سوا اور بھی بہت سے خدا انھوں نے بنا رکھے تھے ۱۲

(سیدنا) قریط (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ریشہ۔ امر القیس بن زید منہ بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے آئے تھے جب یہ لوگ آپ کے پاس پہنچے اور آپ نے ابو ریشہ کو اور اُس کے ہمراہ اُس کے بیٹے قریط کو دیکھا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا لڑکا ہے انھوں نے کہا ہاں آپ گواہ رہیں حضرت نے فرمایا آگاہ رہو تمہارے کسی قصور کا اثر تم تک پہنچ سکتا ہے نہ تمہارے کسی قصور کا اثر اس تک اُس کے بعد اپنے قریط کو بلایا اور انکو اپنے زانو پر بٹھایا لایا اور انکو برکت کی دعا دی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ قریط لاہر بن قریط کے والدین ان سرداروں میں سے ایک شخص ہیں جو ابوسلم کے ساتھ تھے ابو ریشہ کا اپنے بیٹے کے ساتھ آنا مشہور ہے مگر بان اکثر روایات میں ان کے بیٹے کا نام نہیں مذکور ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والزاو والسین

(سیدنا) قرعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ۔ ابادی۔ یہ ایک مشہور شخص ہیں۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکی حدیث بھی روایت کی ہے مگر انکا دیکھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ثابت ہو جائے تو قبل از نبوت ہے۔ واللہ اعلم انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قسام (رضی اللہ عنہ)

ابن خنظلہ طائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث میں انکا تذکرہ ہے۔ انکا تذکرہ ابن شدہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قسام (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ ہزید رقاشی نے موسیٰ بن سیار سے انھوں نے قسام بن زبیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل (کی مغفرت) سے انکار کرتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ غالباً یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ قسام اکثر ابو موسیٰ (شعری) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

(سیدنا) قشیر (رضی اللہ عنہ)
 نیت انکی ابو اسرائیل تھی۔ یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے آفتاب میں کھڑے ہونے کی اور ظالم نمریکہ نذر کی تھی۔
 بغوی نے انکا نام قشیر بیان کیا جو اور انھوں نے اسی طرح کریم سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت
 کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو اسرائیل یعنی قشیر نے یہ نذر کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

باب القاف والصاد والضاد

(سیدنا) قسلی (رضی اللہ عنہ)

ابن ظالم بن خزیمہ بن جریر بن عمرو بن جریر بن مخشب بن جریر بن لبید بن نبس طائی نسبی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حضور میں آئے تھے۔ یہ امین کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) قسی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ انکا ذکر علامہ ابن حزمی کی کتاب میں ہو۔ اوپر انکا تذکرہ ہو چکا ہو۔ جعفر انکا نام قسی بن ابی عمرو حمیری
 بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قطناعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر ویلی۔ جعفر نے کہا ہو کہ انکا ذکر ایک حدیث میں ہو جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہو۔ او ذاعی نے ابن
 سراقہ سے روایت کی ہو کہ خالد بن ولید نے اہل دمشق کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ میں نے ان لوگوں کی جان اور مال اور
 عبادت خانوں کو امان دیا اور اس تحریر کے آخر میں یہ عبارت تھی گواہ شد ابو عبیدہ بن جراح و شرییل بن جسنہ
 وقطناعی بن عامر یہ تحریر سلسلہ ہجری کی لکھی ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔
 میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کلام ہو کہ چونکہ تاریخ کارواج حضرت ابو بکر کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت
 کے شروع زمانہ میں نہ تھا بعد اسکے ہوا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) قطناعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنی اسد پر حاکم تھے یہ سیف بن عمرو کا قول ہو۔ ابن دباغ نے
 انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو واللہ اعلم۔

۱۵ یہ نذر زمانے کا ہوتی ہے اسلام میں ایسی نذر جائز نہیں واللہ اعلم ۱۲

باب القاتل والطائر والعین

(سیدنا) قطیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر۔ اور بعض لوگ ابن جریر کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو الجوحصلہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الجوحصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور بیعت کی تھی۔ اسے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہو صحابی ہیں۔ انکی حدیث عمران بن جریر نے مقاتل بن معدان سے انھوں نے اسے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے اپنے لیے اور اپنی بیٹی جو یصلہ کے لیے مضبوط اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہو کہ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ قطیبہ بن قتادہ کے علاوہ ہیں باقی ان دونوں نے صرف قطیبہ بن قتادہ کا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو ابن جریر کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ایک ہونیکے تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ ابو عمر نے قطیبہ بن قتادہ کے تذکرہ میں لکھا ہو کہ خالد نے انکو بصرہ کا حاکم اپنی جگہ پر مقرر کیا تھا اور یہ کہ اسے مقاتل نے روایت کی ہو اور یہاں انھوں نے بیان کیا ہو کہ سب سے پہلے ایلہ کو انھوں نے فتح کیا تھا اور یہ کہ اسے مقاتل نے روایت کی ہو۔ بخاری نے بھی انکو قطیبہ بن قتادہ لکھا ہو اور امیر ابو نصر نے قطیبہ بن جریر ابو الجوحصلہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ ابو الجوحصلہ کہتے ہیں صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اسے

(سیدنا) قطیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خمرجی سلمی۔ کینت انکی ابو زید ہو بیعت عقبہ اولی و ثانیہ میں شریک تھے اسمین کسی کا اختلاف نہیں ہو بدر اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے فتح مکہ کے دن بنی سلمہ کا بھٹا انھیں کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ احد میں انکے جسم پر نوزخم لگے تھے غزوہ بدر میں انھوں نے ایک پتھر دونوں سنون کے درمیان میں ڈال دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر یہ پتھر بھاگ جائیگا تو میں بھی بھاگ جاؤنگا ورنہ نہیں۔ ابو حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بحالت احرام ایک باغ میں تشریف لے گئے قطیبہ بن عامر انصاری نے جو خاندان بنی سلمہ میں سے تھے آپکو دیکھ لیا تو وہ آپکے پیچھے ہوئے اپنے جو انکو دیکھا تو پوچھا کہ تم تو احرام باندھے ہوئے ہو تم یہاں کیسے آئے انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں آپکی روش اور دین اور طریقہ کو پسند کرتا ہوں اس پر اللہ غزوہ جل نے یہ آیت نازل فرمائی

لیس البربان تاتوا البیوت من ظہور ہا۔ قطبہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔
(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی ثم من بنی دینار۔ غزوہ
بہر معونہ میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ سدوسی۔ اور بعض لوگ انکو قطبہ بن جریر سدوسی کہتے ہیں۔ بنی ثعلبہ بن سدوس بن ذہل بن شیبان سے
ہیں اور عمران بن جریر نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہو قطبہ بن قتادہ بن جریر۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہو۔ یہی ہیں
بنکو خالد بن ولید نے سلمہ حیرمی میں بصرہ پر اپنی جگہ حاکم مقرر کیا تھا اور خود سواد کی طرف گئے تھے۔ قطبہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ انسے مقاتل سدوسی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے
میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھا لیے میں آپ سے اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی جو یصلہ کی طرف سے بیعت
کرتا ہوں۔ یہ کہتے تھے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو لشکر دیکر ہم لوگوں کی طرف بھیجا تھا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس
خالد نے ہمیں چھوڑ دیا۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلمہ کو فتح کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے
مقام ایلمہ کو فتح کیا وہ عتبہ بن غزوہ تھے۔ قطبہ سرزمین بصرہ میں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ عتبہ بن غزوہ ان وہاں
پہنچے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قطبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ۔ عذری۔ غزوہ موتہ میں مسلمانوں کے لشکر کے داہنی جانب کے سردار تھے۔ ہیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ
یونس بن بکر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ قطبہ بن قتادہ عذری جو غزوہ موتہ مسلمانوں کے
مہمہ کے سردار تھے جب انہوں نے مالک بن رافلہ پر جو مستعرب کا سردار تھا حملہ کیا اور اُسکو قتل کر دیا تو یہ اشعار کہے
طعت ابن رافلہ الراشی بری مضی فیہ ثم انخطم ضربت علی جیدہ ضربہ۔ فال کما مال غصن السلم
دستنا نسا بنی عم
غداة دوفین سوق الغنم

یہ قطبہ عذری ہیں اور جو ان سے پہلے ہیں وہ سدوسی ہیں اگر انہیں کو کسی نے عذری بھی لکھا ہو اور سدوسی بھی تو یہ دونوں ایک ہیں نہ دو الگ

۱۵ رجمہ۔ میں سے ابن رافلہ کو جو شاہان میں کے خاندان سے تھا ایک نیزہ مارا۔ وہ نیزہ اُسکے جسم میں گھس کر ڈٹ گیا۔ میں نے اُسکی رگ پر ایک ضرب
دی وہ اسطرح جھک گیا جیسے سدا کی تلخ جھک جاتی ہے۔ اور ہم اُسکے خاندان کے خودوں کو اُسکے دفن کے دوسرے ہی دن کریون کی طرح ہانکے۔ ۱۶

(سیدنا) قطیب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ثعلبی - اور بعض لوگ ثعلبی کہتے ہیں اور صحیح بھی ثعلبی ہو۔ قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہیں اور بعض لوگ انکو ذبیانی کہتے ہیں اہل کوفہ سے ہیں۔ زیاد بن علاقہ کے چچا ہیں۔ اور ابن عتہ نے کہا جو کہ صحیح یہ ہو کہ قبیلہ بنی ثعلبہ سے ہیں مگر اور لوگ اس سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمیں ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے دکیج نے مسعود بنیان سے انھوں نے زیاد بن علاقہ سے انھوں نے اپنے چچا قطیب بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی پہلی رکعت میں والنخل باسقات لما طلع الفیض پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قطن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ - کلبی - عیسیٰ - بنی علیم بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اپنے لیے اور اپنی قوم کے لیے دعا کی درخواست کی تھی تاکہ پانی برست یہ ایک بہت بڑی حدیث ہو جسکے الفاظ بہت نادر ہیں اسکو ابن شہاب نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ انکی ایک دوسری روایت بھی ہے جسکو ہشام بن کلبی اپنے والد سے وہ ابراہیم ابن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قطن بن حارثہ کے ہاتھ ایک تحریر قبیلہ کلب اور انکے حلفاء کو بھیجی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قعقاع (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی - اور بعض لوگ انکو قعقاع بن عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن سعید بن ابی سعید مغمیری نے اپنے والد سے انھوں نے قعقاع بن ابی حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگا کشی اور محنت کی عادت جو جوئی پہنود بڑے پیار بھی چلو انکے مینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ قعقاع اور انکے والد دونوں صحابی ہیں اور بعض لوگوں نے قعقاع کے صحابی ہو نیکم نہیعت کہا ہے کیونکہ انکی حدیث بسند عبد اللہ بن سعید عن ابیہ مروی ہے اور یہ ضعیف ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قعقاع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر و تمیمی - انے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں حاضر تھا۔ یہ سیف کا قول ہے۔ مقام قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں قعقاع سے بڑے کار نمایان ہوئے بہت بڑے شجاع اور بڑے جنگا کش تھے۔

حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور نیزانکی دوسری لڑائیوں میں شریک رہے انکو حضرت علی نے طلحہ و زبرج سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تھا چنانچہ انھوں نے بہت عمدہ گفتگو کی چنانچہ قریب تھا کہ صلح ہو جائے اور تمام کوفہ میں سکون ہو گیا تھا یہی بن جکی بابت ابو بکر صدیق نے فرمایا تھا کہ ققاع کی آواز لشکر میں ہزار مرد سے بہتر ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ققاع (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم تمیمی دارمی۔ قبیلہ تمیم کے سردار و نون میں سے تھے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تمیم کے وفد کے ساتھ یہ اور اقرع بن حابس وغیرہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابو بکر نے (حضرت عمر سے) کہا کہ تم میری موافقت کیا کرتے ہو یہاں تک کہ دونوں میں کچھ گفتگو بلند آواز سے ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ققاع (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے انکا تذکرہ اور لوگوں سے علیحدہ کر کے لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی انھیں میں سے ہوں اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ سے انھوں نے زہب سے انھوں نے کثیر بن عباس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حنین میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ققاع کو خبر لانے کے لیے بھیجا تھا چنانچہ یہ گئے تو انھوں نے عوف بن مالک سردار قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ اس نے اپنے ساتھ والون کو جمع کر کے رڑائی کے لیے مستعد کیا تھا یہ حدیث طویل ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب المقاف والقاد واللام والیم

(سیدنا) ققیس (رضی اللہ عنہ)

بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ابو بکر بن عبد اللہ بن انس نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے جبکا نام فقیر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قلیب (رضی اللہ عنہ)

محمد بن سعید عوفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام یمنکی

تفسیر میں روایت کیا ہو کہ اسکا مطلب یہ ہو کہ ایسے شخص کو قتل نہ کرو یہ ایک شخص تھے جنکا نام مرد اس تھا یہ اپنی قوم سے جبکہ وہ اس لشکر سے شکست کھا کر بھاگے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا جسپر قلب سردار تھے ملاحظہ ہو گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابو الفتح ازدمی نے اسکا مفردہ میں انکا ذکر کیا ہے۔ صالح بن ساعد نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے جسے ذکر کیا گیا کہ ایک اعرابی سب چھوڑ کر اللہ کے ہو رہے تھے ذی علم اور عمر تھے انکے متعلق ایک حدیث بھی بیان کی گئی ہو جس میں قتادہ نے بیان کیا ہو کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پائے کو پانی پلانے کی بابت پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں اس میں ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہے۔

باب القاف والنون الہامی

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دارم بن اقلت بن ناشب بن ہرم بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ قبیلہ عبس کے اُن نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ کلبی اور واقظنی اور امیر ابو نصر کا بیالی ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ اسلی میں عبدان نے انکو بھی یہ میں ذکر کیا ہے۔ عبید اللہ بن زحر نے یزید بن ابی منصور سے انھوں نے عبد اللہ بن قتادہ اسلی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان آدمی جب اپنی فراخی کی حالت میں صادقہ دیتا ہو تو اسکی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کی طرح گھوڑے کی چال سے ایک دن کی مسافت سے محسوس ہوتی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قتادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن جدهان تھی۔ صحابی ہیں۔ حضرت عمر نے انکو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا بعد اسکے معزول کر دیا اور نافع بن عبد الحارث کو انکی جگہ پر مقرر کیا۔ سعید بن ابی ہند نے قتادہ تھی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری قبر اور زبیر کے درمیان میں ایک باغ ہو جنت کے باغوں سے ابو موسیٰ نے

کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث بن محمد نے دو جگہ روایت کیا ہے ایک کی سند اس طرح بیان کی ہے کہ سعید سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھے قنفذ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے زبیر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسری کی سند اس طرح بیان کی ہے کہ مجھے ابن قنفذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا اور انھوں نے کہا کہ یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مطرف یا ابن ابی مطرف مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ غفاری ہیں حجاز میں رہتے تھے مقام طلوح میں جو عرج اور سقیاء کے درمیان میں ہوا انکی سکونت تھی۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبد الوہاب بن جبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبد العزیز بن مطلب مخزومی نے اپنے بھائی حکم بن مطلب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو چھاکا اگر کوئی شخص میرے اوپر ظلم کرے تو میں کیا کروں تو حضرت نے اسے حکم دیا کہ تین مرتبہ اسکو منع کرو انھوں نے کہا اگر وہ نہ مانے تو حضرت نے انکو لڑنے کی اجازت دی انھوں نے پوچھا کہ اس لڑائی میں ہار سی کیا حالت ہوگی حضرت نے فرمایا اگر وہ تمھیں قتل کر دے گا تو تم جنت میں جاؤ گے اور اگر تم اسکو قتل کر دو گے تو وہ دوزخ میں قید ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والیا

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو الاقلح تھی۔ بیٹے ہیں عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیہ کے اوس کے حلفائین سے ہیں غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس دادا ہیں عاصم بن ثابت ابی الاقلح کے ابو الاقلح کا نام قیس بن عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیہ ابن زید بن مالک تھا۔ یہ صحابی نہیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے تھے انکے پوتے عاصم وہی شخص ہیں جنکی حفاظت بھڑوٹن نے کی تھی قصہ انکا مشہور ہے۔ شاید انکا نام اور انکے والد کا نام رہ گیا ہو۔ ابو موسیٰ نے اس قول کو

اسے یہ قصہ حضرت عاصم کے نام میں بیان ہو چکا ہے مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب کافروں نے انکو شہید کیا تو انھوں نے دعا مانگی کہ میری نعش ان کافروں کے تصرف سے محفوظ رہے چنانچہ بھڑوٹن نے آکر انکی نعش کو گھیر لیا جسکی وجہ سے کوئی کافر نعش کے پاس نہ جاسکا ۱۱

کسی سے نقل نہیں کیا۔ ابو موسیٰ نے جو انکو قبیلہ اوس کے حلفائین لکھا تو یہ بھی صحیح نہیں سوائے انکا نسب قبیلہ اوس میں مشہور ہو بنی ضبیغہ بن زید ایک مشہور شاخ اوس کی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ انکی حدیث استحاضہ والی عورت کے متعلق مرفوع ہو ہمیں اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے جسے قیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے شریک نے ابو یوسف سے انھوں نے عدی بن ثابت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ فرماتے تھے استحاضہ والی عورت اپنے حیض والے زمانہ میں یعنی جس زمانہ میں اسکو حیض آتا تھا نماز ترک کر دے اس زمانہ کے ختم ہو جانے کے بعد غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔ عدی بن ثابت کے دادا کے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ انکا نام قیس بتاتے ہیں اور ترمذی نے کہا کہ میں نے بخاری سے عدی بن ثابت کے دادا کا نام پوچھا تو انھوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر میں نے کسی یحییٰ بن حصین کا قول بیان کیا کہ وہ کہتے تھے انکا نام دینار تھا مگر انھوں نے اسپر توجہ نہیں کی اور حسن ابن سیفان نے اور مطین نے انکا نام قیس بیان کیا ہو اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کہا کہ انکا نام قیس بن دینار تھا اور بعض لوگوں نے کہا کہ انکا نام عبد اللہ بن زید تھا اور وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن بجا۔ اور بعض لوگ انکو قیس بن بحر بن طریف بن حمہ بن عبد اللہ بن ہلال کہتے ہیں۔ اشجعی ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں انکے کچھ اشعار بھی ہیں جنکو جعفر نے ابن اسحاق سے مغازی میں نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

تمیمی۔ اسے مغیرہ بن شبیل نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زور و رنگ کا لباس پہنے ہوئے دیکھا تھا اور میں نے دیکھا تھا کہ آپ (نماز میں) بائیں جانب بھی سلام پھیرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن غنم بن دودان۔ ہماجرین اولین میں سے ہیں ابو موسیٰ نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو مگر یہ غلط ہوا انکے نسب سے کچھ نام گر گئے ہیں کیونکہ غنم بن دودان بیٹے ہیں اسد بن خزیمہ بن غنم بن جابر کے اور اگر یہ کوئی اور

شخص ہیں تو چاہتے تھا کہ دونوں میں کچھ فرق بیان کیا جاتا تاکہ اشتباہ نہ رہتا واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو جہیرہ تھی۔ ضحاک کے بیٹے ہیں کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی و لا تنابزوا بالالقباب۔ انکی حدیث میں اضطراب بہت ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جدر بن ثعلبہ بن عبد رضا بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جریول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طوطائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے طراح شاعر کے دادا تھے طراح کا نسب اس طرح ہو طراح بن حکیم بن نفیر بن قیس بن جدر۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

جذامی۔ انکے والد کے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن زید بیان کرتے ہیں۔ شام میں رہتے تھے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو۔ انکے بیٹے نائل شام میں قبیلہ جذام کے سردار تھے۔ ہمیں عبد الوہاب بن مہبہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے زید بن یحییٰ بن عبید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابن ثوبان نے اپنے والد کحول سے انھوں نے کثیر بن مرہ سے انھوں نے قیس جذامی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ سو گنا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شہید کو اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں جیسے ہی اسکا خون گرتا ہو اسکے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اسکو جنت میں اسکا مقام دکھایا جاتا ہو اور عرین کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا جاتا ہو اور قیامت کی دہشت اور عذاب قبر سے اسے بخوف کر دیا جاتا ہو اور زیور ایمان سے اسکو سج دیا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ قیس بن زید کے نام میں اس سے مفصل ہوگا۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن جروہ بن کشف بن وائل بن عمرو بن عامر بن حصن بن خمرشہ بن جہ طائی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہو جسکو ابن دہاغ نے نقل کیا ہو۔

سہ نہ جہ کسی کو بڑے لقب سے یاد نہ کرو۔ سہ صغیرہ اور کبیرہ ہر قسم کے گناہ۔ غاف ہو جاتے ہیں ان حق العباد میں گفتگو ہے مگر حقیق ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو بھی صاحبان حقوق سے بخشوا دے گا ۱۳۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - تمیمی - ابن اسحاق نے انکا تذکرہ بنی تیم کے وفد میں کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اسدی - اور بعض لوگ ابن حارث بن قیس بن عمیرہ کہتے ہیں۔ اسے حمضہ بن شمر دلی اور عائذ بن نصیب نے روایت کی ہو اور قیس بن ربیع نے کہا ہو کہ وہ میرے دادا تھے اہل عرب اسے اپنے معاملات کا فیصلہ کراتے تھے۔ ہمیں بھی بن محمود نے اجازت اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے بکر بن عبدالرحمن نے عیسیٰ بن مختار سے انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انھوں نے حمضہ سے انھوں نے قیس بن حارث سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میری اٹھ بی بیان تھیں سبھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انہیں سے چار رکھ لو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی بن جشم بن مجدہ بن حارثہ انصاری - برادر ابن عازب کے چچا ہیں۔ وادی کا بیان ہو کہ قیس ابن حارث ہیں اور انھوں نے بیان کیا ہو کہ یہ پہلے شخص ہیں جو مسلمانوں میں سے غزوہ احد میں ہزیمت کے بعد ایک گروہ انصار کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں کو مشرکوں نے گھیر لیا تھا ایک بھی انہیں سے نہ بچ سکا یہ قیس کا فردن سے لڑے اور انہیں سے کئی آدمیوں کو مارا یہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور کافروں نے اپنے نیزوں میں انکو پھولیا اسے جسم پر چودہ زخم نیزوں کے تھے جنہیں سے دس جوت تک پہنچ گئے تھے۔ ابن سعد نے کہا ہو کہ عبداللہ بن عمر ابن عمارہ نے بیان کیا ہو کہ میں یہ واقعہ قیس بن حارث بن عدی کا نہیں سمجھتا بلکہ وادی نے اس واقعہ کو قیس بن حارث کے نام میں بیان کیا ہو اور شاید قیس بن حارث کوئی اور صحابی ہیں۔ قیس بن حارث تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حازم بجلی احمسی - انکا نسب انکے والد کے نام میں گزر چکا ہو۔ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی مگر انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبین دیکھا آپ کی حیات ہی میں اسلام لے آئے تھے اور اپنے مال کا صدقہ بھی ادا کیا تھا۔ اسے اسمعیل بن ابی خالد نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں اپنے والد کے ہمراہ گیا اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے میرے والد نے کہا کہ اے

قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اس وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی مگر صحیح یہی ہو کہ انھوں نے حضرت کو نہیں دیکھا چنانچہ اس نے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے میں حضرت سے بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر صدیق آپ کے جانشین ہوئے ہیں پس انھوں نے حضرت کی صفات جمیلہ بیان کیے اور بہت روئے۔ یہ قیس نابین کے اعلیٰ طبقہ میں سے تھے ابو عبد الرحمن بن عوف کے سب عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہو۔ عشرہ ہجری میں وفات پائی۔ عثمانی تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم منقری بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بخاری نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین ذی النضر بن یزید بن شداد بن محبان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب مذحج حارثی انکو لوگ ابن ذی النضر کہتے تھے بخاری نے انکو ذکر نہیں کیا اور دارقطنی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہو۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکے ہمراہ بلحارث بن کعب کے لوگ تھے جنہیں قیس بن حصین اور یزید بن عبد الممدان اور یزید بن مجمل اور عبد اللہ بن قریط اور شداد بن عبد اللہ قنانی اور عمر بن عبد اللہ ضبابی تھے جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو اسلام لائے اور کہنے لگے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام حصین بن یزید تھا ہم اسکو ذکر کر چکے ہیں ابو عمر نے قنات ذی النضر کا ذکر کیا ہو اور ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ یزید کا لقب ذوالنضر تھا ذوالنضر انکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ غصہ گرہ کو کہتے ہیں اور انکے حلق میں گرہ تھی سو برس تک انھوں نے بنی حارث بن کعب کی سرداری کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجر۔ حضرمی اور بغوی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ اوزاعی نے عبادہ بن نسی سے انھوں نے قیس بن خارجر سے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ ہو گئے تھے کچھ حضرت عثمان کے طرفدار تھے اور انکا قصاص چاہتے تھے حضرت علی کے مخالف تھے کچھ حضرت علی کے طرفدار تھے اور مطالبان قصاص کے مخالف تھے اور میر گروہ دونوں سے الگ تھے یعنی کسی کا مخالف تھا اس نے اسی سے گروہ کا مسلک اختیار کیا جو کون

روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب کی بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔
(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خشرہ قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ حق کہیں گے۔ حرملہ بن عمران نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ انکو محمد بن یزید بن ابی زیاد ثقفی نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ قیس بن خشرہ اور کعب احبار دونوں ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صفین میں پہنچے کعب تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے اور کہنے لگے لا الہ الا اللہ اس مقام پر مسلمانوں کا خون امقدر بہایا جائیگا کہ کسی زمین پر مقبرہ نہ بنایا گیا ہو گا قیس کو اس بات پر غصہ آیا اور انھوں نے کہا کہ اسے ابو اسحاق یہ تم کو یہ نکر معلوم ہوا یہ تو غیب کی باتیں ہیں جنکا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کعب نے کہا زمین کے چھہ چھہ کا حال تو رات میں لکھا ہوا ہے جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی قیامت تک کی ہونے والی باتیں اُسین درج ہیں۔ محمد بن یزید نے پوچھا کہ قیس بن خشرہ کون یزید بن ابی حبیب نے کہا کیا تم انکو نہیں جانتے وہ تمہارے ہی شہروں کے رہنے والے تھے محمد بن یزید نے کہا واللہ میں انکو نہیں جانتا یزید نے کہا قیس بن خشرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لاتا ہوں اور ہمیشہ سچ بولوں گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قیس غنقریب کچھ زمانہ کے بعد تم کو ایسے حاکموں سے سابقہ پڑے گا کہ تم انکے سامنے حق نہ کہہ سکو گے قیس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں جس بات پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اُسکو پورا کروں گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو انشاء اللہ تم کو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا چنانچہ قیس زیادہ اور اسکے بیٹے عبد اللہ کو برا کہا کرتے تھے اسکی خبر عبید اللہ بن زیاد کو پہنچی اسنے انکو بلوایا اور کہا کہ تم ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا کرتے ہو انھوں نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن اگر تو چاہے تو میں بتا دوں کہ کون اللہ و رسول پر افترا کیا کرتا ہے اسنے کہا بتاؤ انھوں نے کہا جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل چھوڑ دے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا تو اور تیرا باپ عبید اللہ نے کہا تو ہی کہتا ہے کہ مجھ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا قیس نے کہا ان عبید اللہ نے کہا آج تجھے معلوم ہو جائیگا کہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہوا اچھا جلاؤ کو بلاؤ یہ سنتے ہی قیس جھکے اور روح پر واز کر گئی رضی اللہ عنہ۔ انکا تذکرہ ثنوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن خشناش بن خباب بن حارث۔ تمیمی عسیری۔ انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے والد اور بھائی عبید بن خشناش کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے حضرت نے انکو ایک فرمان امان کا لکھ دیا تھا یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے

اپنی قوم کے پاس لوٹ گئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ قیس انصاری کے نام میں گزر چکا ہے۔
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ عبدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ قتیبہ نے لیث سے انھوں نے حسن بن ثوبان سے انھوں نے قیس
ابن رافع سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں میں کس قدر شفا ہے
سرین ہفتہ علی بن ہشام نے عبدان سے کہا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان ہوئی صحابی کا نام
چھوٹ گیا ہے مگر چونکہ بعض اہل حدیث کو سینے دیکھا کہ انھوں نے اسکو سند حدیثوں میں داخل کیا تو اس لیے نے بھی
ذکر کر دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو العباس یعنی احمد بن منصور زبادی نے اپنی کتاب الروضہ میں جسکی نقل انے
ابو منصور یعنی عمر بن احمد بن زیاد نے لی تھی بیان کیا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ بن علان سے سنا وہ اپنی سند کے ساتھ علی
ابن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے والد جعفر سے وہ اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے والد علی
یعنی زین العابدین سے وہ اپنے والد حسین سے وہ اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے
بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز عرب کے کسی قبیلہ میں جسکو زوسی الاضغان کہتے تھے بھیجی تاکہ فقیروں کو
تقسیم کر دی جائے اس قبیلہ میں ایک بوڑھا بڑا زبان آور تھا اسکا نام قیس بن ربیع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو
تھوڑی چیز دینے کا حکم دیا تھا اسپر اسکو غصہ آگیا اور اسنے آپکی چوکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ معلوم ہوا
کہ قیس نے آپکی چوکی ہو تو آپکو ناگوار گذرا۔ قیس کو بھی اسکی اطلاع پہنچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو میری چوکی
خبر ہو گئی پس وہ مدینہ میں آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہو کر آپکو سلام کیا آپنے انکی طرف سے
منہ پھیر لیا اسپر قیس نے یہ اشعار پڑھے۔

یٰ ذی الاضغان شب قلوبہم تحیدک الحسنی فقد یدفع النفل وان حیو السلام فاجتنب لملک فان کتموا عنک الحدیث فلا تسل

ترجمہ۔ قبیلہ زوسی الاضغان کے قلوب آپکا مدد سلام سحر کر لیتا ہے جبکہ وہ صلح کی طرف باطل ہیں تو آپ بھی صلح کر لیجئے اور اگر کوئی بات کہہ رہے ہیں چھان

فان الذی یؤذیک منہ ساعہ وان الذی قالوا وراک لم یقل
ان اشعار کو سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب خوش ہو گیا کیونکہ معذرت انھوں نے عہد کی تھی اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی
معذرت کرے گا اسے عذر قبول نہ کرے خواہ وہ نذر سچا ہو یا جھوٹا وہ میرے ساتھ جو شخص کو شریعت سے آسکیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا
(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن نیر بن سالم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن نیر بن سالم۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسنے شعبی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسنے اپنے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا
اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن نیر بن سالم۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسنے شعبی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسنے اپنے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا
اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن نیر بن سالم۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسنے شعبی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسنے اپنے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا
اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عامر بن عائشہ بن نیر بن سالم۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ اسنے شعبی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہو اسنے اپنے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا
اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

اسنے اپنے سے آپ کو تکلیف ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی دین کی کئی چیز

(سیدنا) فیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن عمرو بن عمار بن عمران بن مخزوم۔ یہ ابو عمر اور زبیر بن بکار کا قول ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ قیس بن سائب
ابن عمار بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم قریشی مخزومی بقول بعض زمانہ جاہلیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے
ابراہیم بن یسرہ نے مجاہد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے بنی قیس بن سائب سے سنا کہ وہ کہتے تھے ماہ رمضان کا قديم
لوگ یہ دیتے ہیں کہ ہر روزہ کے عوض میں ایک مسکین کو کھلاتے ہیں مگر میری طرف سے تم لوگ ہر روزے کے عوض میں
ایک صاع دوا کی عمر اس وقت سو برس سے زائد ہو چکی تھی اور بہت ضعیف تھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ کہتے تھے کہ یہ تو خدا
صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ جاہلیت میں میرے شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ سائب بن ابی سائب آپ کے
شریک تھے اور بعض لوگوں نے کسی اور کا نام بتایا ہو غرض انہیں اختلاف ہو جس کو ہم بیان کر چکے ہیں بعض لوگوں نے
کہا ہو کہ یہ مجاہد کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ مجاہد کے غلام عبد اللہ بن سائب تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہو۔ انکی
حدیث میں بہت اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **میس** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ثابت۔ انصاری۔ جعفر مستغفری نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ عقیل نے زہری سے انھوں نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے انھوں نے قیس بن سعد بن ثابت انصاری سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے روایت کی ہو کہ انھوں نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے سر میں ایک جانب گنگھی کر چکے تھے کہ انکے غلام نے قربانی کے جانور کو قلاوہ پنا دیا پس یہ دیکھ کر انھوں نے سر کے دوسرے جانب گنگھی نہیں کی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ اور کہا ہو کہ میں انکو قیس بن سعد بن نبیادہ سمجھتا ہوں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس بن سعد بن عبادہ ہیں سعد کی کنیت ابو ثابت تھی میرا خیال ہو کہ ان کے نسب میں بجائے ابو ثابت کے
 بن ثابت غلطی کا تب سے بن گیا ہو یہی شخص ہیں جو بعض غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے۔
 ابن شہاب نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھانے والے قیس بن سعد بن عبادہ
 تھے۔ ہمیں سمار بن عمرو غیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید
 ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل نے ابن شہاب سے نقل کر کے
 خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے علم بردار تھے حج کا ارادہ کیا اور نکلی کرنے لگے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ وہی شخص ہیں جو کاتبہ بنہ لکھا و اللہ اعلم

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عبادہ بن ولیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی
 کنیت انکی ابو الفضل تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد اللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الملک۔ والدہ انکی فیکہ بنت
 عبید بن ولیم بن حارثہ تھیں۔ فضلاء صحابہ میں سے تھے اور عرب کے عقلا اور اہل کرم میں سے تھے۔ اسے انکی صاحب
 ہوتی تھی تدبیر جنگ خوب جانتے تھے اور شجاع اور عالی نسب تھے اپنی قوم کے مسلم سردار تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسمعیل
 وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ
 کہتے تھے ہمے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے ثامر سے انھوں نے انس سے
 روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قیس بن عبید بن عبادہ انصاری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں وہ تقریباً سال
 تھا جیسا کسی حاکم کو بادشاہ کے یہاں ہوتا ہو۔ نیز وہ کہتے تھے ہمے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے ابو موسیٰ نے
 بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے
 منصور بن زاذان سے سنا وہ میمون بن ابی شیبہ سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کرتے تھے کہ انکے
 والد نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کام کرنے کے لیے دیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 میری طرف سے کرے میں نماز پڑھ چکا تھا حضرت نے میرے ایک ٹھوکر (بطور پیار کے) مجھے مار کر فرمایا کہ کیا میں
 تجھے جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں مینے عرض کیا کہ ہاں بتائیے تو اپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ ابن
 شہاب نے کہا ہو کہ قیس بن سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے بیان کیا گیا ہو کہ ایک مرتبہ
 یہ ایک لشکر میں تھے جس میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے قیس قرض لے لیکر لوگوں کو کھلاتے تھے حضرت ابو بکر و حضرت عمر
 کہا اگر ہم اس جوان کو اسکے حال پر چھوڑ دیں تو یہ اپنے باپ کا سب مال خرچ کر ڈالیگا چنانچہ انھوں نے اسکا تہ کرہ
 لوگوں سے کیا بعد نے جب اسکو سنا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ اور
 ابن خطاب کی طرف سے کون میرے سامنے معذرت کر سکتا ہو وہ دونوں میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہیں ابن شہاب
 نے کہا ہو کہ جب فتنہ پھیلنا تو عرب میں پانچ آدمی بڑے عقلمند سمجھے جاتے تھے اور انکو عرب کا اہل الرائے کہا جاتا تھا وہ
 پانچ آدمی ہیں معاویہ عمرو بن عاص قیس بن سعد مغیرہ بن شعبہ عبد اللہ بن بیل بن ورقاء۔ قیس اور امین بدیل حضرت
 علی کے ساتھ تھے اور مغیرہ طاہف بن خاندہ نشین ہو گئے تھے اور عمرو بن عاص حضرت معاویہ کے ساتھ تھے قیس کہتے
 تھے اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کرو فریب و وزخ میں لیجائیگا تو یقیناً اس است میں سب سے

زیادہ مکار ہوتا۔ انکی بخشش کی بھی بہت سی روایتیں ہیں جنکو ذکر کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔ حضرت علی سے جب بیعت خلافت کی گئی تو یہ حضرت علی کے ساتھ رہے اور انکی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے حضرت علی نے انکو مصر کا حاکم بنا دیا تھا حضرت معاویہ نے انکے ساتھ بہت حکمت علی کے کارروایاں کیں مگر انسے پیش نہ پایا پھر انھوں نے حضرت علی کو فریب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ قیس میرے ساتھ ہو گئے ہیں اور عثمان کا قصاص طلب کرتے ہیں یہ خبر حضرت علی کو پہونچی تو محمد بن ابی بکر وغیرہ نے اصرار کر کے انکو معزول کر دیا اسنے بعد حضرت علی نے اشتر کو مصر کا حاکم بنایا مگر اشتر کا اثنائے راہ میں انتقال ہو گیا پھر محمد بن ابی بکر کو حضرت علی نے حاکم بنایا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مصر انسے لے لیا گیا اور قتل کر دیے گئے۔ جب قیس معزول ہو کر مدینہ پہونچے تو مروان ابن حکم نے انکو درایا پس وہ حضرت علی کے پاس کو فہ چلے گئے اور انھیں کے ساتھ رہے اور انکی ہمارا ہی میں شہید ہو گئے پھر حضرت حسن کے ساتھ حضرت معاویہ کی طرف گئے اور انکے بشکر کے مقدمہ الجیش تھے جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی تو قیس بھی حضرت معاویہ کی بیعت میں داخل ہو گئے اور مدینہ لوٹ آئے۔ انھیں نے صفین میں یہ اشعار پڑھے تھے ۵

ہذا اللوار الذی کنا نختب بہ مع البنی وجبریل لسانہ ما ضربن کانت الانصار عیبتہ ان لا یكون له من غیر ہم احد
قوم اذا حاربوا طالت انفسہم بالمشرقیۃ حتی یفتح البسل

انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ انسے ابو عمار یعنی غریب بن حمید ہمدانی اور ابن ابی اسیر اور شبی اور عمرو بن شریحیل وغیرہم نے روایت کی ہو۔ ہمیں فقیہ ابو الفضل طبری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی طالب خرمی وہ کہتے تھے ہے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہے ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اگر علم ثریا میں چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ اسکو لے آئینگے انکی وفات سلسلہ میں اور بقول بعض سلسلہ میں ہوئی۔ انکے چہرہ پر وارثی کا ایک بال بھی نہ تھا انصار کہا کرتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مال کے عوض میں قیس کی وارثی لکھنے کی کوئی تدبیر کر کے مگر باوجود اسکے یہ نہایت حسین تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا واقعہ سراویل کے متعلق حضرت معاویہ کے ایمان بالکل غلط ہو اسکی کچھ اصل نہیں۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین بن قیس بن زعمور ابن حوام بن جندب بن عامر بن عتیم بن عدی بن نجار کنیت انکی ابو زید ہو۔ انصاری میں
۱۵ ترجمہ یہ ہے جھنڈا جو جھوٹا رسول کے ساتھ لیتے تھے اور جبریل علی مدد کرتے تھے ہیکے ماہگار انصار ہوں اسکو نقصان نہیں پہونچ سکا اچھا ہے پھر کوئی نہ ہو

ہلوگ جب لوٹے ہیں تو ہمارا تھ تلوار کے ساتھ دراز رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ ٹھہر سچ ہو جائے ۱۲۶

خزرجی ہیں۔ انکی کینت ہی زیادہ مشہور ہو۔ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ انکے نام میں اختلاف ہو بعض لوگ سعد بن عقیل کہتے ہیں اور بعض ثابت اور بعض قیس بن سکن انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا ہو کہ میرے ایک چچا ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قرآن کو حفظ کیا تھا اور بہ چار آدمی انصار کے تھے زید بن ثابت معاویہ بن جبل ابی بن کعب ابو زید۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انس کی مراد اس حدیث میں انصار کے حفاظ قرآن ہیں ورنہ مہاجرین میں تو حفاظ قرآن بہت تھے مثل حضرت علی و حضرت عثمان و حضرت ابن مسعود و حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص و سالم مولیٰ ابی حذیفہ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلع اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن اسلم مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہو یہ انصار ہی ہیں مدینہ کے رہنے والے تھے نافع مولیٰ حمہ نے روایت کی ہو کہ انکے بھائیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی اور کہا کہ انہوں نے فضول خرچی بہت شروع کی ہو اور اپنے مال کو بہت خرچ کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پوچھا کہ اگر قیس یہ کیا معاملہ ہو تمہارے بھائی تمہاری فضول خرچی کے شکایت کرتے ہیں یہ کہتے تھے میں نے غرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے حصہ کے چھوٹا حصہ لے لیتا ہوں اور انکو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو کھلا دیتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قیس تم خوب خرچ کرو اللہ تمہیں زیادہ دیگا اور آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ بعد اسکے اپنے گھرانے میں میرے برابر مال کسی پاس مال نہ تھا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا نام قیس بن اسلم تھا مگر یہ صحیح نہیں ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن شراحیل بن شیطان بن حارث بن اھسبہ انصاری کا نام عوف بن کعب بن حارث بن سعد بن عمرو بن ذہل بن مرغان بن جعفر بن سعد الشیرہ جو جعفری ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن کلابی کا قول ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن یزید بن سمعہ بن ثعلبہ بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفری جعفری معروف بابن ملیکہ۔ یہ اور اسکے والد اور اسکے بھائی یزید سب صحابی ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے۔ یہ ابن کلابی کا قول ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن شلاس عسکری نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ براح بن منہال سے انہوں نے ابن عطار

ابن سلیم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی میں نے عرض کیا کہ پڑھی تو تھی آپ نے فرمایا پھر یہ اب کیسی نماز پڑھ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ یہ فجر کی سنتیں ہیں میں نے پڑھی تھیں پھر آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور کہا ہوا کہ ابن حرج نے عطار بن ابی ربلح سے انھوں نے قیس بن سہل سے اسکو روایت کیا ہوا اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صرمہ۔ بعض لوگ انکو صرمہ بن قیس کہتے ہیں اور بعض قیس بن مالک بن ادس بن صرمہ مازنی۔ عید کے انکا تذکرہ لکھا ہوا ابو موسیٰ نے لکھا ہوا اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسرائیل سے انھوں نے ابواسحاق سے انھوں نے براۓ روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی کہ جب انہیں سے کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کرنے سے پہلے شب کو سو جاتا تو پھر وہ دوسرے دن تک کچھ نہ کھا سکتا تھا چنانچہ قیس بن صرمہ انصاری بھی روزہ دار تھے اور دن بھر اپنی زمین کا کام کرتے رہے الخ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہوا اور ابو عمر نے انکا تذکرہ قیس بن مالک کے نام سے لکھا ہو۔ بعض لوگ انکو صرمہ بن انس بھی کہتے ہیں اور بعض لوگ صرمہ بن ابی انس۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ۔ ابو عمر نے کہا ہوا کہ میں انکا نسب نہیں جانتا انکی حدیث ابن لیمعہ نے جہان بن واسع سے انھوں نے اپنے والد واسع بن جہان سے انھوں نے قیس بن صعصعہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں کہتے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں الخ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ۔ ابو صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن ہندول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہو۔ انصاری ختمی مازنی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بدر میں ایک حصہ لشکر کا سردار بنادیا تھا۔ یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہو۔ یحییٰ بن بکیر اور سعد بن ابی مریم نے ابن لیمعہ سے انھوں نے جہان بن واسع سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے قیس بن ابی صعصعہ سے روایت کی ہو کہ انھوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں آپ فرمایا پندرہ دن میں انھوں نے عرض کیا کہ میں اپنے کو اس سے بھی زیادہ قوی دیکھتا ہوں چنانچہ یہ چند روز تک ایک ہفتہ میں قرآن ختم کیا کیے جب انکی عمر بہت زیادہ ہو گئی اور یہ اپنی آنکھوں میں پٹی باندھتے لگے اسوقت پندرہ روز میں قرآن ختم کر لے لگے کہتے تھے کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت قبول کر لی ہوتی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

تین کہتا ہوں ابو عمر نے اس حدیث کو اس تذکرہ میں نہیں لکھا بلکہ اس سے پیشتر کے تذکرہ میں یعنی قیس بن مصعب کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں درحقیقت ایک ہیں واپس اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مصعب بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ انصاری۔ احمدمیں شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے۔ اور انھوں نے انکو مالک بن مصعب کا بھائی بیان کیا ہوا اسکو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن صفی بن سلت انصاری۔ یہی ہیں جنکے والد کی منکوہہ اسنے والد کے وفات کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ قیس کے والد کا انتقال ہو گیا اور قیس جو قبیلہ کے ایک لچھے آدمی ہیں انھوں نے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہوا لہذا میں کیا کروں اُسپر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ۔ ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ۔ ابو حاتم بستی نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو جبرہ تھی انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ حافظ احمد کا بیان ہے کہ یہ ثابت بن ضحاک اشہلی کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے انکو کلابی بیان کیا ہے بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں۔ ابو جبرہ کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولاتنکحوا باللقاب۔ انکی حدیث میں بہت اضطراب ہے۔ انکا تذکرہ انشاؤ اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئیگا۔ ابن کلی نے کہا ہے کہ ابو جبرہ کا نام قیس تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن طیفہ۔ کنیت انکی ابو یعیش غفاری تھی اور ابو جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ قیس بن طیفہ ہندی ہیں اور انکی واسطے انھوں نے ایک طویل حدیث بھی لکھی ہے۔ انکا مشہور نام طیفہ اور انکے اسلی نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگوں کا بیان ہے

کہ یہ اصحاب صفہ سے تھے سبھی بن ابی کثیر نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہو کہ عیش بن قیس بن طہفہ نے اپنے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن اصحاب صفہ کو اپنے اصحاب پر تقسیم فرمایا اور کہا کہ اے فلان اسکو اپنے ساتھ لے جاؤ ہم چار آدمی بھیج گئے تو ہم لوگوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت عائشہ کے گھر میں گئے ہمیں ابو منصور بن مکارم ابن احمد بن ہودب نے اپنی سند کے ساتھ ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اصحاب صفہ میں طہفہ بن ابی زہیر ہندی بھی تھے اور بعض لوگوں نے انکا نام قیس بن زہیر بیان کیا جو بنی مالک بن نند کے خاندان سے متصل ہیں گئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر اس کے پاس تھی یا یہ کہا کہ اہل موصل آئے تھے اور وہ تحریر اس کے پاس تھی نیز انھوں نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن خالد قریشی نے احمد بن معاذ بن ہمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے خالد بن حبیش مجاہد بن یساف بن ابی سلیم سے انھوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے زکریا بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے یحییٰ بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے محبوب بن مسعود جلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمے وہب اسدی نے بنی نند کے چند شیوخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک شخص جنکا نام قیس بن طہفہ تھا اور بنی مالک بن نند کے خاندان سے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ عرض کرنیکی اجازت دیجیے اپنے فرمایا کہ کہو تو انھوں نے عرض کیا کہ اے ابوبکر یا رسول اللہ ہم آپ کے حضور میں تہامہ کی نشیب سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پھر اسی قسم کا واقعہ بیان کیا جو طہفہ کے نام میں ذکر کر آئے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن طلق - عبدان اور جعفر وغیرہا نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ عبد اللہ بن بارس نے قیس بن طلق سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ طلق بن علی کو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک بچہ نے کاٹ کھایا تو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے زخم پر کچھ چھوک دیا اور اس پر ہاتھ پھیر دیا۔ انکی حدیث ابو عبد اللہ قیس کے متعلق مروی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم - فتح مصر میں شریک تھے اور ایک گھروان انھوں نے بنایا تھا کہ حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے قاضی تھے۔ اسکو ابن ایسہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہو۔ ابن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو۔

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن اسد بن جوث بن حارث بن ثیر بن عامر بن صعصعہ میسر۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا دی تھی کہ یا اللہ اس پر اور اس کے ساتھیوں پر برکت نازل فرما انھیں کے متعلق شاعر نے یہ شعر کہا ہے:
 اَلْیَاسَیْنِیْ اَلْکَاثِرُ اَبُو مُوسٰی سَیْ لَکَ اَبَیْ -

سیدنا قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن شان بن خالد بن مقر بن عبید بن قعاس۔ قعاس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید شاہ بن قیس تھا۔ یہی مقری ہیں۔ حارث کا نام قعاس اس وجہ سے رکھا گیا کہ انھوں نے بنی سعد بن زید کے حملہ میں شہید ہوئے۔ قعاس (یعنی انکار) کیا تھا۔ کنیت انکی ابو علی ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو طلحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبیدہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ انکی والدہ ام اسفربت غنیمہ تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی قیس کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور سترہ ہجری میں اسلام لائے تھے جب انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ ہمدیون کا سردار ہے۔ بڑے عاقل اور بردبار تھے۔ بردباری انکی مشہور ہے لوگوں نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ تم نے بردباری کس سے سیکھی انھوں نے جواب دیا حضرت قیس بن عاصم سے ایک روز میں نے انکو دیکھا کہ اپنے گھوڑے کے سائے بیٹھے ہوئے تھے اپنی تلوار کی حامل پیٹے ہوئے اپنی قوم کے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اسی حالت میں ایک شخص لایا گیا جسکی مشکین کسی ہوئی تھیں اور ایک مقتول کی نعش لائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ دیکھیے آپ کے اس بھتیجے نے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا احنف کہتے تھے خدا کی قسم انھوں نے تلوار کی حامل نہیں کھولی نہ اپنی گفتگو قطع کی گفتگو ختم ہونے کے بعد اپنے بھتیجے سے کہا کہ تو نے بہت بُرا کام کیا خدا کا گناہگار ہوا اور حق قرابت کو قطع کر دیا اور اپنے ابن عم کو قتل کر دیا اپنا پرتوٹے لپٹے ہی مار لیا اور خردابی جماعت کم کر دی بعد اسکے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اسے بیٹے اپنے چچا زاد بھائی کی مشکین کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر دے اور اپنی ماں کو سزا دے اس کے بیٹے کی دیت میں دید سے کیونکہ وہ غریب ہے۔ قیس بن عاصم نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی اسکا سبب یہ ہوا کہ انھوں نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کے شکم پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور اسکے ماں باپ کو گالیان دین تھیں اور چاند کو دیکھا کہ چاند میں کمر بچھین اور شراب فروش کو اپنا بہت سا مال دیدیا تھا جب نشہ دور ہوا تو لوگوں نے یہ حرکات اسے بیان کیں اسوقت سے انھوں نے

۱۔ ترجمہ اب ترمذی شخص کے بیٹے قیس بن عاصم میں ایک سخت ضرورت تھی کہ اسے پاس آیا ہوں

شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور اسی کے متعلق یہ اشعار کے تھے ۵ رایت الخمر صالحة وفيها خصال تفيد الرجل اعلمها فلا
والله اشهر بها صحيا ولا اشفى بها ابدا تقما ولا اعطى بها ثمن حيا تاتي ولا ادعو لها ابدا نديا فان الخمر تفسد شار بها وتبين بها الغلابة
ان سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میں نے بارہ یا تیرہ لڑکیاں زندہ دفن کر دی تھیں تو ان سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر لڑکی کے عوض میں ایک غلام آزاد کرو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد
بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہدی نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہم سے سفیان بن اعرب بن صباح سے انھوں نے خلیفہ بن حصین سے انھوں نے قیس بن عاصم سے روایت کر کے
خبر دی کہ جب وہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ پیری کی تہی پانی میں جوش دیکر اس کے غسل کریں
حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ جب قیس بن عاصم کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ امی بیٹو
یہ چند باتیں میری یاد رکھو کوئی شخص مجھ سے زیادہ بھاری خیر خواہ نہیں ہو سکتا جب میں مرجاؤں تو جو تم میں بڑا ہو اسکو غرار
بنانا چھوٹے کو سردار بنادے گا تو لوگ تمھارے بڑوں کو بے وقوف سمجھیں گے اور تم انکی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے اور
اپنے مال کی اصلاح لازم سمجھو کیونکہ مال کریم کے لیے باعث عزت ہے اور لئیم سے محفوظ رکھتا ہے اور لوگوں سے سوال نہ کیا کرو
کیونکہ سوال نہایت مجبوری کے درجے میں جائز ہے اور کسی رونے والی عورت کے پاس نہ کھڑے ہونا کیونکہ میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے رونے والی عورتوں کے حرکات سے منع فرمایا ہے۔ ان سے حسن
اور احنف اور خلیفہ بن حصین نے اور انکے بیٹے حکیم بن قیس نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃ اپنی
سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہبہ بن عبد الوہاب یعنی ابو صالح مروزی
نے نصر بن شمیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انھوں نے مطرف بن ثعلبہ سے
انھوں نے حکیم بن قیس بن عاصم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی وفات
کے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے اوپر نوہ نگرنا کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نوہ
نہیں کیا گیا۔ انھوں نے بتیس اولاد زینہ چھوڑی تھیں ابو الاشہب نے حسن بصری سے انھوں نے قیس بن عاصم مرقی
سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہر دیون کے سزاؤں
کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ مال کس قدر ہے جس میں میرے اوپر کچھ گناہ ہو

۱۔ ترجمہ میں نے شراب کو دیکھا کہ وہ اچھی برگرا سمین چننا فرمایا ہے کہ ہر آدمی کو بھی خراب کر دیتی ہے پس خدا کی قسم میں نہ اب اسکو حالت صحت میں پوچھا اور نہ حالت مرض میں
بھی دازا اسکو استہان کر دے گا۔ ۲۔ ناچس ننگ میں کہ اسکی ننگ نہ کھسکے یا ان جگہ کو لگا دے گا۔ ۳۔ پینے والوں کو نصیحت کر دیتی ہے نہ اور ان سے بڑے بڑے
گناہ سادہ کر دیتی ہے ۴

آپ نے فرمایا کہ اچھا مال چالیس اونٹ اور زیادہ ہوں تو ساٹھ اور سواونٹ والوں کے لیے تو خرابی ہو گا مگر وہ شخص جو اپنے چراگاہ میں اللہ کا حق ادا کرے اور اس کے ترکہ کو جنتی کے لیے عاریتاً دے اور فقیروں کو سوار کرانے اور انکا دودھ خیرات کرے اور نرہ جانوروں کو ذبح کرے اور قناعت گزین اور محتاج لوگوں کو کھلائے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ اوصاف تو بہت ہی اچھے ہیں آپ نے پوچھا کہ ام قیس تمہیں اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا اپنے وارثوں کا میں نے عرض کیا کہ اپنا مال فرمایا تمہارا مال تو وہی ہے جو تم کھاؤ اور فنا کرو یا پسند کرنا کر دو یا دیکر گزر جاؤ اور جو باقی رہ گیا وہ تمہارے وارثوں کا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں زندہ رہا تو بہت تھوڑا چھوڑ دے گا میں بصری کہتے تھے انھوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عائد کنیت انکی ابو کاہل تھی۔ اسی میں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبد اللہ بن مالک کہا ہے یہ نجاری کا قول ہے مگر قیس زیادہ مشہور ہے ہم انکا حال کنیت کے باب میں بیان سے زیادہ انشاء اللہ تعالیٰ لکھینگے۔ ان سے اسماعیل بن خالد نے روایت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ یہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن عائد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور ایک حبشی (غالباً یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہونگے) اس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد۔ انکا شمار اہل شام میں ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود کشی کرنے والے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے مگر انکا دیکھنا یا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اسدی۔ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔ کنیت انکی ابو آمنہ بنی آمنہ وہی ہیں جو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ تھیں قیس نے حبش کی طرف اپنی بی بی برکہ بنت یسار کنیز ابوسفیان کے ساتھ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ بن حبش اور ام حبیبہ کے رضاعی باپ تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عدس - نابالغہ جدی - شاعرین اپنے لقب نابالغہ سے زیادہ مشہور ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ روایت نوں میں انکا تذکرہ بیان سے زیادہ لکھنے انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے بحوالہ حدیث ابن لہیعہ لکھا ہے جسکو انھوں نے ابن ہیرہ سے انھوں نے قیس سے روایت کیا ہے کہ غزوہ احزاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عسروت ہو گئی تھی جعفر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قیس کو ہم صحابی نہیں سمجھتے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن قیس بن وہب بن بکر بن امرو القیس بن حارث بن معاویہ کندی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رہیں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الغزی - ان سے انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا الہ الا اللہ ہمیشہ غضب آہی کو دفع کرتا رہیگا یہاں تک کہ لوگ زبان سے تو اس کلمہ کو کہیں گے مگر اپنے دین کو دنیا کے لیے خراب کرنے لگیں گے اسوقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تم جھوٹے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر - انصاری - انکا نسب انکے بھائی رفاعہ کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے انکے دوران کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تقولوا لمن قتل فی سبیل اللہ اموات الخ اس غزوہ میں مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے تھے عبیدہ بن حارث عمیر بن ابی وقاص ذو الشمالین بن عمرو قاتل بن بکر بن عجم بن عامر بن معالی بن عوف بن عفرہ بن عفرہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے نام میں کچھ غلطی ہو گئی ہے صحیح نام انکا بشر بن عبد المنذر ہے بنی عمرو بن عوف سے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تمیم بن حمام کے نام میں بھی غلطی ہو گئی ہے صحیح نام انکا عمیر بن حمام ہے بنی اہل سبیر کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یغوث بن کشوح۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو اسود غنی کے قتل میں شریک تھے انکا ذکر قیس بن مکشوح کے ذکر میں پورا آئیگا کیونکہ یہ اسی نام سے مشہور ہیں بیان انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن حریر بن عبید بن جعد بن عوف بن مبدول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ کنیت انکی ابو بشر تھی صحابی ہیں امین اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انکے والد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی ہیں یہ دونوں غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شہداءے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ بنی سواد بن مالک بن غنم سے عمرو بن قیس اور مالک بیٹے قیس بھی تھے۔ انکا تذکرہ عمرو کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے قیس کی شرکت بدر میں اختلاف ہو ابن کابی نے انکو شہداء یمامہ میں شمار کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اور بعض لوگ انھیں قیس بن قعد کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس بن مہل یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں پس بعض لوگ انکا نسب یونس بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن قعد بن ثعلبہ۔ اور بعض لوگ یونس بیان کر سکتے ہیں قیس بن عمرو بن مہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔ انکے نسب میں اختلاف ہو انھوں نے اپنے بیٹے سعید بن عمرو عطار بن ابی رباح نے اور محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبد اللہ بن ابی نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعد بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کر کے انکو خبر دی وہ کہتے تھے بنی سہلی اسمہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو ہم چھا کہ کیا بھیج کر نماز تو سنے دو مرتبہ پڑھی اسنے عرض کیا کہ آج سنت فجر میں نے نہ پڑھی تھی اسکو اب پڑھ لیا پس بنی سہلی اسمہ علیہ وسلم چھوڑے اس حدیث کو لیث بن عقیل بن سعید سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لبید زیاد بن لبید کے بھتیجے ہیں۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہدین شریک رہے یہ ابن قریح کا قول ہے انکا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ ابن قاری نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبد الرحمن سے انھوں قیس بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان کیا حضرت نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر کر دیا تھا انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی غزرہ بن عمیر بن وہب غفاری۔ بعض لوگ انھیں جہنی کہتے ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں خلیفہ عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی ہے کہتے تھے ہم سے شعبہ نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو داؤد کو قیس بن ابی غزرہ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے ایک روز بارہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم بازار میں خرید فروخت کر رہے تھے ہم لوگ اپنے کو دلال کہتے تھے حضرت نے ہمارا نام اس سے بھی بہتر رکھا جو ہم نے خود اپنے لیے تجویز کیا تھا فرمایا کہ اے گروہ تجارتھاری اس بیع میں قسم کی آمیزش بہت ہوتی ہے لہذا اسکو صدقہ کے ساتھ مخلوط کر دو (یعنی لفع میں سے کچھ صدقہ دیدیا کرو) انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن غریب۔ کنیت انکی ابو غریب تھی اجمعی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دی تھی۔ انکو مستغفری نے کتاب الو فود میں ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو غنیم تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے دیکھا تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے شعبہ نے عاصم احوال سے انھوں نے غنیم بن قیس اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے چند کلمات سنے تھے جو انھوں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہے تھے ۵ الی ابیہ علی محمد ۶ قد کنت حیاتہ بقعد ۷ ابیت لیلیٰ آمننا
الی القدر ۸ النکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قاری ضہبی۔ دارقطنی نے انکو ذکر کیا ہے۔ جعفر بن زبیر نے قاسم بن ابی امامہ سے انھوں نے قیس بن قاری ضہبی
سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ابن آدم کے گناہ پر چالیس
دن تک مواخذہ نہیں کرتا تاکہ وہ توبہ کرے۔ یہ حدیث فردہ بن قیس سے بھی مروی ہے جو انکے نام میں بیان ہو چکی
انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قبیصہ۔ عبدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بقیہ نے عبد اللہ مولای عثمان بن عفان سے انھوں نے عبد اللہ
بن یحییٰ المانی سے انھوں نے قیس بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص وصیت نہ کر لیا اسکو دوسرے مردوں سے بات کرنے کی اجازت نہ ملیگی۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ
کیا مردے بھی بات کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو بھی جاتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن قہد۔ انصاری۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ یہ قیس بیٹے ہیں قہد بن ثعلبہ بن شمس بن مالک بن
نجار کے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ یہ قیس یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا
ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ قیس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کچھ پسندیدہ نہ تھا۔ ابن
ابی خثیمہ نے کہا ہے کہ یہ مصعب کی غلطی ہے یحییٰ بن سعید کے دادا قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد کی کنیت
ابو مریم اور نام عبد الغفار بن قاسم ہے انصاری کوئی ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خثیمہ کا قول ہے کہ مصعب سے
غلطی ہو گئی ہے سب لوگوں نے مصعب کے اس قول کو غلط کہا ہو امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ قیس بن قہد صحابی ہیں
انے قیس بن ابی حازم نے اور انکے بیٹے سلیم نے روایت کی ہے۔ بدر بن اور اسکے بھائی غزفہ شریک تھے۔ حضرت
عثمان کی خلافت میں وفات پائی۔

۱۲ ترجمہ۔ میری خرابی ہو عمر و صلی اللہ علیہ وسلم کے غم میں ۱۳ انکی زندگی میں میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا ۱۴ شام سے صبح تک میں سے سوتا تھا ۱۵
۱۶ حکم اس وقت کا ہے جب کہ میراث کی فرضیت ہوئی تھی اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اپنے عزیزوں کے لیے وصیت کر جائے ۱۷

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ ابن کلبی نے انکو ان لوگوں سے ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی قیس بن اسلم۔ یہ قیس بیٹے بن صفی کے انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انھیں کے متعلق اس کے والد نے یہ شعر کہا تھا
سے اقیس ان ہلک و انت حی ۛ فلا یحرم فواضلک العدیم ۛ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کلب۔ انکا ذکر ارطاہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کلاب۔ کلابی صحابی بن مین کے رہنے والے۔ انکی حدیث عبداللہ بن جلیم کافی سے مروی ہے۔ محمد بن عبدالحکیم نے سعید بن بشیر قریشی صری سے جو مین کے ایک شخص تھے انھوں نے قیس بن کلاب کلابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ مکرمہ کی چھت پر یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد پر ہمیشہ کے لیے اسی طرح حرام کیے ہیں جیسے آج کے دن اس مہینہ میں اور جیسے یہ مہینہ اس سال میں یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک رحمہ۔ احب ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر بھیجی تھی اس تحریر کے بعد اسلام لے آئے تھے۔ عمرو بن بھلی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے کہہ دیا اسے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک کو یہ خط بھیجا تھا
سلام علیکم۔ اب بعد ذلک فانی استعانتک علی قومک عربہم وحمورہم وموالیہم واقطعتک بن ذرۃ نسا مانتی صارع و من یب
خیوان مانتی صارع ببارکک ولقبک ابدال ابدال۔ قیس کہتے تھے کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدال ابدال
نہا بہت محبوب ہے اس سے مجھے امید ہے کہ میری نسل ہمیشہ قائم رہے گی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعمان نے لکھا ہے۔

اس تحریر کے بعد ان میں بڑا دل اور تمیز ہو رہی تھی اور ان میں سے ایک بعد دو شخص محمود بن ہشام (یعنی مجاہد) اب ثواب کرتے رہنا ۱۲۵ھ یعنی باہم غور و غریب کرنا کسی مسلمان
ان میں سے ایک اور لوگوں کو قتل کرنا ۱۲۵ھ قریب قریب ہو بعد اسے واضح ہو کہ میں نے انکو تمہاری قوم پر خواہ بدوی ہوں یا شہری یا غلام سب پر ماک بنایا اور مقام نسا کے غلام سے
وہ صانع اور نسا کے ان کے انکو سے دو صانع تھا اسے یہ مقرر کیے۔ یہ عطیہ تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ ۱۲۰

ابن مالک لائے کہا کہ حبان بن ابی بن مسلم بن قیس بن عمرو بن مالک بن لای ہمدانی ارجی اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لای ارجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبکہ آپ مکہ میں تھے حاضر ہوئے تھے اور ایک حدیث ذکر کی ہے ان سے ابن کلبی نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن انس۔ کنیت انکی ابو صرمہ تھی۔ انکا ذکر قیس بن صرمہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن محسر بن حارثہ کے ہمراہ اس لشکر میں جو ام قرقہ کی طرف گیا تھا یہ بھی تھے انھیں نے ام قرقہ کو گرفتار کیا اور اسے قتل کیا اور عبداللہ اور نعمان فرزند ان مسعدہ غزاری کو قتل کیا۔ ابن اسحاق نے انکا ایک شعر نقل کیا ہے جبکہ یہ غزوہ موتہ سے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ لوٹے۔ ام قرقہ کا نام فاطمہ بنت یزید بن ربیعہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن محسن۔ بعض لوگ انکو قیس بن محسن بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق کہتے ہیں۔ انصاری ہیں بدر میں اور اصہدین شریک تھے ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن کثیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے شرکاء سے بدر کے ناموں کے متعلق روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک ثم من بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محسن بن خالد بن مخلد تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد تھی۔ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی احمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن خالد راہی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میسرہ نہادندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی داؤد نے ابن جریج سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عثمان بن محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد نے میرے ہاتھ میں ایک کوڑا دیکھا جس میں رستی نہ تھی تو انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے

فرمایا تھا کہ اپنے کوڑے کی رستی درست کر اللہ تعالیٰ جمیل ہو اور جمال کو دوست رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اور کہا کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہو مگر اس روایت سے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ قیس صحابی ہیں مگر شاید عثمان نے اپنے والد کے والد کی نسبت ایسا کہا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

محمد بن اشعث قیس کے دادا ہیں۔ محمد نے اپنے دادا سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی اور احمد بن سہیل نے جعفر بن مسافر سے انھوں نے محمد بن قیس سے اسکو روایت کیا ہے یہ جعفر کا قول ہے جو مجھ سے بزرگی نے سمرقند میں بیان کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔ میرا غالب گمان یہ ہو کہ یہ محمد بن اشعث بن قیس کنسی وہی امیر مشہور ہیں جو عبدالرحمن کے والد تھے جنھوں نے حجاج سے قتال کیا تھا اگر یہ وہی ہیں تو انکے دادا قیس صحابی نہیں ہیں بلکہ اگر یہ کوئی اور ہیں تو میں انکو نہیں جانتا۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مخزمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قسی۔ قریشی مطلبی۔ کینت انکی ابو محمد تھی۔ اور بعض لوگ ابوساب بیان کرتے ہیں انکی والدہ عبداللہ بن سبع بن مالک بن جنادہ کی بیٹی تھیں قبیلہ بنی عنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے۔ یہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ اسکو ابن اسحاق نے مطلب بن عبداللہ بن قیس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قیس بن مخزمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کی پیدائش ہوں ہم دونوں واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان مؤلفہ قلوب میں سے تھے جنکا اسلام آخر میں بہت اچھا ہو گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین میں سوانٹ نہیں دیے اور خیمہ میں آپ نے انکو پاس و سق دیے تھے انکی آواز بہت بلند تھی کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ چہیتے تھے تو انکی آواز کوہ حرا پر سنائی دیتی تھی۔ انسے انکو دونوں بیٹے عبداللہ اور محمد روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ بدر میں شریک تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے قیس بن مخلد کا تذکرہ اپنی کتاب میں دو جگہ کیا ہو ایک جگہ تو یوں لکھا ہے

کہ قیس بن مخلد انصاری اور اپنی سند کے ساتھ ابن شہاب سے شکر کا سے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن مازن بن نجار سے قیس بن مخلد کا نام روایت کیا ہے اور دوسرے مقام میں یون لکھا ہے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن مازن بن نجاری بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ابو موسیٰ نے چونکہ ایک جگہ قیس کو ثعلبہ بن مازن کا بیٹا لکھا ہوا دیکھا اور یہ دیکھا کہ وہ احد میں شریک ہو گئے تھے اور دوسری جگہ ثعلبہ اور مازن کے درمیان میں کسی نام دیکھے اور شہادت احد کا ذکر اس میں نہیں دیکھا لہذا انھوں نے ان کو دو شخص سمجھ لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن مسرکنا بنی شاعر کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد منہا بن کنانہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے اور ابو موسیٰ نے انکو قیس بن مسعل عیمری لکھا ہے اور کہا ہے کہ عیمری منسوب ہے عیمر شریح بن عوف کنانی لیثی کی طرف۔ یہ بھائی ہیں کلب بن عوف کے اور اکثر بھائی کی طرف اگر وہ مشہور ہو نسبت کر دی جاتی ہو غزوہ جذام میں جو بمقام حمی ہوا تھا زید بن حارثہ کے ساتھ تھے اور غزوہ موتہ میں بھی شریک تھے اور اس دن انھوں نے ایک شہر بھی کہا تھا جسکو ابن اسحاق نے مغازی میں قتل کیا ہے اور انھوں نے مثل ابن کلبی کے انکا نام قیس بن مسر بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو قیس بن مسر لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ زید بن حارثہ کے ساتھ ام قرفہ کے جہاد میں شریک تھے اور ام قرفہ کو انھیں نے قتل کیا تھا مگر ابو موسیٰ نے انکو قیس بن مسعل لکھا ہے۔ ابن بکولانے بھی ابو عمر کے موافق لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے جو لکھا ہے کہ مقام حمی میں غزوہ جذام میں یہ شریک تھے یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ زید کے ساتھ بنی فزارہ پر انھوں نے جہاد کیا تھا اور ام قرفہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں غزوہ مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں ہوئے ہیں دونوں میں جمع ممکن نہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد حنفی۔ یزید بن معبد کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ اس کے بھائی یزید کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن کشوح کنیس انکی ابو شداد تھی۔ انکے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبد یغوث کہتے ہیں اور بعض ہبیرہ

ابن ہمال اور یہی زیادہ مشہور ہو اور بعض لوگ خود انکو بجائے قیس کے عبد یغوث بن ہبیرہ بن ہمال بن حارث بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن اتمس بن انمار بن اریش بن عمرو بن غوث کہتے ہیں۔ یہ بجلی ہیں اور قبیلہ مراد کے حلیف ہیں یہ ابو عمر کا بہن ہو۔ اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن عبد یغوث بن کشوح لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور ابن کلبی نے قیس ابن کشوح لکھ کر کہا ہے کہ کشوح کا نام ہبیرہ بن عبد یغوث بن غزیز بن بد ابن عامر بن عوتبان بن زاہر بن مراد تھا پس انھوں نے انکو قبیلہ مراد کی نسب میں کر دیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ کشوح انکو اس سبب سے کہتے ہیں کہ انکے پہلو میں داغ دیا گیا تھا یا چوٹ آگئی تھی بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں صحابی نہیں ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا اسلام ابو بکر صدیق کے زمانہ میں ہوا ہے اور بقول بعض حضرت عمر کے زمانہ میں۔ یہی ہیں جنھوں نے اسود عتسی کے قتل میں فیروز کے ساتھ کوشش کی تھی اور انکو اسود نے قتل کر دیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے قبیلہ مذحج کے مسلم شہسوار تھے پھر عراق میں چلے گئے تھے اور وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص کے مقدمتہ اکبیش تھے۔ قادیسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں انے کار نمایان ظاہر ہوئے نعمان بن مقرن کے ساتھ نہادند میں بھی شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ بڑے تہسوار اور جوان مرد اور شاعر تھے۔ عمرو بن معدیکرب کے بھانجے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے ماموں سے مخالف رہتے تھے اور اسلام میں بھی دونوں میں باہم بغض رہا انھوں عمرو بن معدیکرب کی نسبت یہ شعر کہا تھا ۵

فلولا قیتنی لاقیت متربنا ۵ وودعت الحباب السلام

اسکے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ انکی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ قبیلہ بجلیہ کے لوگوں نے انے کہا کہ امی ابوسشد آج ہمارا جھنڈا تم لو انھوں نے کہا کوئی دوسرا شخص تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تمھارے سوا کسی کو نہیں چاہتے انھوں نے کہا واللہ اگر میں لوں گا تو پھر اس سنہری ڈھال والے کے ادھر نہ ٹھہروں گا۔ سنہری ڈھال حضرت معاویہ کے سر پر ایک شخص لگائے رہتا تھا۔ الغرض انھوں نے جھنڈا لیا اور لڑتے لڑتے حضرت معاویہ کے پاس پہنچے پس حضرت معاویہ کا ایک وی غلام سامنے آیا اور اسنے ایک ضرب انکے پیر پر ایسی ماری کہ انکا پیر کٹ گیا مگر قیس نے اس رومی غلام کو قتل کر دیا اسکے بعد نیزوں میں یہ گھر گئے اور شہید ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس عبد یغوث کے بیٹے ہیں۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن منتفق۔ مغیرہ بن عبد اللہ لشکری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد میں گئے کتے تھے وہاں میں نے قیس بن منتفق کو دیکھا وہ یہ بیان کرتے تھے کہ قیس بن منتفق کا حلیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا میں نے انکو مکہ میں اور منی میں اور عرفات میں تلاش کیا کہیں نہ پایا آخر کوفہ کی مسجد میں مل گئے پھر سکے بعد پورا قصہ نقل کیا ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے کئی نام مروی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نشہ سلمیٰ۔ ابو معشر نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب اہل بدر کے ہاتھوں سے واقع ہوا جو واقع ہوا تو اہل عرب خصوصاً اہل نجد پر بڑا شاق تھا پھر جب غزوہ خندق کا واقعہ پیش آیا اور مشرکین اپنے شہر وں میں لوٹ کر گئے تو قیس بن نشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے آسمانوں کا حال پوچھا آپ نے ان سے سات آسمانوں کا اور فرشتوں کا اور انکی عبادت کا ذکر کیا اور زمین کا ذکر فرمایا اور جو کچھ زمین میں ہے اسکو بیان کیا پس یہ اسلام لائے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے اور کہا کہ اے بنی سلیم میں نے روم و فارس کا کلام سنا ہے اور عرب کے اور کاہنوں کے اشعار سنے ہیں اور قبیلہ حمیر کے لوگوں کی باتیں سنی ہیں مگر محمد کا کلام انہیں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے پس تم لوگ محمد کے بارے میں میری اطاعت کرو کیونکہ تم انکے مامون ہو دیکھو اگر فتحیاب ہو گئے تو تم سب ان سے نفع اٹھاؤ گے اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو عرب تم پر مشقیدی نکرینگے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قیس بن نشہ جنہوں نے آسمان وغیرہ کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا عباس بن مرداس کے چچا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ اصم بن عباس علی تھے مگر صحیح قیس بن نشہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن النعمان سکونی۔ اور بعض لوگ انکو حبشی کہتے ہیں۔ انکی حدیث اہل کوفہ و اہل بصرہ سے مروی ہے۔ ان سے ایاد بن لقیط اور زید بن علی یعنی ابوالقموں نے روایت کی ہے ابوالنعم اور ابوعمر نے اسے حدیث مذکورہ بالا روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ابوالقموں فیالی حدیث روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ عبد القیس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یعنی قیس ابن نعمان نے بیان کیا کہ قبیلہ عبد القیس کے لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ چھوہائے ہر تہا

پیش کیے تھے ابو القموس کہتے تھے کہ قیس بن نعمان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن پڑھنا شروع کیا تھا اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں اُسکو پورا کیا۔ اسے ایاد بن لقیط نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) غار کی طرف بقصد ہجرت گئے تو ایک غلام پر انکا گذر ہوا جو بکریان چرا رہا تھا ان دونوں نے اُس سے دودھ طلب کیا اُس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں ہے جو دودھ ہی جاسکے پس حضرت نے ایک بکری کو پکڑ کر اُسکے تھن پر ہاتھ پھیرا اور ابو بکر نے اُسکو دودھ پھر سب لوگوں نے اُسکو پیا اُس چرواہے نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں محمد رسول اللہ ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان عبدی۔ وفد عبد القیس کے ایک شخص یہ بھی ہیں۔ اسے ابو القموس نے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہمیں عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے خالد بن عوف سے انھوں نے ابو القموس یعنی زید بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے وفد عبد القیس کے ایک شخص نے جکانام شاید قیس بن نعمان تھا بیان کیا کہ نقیہ اور مزفت اور دبا اور ختم میں نبی نہ ہو بلکہ چڑے کے طرف میں ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور پہلے تذکرہ سے انکو علیحدہ کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اسے ایاد بن لقیط اور ابو القموس نے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابو ہریرہ کے دادا ہیں۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ بعض حفاظ حدیث نے شیخ سعید بن ابی الرجاء سے روایت کیا ہے۔ اور ابو ہشام رفاعی سے روایت ہے وہ حفص سے وہ اشعث سے وہ ابو ہریرہ وہ انکے دادا قیس سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے میں سحری کھا کر مسجد نبوی میں گیا اور حجرہ شریفہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر مجھے کھانسی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ابوبکیلی ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ آج میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے فرمایا میں بھی روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں (ابھی وقت سحری کھانیکا ہے) ہمارے مؤذن نے آج فجر سے پہلے اذان دیدی ہو شاید اسکی آنکھ میں کچھ فرق آگیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے ایسا ہی بیان کیا ہو مگر صحیح یہ ہے کہ ابو ہریرہ کے دادا شیبان تھے نہ قیس۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشیم۔ شامی۔ بنی سلمہ بن لوی کے خاندان سے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے انکو سکمی بیان کیا ہے یعنی قبیہ بنی سلیم سے عبدالقاہر سلمی کے دادا ہیں صحابی ہیں۔ ان سے عطیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری نے انکو کتاب وحدان میں صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن و ہرز بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سودہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ اور بعض لوگ انکو قیس بن ابی ودیعہ کہتے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خراسان میں حکم بن عمرو کے ساتھ گئے تھے۔ اسکو حاکم ابو عبد اللہ نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید۔ اسنے انکی اولاد نے روایت کی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپ نے انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انھوں نے سلمان نامی پہاڑ پر چڑھ کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور وہ سب مسلمان ہو گئے ان کے سر پر جس مقام میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا وہاں کے ہال سفید نہ ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید جہنی۔ اسنے شعبی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اسکے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا شاید یہ گزشتہ ناموں میں سے کسی کا تذکرہ ہے۔ ام نائلہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس نامی ایک شخص کو پوچھا اور فرمایا کہ زمین میں اُسکو ٹھکانا نہ ملے پس وہ جب کسی مقام میں جاتے تھے تو وہاں انکا قیام

نہ ہوتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیس (رضی اللہ عنہ)

قیس کی طرف منسوب ہیں۔ عمارہ بن عثمان بن حنیف نے قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہ کہتے تھے کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی کرایا اور انکو ایک مرتبہ دھویا پھر اپنا منہ دھویا اور کہنیاں ایک مرتبہ دھوئیں پھر دہنے ہاتھ سے اپنے دونوں پیر ایک مرتبہ دھوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مگر اسکی سند میں اختلاف ہے۔

(سیدنا) قیسہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کثوم بن حباشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ کیا گیا ہے مگر انکی کوئی روایت نہیں ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) قیظلی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوزان بن ثعلبہ بن عدی بن مجعد بن حارثہ بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا نام نبیت بن مالک بن اوس ہے۔ اوس بن الفزاری ہیں۔ انکی والدہ لبنی بنت رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔ بقول واقدی یہ اور انکے تین بیٹے عقبہ اور عبد اللہ اور عبد الرحمن احد میں شریک تھے اور تینوں جبرابو عبیدہ میں شہید ہوئے اور انکے بھائی عباد بن قیظلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مگر احد میں شریک نہ تھے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی احد میں شریک تھے۔ حافظ ابو القاسم بن عساکر دمشق نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو قیظلی ابن قیس لوزان بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ ابن قدام نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) قین (رضی اللہ عنہ)

اشجعی ہیں۔ انکا ذکر حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے۔ اسکو یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قین اشجعی نے کہا کہ اوکھلی (ایک طرف ہو جسمین غلہ وغیرہ موصل سے کوٹا جاتا ہے) کا کیا حکم ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اسکی کچھ اصل نہیں ہے۔

(سیدنا) قیوم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو یحییٰ بن۔ ازدی ہیں۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد میں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد القیوم رکھا ہے ہم صرف عین میں انکا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ انکی حدیث عبد الجبار بن یحییٰ بن فضال بن یحییٰ بن قیوم سے مروی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

حرف الکاف باب الکاف الباء والشار

(سیدنا) کبائہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی۔ انصاری اوسی۔ بنی حارثہ کے خاندان سے ہیں۔ غزوہ احمر میں شریک تھے۔ غرابہ میں اوس وسی کے بھائی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

(سیدنا) کبایش (رضی اللہ عنہ)

ابن ہودہ۔ بنی حارثہ بن سدوس بن سے۔ ایک شخص ہیں بن سہف بن عمر نے عبد اللہ بن عبد بن شبرہ سے انھوں نے ایاد بن لقیط سدوسی سے انھوں نے کبیش بن ہودہ جو بنی حارثہ بن سدوس کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ نے ایک تحفہ انکو لکھ دی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

زدی۔ یہ کثیر بیٹے ابو کثیر کے ہیں صحابی ہیں۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے۔ ابن وہب نے حیو بن شریح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عقبہ بن سلم سے پوچھا کہ کیا آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے انھوں نے کہا کہ کثیر جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہتے تھے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ہم سب لوگوں کیلئے کھانا لایا گیا اور ہم نے کھایا اسکے بعد نماز کی تکبیر ہوئی پھر ہم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو کثیر بن ابی کثیر بیان کیا ہے اور ابو عمر نے انکو کثیر ازدی لکھا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

براہ بن عازب کے مامون ہیں شعبی نے ہراہ بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے مامون کا نام قلیل تھا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا اور فرمایا کہ اسکی شہادت عید اسی کی قربانی نماز کے بعد کرے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں صحابی (سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن ثاس بن ربیعہ بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن شیح بن فزارہ فزاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب۔ علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انھوں نے حماد بن سلمہ سے انھوں نے ابو جعفر خطمی سے انھوں نے محمد بن کعب سے انھوں نے عمارہ بن خزمیہ سے انھوں نے کثیر بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ حدین میں (بحالت کفر جنگ میں گرفتار ہو گئے اور) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے پس جب قدر لوگ بالغ تھے وہ قتل کر دیے گئے اور نابالغ چھوڑ دیے گئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو مسلم کجی نے حجاج سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ جنگ قرظہ کا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حدین میں تو کوئی بھی قتل نہیں کیا گیا نہ بالغ نہ نابالغ۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد عبدی حکم بن رفید نے روایت کی ہے کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں انکے دادا عباد بن عمرو بن شیبان سے انھوں نے کثیر بن سعد عبدی سے جو قبیلہ بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور آپ نے انکو ایک زمین عمیق نامی جو ملک شام مقام بیت جبر میں تھی دی تھی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب حاشی۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہی ہیں جنھوں نے قادسیہ میں جالیوں فارسی کو قتل کیا تھا۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن معذ کرب۔ کنہی۔ انکا شمار بنی جمح میں ہے کنیت انکی ابو عبد اللہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے زبید بن صلت کے بھائی ہیں۔ انکا نام قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام کثیر رکھا۔ حبیب اللہ بن عمر بن نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن صلت کا نام پہلے قلیل تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

انکا نام کثیر رکھا اور مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام مطیع رکھا اور ام عاصم خواہر حضرت عمر کا نام عاصیہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام جمیلہ رکھا حضرت اچھے نام سے قال نیکہ لیتے تھے۔ کثیر نے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے کثرت انکی ابو تمام ہوائی والدہ ایک رومی کنیز تھیں اور بقول بعض انکی والدہ کا نام حمیرہ تھا۔ بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ انسہ عبد الرحمن اعرج نے اور ابن شہاب نے روایت کی ہے۔ یزید بن ابی ریا نے عباس بن کثیر بن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور عبد اللہ و عبید اللہ و قثم کو جمع کرتے تھے اور اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص سب سے پہلے میرے پاس پہنچ جائیگا وہ سلاطین چیز لیگی۔ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر اس میں کلام ہے کیونکہ جو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوا وہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت اسکو بلائیں اور وہ چلا آئے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ بقول بعض بخاری نے انکو ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسطرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سلمی۔ بنی اسد کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بنی اسد بھی بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ غزوہ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے زیاد نے اسکو روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ غزوہ بدر میں انکے دو وزن بھائی ساکب اور ثقف بھی شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ سوا اس روایت کے اور کسی روایت میں میں نے کثیر کا نام نہیں دیکھا۔

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص طلب علم کیلئے سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ ابن قانع کا قول ہے مگر یہ غلط ہے یہ روایت دراصل کثیر بن قیس سے مروی ہے اور وہ ابوالدرداء سے روایت کرتے ہیں واللہ اعلم۔

۱۵ جسطرح لکھا کہ کن کو پار میں کھاتے ہیں اسی حالت کا ذکر ہے ۱۲

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود - عیدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے قتیبہ نے لیث سے انھوں نے معاویہ بن صامح سے انھوں نے ابوالزاہر سے انھوں نے
 کثیر بن مروت سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلطان زمین میں خدا کا سایہ ہو کہ بہر مظلوم اسکے
 سایہ میں پناہ لیتا ہو لہذا اگر وہ عدل کرے گا تو اسکو ثواب ملے گا اور رعیت پر اسکا شکر واجب ہے اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اسپر گناہ ہوگا اور
 رعیت کو مہر کرنا چاہیے جب بادشاہ لوگ ظلم کرتے ہیں تو زمین میں قحط پڑ جاتا ہے اور بے کوفہ بند ہو جاتی ہے تو موشی ہلاک ہو جاتا
 ہے اور جب زنا خلائیہ ہونے لگتی ہے تو فقر و مسکنت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جب بدخمدی کیجاتی ہے تو دشمن کا غلبہ ہو جاتا ہے انکا تذکرہ
 ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کثیر کو ابو موسیٰ کے سوا اور کسی نے صحابہ میں نہیں ذکر کیا

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

ہاشمی - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عباس کے بیٹے ہیں جبکا ذکر اوپر ہو چکا ہے لکن بیٹے جعفر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 جب فرض نماز پڑھ چکے تھے اور اسکے بعد کچھ نوافل پڑھنا چاہتے تھے تو بائیں طرف ہٹ جاتے تھے اور جب قدری چاہتا تھا پڑھتے
 تھے اور اپنے اصحاب کو بھی آپنے حکم دیا تھا کہ بائیں طرف ہٹ جا یا کریں واپس طرف نہ ہٹا کریں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) کثیر (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ حسن بن عبد الرحمن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کثیر سے کہا
 جو صحابی تھے آج انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔

باب الکاف والذال والراء

(سیدنا) کدن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو ابن عبید کہتے ہیں غٹکی ہیں اور بقول بعض غٹکی فلسطین میں رہتے تھے انکی حدیث انکی لاڈلی ہے۔ یہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپسے بیعت کی تھی انے انکے بیٹے کفایت بن کدن نے روایت کی ہے کہ
 کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں میں سے آیا اور میں نے آپسے بیعت کی اور آپکے ہاتھ پر اسلام لایا۔
 انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کدیر (رضی اللہ عنہ)

غٹکی - بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے والد کا نام قتادہ تھا۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوئی کہتے تھے

انہی ابو اسحاق بسیمی نے روایت کی ہے۔ عین خطیبہ ابو الفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے شعبہ نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے میں نے کد رضحی سے سنا ابو اسحاق کہتے تھے مجھے کدیر سے سنا ہے پچاس برس ہو گئے اور شعبہ کہتے تھے مجھے ابو اسحاق سے سنا ہے چالیس سال ہوئے ابو داؤد کہتے تھے مجھے شعبہ سے سنا ہے پینتالیس یا چھیالیس سال ہوئے غرض وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی کام ایسا بتائیے جو مجھ کو جنت میں لیجائے کیے فرمایا ٹھیک بات کہا کرو اور تمہاری حاجت جس قدر زائد ہو کرے کیلو دیکھا کرو اُس نے عرض کیا کہ اگر ایسا کٹر سکون تو اپنے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلا دیا کرو اور شخص کو سلام کیا کرو اُسے کہا اگر ایسا بھی نکر سکون تو اپنے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں اُسے کہا ہاں ہیں تو اپنے فرمایا اگر ایک اونٹ ہیں لیو اور ڈول لیو اور جن لوگوں کو دوسرے دن پانی ملتا ہوا انکو پانی پلاؤ جب وہ آئیں اور جب وہ نہ ہوں تو انکا کام کر دیا کرو امید ہے کہ تمہارا اونٹ بیکار نہ ہونے پائیگا اور تمہارا ڈول پھٹنے نہ پائیگا کہ جنت تمہارے لیے واجب ہو جائیگی۔ یہ حدیث ابو اسحاق کی روایت سے مشہور ہے اور ابو اسحاق سے اسکو سمر اور ثوری اور قطرب بن خلیفہ اور یزید بن عطار وغیرہم نے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے نزدیک انکی حدیث مرسل۔

(سیدنا) کرامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت انصاری صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے ابن کلی نے انکا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی نے انکی بیٹی میمونہ نے اور عبداللہ بن عمرو بن حاص نے روایت کی ہے یزید بن ہارون نے عبداللہ بن یزید بن مقسم سے انھوں نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انھوں نے میمونہ بنت کرم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ کے ہاتھ میں ایک درو تھا جیسا معلوم کے ہاتھ میں ہوتا ہے لوگوں کے رفتار کی آواز سے زمین گونج رہی تھی میرے والد آپ کے قریب گئے اور انھوں نے آپ کا قدم مبارک پکڑ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے اپنی اونٹنی روک لی میمونہ کہتی تھیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کے پاسے مبارک کے بیچ کی انگلی باقی رہ گئی تھی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میں بیش عسراں میں شریک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیش کو بچا لیا اسی بیش میں طارق بن مرقع نے کہا تھا کہ کون شخص مجھے اپنا نذرہ مع اسکے ثواب کے دیتا ہے آج ہم یہ مذبح طارق بن مرقع کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ عین ابن ابی جبہ نے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے

والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے جسے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالخویرث یعنی حفص نے جو عثمان بن ابی العاص کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عبدالرحمن بن لعلی بن کعب بن سیمونہ بنت کرم سے انھوں نے اپنے والد کرم بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی آپس میں متعلق جو انھوں نے نانہ جاہلیت میں کی تھی مسالہ پوچھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ مذکر کی نیت کیلئے تھی میرے والد نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ اللہ کے لئے تھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لیے جو نذر تھی اسکو پورا کرو اسکا ثواب ملیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی السناہل۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی سائب کہتے ہیں۔ انصاری ہیں۔ صحابی ہیں مدینہ میں رہتے تھے۔ انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ قرہ بن ابی المعز نے قاسم بن مالک مزی سے انھوں نے عبدالرحمن بن اسحاق سے انھوں نے اپنے والد کرم بن ابی سائب انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک ضرورت سے مدینہ کی طرف گیا یہ وہ نانہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا کہ میں شروع ہو چلا تھا اتفاقاً ہکورات کے وقت ایک چرواہا کے یہاں رہنا پڑا نصف شب کو ایک بھیڑ آیا اور اسے بکری کا بچہ اٹھا لیا چرواہا یہ دیکھ کر اٹھا اور اسے کہا کہ ای عامر الوادی نام ایک حن کا ہوا اپنے پڑوسی کی مدد کریں ایک آواز دینے والے نے جسکی صورت میں نے نہیں دیکھی کہا کہ ای بھیڑیے اسکو چھوڑ دے فوراً وہ بکری کا بچہ دوڑتا ہوا گلہ بین گیا اور اس کے کہیں زخم نہ تھا اس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حدیث نازل ہوئی فانہ کان رجال من الانس یوذون برجال فرادو ہم رہقا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ثقفی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خوشی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو حاتم نے انکے اور کرم بن سفیان کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ طہرانی نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ ان دونوں کی حدیث بلفظ ایک ہے انکی حدیث جعفر بن عمرو بن اسمہ نے ابو نعیم بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے کرم بن قیس سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جگنا نام القویہ تھا چلا انھوں نے مجھے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے عاریتاً دیدو میں نے کہا اس شرط پر دوں گا کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھے کرواؤ میں نے کرمی بہت سخت تھی ابو ثعلبہ نے کہا اچھا جوتیاں مجھے دیدو میں نے اسکا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا بعد اس کے جب گھر پہنچے تو ابو ثعلبہ نے میری جوتیاں مجھے واپس بھیج دیں اور کہا ابھیجا کہ میں نکاح نکروں گا میں نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا

۱۵ ترجمہ اور بیضا کہ انسان جنوں سے ہوا مانگتے تھے گمان جنوں نے انکی ہلاکت زیادہ کر دی ۱۲

آپ نے فرمایا اُسکو چھوڑ دو تمہارے لیے اہمیں بہتری نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے یہ نذر کی تھی کہ فلاں مقام میں کچھ اونٹ قربانی کرونگا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو جو نذر پوری نہیں کی جاتی وہ وہ ہو جو صلہ رحم کے قطع کرنے میں ہو یا اُس چیز میں جو ہمیں ابن آدم کا اختیار نہیں ہو انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں باوجودیکہ انھوں نے کروم بن سفیان کو ثقفی بیان کیا ہے اور انکو خوشی بیان کیا ہے ایک تعجب کی بات ہے اگر وہ ان دونوں کو ثقفی بیان کرتے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا تو بیشک ایک بات ہوتی واللہ اعلم۔

(سیدنا) کردوس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر اور حسن بن سفیان اور عبد اللہ بن ابی داؤد نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے۔ ابن ابی وائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو کچھ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے اہمیں یہ بھی تھا کہ اللہ کسی بندہ کو مصیبت بتلا کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے فریاد کی آواز سنے۔ اور مروان بن سالم نے ابن کردوس بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عیدین کی شب و رنبد رحوین شعبان شب کو عبادت کی اُسکا قلب نہ مرے گا جبکہ اور سب قلب مر جائیں گے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کردوس (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے اور علی بن سعید عسکری نے اور ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ احمد بن سیار نے ابو عبد ربہ سے انھوں نے مفضل بن فضالہ قتبان یعنی ابو معاویہ سے انھوں نے عیسیٰ بن ابراہیم سے انھوں نے سلمہ بن سلیمان جزری سے انھوں نے شداد بن سالم سے انھوں نے ابن کردوس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عیدین اور نصف شعبان کی شب میں شب بیداری کرے اُسکا قلوب نہ مرے گا جس دن کہ او تملب جائیں گے اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر نے فضل بن فضالہ سے روایت کیا ہے اور انھوں نے بجای شداد بن سالم کے مروان بن سالم کا نام لیا ہے اور حسن بن سفیان نے احمد بن سیار سے اسکو اس طرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے یہ حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے اور اسکو کردوس ابن عمر کے تذکرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے ابو نعیم نے یہ حدیث کردوس بن عمرو کے تذکرہ میں لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر نہیں معلوم کہ ابو موسیٰ نے انکو کیسے روایت کیا۔ ابو نعیم نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور پہلے نام کا تذکرہ ہی نہیں لکھا یہ نام بھی ایسا ہی ہے کہ بتائے میں آتا ہے

(سیدنا) کردوس (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابن شاہین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ وہب بن جریر نے

شعبہ سے انھوں نے عبدالملک بن بیسہ سے انھوں نے کر دوس سے جو صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجلس ذکر میں بیٹھنا مجھے چار غلاموں کے آواز دہانے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اس حدیث کو علی بن جبہ شعبہ سے انھوں نے عبدالملک سے انھوں نے کر دوس صحابی سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ خود کر دوس ہی قول ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ سے لکھا ہے۔

(سیدنا) کر ز (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ۔ بعض لوگ انکو ابن سامہ کہتے ہیں۔ بنی عامر بن صعصعہ ہیں بعض لوگ انکو ابن سلمیٰ کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نابغہ جعدی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے ہمیں ابو الفرج بن محمود نے کتابہ لہی سند کے ساتھ ابن ابی عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن ہشیر یعنی ابو مفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن راشد نے رجال بن شذریہ روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے کر ز سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ بنی عامر پر لعنت فرمائیے حضرت نے فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں ہوں بھیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابو زکریا نے انکا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کر کے لکھا ہے حالانکہ انکے دادا نے انکا تذکرہ کر ز کے نام میں لکھا ہے انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کر ز کہتے ہیں اور بعض لوگ کر ز ابن مندہ نے انکو کر ز بن سلمہ بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے لفظ صحیح سامہ ہے نہ سلمہ۔

(سیدنا) کر ز (رضی اللہ عنہ)

تیسری۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابو حاتم اور حنفی وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن منصور نے نافع انھوں نے عبد بن بدیل سے انھوں نے بنت کر ز تیسری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے اس پہاڑ پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں جنھوں نے بوسے پہاڑ کو بھر لیا تھا یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کر ز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پہاڑ کے پیچھے حدیبیہ کے دن دیکھا تھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازہ اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مسلم بن وارہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نافع بن عمر نے عبد اللہ بن بدیل سے یا انکے چچا سے انھوں نے بنت کر ز سے انھوں نے اپنے والد سے کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے حدیبیہ کے پہاڑ پر چڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پہاڑ کے پیچھے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پیچھے دو صفیں مقتدون کی تھیں جنھوں نے اس میدان کو یعنی وادی حدیبیہ کو بھر لیا تھا اس روایت سے بھی ابو نعیم کے

ابن جابر بن جہیل اور لقبول بعض حمل بن لاجب بن حبیب بن عمرو بن غیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ کرز بن جابر فہری نے ایک مرتبہ مدینہ میں شجوان مارا تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تعاقب کیلئے تشریف لگے یہاں تک کہ وادی صفوان تک پہنچ گئے مگر یہ نہیں ملے اسکے بعد یہ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جسکو قبیلہ عربیہ کے تعاقب پر اپنے مامور کیا تھا قبیلہ عربیہ کے لوگوں نے صدقہ کے اونٹ لے لیے تھے اور چرواہے کو قتل کر دیا تھا کرز کی شہادت فتح مکہ سنہ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب فتح مکہ کے دن کفار سے اور مسلمانوں سے یعنی حضرت خالد بن ولید کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا تو کرز بن جابر بن حمل اور حبیش جو دونوں حضرت خالد کے لشکر میں تھے مگر لشکر سے علیحدہ ہو کر دوسرے راستہ میں جا رہے تھے دونوں شہید ہو گئے پہلے حبیش شہید ہوئے تو کرز نے انکو اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ کر لڑنا شروع کیا اور بطور رجز کے کہتے تھے ۞ قد علقت سفرا من بنی فہر بن نقیۃ الیوم ۞ نقیۃ الصدۃ لاضر بن الیوم عن ابی صخر حبیش کی کنیت ابو صخر تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

ابن حلقمہ بن ہلال بن جریر بن عبد شمس بن حلیل بن حبیشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ - ربیعہ کا نام خزاعی - کعبی ہیں -
یہی عمرو بن لُحی قبیلہ خزاعہ کے جدا مجدد ہیں - زہری نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے اور عمروہ نے انکو کرر بن حبیش لکھا ہے یہ
کرر فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور ربیعہ عمر بانی تھی - یہی ہیں جنہوں نے حرم کی نشانیاں حضرت معاویہ کی خلافت میں جبکہ مروا
بن حکم مدینہ کا حاکم تھا قائم کی تھیں - ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم اور ابو محمد یعنی عبدالعزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی
برکات بن ابراہیم بن طاہر عشوعی وغیرہما نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی حافظ علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
ہمیں ابوالحسن یعنی محمد اور ابو بکر یعنی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن باذویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل
یعنی محمد بن علی سہلکی بستانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر حیرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عتبہ یعنی احمد بن فرج نے

Marfat.com

خبر دی وہ کہتے تھے تم سے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے تم سے اوزاعی نے عبد الواحد بن قیس سے انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے تم سے کرز بن علقمہ خزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اُس نے پوچھا کہ اسلام کی انتہا بھی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں اللہ جس عرب یا عجم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہیگا اسکو اسلام سے مشرف فرمائے گا اسکے بعد فتنے پیدا ہونگے کہ ایک دوسرے کی گردن مار دیگا پس اس وقت سب بہتر وہ ہوگا جو پہلے کسی درہ میں جا کر بیٹھ جائے اور اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس سے کسی آدمی کو ضرر نہ پہونچے۔ یہ کرز وہی ہیں جنھوں نے شب غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاب کیا تھا مگر جب انھوں نے غار کے منہ پر مگرڑی کا بالادیکھا تو کہا کہ ہمیں سے نشان گم ہو گیا ہے انھیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں کو دیکھا کہ کھڑا تھا کہ یہ قدم اسی قدم سے نکلا ہے جسکا نشان مقام ابراہیم میں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد حارثی۔ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہیں ایک حدیث بھی انکی لکھی ہے جسکو انھوں نے مسند نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ولید نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہیں مگر انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ انکا ذکر ایک حدیث میں جو تم سے بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے عمرو بن انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ مال غنیمت پر ایک شخص متعین تھے جنکو لوگ کر رہے تھے جب وہ مے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائیگا لوگوں نے جاکر دیکھا تو ایک عبا (مال غنیمت کی) انھوں نے چرائی تھی بخاری نے کہا ہے کہ ابن سلام نے بھی انکا نام کر رہے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) کرز (رضی اللہ عنہ)

ابن ابرہہ۔ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی روایت نہیں دیکھی مگر صحابہ سے حضرت خدیفہ بن یمان ابو الدرداء سے ابو زکاتہ سے اور انسے شام کے بڑے بڑے تابعین نے روایت کی ہے کعبہ حبار نے سلیم بن عامر نے مرہ بن کعب وغیرہ نے۔ مستغفری نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ابو حاتم کے نزدیک ثابت نہیں ہے بخاری نے انکی کنیت ابراہیم بیان کی ہے

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا اکریب (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ابان بن یزید نے یحییٰ بن کثیر سے انھوں نے فرید سے انھوں نے ابو سلام سے انھوں نے کریم غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو پنج چیز میں میزان اعمال میں کس قدر وزنی اور زبان پر کس قدر ہلکی ہیں ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ پنج چیز کون ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور فرزند صالح جسکو خدا موت دیدے اور اسکا والد صبر کرے۔ اس حدیث کو دستوائی نے یحییٰ سے انھوں نے ابو سلام سے انھوں نے ابو امامہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابو سلام دو تھے ایک ابو سلام کبیر جنکا نام موطور حبشی تھا اور وہ تابعین میں سے دوسرے ابو سلام صغیر انکا نام زید تھا پس اس سند میں زید عن ابی سلام غلط ہے کیونکہ زید ہی کی کنیت ابو سلام ہے۔

(سیدنا کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن اسامہ۔ اور بعض لوگ بن اسامہ کہتے ہیں عامری ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کریم بن سلمہ صحابی ہیں انکا شمار اہل بصرہ کے خاندان بنی عامر میں ہے اور بعض لوگ انکو کریم بن اسامہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ کریم کے نام میں کدو کا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انکی حدیث کی سند میں کلام ہے عتبہ بن قیس نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے خالد بن جزی سے انھوں نے اپنے بھائی کریم بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خنساء بن ارض کا مسالہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن داؤد نے کثیر بن عبید سے انھوں نے بقیہ سے روایت کیا ہے مگر یہ غلط ہے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عبد الکریم بصری سے انھوں نے حبان بن جزی سے انھوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا کریم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ ذرا رہ کے دوا میں۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم۔

سلم یعنی حشرات ارض کے ذہن کہ انکا ہانا حلال ہے یا حرام۔ ۱۲

باب الکاف مع الشین والعین

(سیدنا) کشذ (رضی اللہ عنہ)

جہنی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انکی حدیث محمد بن عمرو اقدی نے عبد العزیز بن عمران سے انھوں نے
واقد بن عبد اللہ سے انھوں نے کشذ جہنی سے روایت کی جو بشرطیکہ محفوظ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابن شاپین نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبد اللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن مالک نہیں
ہیں اور انھوں نے ابن نمیر سے انھوں نے حجاج سے انھوں نے نافع سے انھوں نے کعب انصاری سے
روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک لونڈی نے پتھر سے کسی جانور کو ذبح کر دیا آپ نے
فرمایا کچھ حرج نہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن جاز بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ۔ اور بعض لوگ انکے والد
کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں جاز بن مالک بن ثعلبہ جہنی اور بعض لوگ انکا نام حمان بیان کرتے ہیں اور بقول
بعض یہ غسانی ہیں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف اور بقول بعض بنی طریف بن خزرج کے حلیف ہیں
ابن شہاب نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان کعب بن خزرج سے غزوہ بدر میں شریک تھے کعب بن
جاز بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قبیلہ غسان کے تھے مگر کعب بن خزرج کے حلیف تھے اور ابن اسحاق نے
ان انصار کے نام میں جو قبیلہ طریف بن خزرج سے غزوہ بدر میں شریک تھے کعب بن جاز بن ثعلبہ کا نام لکھا ہے اور
کہا ہے کہ یہ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلہ جہینہ کے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بقول
بعض یہ بنی طریف کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا خیال ہے بنی طریف اور بنی ساعدہ اور بنی
حالا نکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں ابن کلبی نے بھی ابن اسحاق کے موافق انکو جہنی لکھا ہے اور وار قطنی نے انکے والد کا
نام حمان بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

۱۵ بعض پتھروں کے کنارہ پتلے ہوتے ہیں وہ بالکل چاقو پھری کا کام دیتے ہیں ۱۲

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن خذاریہ ابو بکر بن کلاب کے خاندان سے ہیں۔ صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو زرین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن خزررج انصاری۔ بنی حارث سے ہیں۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن میمون بن کعب بن خزررج نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حکم بن ابی الحکم غزوہ تبوک میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میرے ہم سفر تھے اور وہ کیا عمدہ ہم سفر تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن ابی سلمی۔ ابوسلمی کا نام ربیعہ بن قرط بن حارث بن مازن بن حلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہرمہ بن لاطم ابن عثمان بن عمرو بن اذ بن طاہخ تھا۔ مزی بن ہن۔ صحابی ہیں۔ کعب اور انکے بھائی بکر جو زبیر کے بیٹے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے جب مقام ابرق الغراف میں پہنچے تو بکر نے کعب سے کہا کہ تم اسی مقام میں ہماری بکریوں کو دیکھتے رہو تاکہ میں اس شخص سے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل آؤں اور سنوں کہ وہ کیا کہتے ہیں چنانچہ کعب وہیں ٹھہرے رہے اور بکر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے حضرت نے اسلام کی انکو ترغیب دی چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انھوں نے یہ اشعار نظم کیے ۵

الا بلغا عنی بجرأ۔ سالۃ علی اے شی دیب غیرک دیکا علی خلق لم تلف اما ولا ابا علیہ ولم تدرك علیہ اخالکا سقاک ابو بکر یکاس روتہ وانہلک الماؤ منہا وعلکا

جب ان اشعار کا علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو اپنے انکا خون معاف کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص کعب کو پائے وہ اسکو قتل کر دے بکر نے اپنے بھائی کو اسکی اطلاع کر دی اور کہا کہ اب اپنے بچاؤ کی فکر کرو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم نہ بچ سکو گے بعد اُسکے لکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو آپ قبول کر لیتے ہیں اور پچھلے قصور معاف کر دیتے ہیں لہذا میرے اس خطا کے پوچھتے ہی تم چلے آؤ اور اسلام لاؤ چنانچہ کعب بھی آئے اور انھوں نے ایک نعتیہ قصیدہ بھی نظم کیا جب یہ مدینہ پہنچے تو انھوں نے اپنا اونٹ مسجد نبوی کے ۱۵ ترجمہ اے قاصد بیکر کو میرا یہ پیغام پہنچا دے کہ کس وجہ سے تو نے غیر کا دین اختیار کیا وہ دین جیسرہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا نہ مان کو نہ بھائی کو ابو بکر نے تجھے بہت ہی بُری تعلیم دی جس سے تو ہلاک ہو گیا ۱۲

دروازے پر بٹھلا دیا اور مسجد کے اندر گئے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پیچھے بیٹھے ہوں اور کبھی اسکی طرف ملتفت ہو کر اس سے باتیں کرتے ہیں اور کبھی اسکی طرف ملتفت ہوتے ہیں کعب کہتے تھے میں نے اس قرینہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اور میں آپ کے قریب جا کے بیٹھا اور اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کیا کہ مجھے امان دیجیے آپ نے فرمایا تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ کعب بن زہیر آپ نے فرمایا تمہیں نے یہ اشعار نظم کیے ہیں اور آپ نے حضرت ابو بکر صدیق کو اشارہ کیا کہ ان اشعار کو پڑھو خانچہ انھوں نے وہ اشعار پڑھے جب یہ مصرعہ پڑھا گیا وہ انہلک اٹھا اور منہا وعلکاذ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ میں نے بجا سے مامور کے لفظ مامون کہا تھا اسکے بعد پھر انھوں نے اپنا قصیدہ نعتیہ سنایا ۵

یا نبی سعاد فطی الیوم بتول تیم اثرہام یفند مکیول ان الرسول سیف لیستغاربہ مہند من سیوف اللہ مہلول
ابنت ان رسول اللہ وعدنی والعفو عند رسول اللہ مامول

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر حاضرین کو اشارہ کیا کہ سنو بچا تک کہ انھوں نے اپنا قصیدہ پورا کیا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے ہیں ایک طائف سے واپس تشریف لائے تھے انکے عمدہ اشعار میں سے چند شعر یہ ہیں ۵

لو کنت أعجب من شئی لا أعجبنی سعی الفتی وہو مجتہد العتدر لیسعی الفتی لا موریس ید رکھا وانفس واحدة والہم منتشر
والمرء عاش ممدود لہ مل لا تنفی العین حتی یلتقی الاثر

نیز اشعار ذیل بھی انکے عمدہ کلام میں ہیں۔

ان کنت لا ترہب ذمی لما تعرف من صغی عن الجاہل فاش سکوتی اذا نامضنت فیک لمسوع غنی القائل
فالسامع الذام شریک لہ وطعم الماکول کالاکل مقالۃ السود الے الہا اسرع من منحد سائل
ومن دعا الناس الے ذمہ ذمہ بالحق و بالباطل

۵۔ سعاد (نامی محبوبہ) نے جدائی اختیار کی جس سے ملال چھین چڑا۔ اسکے بعد نہایت ذلت ہو اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جاسکتا۔ بیشک رسول ایک تلوار ہیں جنکی روشنی چیل رہی ہے خدا کی تلوار وہ ہیں سے ایک پرہیزگار شمس ہے مجھ خبر دیکھی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈرا یا اگر رسول اللہ سے بخشش کی امید ہے۔ ۱۱۔ اگر مجھ کو کسی چیز پر تعجب ہوتا تو آدمی کی اس کوشش پر حیرت و تعجب ہوتا جسکے خلاف تقدیر میں ثابت ہو چکا ہے آدمی ایسی باتوں کے لیے کوشش کرتا ہے جنکو وہ پانہیں سکتا نفس ایک ہی ہے۔ اور بقا صد بہت ہیں۔ آدمی جب تک زندہ رہے گا ہوس کم تر ہوگی اثر نہیں جاتا جب تک نشان رہتا ہے ۱۲۔ اگر تو میری مذمت نہ کرتا تو میں اس سبب کہ جاہلون میرے عرض کو جانتا ہے مگر مجھے میری سکونت سوزنا چاہیے۔ کیونکہ میں یہودہ گویان تیری سنتا ہوں سننے والا برائی کرنے والے کا شریک ہے کسی چیز کا کلامیوا لاشل کہانیوالے کہی۔ بری بات اسکے اہل تک سیال چیز سے بھی تیز پہنچ جاتی جو لوگوں کو اپنی مذمت کی طرف بلاتا ہو لوگ اسکو حق و باطل غرض ہر طرح بڑا کہنے لگتے ہیں ۱۲

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک چادر عنایت فرمائی تھی جو اب تک شہابان اسلام کے پاس ہوائے والد زہیر کی وفات بعثت سے چھ برس پہلے ہو گئی ہو۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری بخاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن کلبی نے کہا جو کہ انکی شہادت غزوہ خندق میں ہوئی واقعی نے بیان کیا جو کہ غزوہ خندق میں انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا اور ابن اسحاق نے کہا جو کہ غزوہ خندق میں ایک نامعلوم تیرانے لگ گیا تھا اسی سے پشید ہو گئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نامعلوم تیر جسکے لگا تھا وہ امیہ بن ربیعہ بن صخر دوی تھے جو پرمعونہ کے واقعہ میں بچ گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن قیس۔ انصاری۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے انھوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا جو کہ کعب بن زید کو بعض لوگ زید بن کعب کہتے ہیں۔ انھوں نے قبیلہ غفار کی اس عورت کا قصہ روایت کیا جو جسکے جسم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید داغ دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ نواپنے پڑے ہیں لے اور اپنے عزیزوں سے باکے لیا۔ (اس عورت سے حضرت نے نکاح کیا تھا) انسہ جمیل بن قیس نے روایت کی ہے مگر اس روایت میں اضطراب بہت ہے۔ ابو عمر نے انکا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اگر ابو نعیم کی طرح وہ بھی انکا نسب اس سے زیادہ بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا کوئی اور ہیں ابو نعیم نے ابن اسحاق سے انصار کے ان ناموں میں جو انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے بدر میں شریک تھے قیس بن مالک کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے قاسم بن مالک مزنی یعنی ابو جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جمیل بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے میں انصار کے ایک شخص کی صحبت میں رہا ہوں جو صحابی تھے انکا نام کعب بن زید یا زید بن کعب تھا وہ مجھے بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مگر جب آپ اُسکے پاس تشریف لے گئے اور دست مبارک اسکے جسم پر رکھا اور بستر پر لیٹے تو دیکھا کہ اسکے پہلو میں ایک سفید داغ ہے تو آپ بستر سے اٹھ گئے

اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لو اور جس قدر آپنے اس عورت کو دیا تھا اسمین سے کچھ واپس نہیں لیا۔ اس حدیث کو نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اسی طرح روایت کیا ہوا اور محمد بن فضیل نے جمیل سے انھوں نے عبد اللہ بن کعب سے روایت کیا ہوا اور اسمعیل بن زکریا نے اور قاسم بن غصن نے جمیل سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے اسکو روایت کیا ہوا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں کہ اگر غفاری عورت کا قصہ اسے مروی نہوتا تو یہ کعب اور وہ کعب جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہوتے کیونکہ نسب اور قبیلہ دونوں کا ایک ہوا اور بدر میں دونوں شریک تھے واللہ اعلم۔
(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم - قرظی - ثم الاوسی - بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف ہیں۔ یہ قریظہ کے ان قیدیوں میں سے ہیں۔ جو نابالغ ہونے کے باعث سے قتل نہ کیے گئے تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ محمد بن کعب قرظی کے والد ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہوا اور ابن مندہ نے کہا ہوا کہ کعب بن سلیم قرظی جو محمد کے والد ہیں انکی حدیث حاتم بن اسمعیل نے جعید بن عبد الرحمن سے انھوں نے موسیٰ بن عبد الرحمن سے انھوں نے محمد بن کعب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہوا ابو نعیم نے ابن مندہ کا یہ کلام نقل کر کے کہا ہوا کہ یہ غلط ہو کیونکہ محمد بن کعب نے اپنے والد سے روایت نہیں کی بلکہ موسیٰ کے والد یعنی عبد الرحمن سے روایت کی ہو خود ابن مندہ نے بھی اسکو صحیح طریقہ پر عبد الرحمن خطمی کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن سور بن بکر بن عبد بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان ابن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ بیان کیا گیا ہوا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ بصرہ کے قاضی تھے حضرت عمر بن خطاب نے انکو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ محمد بن سیرین نے انکے بہت سے احکام اور احادیث نقل کی ہیں۔ شعبی نے روایت کی ہوا کہ کعب بن سور ایک روز حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت آئی اور اُس نے کہا میں اپنے شوہر سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں دیکھا شب بھر تو وہ عبادت کرتے ہیں اور ایسی سخت گرمی کے زمانے میں بھی ہر روز روزہ رکھتے ہیں کبھی ناغہ نہیں کرتے پس حضرت عمر نے اس عورت کے لیے دعائے مغفرت کی اور اُسکی تعریف کی اور فرمایا کہ تو تعریف کی زیادہ مستحق ہو وہ عورت شرمندہ ہو کر چلی گئی کعب بن سور نے کہا یا امیر المومنین آپنے اس عورت کی مصیبت دور نہ کی وہ اپنی مصیبت دور کرنے

کے لیے آپکے پاس آئی تھی حضرت عمرؓ نے کہا ایسی بات ہے انھوں نے کہا ان پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ واپس لائی گئی حضرت عمرؓ نے فرمایا سچ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں کعب کہتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھیں کہ وہ تمہارے بستر سے علیحدہ رہتا ہے اس عورت نے کہا ہاں یہی بات ہو میں ایک جوان عورت ہوں اور میں بھی وہی چاہتی ہوں جو اور عورتیں چاہتی ہیں پس حضرت عمرؓ نے اُسکے شوہر کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو کعب سے فرمایا کہ تم ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ کرو و انھوں نے کہا کہ امیر المؤمنین فیصلہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تمکو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان دونوں کی بات سمجھ گئے اور میں نہیں سمجھ سکا کعب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو چار دنوں میں سے ایک دن ملنا چاہیے گویا اسکے شوہر کی چار بی بیان ہیں۔ پس ایک دن یہ اپنی اس بی بی کے پاس سوئے اور تین دن عبادت کرے حضرت عمرؓ نے فرمایا واللہ جیسے تمہاری پہلی رائے مجھے پسند آئی ویسی ہی آخری رائے بھی مجھے پسند ہے اچھا جاؤ تمکو بیٹے ابصرہ کا قاضی بنا دیا پھر حضرت ابو موسیٰ کو ایک تحریر انکی تقریر کی لکھ دی چنانچہ حضرت عمرؓ کی خلافت بھر ابصرہ کے قاضی رہے اور حضرت عثمان کی خلافت میں قاضی رہے پھر جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف شہید ہوئے اس دن یہ دونوں صفوں کے درمیان ٹکرائے تھے اور انکے ہاتھ میں مصحف تھا یہ لوگوں کو خون ریزی کی مانعت کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ کتاب خدا سے فیصلہ کر لو اتنے میں ایک نامعلوم تیر آیا اور یہ شہید ہو گئے اُسوقت انکے ہاتھ میں مصحف تھا اور دوسرے ہاتھ میں اونٹ کی باگ تھی۔ قتال فارس میں انسے کار نمایان ظاہر ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم۔ اشعری۔ کنیت انکی ابوماک۔ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کنیت عمرؓ کی ہو۔ انکا شمار اہل شام میں ہو پھر لوگوں نے کہا جو کہ یہ مصر میں رہتے تھے۔ یہ اصحاب سفینہ میں سے ہیں۔ انسے حضرت جابر اور ام الدرداء اور عبدالرحمن ابن غنم اور خالد بن ابی مریم نے روایت کی جو انکی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ابن جریر نے ابن شہاب سے انھوں نے صفوان بن عبد اللہ بن صفوان سے انھوں نے ام الدرداء سے انھوں نے کعب بن عاصم اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انسے ابوالدرداء نے روایت کی ہے کنیت انکی ابوماک ہے یہی ہیں جنسے عبدالرحمن بن غنم نے اور اہل شام نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابوماک اور شخص ہیں مگر میرے خیال میں ابوماک کا نام کعب بن عاصم ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سعدی۔ صحابی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ اسکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عقیلہ بن فسیل بن فران بن ہلی۔ بلوی۔ انصار کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی حارثہ بن حارث بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض انصار کے خاندان بنی سالم کے حلیف ہیں اور وادی نے کہا کہ یہ انصار کے حلیف نہیں ہیں بلکہ خود انصاری ہیں مگر ابن سعد نے کہا کہ میں انکا نام انصار کے نام میں بہت ڈھونڈا مگر مجھے نہ ملا۔ انکی کنیت ابو محمد ہے اور ابن کلبی نے انکا نسب ہلی تک بیان کر کے کہا کہ یہ کعب انصار کے خاندان بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہیں انکا اسلام متاخر ہے اسلام کے بعد یہ تمام مشاہدین تریک رہے۔ انہی ابن عمر نے اور جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس اور طارق بن شہاب اور ابو وائل اور زید بن وہب اور ابن ابی لیلیٰ نے اور انکے بیٹوں یعنی اسحاق اور عبد الملک اور محمد اور ربیع وغیرہم نے روایت کی ہے یہ آیت انھیں کے حق میں نازل ہوئی تھی فعدیہ من صیام او صدقۃ او نسا۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ یہیں ابراہیم اور اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبد الکریم سے ان لوگوں نے مجاہد سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انھوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف مقام حدیبیہ میں ہوا ابھی مکہ نہ پہنچے تھے یہ اسوقت دیگ کے نیچے آگ چلا رہے تھے اور جوئیں انکے سر سے نکل نکلا انکے منہ پر گرتے تھے حضرت نے پوچھا کہ کیا جوئیں تمکو تکلیف دیتی ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ہاں تو آپ نے فرمایا سر منڈواؤ اور ایک فرق غلہ چھ مسکینوں کو دیدو ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دن روزہ رکھلو یا ایک قربانی کرلو۔ کعب کی وفات مدینہ میں ۱۷ھ ہجری اور بقول بعض ۱۸ھ اور بقول بعض ۱۹ھ ہجری میں ۲۷ سال اور بقول بعض ۲۵ سال ہوئی۔ اسکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حنظلہ بن عدی بن عمرو بن فضالہ بن عدی بن ملکان بن عوف بن حذرہ ابن زیدلات۔ انھیں کو تنوخ بھی کہتے ہیں۔ حیرہ کے لوگوں میں سے ہیں کیونکہ بنی ملکان بن عوف تنوخ کے حلیف ہیں انکی حدیث اہل مصر سے مروی ہے حیرہ کا جو مذہب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بدست میں آیا تھا اسمیں یہ بھی تھے۔ ابو بکر صدیق کے عہد میں اسلام لائے تھے

انسانہ جاہلیت میں حضرت عمر کے شریک تھے ۱۵۔ ہجری میں حضرت عمر کی طرف سے قاصد نکر مقوقس کے پاس اسکو یہ کہتے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے انکی اولاد مصر ہی میں رہی۔ یزید بن ابی حبیب نے ناعم بن عبداللہ سے انھوں نے کعب بن عدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد حیرہ کے اسقف (عالم پیشو) نے نصاریٰ تھے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میرے والد نے کہا کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اس شخص (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائیں اور جا کر تم لوگ اس سے کچھ اسکی باتیں سنو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں اور تم کہو کہ کاش ہم انکی کچھ باتیں سنتے چنانچہ چار آدمی منتخب ہوئے اور وہ حضرت کی طرف روانہ کیے گئے مین نے اپنے والد سے کہا کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ جاؤں میرے والد نے کہا تم جا کر کیا کرو گے مین نے کہا میں بھی انکی حالت دیکھوں گا چنانچہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نماز صبح کے بعد ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ کا کلام اور قرآن سنا کرتے تھے کوئی ہمیں منع نہ کرتا تھا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت کی وفات ہو گئی تو ان چاروں آدمیوں نے کہا کہ اگر یہ سچے ہی ہوتے تو نہ تھے چلو وطن اپن جلیں میں نے اسے کہا ابھی توقف کرو دیکھو انکی جگہ پر کون قائم ہوتا ہے معلوم ہو جائیگا کہ یہ کام منقطع ہو گیا یا پورا ہو گا اگر وہ لوگ چلے گئے اور میں ٹھیک رہا مگر میں اس حال میں تھا کہ نہ مسلمان تھا نہ نصرانی تھا پھر جب حضرت ابو بکر نے ہمارے کی طرف ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر کے ساتھ گیا جب مسلمانوں کو مسلمانہ کذاب کی لڑائی سے فراغت ہوئی تو میرے گزریا ایک اب کی طرف ہوا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کچھ تعلیم حاصل کرنی چاہیے مجھے اسے پوچھا کہ تم نصرانی ہو میں نے کہا نہیں اسے کہا یہودی ہو میں نے کہا نہیں پھر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اسے کہا ہاں انکا تذکرہ ہمارے ہی کہنا ہوا میں ہی میں نے کہا تو مجھے دکھا دو چنانچہ اسے ایک کتاب نکال اور مجھے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے میں نے کہا کعب لیل نے وہ کتاب کھولی میں نے پڑھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور انکی نعت آئیں دیکھی اسوقت سے میرے دل میں نورانیت آگیا اور میں اسوقت مسلمان ہو گیا پھر میں اپنے وطن (حیرہ) گیا تو لوگوں نے مجھے اسلام کی بابت بہت طعن دیے اس کے بعد حضرت ابو بکر کی وفات ہو گئی پھر میں حضرت عمر کے پاس آیا تو انھوں نے مجھے مقوقس کے پاس بھیجا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خدیج۔ کنیت انکی ابو زعناہ۔ شاعر ہیں۔ طبری نے انکا ذکر شکای بدر میں کیا ہے ہم انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۱۲۔ یہ کتاب تورات یا انبیای نبی اسرائیل کا صحیفہ ہوگا

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ

ابن عمرو کنیت انکی ابو شرح تھی۔ خزاعی ہیں۔ انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ انکو خولہ کہتے ہیں اور بعض لوگ کعب بن عمرو۔ یحییٰ بن یونس اور الوحاتم لہستی اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ ابو شرح خزاعی کا نام کعب بن عمرو تھا ابن شاہین نے اور جعفر مستغفری نے کعب کے نام میں انکا تذکرہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ

ابن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن تزیید بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی سلمیٰ کنیت انکی ابو الیسر تھی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بدر میں جب شریک ہوئے تو انکی عمر بیس سال کی تھی بیان کیا گیا ہے کہ انھیں نے منبہ بن حجاج سہمی کو قتل کیا تھا اور انھیں نے حضرت عباس بن عبد المطلب کو بدر کے دن گرفتار کیا تھا قدا انکا پستہ تھا۔ مدینہ میں جن اصحاب بدر کی وفات ہوئی ان میں سے ایک شخص ہی ہیں۔ انکی وفات ۵۵ھ ہجری میں ہوئی ان سے انکے بیٹے عمار نے اور موسیٰ بن طلحہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں شریف ابو المحاسن یعنی محمد بن عبد الخالق جوہری نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی احمد بن محمد بن احمد حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن بن ابی عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نصر از دی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو الاحوص نے غانم بن سلیمان سے انھوں نے عون بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابو الیسر کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کے لیے اسکے لیے گھر پر گئے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ کہہ دیاں نہیں ہیں ابو الیسر نے یہ آواز سن لی اور کہنے لگے باہر نکل میں نے پیری آواز سن لی چنانچہ وہ بکھلا ابو الیسر نے اس سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اس شخص نے کہا کہ تگدستی کی وجہ سے تو انھوں نے کہا کہ اللہ اللہ جا میں نے اپنا قرض معاف کیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی قرضدار کو مہلت دے یا معاف کرے قیامت میں وہ اللہ کے سایہ میں ہوگا۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں انکا تذکرہ مینون نے لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عبد بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری بخاری۔ حدیث میں اور اسکے بعد کے تمام مشاہیر میں شہید ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ہملانی - یامی - یام ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے بعض لوگ انکو کعب بن عمر کہتے ہیں مگر یہاں ہی قول زیادہ مشہور ہے نسب انکا اسطرح ہے کعب بن عمرو بن حذوب بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذابل بن دول بن جشم بن حاشد بن جشم بن حیوان بن نوف بن ہمدان - یہ کعب طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں - کوفہ میں رہتے تھے - صحابی ہیں انکی ایک حدیث وہ ہے جو طلحہ بن مصرف نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے حال میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے جو بیان کیا گیا -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر غفاری - کہا رصحاح بہ سے ہیں - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی مرتبہ سردار لشکر بنا یا یہی ہیں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمین شام کے مقام ذات الاطلاق میں بھیجا تھا انکے ساتھی وہاں شہید ہو گئے اور یہ زخمی ہو کر بچ گئے قبیلہ قضاعہ کے لوگوں نے انکو شہید کیا تھا یہ واقعہ سنہ ہجری کا ہے یہ دولابی وغیرہ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ اور انکے ساتھی دونوں اس لڑائی میں شہید ہو گئے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض اشعری - انکا شمار اہل شام میں ہے - ہمیں عبدالوہاب بن ابیہ المدنی نے اپنی سند کے ساتھ عبدالمدین احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعلاء یعنی حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے عبدالرحمن بن جبیر بن کثیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی چیز باعث فتنہ ہوتی ہے اور میری امت کیلئے باعث فتنہ مال ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ اسے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ اسے ام الدرداء نے روایت کی ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض مازنی - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ جعفر نے اشعری سے روایت کیا ہے - یحییٰ بن یونس نے زید بن مرثد سے انھوں نے یعقوب بن محمد سے انھوں نے کیرامہ بن حسیب سے انھوں نے حارث بن عبداللہ بن کعب مازنی سے انھوں نے ابو عیاض سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یام قربانی کے درمیانی دنوں میں جمرہ کے پاس خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا - یہ حدیث

ہم سے اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا ابو عمر نے کہا ہو کہ کعب بن عیاض اشعری سے بھی حضرت جابر نے روایت کی ہو اور ان سے بھی حضرت جابر روایت کرتے ہیں پس ممکن ہو کہ یہ دونوں ایک ہوں اسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ دونوں کے حدیث کی سند بالکل ایک ہو واللہ اعلم

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن عیینہ بن عائشہ تیمی صحابی ہیں۔ بشار پور میں عبداللہ بن عامر کے ساتھ رہتے تھے۔ انکا تذکرہ بیہی یعنی ابن مندہ لکھا ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ یہ سلمونہ اور حاکم ابو عبداللہ کا بیان ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن قطیبہ۔ انکا تذکرہ لورزین عقیلی کی حدیث میں ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالغیم نے مختصر لکھا ہو اور ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ طبرانی نے اور ابو عبداللہ نے اور ابوالغیم نے انکا ذکر لکھا ہو مگر کسی نے انکی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن زبیر ستری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین بن اھکاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ادرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن حمید نے علی بن ربیعہ سے انھوں نے کعب بن قطیبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹ چڑنا ایسا نہیں ہو جیسا کسی اور پر جھوٹ چڑنا جو شخص میرے اوپر عدا جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھ لے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن بالغ۔ انہیں کا لقب کعب حباری کنیت انکی ابو اسحاق ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہ تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام لائے۔ ابواذریس خولانی نے ابو مسلم جلسی معلم کعب الخیر سے روایت کی ہو کہ وہ کعب حباری کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے پر بلاست کر رہے تھے تو کعب نے کہا کہ میں حضرت ہی کے خدمت میں حاضر ہونیکے ارادہ سے چلا تھا مگر جب میں مقام واقرات میں پہونچا تو اس بت نے مجھ سے پوچھا کہ اے کعب تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا اس نبی کے پاس جاتا ہوں اسے کہا بیشک وہ نبی تھے مگر اب وہ زمین نیچے ہیں اسنے بعد مجھے ایک سوار ملا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہو اسنے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور

اہل عرب مرعہ ہو گئے اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن منذرہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی کعب۔ ابو کعب کا نام عمرو بن قین بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی تھا انصاری خزرجی سلمی کلبیت انکی ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی لیلی بنت زید بن ثعلبہ تھیں وہ بھی خاندان بنی سلمہ سے تھیں۔ بالاتفاق بیعت عقبہ میں شریک تھے مگر شریک بدر ہونے میں اختلاف اور صحیح یہ ہے کہ شریک نہ تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اپنے انکے اور طلحہ بن عبید اللہ کے درمیان مواخات کرادی تھی جبکہ آپ نے ہاجرین و انصار کے درمیان میں مواخات کرائی صرف غزوہ بدر اور تبوک میں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں گئے بدر میں شریک ہونے سے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص پر عتاب نہیں فرمایا بوجہ اسکے کہ بدر کا واقعہ دفعۃً پیش آگیا تھا باقی رہا تبوک اس میں یہ شدت گمراہی کے شریک نہیں ہوئے یہ اُن تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جو حضرت کے ساتھ سے گئے تھے ان تینوں آدمیوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک مرارہ بن ربیعہ مالک بن اسیر انھیں تینوں کے حق میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی تھی وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ پھر اللہ نے انکی توبہ قبول کی یہ قصہ بہت مشہور ہے انھوں نے احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس جوڑہ درنگ کا تھا پہن لیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا لباس پہن لیا تھا احد کے دن انکے جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر میں سے تھے ابن سیرین نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعرا یہ لوگ تھے۔ حسان بن ثابت۔ کعب بن مالک۔ عبد اللہ بن رواحہ کعب بن مالک اپنے کلام میں لوگوں کو جنگ کا خوف دلاتے تھے اور حسان نسب کی برائیاں بیان کرتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ کفر سے عار دلاتے تھے ابن سیرین نے بیان کیا کہ یہ کہ مجھے یہ روایت پہونچی ہے کہ قبیلہ دوس کے لوگ صرف کعب بن مالک کے اس شعر سے اسلام لائے تھے

تَضَيَّنَّا مِنْ تَهَامَةٍ كُلِّ وَتَرٍ وَخَيْبَرُ خَمٍّ اِغْنَانَا السِّیَوفَا تَجَبَّرْنَا وَوَلَنَظَقَتْ لِقَالَتْ قَوَاعِظُ مَعْصِنٍ دُوسَا اَوْ تَقْتِیْفَا

۱۱ (ترجمہ) اللہ نے ان تین آدمیوں کی بھی توبہ قبول کی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ ان پر زمین باوجود دوست کے تنگ ہو گئی ۱۱

۱۲ تبدیل لباس سے مقصود محض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت تھی یہ جان نثاری کا کام تھا ۱۲

۱۳ ترجمہ۔ ہم تہامہ اور خیبر میں پورا کام کرچکے اسکے بعد ہم نے اپنی تلواریں میان میں رکھیں + وہ تلواریں ہلکو خبر دیتی اگر انھیں قوت نطق ہوتی تو صاف صاف کہتیں کہ قبیلہ دوس اور خیف کے بھی ہم کو مارے کر دینگے

ان اشعار کو سن کر قبیلہ دوسرے لوگوں کے چلو اپنے بچاؤ کا سامان کر بنایا نہو کہ جو قبیلہ نقیض کی حالت ہوئی وہی
تھماری بھی حالت ہو جائے۔ اسے ابو جعفر یعنی محمد بن علی اور عمر بن حکم بن لوہان وغیرہا نے روایت کی ہے۔
ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم سے عبد
حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے انھوں نے
عبد الرحمن ابن کعب بن مالک سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی
علیہ وسلم سے کبھی کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا یا تنگ کہ غزوہ تبوک واقع ہوا ہاں بدر میں البتہ میں آپ کے ساتھ
تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں شریک نہ ہونیکے سبب سے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ
آپ تو صرف قریش کے ایک قافلہ کیلئے گئے تھے اہل قریش اپنے قافلہ کی مدد کیلئے آگئے اس وجہ سے جنگ ہوئی
اور یہ جنگ کا کوئی سامان پہلے سے نہ تھا خدا کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں سب سے زیادہ شہرت
لوگوں میں غزوہ بدر کی ہے مگر میں نہیں پسند کرتا کہ یحییٰ بنی شریک بیعت عقبہ کے میں غزوہ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ
بیعت عقبہ میں ہم لوگوں نے (ایک بہت نازک وقت میں) اسلام پر اتفاق کیا تھا پھر میں بیعت عقبہ کے بعد
کسی غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا یا تنگ کہ غزوہ تبوک پیش آیا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے غزوات میں سب سے آخری غزوہ تھا اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو کوچ کا اعلان دیا تھا
تک بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اپنی معذوری شرکت غزوہ تبوک اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
ناخوش ہو جانا اور ترک کلام فرمانا اور انکا اپنی زندگی سے سیر ہو جانا تفصیل مذکور ہے آخری نتیجہ یہ ہوا کہ (کہنوی
تین ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تو آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد سلمان بیٹھے ہوئے تھے
آپ کا چہرہ اس وقت ایسا روشن تھا جیسے چاند میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا اپنے فرمایا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو چون
آج تمہیں ملا ہے ایسا دن جب تم پیدا ہوئے ہو نصیب ہوا ہو گا میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ دن آپ کی طرف سے
مجھے ملا ہے یا خدا کی طرف سے اپنے فرمایا خدا کی طرف سے پھر اپنے یہ آیتیں پڑھیں لقدا تاب لعدلی النبی والمہاجرین والانصار الامین البتوہ فی
ساعة العسرة من بعد ما کادیر لعل قلوب فریق منکم ثم تاب علیہم انہ ہم رؤوف رحیم احادیث انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے
(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

سکے ترجمہ اللہ نے رحمت نازل کی تھی اور مہاجرین، انصار پر جنھوں نے تنگی کے وقت (یعنی غزوہ تبوک میں نبی کا ساتھ دیا بعد اسکے کہ کچھ لوگوں کے دل
براہ راست سے ہٹنے چاہتے تھے پھر مکرانہ رحمت نازل کی۔ اسی آیت کے اخیر میں انکی عفو و تقصیر کا بھی ذکر ہے ۱۲

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقہ - اور بعض لوگ انکو مرقہ بن کعب کہتے ہیں سلی بن ہزی بن مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہو۔ ابو عمر نے بھی کہا ہو کہ کعب بن مرہ ہی صحیح ہو اور ابن ابی خثیمہ نے کہا ہو کہ کعب بن مرہ اور شخص ہیں اور مرقہ بن کعب اور شخص ہیں۔ یہ کعب ملک شام کے مقام اردن میں رہتے تھے لئے شرجیل بن شط اور ابو الاثعاف صناعی اور ابو صلح خولانی اور سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہو۔ عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہو کہ شرجیل بن شط نے کہا کہ کعب بن مرہ سے کوئی حدیث بیان کی ہو اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ مضر کے متعلق سنی ہو تو انھوں نے کہا کہ میں ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو فتح مند کیا ہو اور بہت کچھ دیا ہو اور آپ کی دعا مقبول کی ہو آپ کی قوم (قطط سالی سے) مری جاتی ہو آپ اللہ سے انکے لیے دعا کیجیے تو آئینے دعا کی کہ یا اللہ! میں تم پر سب جو ہماری مصیبت کے دور کردہ کلمہ پڑھاؤ اور کلمہ پڑھو جو میری مضر ہو چکا ان کو سے بہت جلدی میں دی ہیں ان حدیثوں کو اہل کوفہ شرجیل بن شط سے وہ کعب سے روایت کرتے ہیں اور اہل شام انھیں حدیثوں کو شرجیل سے وہ عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں واسطی اعلم۔ ابو عمر قول ہو اور انھوں نے کہا ہو کہ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ کعب بن مرہ کی وفات ملک شام میں ۹۷۰ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں بعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعبہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے اسے ابو کریم سے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے اسے عیش نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ شرجیل بن شط نے کعب بن مرہ سے کہا کہ ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کی ہو اور بہت احتیاط کے ساتھ بیان کیجیے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ان کی راہ میں جوانی ختم کرے اور بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہوگا۔ اکتا ذکرہ ینون نے لکھا ہے

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

ابن یسار بن نبیہ بن سعید بن قرظہ بن عبد اللہ بن محروم بن غالب بن فظیہ بن عمر بن لخیض بن ریش بن غطفان حبشی ختم الحضرمی - فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں انھوں نے ایک احاطہ گھیر لیا تھا وہاں یہ قاضی بھی تھے۔ سعید بن عفیر نے کہا ہو کہ اسلام میں یہ سب سے پہلے قاضی ہیں جو مصر میں متعین کیے گئے تھے راۃ جاہلیت میں بھی عہدہ قضا سے ممتاز تھے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا ہو کہ یہ خالد بن سنان حبشی کے نواسے تھے جنکے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ بھی ایک نبی تھے مگر انکی قوم نے انکو ضایع کر دیا اور حیوۃ بن شریح نے ضحاک بن شرجیل خافقی سے انھوں نے عمار بن سعد تجیبی سے روایت کی ہے کہ

حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاصؓ کو لکھا تھا کہ کعب بن ضبہ کو قاضی بنادو چنانچہ عمرو بن عاصؓ نے انکو بلوایا اور حضرت عمرؓ کا خط انکو سنایا مگر انھوں نے کہا کہ یہ ہرگز ہوگا کہ خدا نے مجکو جاہلیت سے اور اس کے مہلکوں سے نجات دی اب میں پھر اسی میں پڑوں مجبور ہو کر عمرو بن عاصؓ نے انکو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ حضرت عمرؓ کے قاضی بنانے کے ارادہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ صحابی ہوں نہ اس حدیث میں کوئی دلیل اس کے صحابی ہونے کی اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہو کہ جسے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو وہ صحابی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے جو لکھا ہو کہ یہ قاضی بنائے گئے تھے اور یہ سب سے پہلے قاضی تھے اور روایت سے معلوم ہوا کہ انھوں نے عہدہ قضا قبول نہیں کیا اس میں کوئی تناقض نہیں ہوا اصل یہی ہو کہ حضرت عمرؓ نے انکو قاضی بنانا چاہا تھا اور اس کے متعلق انھوں نے عمرو بن عاصؓ کو لکھا تھا۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہیں۔ اس کے ہاتھ جنگ یمامہ میں کٹ گئے تھے عبد الکریم بن ابراہیم نے حرملہ بن یحییٰ سے انھوں نے ابن وہب سے انھوں نے عمرو بن حارث سے انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے زیاد بن نافع سے انھوں نے کعب سے روایت کی ہو کہ نماز خوف ہر ٹکڑے کے لیے ایک رکعت ہو یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہو ابن مندہ نے عبد الکریم سے اسی طرح روایت کیا ہو مگر صحیح یہ ہو کہ حسن بن قتیبہ نے حرملہ سے انھوں نے ابن وہب سے انھوں نے عمرو سے انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے زیاد سے انھوں نے ابو موسیٰ غافقی سے روایت کی ہو کہ جابر بن عبد اللہ نے اسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دن نماز خوف پڑھی اور ہر ٹکڑے نے ایک رکعت آپ کے ساتھ پڑھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کعب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ اسے علقمہ بن نضله نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امیرانہ زندگی بسر کرتا ہو قیامت کے دن وہ اللہ عز وجل کے سامنے طوق اور زنجیر کے ساتھ لایا جائیگا پھر اللہ چاہے تو اس پر رحم کرے یا کوئی دوسرا فیصلہ اس کے حق میں فرمائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ اس حدیث کے بعض ٹکڑے کعب بن عجرہ سے بھی مروی ہیں۔

۱۱۔ حدیث شریف میں آیا ہو کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے بیچ کیا گیا ۱۲۔ مطلب اس کا یہ ہو کہ امام مسافر ہو اور قصر نماز پڑھے ورنہ اگر امام مقیم ہو تو ہر ٹکڑے کو دو رکعت یعنی ۱۲

باب الکاف واللام

(سیدنا) کلاب (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ - عبدان نے کہا ہو کہ یہ امیہ اشکر کے بیٹے ہیں اور ابن کلابی نے کہا ہو کہ یہ امیہ حرثان بن اشکر بن عبد اللہ بن نہمرہ بن جندب بن لب کے بیٹے ہیں کنانی لیشی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اور ان کے والد دونوں اسلام لائے تھے انھیں کے والد کا یہ کلام ہو ع اتاہما جران فوجاۃ ابو جعفر نے کہا ہو کہ کلاب بن امیہ سے اور عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی کلاب نے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے عثمان نے کہا میں مقام ابلہ کا عشر تحصیل کرنے پر مقرر کیا گیا ہوں تو کلاب نے انکو ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشر لینے والے کی مذمت میں سنائی اس حدیث کو خلید بن ولج نے سعید بن عبد الرحمن سے انھوں نے کلاب سے روایت کیا ہو۔ بخاری نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو ہارون ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو اسکے بعد انھوں نے حدیث اور پورا قصہ بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلاب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - حافظ ابو مسعود نے انکا ذکر کیا ہو اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن ابی خالد سے انھوں نے زید جزری سے انھوں نے شرجیل مدنی سے انھوں نے کلاب بن عبد اللہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو الہثیم بن یہان نے کھانا پکایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے جب ہم لوگ کھانی چکے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکا بدلہ اپنے بھائی کو دو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسکا کیا بدلہ دیں آپ نے فرمایا اسکے لیے اللہ سے برکت کی دعا مانگو جب کوئی شخص کسی کے یہاں کھانا کھائے اور اسکا پانی پیے بعد اسکے اسکے لیے برکت کی دعا مانگے تو یہی اسکا بدلہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن عبید بن خلف بن بدر بن ایمر بن غفار بن لیل بن ضمہ بن بکیر بن عبد منہ بن کنانہ - کنیت انکی ابو رهم تھی غفاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں تشریف لے آئے بعد اسلام لائے تھے بدر میں اور احد میں شریک نہ تھے۔ ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے درخت کے نیچے بیستہ الرضوان کی تھی

لے عشر لینے والے کی مذمت صرف اس سبب کی گئی کہ اس کام میں خیانت و ظلم سے بچنا بہت دشوار ہے۔ ۱۲

اصد کے دن انکے نحر یعنی سینہ میں ایک تیر لگ گیا تھا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب وہن انکے زخم پر لگا دیا وہ زخم فوراً اچھا ہو گیا اسی وجہ سے لوگ انکو سحر کہنے لگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دو مرتبہ مدینہ کا قاضی بنایا ایک مرتبہ عمرہ قضا میں اور ایک مرتبہ سال فتح مکہ میں جبکہ آپ مکہ اور طائف اور حنین تشریف لے گئے تھے۔ یہ کلثوم مدینہ ہی میں رہتے تھے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کینیت کے باب میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے نسب میں غفار بن مقبل کا نام لکھا ہو مگر یہ غلط ہو صحیح غفار بن ملیح ہے واللہ اعلم۔ یہ غلطی کاتب کی نہیں ہو کیونکہ کسی نسخہ میں ایسا ہی دیکھا۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن ناجیہ خزاعی مصطلق۔ انکے بیٹے حضرمی نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں بنی مصطلق کے وفد میں تھا جبکہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں حاضر ہوئے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم قید نہ کئے جاؤ گے۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں انکی حدیثیں مرسل ہیں انھوں نے حضرت ابن مسعود سے حدیثیں سنی ہیں۔ انکے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکے بیٹے حضرمی اور جامع بن شدہ اور روایت کرتے ہیں ابو نعیم نے یہ بھی کہا ہو کہ انکے والد علقمہ بن ناجیہ صحابی ہیں۔ اس حدیث کو یعقوب بن حمید نے اور یعقوب زہری نے حضرمی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہو اور ابن مندہ نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہو ایک سے معلوم ہوتا ہو کہ کلثوم صحابی ہیں اور دوسری سے معلوم ہوتا ہو کہ علقمہ صحابی ہیں یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تیون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلثوم (رضی اللہ عنہ)

خزاعی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہو مگر صحیح نہیں ہو۔ انکا شمار اہل کوفہ میں ہو۔ انکے جامع بن شداد نے اور زبیر ابن عدی وغیرہ نے روایت کی ہو یہ بیان ابو نعیم کا تھا۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہشیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد خیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انھوں نے جامع بن شداد سے انھوں نے کلثوم خزاعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی

طریقہ ایسا ہو سکتا ہو کہ جب میں اچھا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جاوے کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب کوئی بُرا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جاوے کہ میں نے بُرا کام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پرہیزی کہیں کہ تم نے اچھا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب تمہارے پرہیزی کہیں کہ تم نے بُرا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے بُرا کام کیا۔ میں کہتا ہوں کہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے انکو اور ان کلثوم کو جو اسے پہلے ذکر ہوئی علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پہلے کلثوم سے انکے بیٹے حضرمی نے روایت کی ہے اور اسے جامع بن شداد نے روایت کی ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو ایک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلثوم علقمہ کے بیٹے ہیں اس نے انکے بیٹے حضرمی اور جامع نے روایت کی ہے میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیوں سمجھا اور انکو دو کیوں کہا در صورتیکہ دوسرے کلثوم کا نسب مذکور ہے اور نہ کوئی ایسی بات مذکور ہے جو فرق پر دلالت کرے اور دونوں خزامی بھی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا کلثوم رضی اللہ عنہ)

ابن ہرم بن امر القیس بن حارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ ابو عمر اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ کلثوم بن ہرم بن عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی زید بن مالک سے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی عبید سے تھے قبائلیں رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی مشہور تھے بہت بوڑھے آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے یہی ہیں جنکے یہاں مقام قبائلیں (بوقت ہجرت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئے تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق بیان کیا ہے اور چار دن تک آپ انکے یہاں مہمان رہے بعد اسکے حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں تشریف لے گئے اور انکے یہاں فروکش رہے یہاں تک کہ اپنے مکانات تعمیر فرمائے اور ان مکانوں میں سکونت اختیار کی جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت کلثوم کے یہاں پہنچے اسوقت کلثوم اپنے غلام کو پکار رہے تھے کہ اے بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (لفظ بیچ سے فال نیک لی اور) ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ اے ابو بکر نجاح یعنی کامیابی ہو گئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن سعد بن ابی خثیمہ کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فروکش کلثوم بن ہرم کے یہاں تھے مگر نشست آپکی سعد کے مکان میں ہوتی تھی جسکو لوگ منزل الغراب کہتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ سعد بن خثیمہ کے

یہاں فروکش ہوئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام قبائلمین بنی عمرو بن عوف کے یہاں دو شنبہ
سہ شنبہ چار شنبہ پچیس شنبہ (کل چار دن) رہا انھیں دنوں میں اپنے کسی قبائلمین بنی وڈالی جب آپ قبا سے چلے تو جمعہ کا
وقت بنی سالم بن عوف کے یہاں آگیا اپنے نماز جمعہ لپٹن وادی میں پڑھی اُس کے بعد آپ حضرت ایوب کے یہاں
تشریف لے گئے۔ کلثوم بن ہرم کی وفات بدر سے کچھ پہلے ہوئی تھی بعض لوگوں نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے بعد آپ کے اصحاب میں سب سے پہلے انھیں کی وفات ہوئی تھی انکو کسی غزوہ میں شرکت کا
موقع نہیں ملا اسکو طبری نے ذکر کیا ہوا ہے بعد پھر حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر
اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ کلثوم بن ہرم قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور بقول بعض بنی زید بن
مالک سے اور بقول بعض بنی عبید سے اس عبارت کو اگر کوئی ناواقف دیکھے تو سمجھے کہ یہ اختلاف جو حالانکہ ان سب
اقوال کا نتیجہ ایک ہی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) کلدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جنبل۔ بعض لوگ انکو کلدہ بن عبد اللہ بن جنبل کہتے ہیں مگر صحیح کلدہ بن جنبل بن طیل ہوا ہے ان کے نسب اور قبیلہ
میں اختلاف ہے بعض لوگ غسانی کہتے ہیں اور بعض اسلمی۔ انکی والدہ امیہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن خذافہ
ابن جمح تھیں۔ اور بعض لوگ انکی والدہ کا نام صفیہ بتاتے ہیں۔ بنی جمح کے حلیف تھے صفوان بن امیہ بن خلف کے
اخیا فی بھائی ہیں یہ ابن اسحاق اور واقعی اور معصب کا قول ہے اور کلبی اور ہشیم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن
حنبل صفوان بن امیہ کے اخیا فی بھتیجے تھے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ جنبل معمر بن حبیب بن وہب بن خذافہ
ابن جمح کے غلام تھے۔ یہ کلدہ صفوان کے ساتھ حنین میں شریک تھے جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انھوں نے کہا
کہ ابن ابی کبشہ (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کا سحر آج مٹ گیا صفوان نے کہا خدا تیرے منہ کو چاک کرے
مجھے زیادہ پسند ہے کہ قریش کا کوئی آدمی میری تربیت کرے بہ نسبت اس کے کہ ہوازن کا کوئی شخص میرا مربی ہو۔ یہی ہیں
جو حکو صفوان بن امیہ سے فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تحائف دیکر بھیجا تھا کچھ دودھ تھا اور کچھ ہرن کے
بچے اور کچھ اڑیاں یہ کلدہ۔ عبد الرحمن بن حنبل کے حقیقی بھائی تھے یہ دونوں بھائی یمن سے مکہ چلے آئے تھے یہ قول
معصب وغیرہ کا ہے۔ اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن جنبل مکہ کے حبشیوں میں سے تھے صفوان بن امیہ کے
پاس رہتے تھے اور انکی خدمت کیا کرتے تھے سفر اور حضر میں کبھی اُن سے جدا نہ ہوتے تھے بعد اس کے صفوان کی وجہ

مسلمان ہو گئے اور مکہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں وفات پائی۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو علیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے روح بن عبادی نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ عمرو بن سفیان نے خبر دی کہ عمر بن عبید اللہ بن صفوان نے اُسے بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل کو صفوان بن امیہ نے کچھ دودھ اور بہرن کے بچہ اور گڑمی دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا اُس وقت آپ وادی کی بلندی پر مقیم تھے کلدہ کہتے ہیں کہ میں گیا اور نہ ملنے آپ کو سلام کیا اور نہ آپ سے اندر آنی کی اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آؤں یا اس کے بعد جب اجازت ملے تب اندر آؤں یہ واقعہ صفوان کے مسلمان ہونیکے بعد کا ہر عمر نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے بیان کی اور انھوں نے یہ نہیں کہا کہ میں کلدہ سے سنا ہوں انکا تذکرہ تیون کے تحت ہے

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف۔ ہنر الکاذکرا کے بھائی خالد بن اساف کے نام میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم بن بشر۔ بعض لوگ انکو کلیب بن بشر بن تمیم کہتے ہیں۔ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ احد میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں نے کتاب استیعاب کے بہت سے صحیح نسخوں میں انکے دادا کا نام بشر دیکھا مگر امیر ابو نصر نے نسخہ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلیب تمیم بن بشر کے بیٹے ہیں قبیلہ بنی حارث سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن مبادیہ بن خفاحہ بن عمرو بن عقیل عقیلی اور بعض لوگ انکو کلیب بن حزن کہتے ہیں ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور انکی کتاب کے بعض نسخوں میں انکا نام کلیب بن جرز لکھا ہوا ہے۔ ابو عمر نے روایت کی ہے کہ کلیب کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فی سو بکری دو بکریاں زکوٰۃ کی لی تھیں۔ اور یعلیٰ بن اشدق نے اُسے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ بھاگو۔ دیکھو جنت کا طالب سوتا نہیں ہے اور نہ دوزخ سے نترت کرنا سوتا ہے آگاہ ہو جاؤ جنت مصائب میں مخفی کر دی گئی اور دوزخ نفسانی خواہشوں کے ساتھ

آراستہ ہو۔ الکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب جری۔ کینت انکی ابو حاصم تھی۔ الکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہو۔ سفیان ثوری نے حاصم بن کلیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ایک جنازہ کے ساتھ جسکے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے چلا میں اسوقت بچہ تھا مگر سمجھارتھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہو کہ جب کوئی شخص عبادت کرے تو اسکو اچھی طرح ادا کرے۔ الکا تذکرہ یتیموں نے لکھا ہو ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ یہ کلیب اور انکے والد شہاب دونوں صحابی ہیں۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو کبیر تھی۔ جنی ہیں۔ انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہو۔ عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ عرفات سے بعد غروب آفتاب چلے تھے یہ کہتے تھے کہ میں وہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اسلام کی بیعت کی اور مسلمان ہوا حضرت نے مجھے حکم دیا کہ زمانہ کفر، بال مند و اولوچا نچہ میں نے مند و اولوچا سے نیراسی سند کے ساتھ انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو منفعہ تھی۔ انکے بیٹے منفعہ نے روایت کی ہو۔ یحییٰ عافی نے حارث بن مرہ حنفی سے انھوں نے کلیب بن منفعہ بن کلیب حنفی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کسکے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا اچھا گنوا اپنے باپ کے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ اور اپنے غلام کے ساتھ یہ حق واجب ہوا اور رحمت متواترہ ہو اس حدیث کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے حارث بن مرہ اور ضمضم بن عمرو سے روایت کیا ہو وہ دونوں کہتے تھے ہم سے کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ میں کسکے ساتھ سلوک کروں الخ اور ضمضم بن عمرو نے اس حدیث کو کلیب سے بھی روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الخ مگر یہ مرسل ہو۔ اور احمد بن مسلم نے حارث سے انھوں نے کلیب بن منفعہ سے انھوں نے سراج بن مجاہد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اسکے بعد انھوں نے اسی حدیث کو بیان کیا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

انکا نام ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو اور انھوں نے صخر بن عکرہ سے انھوں نے کلیب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گناہ میں مومن کے لیے یہ فائدہ نہ ہوتا کہ وہ تکبر سے بچ جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ کبھی کسی مومن کو گناہ نہ کرنے دیتا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کلیب (رضی اللہ عنہ)

صحابی ہیں۔ انکو ابو لولؤ نے قتل کیا تھا جس دن کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اسنے شہید کیا ڈھری نے بیان کیا ہو کہ ابو لولؤ نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا جنہیں سے چھ مرگے منجملہ اُنکے حضرت عمر اور حضرت کلیب تھے اور چھ آدمی زندہ رہے ان آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد اسنے اپنے ہی خنجر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ یہ کلیب وہی ہیں جنکی بابت حضرت عمر سے کہا گیا تھا کہ ایک عورت جنگل میں مری ہوئی پڑی تھی بہت سے لوگ اس طرف سے گزرتے مگر کسی نے اسکو دفن نہ کیا آخر کلیب نے اسکو دفن کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ کلیب کو فائدہ پہنچے گا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

باب الکاف والنون

(سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن یزید بن خشرہ بن سعد بن طریف بن جلال بن غنم بن غنی بن یحضر بن سعد بن قیس غیلان۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہو اور ابن کلیبی نے کہا ہو کہ انکا نام کنانہ بن حصین بن یزید بن سعد بن طریف بن خشرہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلال بن غنم بن غنی ہو کنیت انکی ابو مرثد تھی۔ غنوی ہیں۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب کے حلیف تھے۔ اکابر صحابہ اور فضلاء صحابہ سے ہیں۔ بدر میں یہ اور انکے بیٹے مرثد دونوں شریک تھے۔ اسنے وائل بن اسقع نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھو نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔ بعض لوگوں کا بیان ہو کہ انکی وفات بعد خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سالہ ہجری میں ہوئی اسوقت انکی عمر ۶۶ سال کی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں انکا ذکر اس سے زیادہ کریں گے۔ انکا تذکرہ تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یلیل ثقفی۔ قبیلہ ثقیف کے ان سرداروں میں سے تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد حاضر ہوئے تھے یہ لوگ عروہ بن مسعود کو قتل کر چکے تھے۔ یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے عثمان بن ابی العاص بھی انہیں میں تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے روایت عین میں عبد یلیل کا نام لکھا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے نقل کی ہے مگر صحیح ہی ہے کہ وہ کنانہ بن عبد یلیل تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور مدائنی نے کہا ہے کہ کنانہ بن عبد یلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آئے تھے وہ سب لوگ سوا کنانہ کے مسلمان ہو گئے کنانہ نے کہا کہ کوئی قریشی شخص میرا وارث نہیں ہو سکتا اسکے بعد وہ بخران چلے گئے اور وہاں سے روم گئے اور وہیں بحالت کفر انتقال کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف عثمی۔ یہی بن جوزیب بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر آئے تھے جبکہ اگے شوہر ابو العاص بن ربیع نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں بھیجا یہ کنانہ ابو العاص کے بیٹے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کنانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن حیدہ بن قیس قشیری۔ اور بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور انکے والد صحابی تھے۔ خالد بن عبد اللہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عباس بن عبد الرحمن سے انہوں نے کنذیر بن سعید سے اور ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ کنذیر بن سعید کے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک شخص طواف کر رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے

یارب رب ردا کی محمدی رده لی واصطخ عندی ید

اسکے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ مگر صحیح ہی ہے کہ یہ روایت کنذیر کے والد کے کی ہے۔ اس روایت کو مسلم بن علقمہ نے داؤد سے انہوں نے ہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے دادا حیدہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ

اے ای میرے پروردگار میرے ربک دوش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دے اور میرے اوپر احسان کر۔

وہ زمانہ جاہلیت میں غزوہ کرنے گئے تھے تو انھوں نے ایک شخص کو طواف میں یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا کہتے تھے
 بیٹے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش کے سردار عبدالطلب ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوالنعیم نے
 لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الکاف والہاء والواو

(سیدنا) کہمس (رضی اللہ عنہ)

ہلالی صحابی ہیں انے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ حماد بن یزید بن مسلم مقری نے
 معاویہ بن قرہ سے انھوں نے کہمس ہلالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں سلمان ہو کر رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کو اسلام کی خبر دی پھر ایک سال تک میں نہیں گیا بعد اُسکے
 پھر گیا اسوقت میرا پیٹ پیچ گیا تھا اور جسم لاغر ہو گیا تھا اپنے بہت غور سے مجھے دیکھا اپنے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے
 میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں آیا تھا آپ نے پوچھا کہ تمھاری یہ کیا حالت ہو گئی میں نے عرض کیا کہ
 آپ سے ملنے کے بعد پھر میں نہ شب کو سویا نہ دن کو نہ کبھی روزہ ترک کیا اپنے فرمایا یہ تمھیں کس نے حکم دیا تھا کہ اپنی جان
 کو ستاؤ سنو صفت رمضان کے روزہ رکھا کرو اور ہر ماہ میں دو دن روزہ رکھ لیا کرو میں نے کہا کچھ اور زیادہ اجازت دیجیے
 لیونکہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہو اپنے فرمایا کہ اچھا رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزہ رکھ لیا کرو۔ انکا تذکرہ
 ابن مندہ اور ابوالنعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کہیل (رضی اللہ عنہ)

ازدوی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازت خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالنعیم نے
 خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن ہلدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے
 ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالمکاب بن محمد یعنی ابوالدرداء نے اور یہ روایت دیگر ابوالزرقاء
 نے علقمہ بن عبد اللہ قریشی سے انھوں نے قاسم بن محمد سے انھوں نے کہیل ازدوی سے صحابی تھے روایت کر کے
 بیان کیا کہ وہ کہتے تھے احد میں جب لوگ بہت زخمی ہوئے تو ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور اُس نے
 کہا کہ یا رسول اللہ لوگ بہت زخمی ہو گئے ہیں اپنے فرمایا کہ جاؤ راستہ میں کھڑے ہو جاؤ جب کوئی زخمی تمھاری طرف سے
 گزرے تو بسم اللہ پڑھا کر اُسکے زخم میں لعاب لگا دو اور یہ دعا پڑھو۔

باسم ربنا الحی الحیہ من کل حد وحید و حیرت لیلید اللہ شاف لا شافی الا انت۔ کہیل کہتے تھے کہ اس دعا کے پڑھنے سے زخم میں نہ پیپ پڑتی ہو نہ ورم پیدا ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) کوز (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ خطیب نے انکا نام کرز بن علقمہ کے نام کے ساتھ لکھا ہے ابن ماکولاس نے بھی ایسا ہی کہا ہے یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل سے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بخران کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اسوقت یمنی صرائی تھے بعد اُسکے اسلام لائے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھوں نے یزید بن سفیان سے انھوں نے ابن سلمان سے کوز بن علقمہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخران کے نصرانیوں کا وفد آیا تھا ساتھ آدمی تھے منجملہ اُنکے چوبیس آدمی اور اشراف تھے ان چوبیس میں تین آدمی ایسے تھے کہ باقی لوگ سب انکی طرف رجوع کرتے تھے ان سب کا سردار اور اہل الرائے اور صاحب مشورت اور حاکم عبدالمسیح تھا اور منظم انکا نیم تھا اور قبیلہ بنی بکر بن وائل کا ایک شخص ابو حارثہ بن علقمہ انکا عالم اور امام اور مدرس تھا جب یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بخران سے چلے تو ابو حارثہ نے اپنے ساتھ اپنے چچ پر اپنے بھائی کو جسکا نام کوز بن علقمہ تھا سوا کر لیا تھا ایک ابو حارثہ کے چچ نے ٹھوکر لی تو کوز نے کہا کہ وہ ثقی (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) ہلاک ہو جائے ابو حارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہو جائے کوز نے کہا اے بھائی میں نے یہ کیوں کہا ابو حارثہ نے کہا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جنکا ہم انتظار کرتے تھے کوز نے کہا پھر جب تم یہ جانتے ہو تو کیوں ایمان نہیں لاتے ابو حارثہ نے کہا دیکھو قوم نے حکم اتنی برائی دی جو حکم اپنے اوپر سردار بنایا ہو اور وہ اس شخص کی مخالفت پر مکرستہ ہیں اگر میں ایمان لے آؤں تو یہ سب عزت ہماری جاتی رہیگی یہ بات کوز کے دل میں گر گئی یہاں تک کہ وہ اس کے بعد مسلمان ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی جگہ لکھا ہے مگر ہم نے بروایت یونس بن اسحاق سے انکا نام کو منقول دیکھا ہے جیسا کہ کوز کے نام میں بیان ہوا واللہ اعلم۔

باب الکاف والیا

(سیدنا) کسان (رضی اللہ عنہ)

انصار کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بنی عدی بن نجار کے غلام تھے اور

ترجمہ۔ اپنے پروردگار زندہ تعریف دانے کے نام ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر دھار اور لوسہ اور کمنہ پھر سے یا اللہ شفا دے

تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ۱۲

بقول بعض بنی مازن بن نجار کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ تینوں لکھا ہو۔

(سیدنا) کیان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انکا نام مہران تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ طہان تھا اور بعض لوگوں نے ہرمز بیان کیا ہو۔ انکی حدیث عطار بن سائب سے مروی ہو کہ اہل کثوف بنت علی سے وہ کیان سے روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صدقہ حرام ہو انکا تذکرہ تینوں لکھا ہو۔

(سیدنا) کیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن طارق اور بعض لوگ انکو ابن بشر کہتے ہیں۔ کینت انکی ابو عبد الرحمن تھی خالد بن اسید کے غلام تھے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ انسے انکے دونوں بیٹوں عبد الرحمن اور نافع نے روایت کی ہو۔ ہمیں ابو ہریرہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمن بن کیسان غلام خالد بن اسید سے کہا کہ مجھے کوئی حدیث اپنے والد کی بیان کرو انھوں نے کہا مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سلطان خ سے نکل کر شہر میں آئے اُسوقت آپ صرف تہ بند باندھے ہوئے تھے چادر آپ کے جسم پر نہ تھی کنوین کے پاس آپ نے کچھ غلاموں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اُسوقت آپ نے تہ بند کھول دیا اور دو رکعت نماز پڑھی یہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی نماز تھی۔ اور ابن لیث نے سیان بن عبد الرحمن سے انھوں نے نافع بن کیان سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسکی تجارت سے منع کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انھیں کیان کو عبد الرحمن اور نافع دونوں کا والد بیان کیا ہو اور ابونعیم نے کہا ہو کہ جو کیسان عبد الرحمن کے والد تھے وہ اور ہیں اور جو کیان نافع کے والد تھے اور ہیں اور ابو عمر نے بھی انکو دو قرار دیا ہو مگر ابونعیم جن کیان کو عبد الرحمن کا والد کہتے ہیں ابو عمر انکو نافع کا والد بتاتے ہیں اللہ اعلم انکا تذکرہ تینوں لکھا ہو۔

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہی کیان بن عبد اللہ بن طارق ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب اور اسکی قیمت کے حرام ہونے کے متعلق روایت کی ہو انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کے

مشرقی سفید ستارہ کے پاس اترینگے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ کیسان نافع بن کیسان کے والد تھے کنیت انکی ابو نافع تھی یہ وکیسان بنین بن جنکا ذکر اوپر ہوا ابو نعیم نے بھی اسے نزول عیسیٰ کی حدیث روایت کی جو باقی رہی حرمت شراب کی حدیث وہ ہم سے ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے بیان کی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن امیہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اھون نے نافع بن کیسان سے روایت کر کے بیان کیا کہ انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے ایک مرتبہ وہ شام سے شراب کی بھری ہوئی مشکین بغرض تجارت لائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ ابلی مرتبہ میں نہایت عمدہ شراب لایا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے کیسان شراب تو حرام ہو گئی اور اسکی قیمت بھی حرام ہو گئی یہ سنتے ہی کیسان نے جا کر ان مشکون کو بہا دیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر ابو موسیٰ نے لکھا جو اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ کیسان نافع کے والد تھے طبرانی اور ابن شاہین اور جعفر وغیرہم نے کیسان ابو عبد الرحمن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن غالباً یہ دو ہیں واللہ اعلم

(سیدنا) کیسان (رضی اللہ عنہ)

عتاب ابن اسید کے غلام تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا عمرو بن ابی عقریب نے عتاب ابن اسید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو چیزیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی تھیں انہیں سے صرف دو کپڑے میرے ساتھ لگے جو میں نے اپنے غلام کیسان کو دیدیے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں انکے صحابی ہو نیکی کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کے پاس غلام تھے مگر یہ نہیں تھا کہ سب غلاموں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بھی ہو واللہ اعلم۔

حرف اللام

(سیدنا) لاجب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بلوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ کوئی روایت انکی معلوم نہیں ہوتی یہ ابو سعید ابن ابی موسیٰ کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

اسکے بعد مصنف نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی غلطی اور ابو نعیم کے قول کی تائید میں بہت سے شواہد پیش کیے ہیں جنکو ہم نے غیر ضروری سمجھا چھوڑ دیا ہے

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمیرہ بابلی صالح بن دحی بن عفر سے انھوں نے سلیم یعنی ابو عامر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے لاحق ابن ضمیرہ بابلی سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص جہاد میں غرض سے کرتا ہو کہ آخرت میں اسکو ثواب ملے اور دنیا میں ناموری حاصل ہو اسکا کیا انجام ہو گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت میں اسکو کچھ نہ ملیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہو جو بیہوش ہو اور جس سے شخص اسکی خوشنودی مقصود ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یبلی کنیت انکی ابو عقیل تھی مسو۔ بن مخزمہ نے ابو عقیل یعنی لاحق سے جو بنی ییل کے ایک شخص تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ فرماتے تھے میرے اوپر جھوٹ نہ جوڑو کیونکہ میرا پرچہ جھوٹ جوڑنے کا وہ دوزخ میں جائیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن معد بن ذہل۔ محمد بن اسمعیل بن قاسم بن ابی الغائبہ شاعر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اسمعی سے انھوں نے ابو عمرو بن علام سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عاصم بن حدثان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہشام ابن عبد الملک کے زمانہ میں جاری ہستی میں قحط پڑا تو عرب کے قاصد ہشام کے پاس گئے۔ ان لوگوں میں ایک شخص درواش بن حبیب بن درواش بن لاحق بن معد تھے وہ حدیثیں بیان کرتے تھے حالانکہ انکی عمر صرف چودہ برس کی تھی۔ تمام لوگوں کو حیرت تھی درواش کہتے تھے کہ میں خدا کو گواہ دے کے کہتا ہوں کہ میں نے حبیب بن درواش ابن لاحق بن معد سے سنا وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا لاحق بن معد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اسوقت آپ فرماتے تھے کہ تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمھاری رعیت کا سوال کیا جائیگا اور بادشاہ اپنی رعیت کے لیے ایسا ہوتا ہے جیسے روح جسم کے لیے اسکے بعد انھوں نے ایک طویل قصہ کر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لاحق (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیرہ کنیت انکی ابو ثعلبہ تھی خثمی بن۔ مسلم بن حجاج نے انکا نام اسی طرح لکھا ہو اور بعض لوگوں نے انکا نام جرهم ابن تاشم بیان کیا ہو اور بعض لوگوں نے جرهم بیان کیا ہو انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ

بیان سے زیادہ ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **لبیدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن خثعمہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ابو عبیدہ بن جراح نے انکو جنگ یرموک کے بعد مقام مرج الصفر سے فلسطین کی سرزمین محل نامی کی طرف سردار لشکر بنا کر بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابو القاسم بن عساکر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **لبیدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب کینت انکی ابو تریس تھی انکا شمار اہل مصر میں ہو عمرو بن حارث نے مجمع بن کعب سے انہوں نے ابو تریس یعنی لبیدہ بن کعب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کرنے گیا تھا پھر دوبارہ حج کرنے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے زمانہ جاہلیت میں میں خون کھایا کرتا تھا۔ خون سے زیادہ شیریں مینے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ مینے عمر بن الخطاب کے پیچھے ناز پڑھی ہو اپنے سورہ حج ناز میں پڑھی اور دو سجدہ کیے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابن مالک نے کہا کہ ابو تریس اہل مصر کے تابعین میں سے ہیں اللہ اعلم

(سیدنا) **لبیدہ** (رضی اللہ عنہ)

کینت انکی ابو السناہل تھی انکے والد کا نام بکک تھا۔ ابو الفتح یعنی محمد بن حسین ازوی نے ایسا ہی بیان کیا ہو ایک شخص نے دارقطنی سے پوچھا کہ ابو السناہل کا نام کیا تھا انہوں نے کہا کہ انکا نام لبیدہ تھا۔ یہ اپنی کینت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں نام میں انکے اختلاف ہو ہم انکو کینت کے باب میں بیان سے زیادہ عرض کریں گے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **لبیدہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبیدہ انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) **لبی** (رضی اللہ عنہ)

ابن لبی اسدی صحابی ہیں ابو لمح یعنی جاریہ بن مخ نے بیان کیا ہو کہ مینے لبی کو جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے دیکھا انکے جسم پر ایک شیشی چادر پڑی ہوئی تھی اور اپنے گھوڑے پر ایک عونی چادر ڈالے ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ قینون نے لکھا ہے۔

۱۱۔ شیخ کا مطلب یہ ہو کہ اس میں نسخ خطوط تھے اور لفظی کا مطلب یہ ہو کہ اس میں نسخ کی آئینہ نشی ۱۲

(سیدنا) لبیب (رضی اللہ عنہ)

انصاری کہتے ہیں ابوعبد الرحمن تھی۔ ابن ابی فدیہ نے بھی بن عبد الرحمن سے انھوں نے لبیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ فکیست اذا جئنا من کل امۃ بشیۃ الا یہ بعد اُسکے فرمایا کہ جو لوگ میرے وقت میں ہیں اُنپر تو میں شہادت دیدوں گا۔ وہ کہتے ہیں نہیں دیکھا اُنپر کیسے شہادت دوں گا اُنکی حدیث یہ بھی ہو کہ ایک زہرا کو دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے بھیجا کیا تھا اویہ کہا کرتے تھے کہ جسکو روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ روزہ رکھے۔ اُنکا تذکرہ ابن مند داؤد ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ العامری ثم الجعفری بڑے نامور شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اُس سال حاضر ہوئے تھے جبکہ اُنکی قوم کے لوگ یعنی بنی جعفر آئے تھے چنانچہ اسلام لائے اور اُنکا اسلام بہت ہی اچھا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ اُنکا یہ شعر پڑھا ہے

وہب الذین یعاش فی الکافم ولقیست فی خلف کجلد الجرب

یہ شعر پڑھ کر کہنے لگے لبیب پر رحم کرے اگر وہ ہمارا زمانہ پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے یہ حدیث بہت طویل ہو اور حضرت ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے فرمایا اب سے سچی بات جو شاعر کی زبان سے نکل سکتی ہو لبیب کا یہ مصرعہ شروع الاکل شئی ما خلا اللہ باطل۔ جب یہ اسلام لائے تو پھر انھوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا اور سوائے ایک شعر کے پھر کوئی شعر انھوں نے نہیں کہا وہ شعر یہ ہے

ماغت المرء الکرم کنف والمرء یصلحہ القرین الصالح

اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ شعر یہ بھی ہے

الحمد للہ اذ لم یاتنی جلی حتی اکتبت من الاسلام سر بالہ

اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ شعر انکا نہیں ہو دوسرے کا ہو اُنکا شعر یہ ہے

وکل امرؤ یوما یسعی علم سینہ اذا کشف عن اللہ الماحصہ

سہ تہجد وہ لوگ چلے جاتے ظلِ حمایت میں زندگی آرام سے گزرتی تھی۔ اور اب میں ناکارہ لوگوں کے درمیان میں ہوں ۱۱ سہ ترجمہ۔ کرم آدمی اپنی جان کے برابر کیسے قیمتی نہیں دیتا۔ اور آدمی کو اچھا ہمنشین صالح بنانا دیتا ہے ۱۲ ترجمہ خدا کا شکر ہے کہ میری موت نہ آئی۔ یہاں تک زمین سے اس کا لباس پہنا ۱۳ ہر شخص ایک دن اپنے عمل کا نتیجہ دیکھ لے گا۔ جبکہ اللہ کے سامنے تمام اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔ ۱۴

اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ اسلام کے بعد انھوں نے ایک شعر بھی نہیں کہا ہو جاہلیت میں بھی بزرگ تھے اور اسلام میں بھی بزرگ تھے۔ انھوں نے یہ نذر کی تھی کہ جب صبا (ایک قسم کی ہوا) چلے گی تو اونٹ قربانی کر کے لوگوں کو کھلایا کرونگا پھر اسکے بعد کوفے گئے جب صبا چلتی تو مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ اسے بھائی ولید کی مدد کرو تاکہ وہ اپنی نذر میں سچے رہیں بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز صبا چلی اور ولید اس وقت کوفے میں تھے اور نہایت تنگدستی اور افلاس کی حالت میں تھے اسکی خبر ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو کوفے کے حاکم تھے پہونچی تو انھوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ ولید نے کیا نذر مانی ہو لہذا تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو اسکے بعد ولید نے سوانٹھیاں اپنے پاس سے بھیجیں اور لوگوں نے بھی (بقدر ہمت) بھیجے پس ولید نے اپنی نذر پوری کی ولید نے یہ اشعار بھی انکو لکھ کر بھیجے وہ شعر یہ ہیں ۵

اذا هبت رياح ابي عقیل اغرا الوجه ابیض عامری طویل الباع کا یست اقصیل
وفی ابن الجعفری بخلیتہ علی العلات والمال القلیل بحر الکوم اذ منجت علیہ ذیول صبا تجاوب بالاکلیل
جب یہ اشعار ولید کے پاس پہونچے تو ولید نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان اشعار کا جواب کہ دو تم جانتی ہو کہ میں شاعر کے جواب دینے میں معذور نہ تھا مگر میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہو پس انکی بیٹی نے یہ اشعار موزون کیے ۵

اذا هبت رياح ابي عقیل دعونا عند هبتها الولید اشم الالفت اصید عشتیا اعان علی مروءہ ولید
بامثال المصاب کان یکیا علیہا من بنی عامر قعودا اباد وھب جزاک اللہ خیرا نخرنا باواطعنا الشریدا
فعدان الکریم لمعاد وطنی یا ابن اردی ان تعودا

بعد اسکے انھوں نے یہ شعر اپنے والد کو سنائے انھوں نے کہا شعر تم نے اچھے کہے مگر کچھ طول ہو گیا انھوں نے کہا خدا کی قسم میں اسکو اسوجہ سے طول دیا کہ ولید ایک شاہانہ مزاج کا آدمی ہو اگر بازار ای آدمی ہوتا تو میں ایسا نہ کرتی ولید ابن ربیعہ اور علقمہ بن علاثہ عامری مولفۃ القلوب میں سے تھے مگر آخر کار ان دونوں کا اسلام بہت اچھا ہو گیا یہ

۱۵ ترجمہ میں دیکھتا ہوں کہ بڑھاپا اپنی پیری تیز کرنے لگتا ہے۔ جب ہوا ابو عقیل کی چلتی ہے۔ انکار دشمن چہرہ اور سفید رنگ ہو۔ عامری میں انکی بلندی کلایان مثل صیقل کی ہوئی تو ار کے ہیں۔ ابن جعفری نے اپنی حلف پوری کی باوجود کثرت عیال و قلت مال کے۔ اونٹیاں فوج کہیں جب صبا (نامی ہوا) چلی ۱۶ ترجمہ جب ابو عقیل کی ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں۔ بڑی تاک والا بڑی آگھ والا ولید عبد شمس کا جنسے اپنی مروءت کے سبب سے ولید کی مدد کی۔ ایسی بڑی اونٹیاں دین کہ انکے کو اونٹوں پر شبہ ہوتا تھا کہ قبیلہ بنی عامر کے لوگ سوار ہیں۔ اسے ابو وھب عبد تمیم بن عبد العزیز سے کہتے ہیں ان اونٹوں کو قربانی کیا اور زید بنار کو کو کھلایا۔ لہذا یہ ایسی ہی بخشش کرو کہ ہم بار بار بخشش کرتا ہوں میرا مکان یہ ہو گا ابن اردی تم پر بخشش کرو ۱۷

اشعار بھی بہت نفیس ہیں جو اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہے تھے ۵

اعاذل ما یدرکب الاطنیبا اذارحل السفار من ہولاج لہ جزع ما حدث الدہر للفتی وای کریم لم تصبہ القواسع
لعمرك ما تدری الاوارث بالخصی ولا زاجرات الطیر ما لہ مانع واما امر الکا الشہاب وضوہ یخوڑ رما وابد ما ہو ساطع
وما لبر الاضمرات من لہقی وما المال الاضمرات ودلیج

حضرت عمر بن خطاب نے ایک روز لبید ابن ربیعہ سے کہا کہ مجھے کچھ اپنے اشعار سناؤ لبید نے کہا کہ میں کوئی شعر نہ کہوں گا
بعد اسکے کہ اللہ نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران کی تعلیم کر دی ہو یہ سن کر حضرت عمر نے انکے وظیفہ میں پانچ سو روپے
نہا کر دیا پہلے انکا وظیفہ دو ہزار تھا جب حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو انھوں نے اسے کہا کہ خیر وہ ہزار تو تھے
ہی یہ پانچ سو تنہا رہے کیون اضافہ ہوئے اور چاہا کہ اس زیادتی کو دور کر دین لبید نے کہا اگر آپ ایسا کریں گے تو میں
مر جاؤں گا اور اصل اور اضافہ سب آپکے لیے بیچ جائیگا یہ سن کر حضرت معاویہ کو رحم آیا اور انھوں نے انکا وظیفہ بدستور قائم
رکھا چند روز کے بعد انکی وفات ہو گئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انھوں نے حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا
ہی نہیں بلکہ انکی وفات کوفہ میں اسوقت ہوئی جبکہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اور یہی صحیح
جب انکی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ نے بیس اونٹ انکے مکان پر بھیجے وہ انکی طرف سے قربانی کر دیے گئے روایت
ہو کہ شعبی نے عبد الملک بن مروان کو دعادی تھی کہ تم اس قدر زندہ رہو کہ جس قدر ولید بن ربیعہ زندہ ہوے لبید بن ربیعہ
کی عمر بہت تھی جب انکی عمر ستر برس کی ہوئی تو انھوں نے یہ اشعار کہے ۵

بانت تشکی الی النفس مجشہ وقد حلتک سبعاً بعد سبعین فان تادی ثلاثاً تبغی ا ملا وفی الثلاث وفاد للثمانین
پھر جب انکی عمر نوے برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ کافی وقد جاوزت تسعین حجتہ خلعت بہا عن منکبی روہیا
پھر جب انکی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ الیس فی ماتہ قد عاشہا جیل وفی تکامل عشر بعد ہا عمر
پھر جب انکی عمر ایک سو چوبیس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا ۵ ولقد سمت من الحیاة وطولها وسوال ہذا الناس کیف لبید
حضرت مالک بن انس نے کہا ہو کہ لبید بن ربیعہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے اور بعض لوگوں کا قول ہو کہ ایک سو ستاون
برس زندہ رہے بعض لوگوں کا بیان ہو کہ لکھ میں انکی وفات ہوئی بعد اسکے حضرت معاویہ کوفہ گئے اور خلافت اپنے متعلقہ

۱۔ تہجولے عاذل کو کیا معلوم تو تم سفر کرنا ہے کہ لوٹنے کی امید رکھتے ہو۔ عواذ زماہ پر کون بھری کیا اگر کون کریم ہے جسکو مصائب پہونچے ہوں قسم تری جان کی کٹری پھینکنے لگا اور پندرنے لگے وہ
نہیں جانتے کہ لاشہ کو روکے ہوئے ہے۔ آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے شہاب اور اسکی روفی کہ بلند ہونیکے بعد وہ خاک ہو جاتا ہے۔ نیکی باقی رہنے والی چیز ہے اور مال تو ایک رویت ہے۔ لکھ تو یہ نفیس مجھے
کو تا ہی کی نکایت کرتا ہے حالانکہ شہر کی عمر ہو چکی۔ میں اور بڑھ چاہا میں تو امید پوری ہو میں نے اضافہ سے در سے اتنی ہو جائینگے۔ لکھ اب میری عمر نوے سے زائد ہو گئی اور میرے
شانے سے چارہا تر گئی۔ لکھ کیا ایک سو دس برس کے بعد پر انسان کی زندگی نہیں ہو سکتی۔ ۵۵ میں زندگی کے طول سے اور لوگوں کے پوجھنے سے کہ لبید کیا ہے گہرا گیا۔ ۱۲

اگر لی اور مقام تجلیہ میں فروکش ہوے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) لیسید (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل انصاری۔ ابو عمر نے کہا جو کہ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ درحقیقت قبیلہ انصار سے ہیں یا انکے حلیف ہیں انکا تذکرہ بنی ابیرق کے قصہ میں آتا ہو۔ ہمیں ابو جعفر بن سین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکر سے انھوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی ہو کہ وہ کہتے تھے بنی ابیرق قبیلہ بنی ظفر کے چند لوگ تھے کل تین آدمی تھے ایک کا نام بشر دوسرے کا بشیر تیسرے کا بشر تھا۔ بشیر کی کنیت ابو طعمہ تھی شاعر تھا منافق تھا اپنے اشعار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کرتا تھا۔ اور کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ اشعار تو فلان شخص کے ہیں میرے نہیں ہیں مگر صحابہ کرام ان اشعار کو سنتے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ یہ وہ دشمن خدا جھوٹا ہو یہ اشعار اُسی کے ہیں بشیر کا چچا رفاعہ بن زید ایک مالدار آدمی تھا اسلام کی رغبت اسکے دل میں آگئی تھی اور قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے اُس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی قافلہ شام سے گھوٹ لیکر آتا تو مالدار لوگ اپنے لیے گھوٹ مول لے لیتے تھے اور اپنے اہل و عیال کے لیے جو خرید دیا کرتے تھے چنانچہ اسوقت بھی ایک قافلہ گھوٹ لیکر آیا رفاعہ نے اپنے لیے دو بورہ گھوٹ کے خرید لیے اور انکو اپنے بالاخانہ میں رکھ دیا اُس بالاخانہ میں روزرہیں تھیں اور ان زرہوں کے درست کرنے کے کچھ آلات تھے پس رات کو بشیر انکے گھر میں گئے اور وہ ہتھیار اور غلہ سب چرا لائے صبح کو رفاعہ نے مجھے (یعنی قتادہ کو) بلا بھیجا اور کہا کہ دیکھ رات کو ہمارے یہاں چوری ہو گئی اور ہمارا غلہ اور ہتھیار سب جاتے رہے بشیر اور انکے بھائیوں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ فعل لبید بن سہل کا ہو جو ہمارے قبیلہ کا ایک شخص ہو یہ شخص نیکو کاری اور زہد و تقویٰ کے ساتھ مشہور تھا جب یہ خبر لبید کو پہنچی تو وہ تلوار لیکر پہنچے اور بنی ابیرق کے پاس گئے کہ خدا کی قسم یہ تلوار تمہارے گوشت میں مل جائیگی ورنہ صاف صاف بتاؤ کہ یہ چوری کس نے کی ہو بنی ابیرق نے کہا آپ یہاں سے جائیے اللہ کی قسم آپ اس چوری سے بری ہیں اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو۔ اسی واقعہ میں اللہ عز و جل نے یہ آیتیں نازل فرمائی تھیں انا انزلنا الیک الكتاب باحق لحکم بین الناس الی قولہ ومن یسب خطیئۃ او اثماً ثم یرم بہ برئاً فقد اھمل بہتاناً واثماً بسینا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

تین کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے لبید کا نسب اس طرح بیان کیا ہو لبید بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر اور کہا ہو کہ چوری کی تمہمت انھیں پر لگائی گئی تھی مگر ابو عمر سے تعجب ہو کہ انھوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیا یہ انصار کے خاندان سے ہیں یا انصار کے حلیف ہیں باوجودیکہ نسب سے واقف تھے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عطار دمشقی۔ یہ اس وفد کے ایک شخص تھے جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا یہ اس وفد کے سردار بنین سے تھے سلمہ ہجری میں اسلام لائے تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہوا اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ میں انکا کچھ حال نہیں جانتا۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ تجلی۔ انکا شمار صحابہ میں جو۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابو سعید ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن رافع بن امر القیس۔ بعض لوگ انکو لبید بن رافع بن امر القیس بن یزید بن عبدالاشہل کہتے ہیں انسانی اشہلی ہیں۔ محمود بن لبید کے والد ہیں۔ صحابی ہیں اور انکے بیٹے محمود بھی صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لبید (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہیں۔ یحییٰ بن عبد الرحمن بن لبید نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا لبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکاتین دن روزہ رکھ لے اور اسکو برداشت ہو جائے تو پھر اسکو رمضان کے روزہ کا حکم دینا چاہیے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہوا اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو لبید کہتے ہیں اور لبید کے نام میں بھی لوگوں نے انکو ذکر کیا ہے۔ عبدان نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) بلج (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم۔ حجاج بن حکیم سلمیٰ کے بھائی ہیں۔ انکا شمار اہل جزیرہ میں ہے۔ ابو الملیح نے محمد بن خالد سلمیٰ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے جو صحابی ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب بندہ کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مقرر ہو جاتا ہے کہ اس مرتبہ پر وہ بندہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسکو بدنی یا مالی یا اولاد کی مصیبت دیتا ہے پھر اسکو ان مصائب پر صبر عنایت کرتا ہے پس اسکی وجہ سے وہ اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے جو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لیے مقرر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بلج اگر حجاج کے بھائی ہیں تو حکیم بن عاصم بن سبلع بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال ابن فلج بن ذکوان بن ثعلبہ بن ہشہ بن سلیم بن منصور کے بیٹے ہیں۔ سلمیٰ ذکوانی ہیں۔ قبیلہ ثعلب کی لڑائی میں حجاج کے

بہت سے واقعات ہیں اہل نے یہ شعر انھیں کے متعلق کہا ہے
لقد اوقع الحجاب بالبشر وقعة الى الله منها الشكلى والمعول

(سیدنا) جلاج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو العلاء عامری ہو۔ عامر بن صعصعہ کے بیٹے ہیں صحابی ہیں دمشق میں رہتے تھے۔ انہوں نے دو دنوں میں خلاہ نے روایت کی ہو محمد بن اسحاق سرانج نے ابوہام سے انھوں نے بشر بن اسماعیل حلبی سے اور انھوں نے عبد الرحمن بن علاء بن جلاج سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں سات برس کی عمر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا۔ ایک سو بیس کی عمر میں انکی وفات ہوئی کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا میں نے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا بقدر کفایت کھانا کھاتا ہوں اور بقدر کفایت پانی پیتا ہوں۔ محمد بن اسحاق سرانج نے بیان کیا ہو کہ یہ حدیث محمد بن اسماعیل سے بھی مروی ہو۔ انھوں نے اسکو اپنی تاریخ میں روایت کیا ہو ہمیں احمد بن ابی سکیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب ماوردی نے ابو داؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن عبد اللہ نے اور محمد بن داؤد بن صبیح نے بیان کیا عبدہ کہتے تھے کہ ہم سے جریر بن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے خالد بن جلاج نے بیان کیا کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں بازار میں بیٹھا مزدوری کر رہا تھا کہ ایک عورت اُس طرف سے نکلی ایک بچہ اُسکی گود میں تھا سب لوگ اس عورت کے پیچھے ہوئے میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے حضرت نے اُس عورت کے پوچھا کہ اس بچہ کا باپ کون ہو اُس نے کچھ جواب نہ دیا ایک جوان نے کہا میں یا رسول اللہ اسکا باپ ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والوں کی طرف دیکھا اور اس جوان کی حالت اُسے دریافت کی اُن لوگوں نے کہا کہ ہم اسکو اچھا جانتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جوان سے دریافت کیا کہ کیا تیرا نکاح ہو چکا ہو اُس نے کہا ہاں پس اپنے اُسکے سنگسار کرنے کا حکم دیا جلاج کہتے ہیں کہ ہم سب نے ملکر انکو سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ اس کے بعد ایک شخص اُس سنگسار کے بابت ہم سے پوچھنے لگا کہ ہم اسکی تجمیز و تکفین کریں یا نہیں (ہم لوگ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے کہ یہ اُس خبیث کی حالت پوچھنے کو آیا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسا نہ کہو) وہ اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہو۔ معلوم ہوا کہ یہ پوچھنے والا اسکا لڑکا ہو پھر ہم سب نے تجمیز و تکفین میں اُس لڑکے کی مدد کی۔ جلاج کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ یاد نہیں ہو کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے

انکو غامری قرار دیا جو اور بخاری نے بھی انکی موافقت کی جو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہیں بیان کیا اور ابن ابی عاصم نے انکو اسلی لکھا جو واللہ تعالیٰ اعلم۔

(سیدنا) نصیب (رضی اللہ عنہ)

ابن خثیم بن حرملہ۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا جو فتح مصر میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان جو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمان۔ کعب بن عجرہ کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں۔ انکی حدیث ابو حمزہ نے سعد بن اسحاق بن کعب کے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی جو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا جو اور ابو نعیم نے کہا جو کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا جو اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور کسی محدث یا مورخ نے اس بارہ میں انکی موافقت نہیں کی۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن شبہ بن معیط۔ کینت انکی ابو حصین تھی۔ حبسی ہیں۔ ابو جعفر طبری نے کہا جو کہ یہ اُن نوادیوں سے ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا جو۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ارطاة سکونی۔ انکا شمار اہل شام میں ہو۔ مسلم بن علی ششی نے نصیر بن حلقم سے انھوں نے اپنے بھائی محفوظ سے انھوں نے عبد الرحمن ابن عاتق سے انھوں نے لقیط بن ارطاة سکونی سے روایت کی جو کہ ایک شخص نے اُسے کہا کہ ہمارا ایک پرہیزگار پتا ہوا اور برے کام کرتا ہوا آپ اسکا حال سلطان سے بیان کر دیجئے انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ننانوے مشرک قتل کیے ہیں مگر کسی مسلمان کی پردہ درہی کے بعد اتنے ہی مشرک اور قتل کروں تب بھی مجھے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ اُسے عبد الرحمن بن عاتق نے بھی روایت کی جو کہ یہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے دونوں پیر پڑھے تھے زمین سے مس بھی مگرتے تھے حضرت نے میرے لیے دعا فرمائی تو میں زمین پر چلنے لگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا جو۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کینت انکی ابو العاص تھی قریشی عربی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے۔ انکی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بہن تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا جو کہ انکا نام قاسم تھا مگر صحیح یہی ہو کہ لقیط تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہوا کہ نام میں اور اختلاف بھی ہو۔ انھیں کے حق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

کہ مجھ نے ان پریشہ سچا کسی اور پر جو غصہ کیا ہم اس واقعہ کو زینبؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ذکر کریں گے امامہ بنت زینبؓ انھیں لقیط کی بیٹی تھیں جبکہ حضرت
الکرمؓ بہ بحالت غار گود میں اٹھایا تھا۔ حضرت زینبؓ واقعہ بدر کے بعد ہجرت کی تھی اسکے بعد ابو العاصؓ بھی سلام لے آئے لہذا حضرتؓ بہ نکاح جدید و
عزیزہ حضرتؓ زینبؓ کو پھر انکے پاس لے گیا تھا یہ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا قول ہے اور عبداللہ بن عباسؓ کہتے تھے کہ حضرتؓ پہلے ہی نکاح کو قائم رکھا تھا واللہ اعلم۔
ان کی فائستہ میں ہوئی۔ انکا تذکرہ مینوں نے لکھا ہے۔ (سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ۔ کنیت انکی ابو عاصم تھی۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہو۔ اسمعیل بن کثیر نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نبی متفق کی طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا ہم لوگ جب پہنچے تو حضرت اسوقت موجود نہ تھے حضرت عائشہ نے ہم کو چھوہا رہے تھے اور ہمارے لیے عیسند (ایک قسم کا کھانا) تیار کر لیا اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے اپنے پوچھا کہ تم لوگوں نے کچھ کھا یا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اُسکے بعد ایک چرواہا ایک بکری لیکر آیا اور بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا حضرت نے پوچھا کہ کیا اس بکری کے بچہ ہوا چرواہے نے عرض کیا کہ ہاں اپنے فرمایا تو ایک بکری ذبح کر دے بعد اُسکے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں نے یہ بکری تمھارے لیے ذبح کی ہو نہیں میرے پاس سو بکریاں ہیں اس سے زیادہ رکھنا نہیں چاہتا لہذا جب کسی بکری کے بچہ پیدا ہوتا ہو تو ایک بکری ذبح کر دی جاتی ہو انھوں نے وضو کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہو جسکو ثوری اور قرہ بن خالد اور یحییٰ بن سلیم اور ابن جریر نے اسمعیل بن کثیر سے روایت کیا ہو۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی اور حسین بن یوحنا بن التوہ بن نعمان باوردی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابو مسلم یعنی محمد بن علی بن حسین بن ہریرہ نخوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسین بن عیسیٰ بن حمدان بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں سفیان نے ابو ہاشم سے انھوں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وضو بہت اچھی طرح کیا کرو انگلیوں کا خلال کر لیا کرو اور جب ناک میں پانی لیا کرو تو خوب بالغمہ کیا کرو مگر روزہ کے حالت میں نہیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہمیں طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عاصم نبیل اور عثمان ابن عمرو نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں روح نے بیان کیا وہ اسمعیل بن کثیر سے وہ عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی متفق کے وفد میں شریک تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ انکا تذکرہ ابن منذہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

رسیدنا لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن متقی بن عامر بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصاع کینست انکی ابو زین بن عقیل بن صحابی بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض لوگ انکو لقیط بن صبرہ کہتے ہیں یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام لقیط بن عامر جو کینست ابو زین ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ اور بعض لوگ انکو لقیط بن صبرہ کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ انکا نسب یہ ہے لقیط بن عامر بن صبرہ بن عبد اللہ بن لمتقی۔ اور بعض لوگ انکو لقیط بن متقی کہتے ہیں۔ اسے لقیط سے وکیع بن عدس اور انکے بیٹے عاصم بن لقیط اور عمرو بن ادس وغیرہم نے روایت کی ہے۔ (اس مقام پر حضرت نے لفظی تحقیقات میں کچھ طول دیا جو حکایت پر غیر ضروری سمجھ کر ترک کر دیا ہے) ہمیں ابو القاسم بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبد الرحمن بن سنان سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ بن یعلی بن عطل سے انھوں نے وکیع سے انھوں نے ابو زین بن عامر عقیلی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ زمانہ جاہلیت میں جب کے مہینہ میں ہم کچھ قربانیاں کیا کرتے تھے اور قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاتے تھے اور جو ہر پاس آتا تھا اسکو بھی کھلاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔ وکیع بن عدس کہتے تھے کہ میں اس طریقہ کو کبھی چھوڑا۔ ابو زین نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے حضرت ایمان کی تعریف پوچھی اپنے فرمایا ایمان اسکو کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول پر یقین رکھو اور اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ حق سے نزدیک کوئی چیز محبوب نہ ہو۔ اور آگ میں آگ لیا جانا حکموں پر معلوم ہو کر کسی سے محبت کرو اللہ ہی کے لیے کرو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں جو میں ہوں اپنے فرمایا یوں معلوم ہو گا کہ نیک کام کرنا حکموں پر معلوم ہو اور اس پر ثواب کی امید ہونے پر کام کرنا بر معلوم ہو اور یہ سمجھ کر سوا خدا کے اسکو کوئی نہیں بخش سکتا یہ حدیث بھی اسی مروی ہے کہ نبوت کے چھالیس جزا میں سے ایک جزو سچا جواب بھی ہے اس کے علاوہ اور چھ چیزیں ہیں ان سے مروی ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

رسیدنا لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد بن نجید بن بکر بن عمرو بن سواہ بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن ساسہ بن لوی ابو ذر شامی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے انکے نفسیات میں فرمایا تھا کہ انت نبی وانا منک یعنی تم مجھے اور میں تم سے ہوں۔ یہاں پر انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ شبل نے انکو نبی ساسہ بن لوی کے نسب میں بیان کیا ہے۔

رسیدنا لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی سوید بن جہان کے والد ہیں۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اور ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی نہیں ہے انکا شمار اہل مصر میں ہے یہ ابو حمید بن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن عسکر بلوی۔ بدر میں اور تمام مشاہدین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا انکا نام نہیں
ابن عسکر تھا اور یہی صحیح ہے ہم انکا نام روایت نون میں پورا لکھیں گے۔

(سیدنا) لقیط (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمیٰ۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب میں ہو۔ انکی حدیث عمرو بن خلیلہ نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) طہب (رضی اللہ عنہ)

ابن خندف۔ انھوں نے زمانہ جاہلیت کا پایا تھا۔ عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عوام بن حنیس انھوں نے طہب
ابن خندف سے جو زمانہ جاہلیت کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا عوف بن مالک بیان کرتے تھے کہ مجھے پیاسا
مخرجتا بہتر ہو نسبت اسکے کہ وعدہ خلاف ہو کر مروں۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طہب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک لھنبی۔ بعض لوگوں نے انکا نام طہب بیان کیا ہے انھوں نے ایک عجیب خبر کہانت اور علامات نبوت کے متعلق نقل
کی ہے جسکو عبد اللہ بن محمد عدوی نے بسند عیسیٰ صحیح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لہیع (رضی اللہ عنہ)

انھوں نے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابو زرعہ رازی نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ محمد بن عبد اللہ ثقی نے لہیع حضرمی سے روایت
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز سو رہے تھے اور آپ کے پاس آپکی کوئی بی بی بیٹھی ہوئی تھیں انھوں نے دیکھا کہ آپکا چہرہ مبارک متغیر
ہو رہا ہے تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو حالت آپکی میں آج دیکھی ہے وہ کبھی نہ دیکھی تھی حضرت نے
فرمایا کہ یہ وجہ تھی کہ میں نے خواب میں مل سہا کو دیکھا۔ ابو بکر کا گذر اُسپر ہوا قریب تھا کہ وہ نہ بچتے اور میں گمان کیا کہ وہ نہ بچیں گے مگر
بچ گئے۔ اسی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) لہیع (رضی اللہ عنہ)

ابن یحییٰ بن محمد رعیسی۔ کنیت انکی ابو محمد تھی۔ انکا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے فتح میں شریک تھے۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن
یونس کا بیان ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم تمام بیگنی انتشار اللہ تعالیٰ اسکے بعد جلد ہفتم شروع ہوگی جسکی ابتدا حرف الیم سے ہو فقط

بسم اللہ

الحمد للہ

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسلام الغائبہ

معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی البخاری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ

الحمد للہ